DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222101

UNIVERSAL
LIBRARY

بعون صناع مکین و مکان فضل حق مین ن

بنیت خیر عزاز دلیہ شیون ابکاد وسیلہ تحصال فوائد دین جامع سعادت دارین عبدالرحمن کاکا ولد

VIRGINIA UNIVERSITY
BRALEIGH LIBRARY

مجموعہ منشی

جلد دوم

کلام فاخر نظام مزینہ مذاکرین تمدوہ شاعرین بمقبول بارگاہ قدیر منشی دلگیر لکھنوے

مطبع ناگری منشی نول کشور واقع مین مطبع رزین چھپا

علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی
فہرست مطلوبہ ہر ایک شائقین کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہی جسکے معاینہ وملاحظہ سے اقسام اصلی حالات
کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزاں ہے اس کتاب کے ٹیسٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین انمین
بعض کتب علم فقہ وغیرہ فارسی واردو مذہب امامیہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس
فن کے اور کتب جو یہان کارخانہ سے قدر دانونکو کاملی کی ذریعہ حاصل ہو۔

کتب فارسی واردو مذہب امامیہ

حیات القلوب جلد اول - یہ ایک کتاب
نوادر روزگار سے ہی کہ سوا کر کتب خانہ امرا اور علماء کے
جسکا یہ سرآنا دشوار تھا حالات وقصص انبیا مین ہر وایات
صحیحہ مذہب اثنا عشریہ تصنیف عالم ربانی ملا محمد باقر
بن محمد تقی المجلسی الاصفہانی کہ جو تین جلد مین ہی جنمین سے
اسکے اس جلد مین احوال حضرت آدم علی نبینا و
علیہ السلام سے تا حضرت عیسی علیہ السلام مع قصص
حضرت ہابیل وحضرت یونس واصحاب کہف و
اصحاب اخدود وحضرت جرجیس واخبار غیر پیغمبران
بنی اسرائیل وبعضے بادشاہان اہل زمین تا قصہ
ہاروت وماروت مشرح ومفصل ہی۔

جلد ثانی - کہ جمیع نوادر کتب سے ہی نہایت مبسوط ومطول مشتمل
ہر احوال سعادت اشتمال جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ از ظہور ولادت ونعت وجملہ معجزات
وغزوات وسائر واقعات وعجائبات وغرائبات تا وفات مع فضائل بعض
از اصحاب اکرام وذوی الاحترام۔

جلد ثالث - بیان امامت واثبات امامت بر ائمہ
اثنا عشر صلوات اللہ علیہم بہ براہین ونص قرآنی واخبار

سرور دو جہانی

زاد المعاد - مشتمل ومتضمن یہ کتاب مذہب امامیہ
کی اعمال اور وظائف مین نہایت سے پور ے
سال یعنی بارہ مہینون کے اعمال نہایت مبسوط آگئین
موجود ہین تصنیف جناب ملا محمد باقر
مجلسی علیہ الرحمہ تصحیح علماے مذہب امامیہ کا عمدہ
سفید پر خوشخط مع حواشی عمدہ ونایاب چھپی ہی۔

انوار الاسلام فی احکام الصیام - یہ کتاب
فیض انتساب بزبان فارسی تصنیفات عالم علوم
جلی وخفی حجۃ الاسلام مجتہد العصر والزمان جناب مفتی
مولوی سید محمد عباس صاحب لکھنوی سے ہے
اس کتاب لاجواب مین روزہ دارون کے مرتبہ
اور ثواب اور روزے کے آداب نہایت مبسوط اور
مفصل تحریر فرمائے ہین اور روزہ خورون کی سزا
اور جناب کو کس خوبصورتی سے بیان
فرمایا ہی جسکے پڑھنے سے ماہ رمضان المبارک کی عظمت
وجلالت اور روزہ دارون کی قدر ومنزلت بہ
صاف صاف معلوم ہو جاتی ہی احادیث صحیحہ سے جناب
مصنف نے ہر فقرہ کا ثبوت دیا ہی اور دلائل عقلی ونقلی وفیوض
قرآنی سے صوم اور صائم کی عظمت ظاہر فرمائی ہی۔

به عون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

زینت صحیفه غرا و دیباچه شیون بکا وسیله تحصیل نوال این طابع مصاب ابی عبدالله الحسین علیه السلام و دیباچه

اعنی

مجموعه نفیس

جلد دوم

علامه علمای اعظام مزبره و اکابرین قدوه شاعرین مقبول بارگاه قدیر منشی دلگیر لکهنوی

مطبع ناگری منشی نولکشور واقع کانپور مطبع رزین چهپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

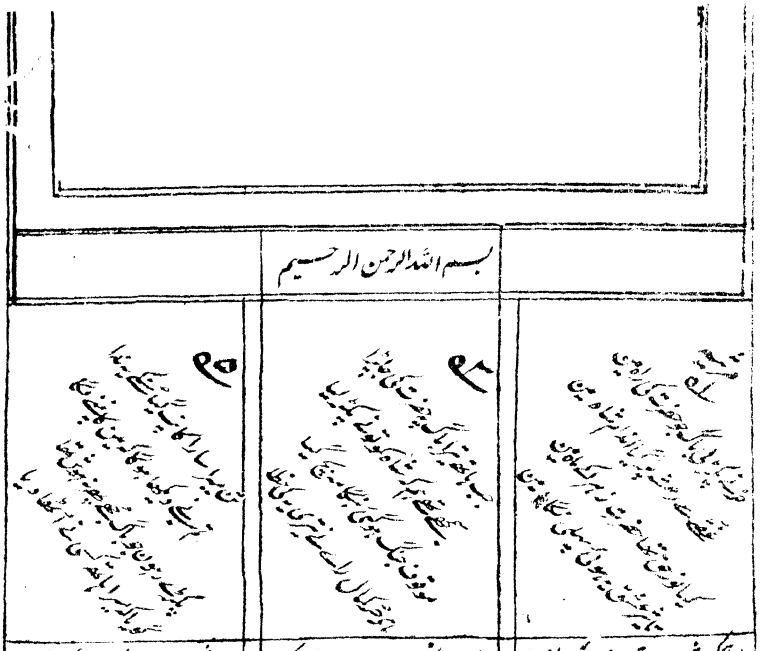

چار آنکھ شہ سے ہوتے ہی حرموم دل ہوا
ہاتھوں سے باگ چھوڑ دی اور منفعل ہوا

مہلت روا نہیں ہے عدو ے دلیر کو
قابو میں لاکے چھوڑتا ہے کوئی شیر کو

اس شہر سے جان لو کہ لڑائی حرام ہے
باطل پہ فوج ظلم ہے حق پر امام ہے

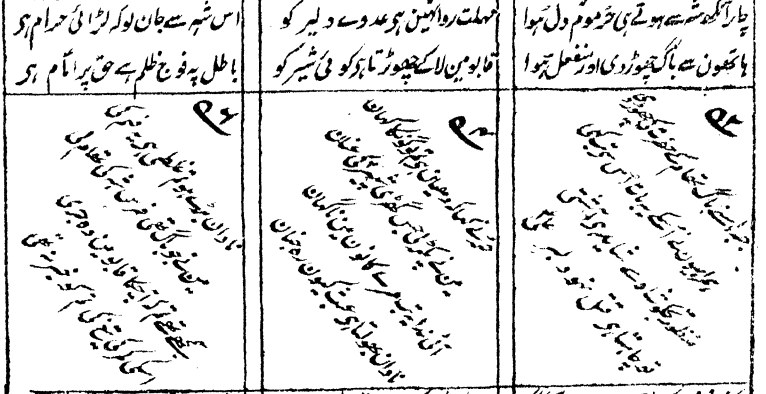

دل کشتۂ خوں کے ہاتھ سے اب چھوٹنا آیا
اس باگ چھوڑنے کا مزا تو اٹھائیگا

لاحول پڑھ کہ جور و ستم دل سے دور ہو
ہادی کا سدِّ راہ نہ اے باشعور ہو

یہ شاہ ابن خسرو و دلدل سوار ہے
یہ کوئی اور تیغ نہیں ذوالفقار ہے

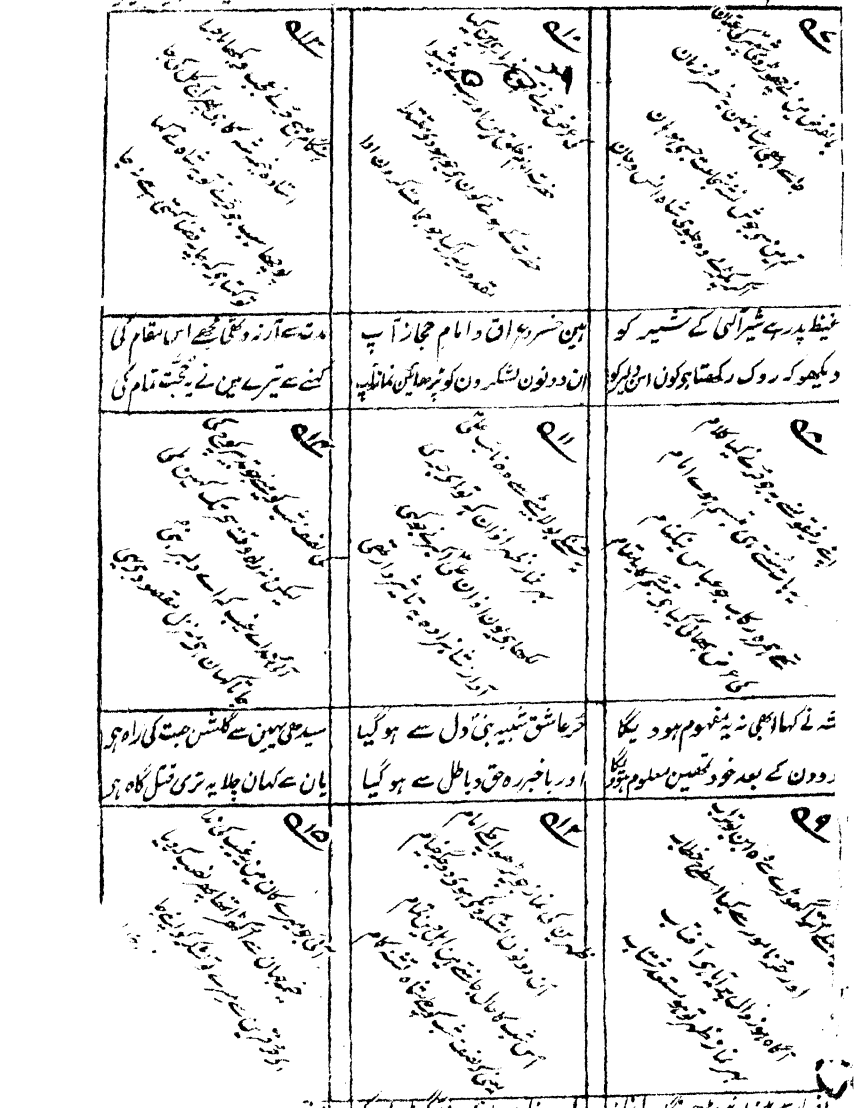

۹
غیظ پدر ہے شیر الٰہی کے تشیر کو
دیکھو کہ روک رکھتا ہو کون اس دلیر کو

۱۰
ہین سر دعراق و امام حجاز آپ
ان دونون لشکرون کو پڑھائین نماز آپ

۱۱
شہ نے کہا ابھی نہ یہ مفہوم ہو دیگا
دو دن کے بعد خود تمھین معلوم ہو دیگا

۱۲
انصار سے مین اپنے پڑھونگا بدا نماز
و اپنی فوج لیکے جدا کر ادا نماز

۱۳
مدت سے آرزو تھی مجھے اس مقام کی
کہتے ہے تیرے مین نے یہ جنت تمام کی

۱۴
سیدھی یہین سے گلشن جنت کی راہ ہو
یان سے کہان چلا یہ تری فصل گاہ ہو

۱۵

۱۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اہل حرم سے حال شہادت چھپاتے تھے
آنکھوں میں آنسو پونچھ کے خیمہ میں آتے تھے

۱۶

جیتے مرے تو کوئی نہ مجکو ستائیگا
تب قید ہوگی بھائی یہ جب سر کٹائیگا

۱۷

پھرتا جدا ہوا ہے یہ کیسا تیرا حال ہی
اندیشہ مجکو تیری طرف سے کمال ہی

۱۸

اگر کہا یہ چپکے سے آکے امام سے
لایا ہے فوج کیں عمر سعد شام سے

۱۹

فرصت نہ کرنے دینگے لب منہ امام کو
پیاسا کریگے قتل شب تشنہ کام کو

۲۰

دشمن ہے آسمان ہے بیکس ہے ناتواں
دشت بلا ہے تو نہ اگر تن دہی کرے

۲۱

فرط عطش سے شور ہے تا شام کوچہ میں
دو روز کٹ گئے وہ جواب و سوال میں

۲۲

دونوں گذر گئے ہیں اسی قیل و قال میں
کیسن تو نہیں شریک جواب و سوال میں

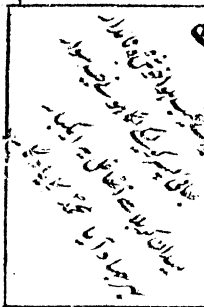

شکوہ بہ قاتل جی سے بھی جدا ہوا
بے تو بہ گیا جہان سے آخر بھلا ہوا

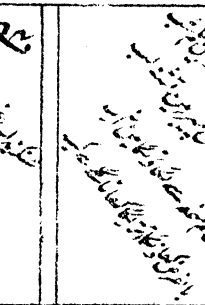

اب کھانا فاتحہ حق سے تو ٹھہرا بہشت میں
لاؤنگا جا کے دعوت زہرا بہشت میں

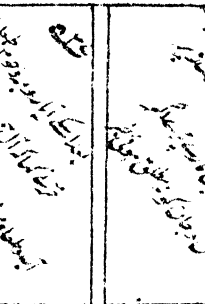

رونے کی دھوم پڑ گئی شہ کے خیام میں
تیاری ہو رہی ہے فوج شام میں

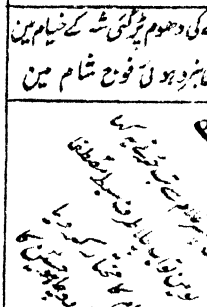

سب یہ کہینگے تیغ نہ زن میں پھر سکا
حر خوف جان سے بھاگ گیا اور نہ لڑ سکا

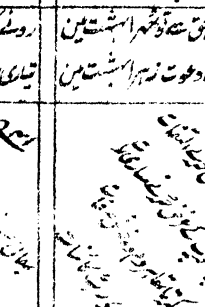

حر کا گناہ تیرے کرم سے معاف ہو
عاشق کا دل ترے مری جاں سے صاف ہو

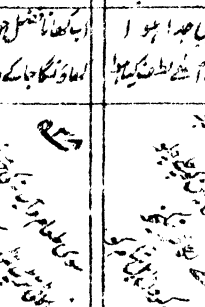

کہنا نہیں میں یہ نہ کرو تم وہی کرو
جسمیں کہ ہو خدا و نبی کی خوشی کرو

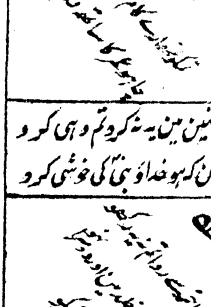

ہو کر شریک فوج خدا کل لڑو نگا میں
حضرت کی زر خرید زمیں پر کرو نگا میں

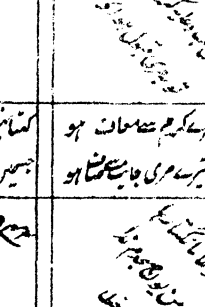

شبیر کی طرف سے عجب بکھیم ہے
میرے کرم سے وہ مرا بندہ کریم ہے

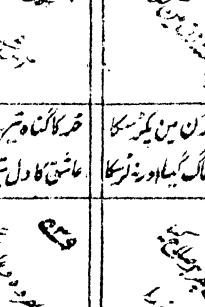

بولا غلام بنتا ہوں الفت کے واسطے
ہمراہ غلام چاہیے خدمت کے واسطے

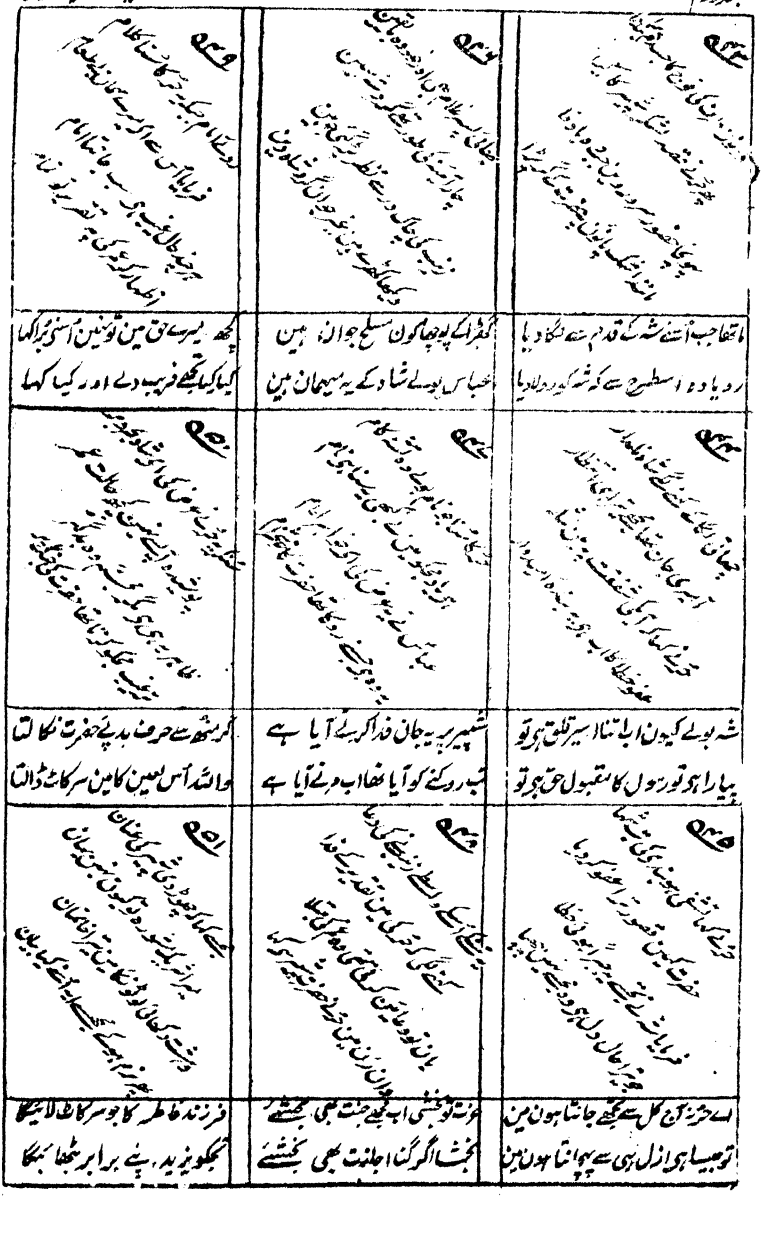

۵۴

[illegible]

جسپہ نے ہاتھ پاک پہ میری لگایا تھا
حیدر نے تیرا ہاتھ وہان سے اٹھایا تھا

۵۵

[illegible]

رخصت سے سرفراز ہی کیجیے غلام کو
دینے جو کچھ کہا ہو وہ دیجیے غلام کو

۵۶

[illegible]

اسلام پر جز تنے شوہین کے غلام کی
دیکھے پرش وہ آن کے میری حسام کی

۵۷

[illegible]

دنیا مین کر عمر ترا گھر بوٹ لیوے گا
پر میرا نانا گھر تجھے جنت مین دیوے گا

۵۸

[illegible]

جارین لڑنے ہاتھ مین بیٹے کا ہاتھ لے
بھائی کو اور غلام کو تو اپنے ساتھ لے

۵۹

[illegible]

مین وہ ہون جسکی شاہ نے تقصیر بخشدی
مین وہ ہون جسکو خلد کی جاگیر بخشدی

۶۰

[illegible]

مجھ کو جب تو احمد مرسل کے بائیگا
حق کا حبیب تجکو برابر بتائیگا

۶۱

[illegible]

انکا جدا نصیبا ہے حصہ مرا جدا
ہر ایک اپر ہے رحمت خالق جدا جدا

۶۲

[illegible]

مین وہ ہون جو کہ لڑتا ہون حضرت کی شان مین
مین وہ ہون جسکو بھائی کہا ہے امام نے

۶۴۱

مہمان ہون اُسکا جسکو خدا نے سخی کیا
دوزخ سے مجکو پھیر لیا جنتی کیا

۶۴۲

تم لوگ رو کے سر کے بال مین مقتل مین جاتا ہون
بیکس کے میہمان کے لاشے کو لاتا ہون

۶۴۳

مہمان ہون اُسکا جو کہ ہو مہمان کربلا
خادم ہون اُسکا جو ہے سلیمان کربلا

۶۴۴

خطا شور الامان کا تو اوج شام مین
احسنت کی صدا تھی قیام امام مین

۶۴۵

مشغول ہو نہ جاؤن مین نعت مین یا امام
تاخیر ہو نہ میری شہادت مین یا امام

۶۴۶

وقت سے غیر اُس گھڑی حال امام تھا
زینب کے لب پہ حُر دلاور کا نام تھا

۶۴۷

وہ بولا یان ملونگا نہ اُس نامور سے مین
مل لونگا باغ خلد مین جاکر پدر سے مین

۶۴۸

حُر نے کہا نصیب ہے جنت کی سیر ہو
حضرت کی خیر ہو علی اکبر کی خیر ہو

بہت ہی جو غم میں ترسے بیقرار ہو
عباس سے تو کم مجھے اے پرالم نہیں
فرزند تیرا عون و محمدؑ سے کم نہیں

شہزادیاں مجھل نہ مجھے اسقدر کریں
ممنون تیری خاطر سے میں دو چند ہوں
محشر کے دن ہزاروں کو تو بخشوا ئیگا
بہتوں کو ساتھ لیکے تو جنت میں جائیگا

۹۷

یہ گفتگو تھی اتنے میں ختم ہو گیا تمام
روئے کمال لاشے پہ مہمان کے امام
اتنے میں قتل گہ سے یہ چلائے اہل شام
یا شاہ بھیجو رن میں پسر جو کا آیا کام

دلگیر سبیون نے قیامت مچائی تھی
خنجر کے پسر کی لاش جو ڈیوڑھی پہ آئی تھی

(۲)

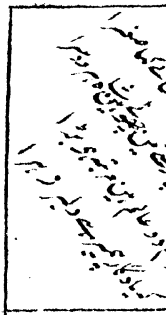

پکاری یوں بدل زار فاطمہ زہرا
کہ یوں گواب نہیں بیمار فاطمہ زہرا

سکینہ ہوتی تو میں کہتی جلد جاؤ تم
مرے امام کو میرے پدر کو لاؤ تم

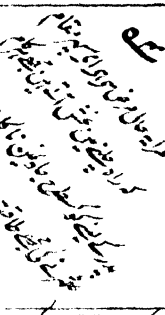

یہ رب کعبہ ما مست کا مرتبہ ہے بڑا
تو اس سے رتبے میں وہ سبط مصطفےٰ ہے بڑا

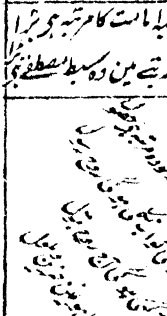

مگر کوئی خبر تک تم نے پائی ہے
تمہارے چہرے پہ سرخی جو اسد م آئی ہے

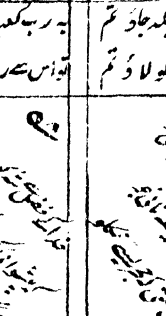

تمہارا رتبہ بھی اک دادی سب سے اعلا ہے
کہ تم نے گود میں میرے پدر کو پالا ہے

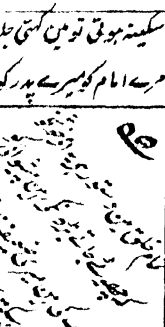

جو پیشوائی کو آدیں ملک تو زیبا ہے
میں ایسی کیا ہوں بھلا میرا مرتبہ کیا ہے

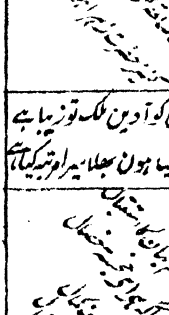

خدا نے پیسرا ہر اس نبی کے بھائی کو
ہزار ہوں جاتے ہیں حضرت کی پیشوائی کو

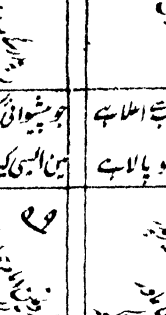

خلق ہوا اسکا بہت مجھ فلک ستائی کو
کہ بھیجو بھیجوں میں بابا کی پیشوائی کو

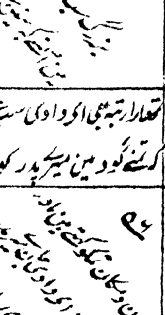

نہ بے مزہ کہیں وہ میرا دل کہ بابا جائے
پیادہ پا نہ مجھے دیکھ کر خفا ہو جائے

۱۰

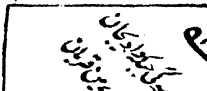

ادب سے غصہ نہ ہو خوش صفات کرتا تھا
مگر نہ دیر تلک مجھسے بات کرتا تھا

۱۱

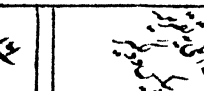

حقیقتاً خفگی آپ کی یہ بیجا ہے
کہ میں نے وادی کو تسمین دلا کے بھیجا ہے

۱۲

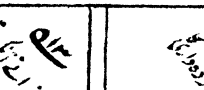

عطش کا زور تھا پر پانی کی نہ رغبت تھی
دہم کو ماہ محرم کی غم کی شدت تھی

۱۳

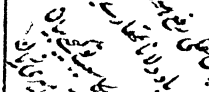

پیادہ شہر کے ناکے تلک جو جاؤنگی
یقین ہے یہ خفگی اُسکی میں اُٹھاؤنگی

۱۴

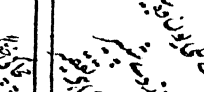

قریب مرگ تھی صغرا فراق حضرت میں
خیال کچھ نہ رہا اشتیاق حضرت میں

۱۵

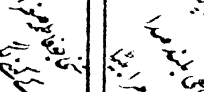

ہر اک کی یاد میں صغرا فلک ستائی تھی
کبھی کسی کو کبھی چکی سفر میں آئی تھی

۱۶

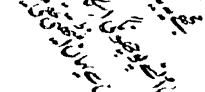

جوان بیٹے کو کیونکر خفا کروں صغرا
تمہیں بتاؤ میں اسوقت کیا کروں صغرا

۱۷

گئے ہے وادی کے لگوا وائے بچا جلدی
سُنائیے مجھے احوال کر بلا جلدی

۱۸

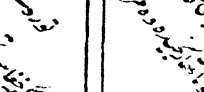

پکارا اُسنے جو ہمسایوں کو گھبرا کر
قریب قافلہ سب جمع ہو گئیں آکر

۲۹
جو لوگ وضع احمد پہ روتے آئے ہین
سروں پہ پڑتے ہین ہاتھ اور رونوحہ ہی
یہ راہوار ہین کسکے جو زخمی آئے ہین
کوئی جنازہ چلا وہ ساتھ اپنے لائے ہین
لباس کالے ہین ماتم زدون کی صورت ہی
جنکی قبر پر کیون لوگ اکھولائے ہین

۳۰
وہ خوش نصیب تھا شاہ انام آپہونچے
نماز پڑھنے کو اسکی امام آپہونچے
یہ سنتی ہون کہ وہان از وہام خلقت ہی
ضرور ہوگی وہ دریافت و حقیقت ہی

۳۱
بیان پدر مرے تشریف جبکہ لائینگے
نماز آسکے جنازے کی پڑہ کے آئینگے
صدا لاک اور جو کانون مین کیرآتی ہی
اسے مین کہ نہین سکتی کہ بھتی چھاتی ہی

۳۲
وہ خوش نصیب تھا شاہ انام آپہونچے
نماز پڑھنے کو اسکی امام آپہونچے
یہ سنتی ہون کہ وہان از وہام خلقت ہی
ضرور ہوگی وہ دریافت و حقیقت ہی

۳۳
خوزادی کیا کہون تلے مین شان گھوڑیکی
وہن سے نکلی ہی باہر زبان گھوڑے کی
آسی طرح سے وہ گھوڑا قدم اٹھاتا ہی
وہی ہی شکل آسی طور رہنماتا ہے

۳۴
خوزادی کیا کہون تلے مین شان گھوڑیکی
وہن سے نکلی ہی باہر زبان گھوڑے کی
آسی طرح سے وہ گھوڑا قدم اٹھاتا ہی
وہی ہی شکل آسی طور رہنماتا ہے

۳۵
یہ راہوار ہین کسکے جو زخمی آئے ہین
کوئی جنازہ چلا وہ ساتھ اپنے لائے ہین
لباس کالے ہین ماتم زدون کی صورت ہی
جنکی قبر پر کیون لوگ اکھولائے ہین

۳۶
یہان پدر مرے تشریف جبکہ لائینگے
نماز آسکے جنازے کی پڑہ کے آئینگے
صدا لاک اور جو کانون مین کیرآتی ہی
اسے مین کہ نہین سکتی کہ بھتی چھاتی ہی

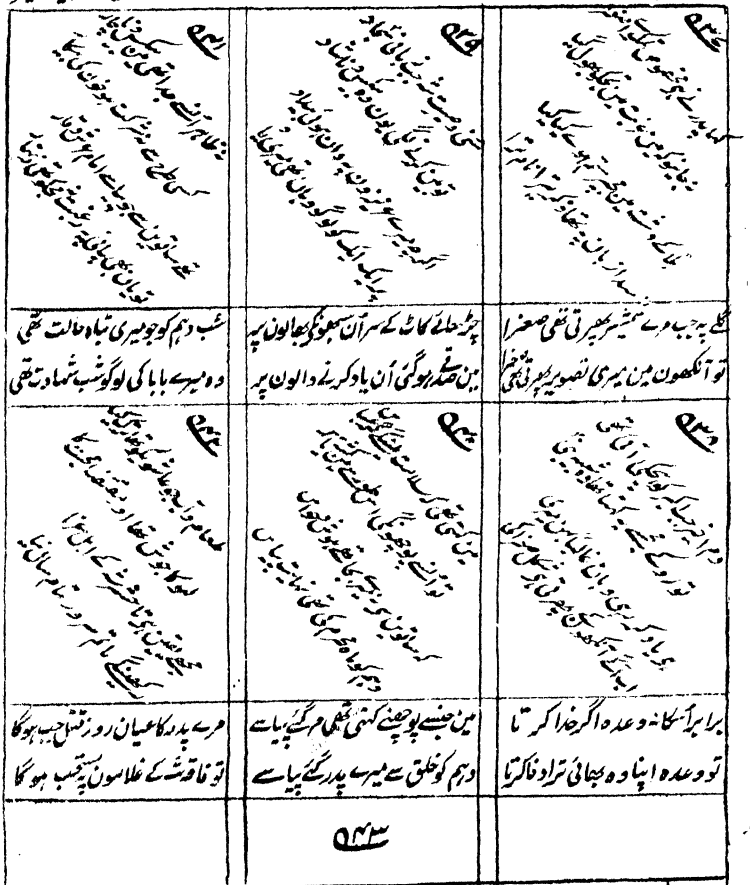

کلے پہ جب مرے شمشیر پھیرتی تھی صغرا
تو آنکھون مین میری تصویر پھرتی تھی صغرا

چڑھائے کاٹ کے سر ان سبھون کی بھالون پر
مین صدقے ہوگئی اُن یاد کرنے والون پر

شب دہم کو جو میری تباہ حالت تھی
وہ میرے بابا کی لو گو شب شہادت تھی

برابر آسکا نہ وعدہ اگر خدا کرتا
تو وعدہ اپنا وہ بھائی ترا وفا کرتا

مین جنسے پوچھنے کہنی تھی مر گئے پیاسے
دہم کو خلق سے میرے پدر گئے پیاسے

مرے پدر کا عیان روز قتل جب ہوگا
تو فاقہ کش کے غلاسون پہ تعب ہوگا

۱۴۳

یہ بین کرتی تھی صغرا جو بوی زینب زار
ہوا نہ تیجا نہ دسوان نہ چہلم اے بیمار

پدر کا تیرے نہین فاتحہ ہوا نہ نہار
یہ کہکے پھر کیا سامان فاتحہ تیار

کلیجہ ہوتا ہے ٹکڑے کہون مین دلگیر
ہوا شہیدون کا جسطرح فاتحہ دلگیر

۱
ہمراہ مرے کل جسے لڑنا ہو وہ کہدے
اس خاک میں مجھ شخص کو گرنا ہو وہ کہدے

۲
کیا یاد نہیں قول مخصص خیر البشر کا
وہ باپ کا مولد رہے یہ مقتل پسر کا

۳
شامل ہو اگر فضل الٰہی تو لڑینگے
ہم آپکے ساتھ آئے ہیں سب ساتھ مریں گے

۴
گھر بار کی ہر فکر نہ اطفال کا غم ہے
کچھ جانوں کا صرف ہے نہ کچھ مال کا غم ہے

۵
دنیا میں جو نا کام کے کام آؤ گے یارو
فردوس میں اور نام پہ جی پاؤ گے یارو

۶
بیشک تم اس کلام کو سچ جانتے ہو تم
بیشک اس اعتقاد پہ ایمان لاتے ہو تم

۷
بیشک تم اس کلام کو سچ جانتے ہو تم
بیشک اس اعتقاد پہ ایمان لاتے ہو تم

۸
حاضر ہوا ہر ایک عدو حشر و دین کا
سب بھر گیا خیمہ عمر سعد لعین کا

۹
توقیر ہے تمسے مجھے عزت ہے تمھیں سے
قوت ہے تمھیں سے مجھے طاقت ہے تمھیں سے

۱۰
تم لوگونکی ہی دھاک بنا میں سارے عرب میں
باعث سے تمہارے میں معزز ہوا اسیاں

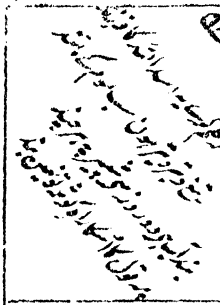

لازم ہے مجھے چھوڑوں جو میں ہاتھ تمہارے
تم ساتھ ظفر کے ہو ظفر ساتھ تمہارے

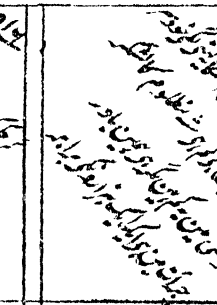

ہم جانتے ہیں صاحب تشریح ہیں یہ سب
انسان کی صورت ہیں مگر شیر ہیں یہ سب

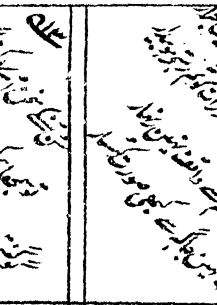

تو سمجھا ہی بند آب ہی سلطان یہیں پر
وہ چاہیں تو کوثر ابھی آتا ہے زمین پر

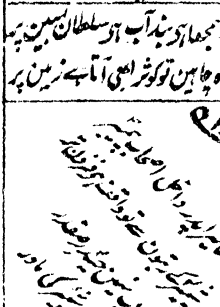

لشکر تو بہت کم پسر فاطمہ کا ہے
معلوم نہیں پر مجھے کیوں خوف سوا ہے

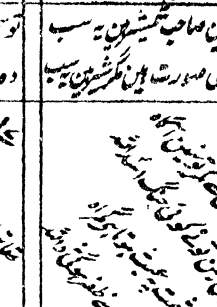

بالفرض لڑے ہم جو امام دو جہاں سے
تو یہ تو سمجھ بحر نے لادینگے کہاں سے

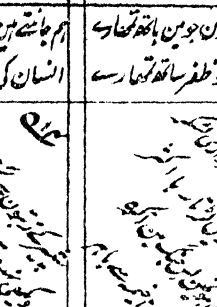

آگاہ نہیں اس سے تو واقف نہیں اس سے
کچھ خبط ہوا ہی ہمیں لڑوا تا ہے کس سے

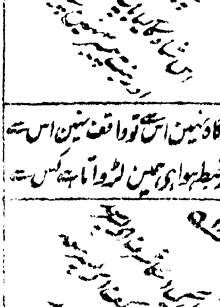

پھر ہوگی شہادت نہ شہ جن و بشر کی
بس حشر ہوا تیغ اگر کھینچی کمر کی

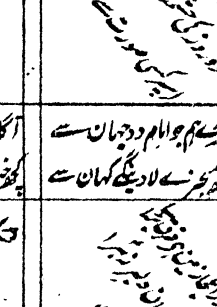

آجائے اگر دل سلطان امم میں
یہ آتش خندق ہے گلزار ارم میں

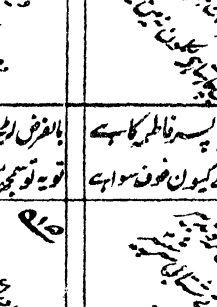

خون شہ دیں ظلم سے تیرے جو بہیگا
محبوب خدا کیا تجھے محشر میں کہیگا

۲۹
میدان قیامت مین قدم روکنا ہی اکدن
معلوم نہین ہی کہ ڈرے جاتے ہو کیون تم
آرام اسے مار کے دم بھر نہ ملیگا

۳۰
جان ماتم حجرا مین جانبار کے قائل
کچھ انکو سمراوی نہ علی نے نہ نبی نے
کیا اسکا سبب ہو وہ سمجھ مین نہین آیا

۳۱
دشمن کی حقیقت مین جانبار سمجھتے
جو دشمن سادات ہو بیشک وہ لعین ہی
کیا قاتل کی لڑائی کی نہین اسکو خبر ہے

۳۲
کچھ سحر کے قائل ہین نہ اعجاز کے قائل
دیکھا نہ اثر سحر و کرامت کا کسی نے
ہم سب تو یہان آئے ہین اک حر نہین آیا

۳۳
دشمن کی حقیقت مین جانبار سمجھتے
فرق انکی سیادت مین کسی طور نہین ہی
بولا اسے گر شاہ پہ منظور ظفر ہے

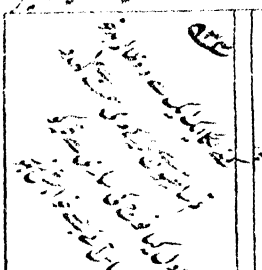

منظور ہو کل تن سے سر شاہ اتر جائے
جلد آمرے نزدیک کہ اک کام کر جائے

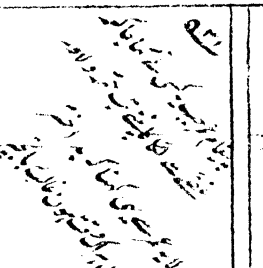

کیا میرے ارادے کی نہیں تجکو خبر ہے
کچھ اتا ہے کسواسطے نزدیک سحر ہے

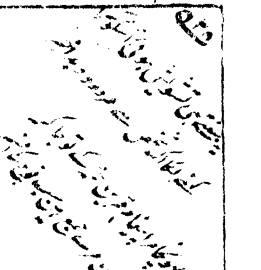

کل دولت و زر تجھ کے ہاتھون سے مٹیگا
ہر ایک سے پہلے سر خرزن مین کٹیگا

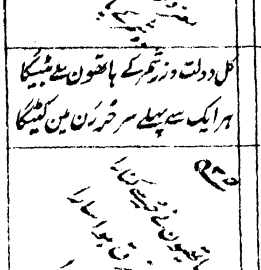

پر تجکو یقین ہی یہ تو اصلا نہ کریگا
کیا پاس تو حاکم کے نمک کا نہ کریگا

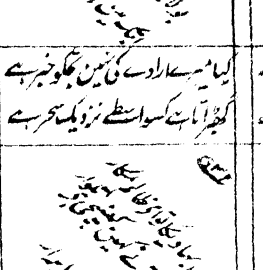

اب مجکو سروکار نہین اور کسی سے
منظور یہی ہی کہ لڑون پہلے تجھی سے

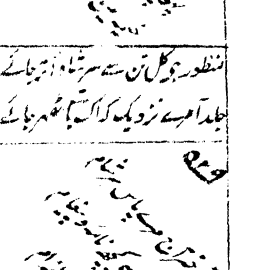

کیا خوب ہوا ساتھ چھٹا اہل جفا کا
ای خضر ترے اب ساتھ ہوا نضل خدا کا

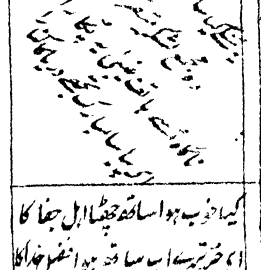

گر قصد یہ ہو دل مین تو دہشت کہے کیا ہی
گر اب بھی تو توبہ کہ در توبہ کھلا ہی

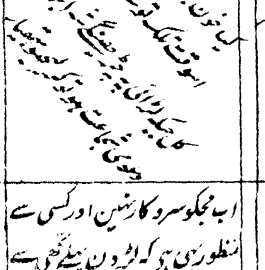

گر ملکیا خرزنکر سلطان اعم مین
مین گھوڑونکے پاؤن سے کچل واؤنگا دم مین

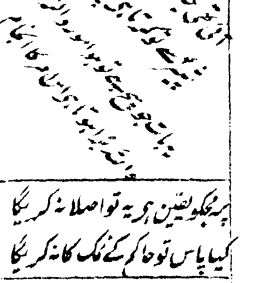

سودن مرا بدخواہ نہین ہوتا ہے ہرگز
سالک کبھی گمراہ نہین ہوتا ہے ہرگز

رتبہ میں تو ثمر شجرہ ہی ہم مجر کرم ہیں
جیسا بگیا وہ بھر تو جو کچھ وہ ہے سو ہم ہیں

بخشا تو کہنہ چل ہے کہ تم شاہ زمان سے
ایسا نہیں ہے تو یہ کہ اللہ جاؤ جہاں سے

جھوٹے نگینہ قدم شاہ امم پر
اقبال گر ضرور ہے لاؤ رکھے قدم پر

تم نے جو لیا نام شہنشاہ حسین کا
آمین کہی تب نے یہ نا شاد حزیں نے

گر یاد آگیا کار شہنشاہ امم پر
تو ڈالیو لاشہ مرا حضرت کے قدم پر

یہ بات بکا یک جو ترے آگئی جی میں
شامل نہ ہوا خون حسین ابن علی میں

دیکھو آ کے تو جو ہر زرہ تلوار کے ظالم
جا ذوالفقار شاہ تجھے مار کے ظالم

ہر چند تو قف کی نہیں تاب ذرہ کی کو
واللہ کہ پہلے میں رضا دوں گا تجھی کو

مہمان ہو اور قدیہ اول ہے تمھارا
عاشق وہ تمھارا ہی ہر اول ہے تمھارا

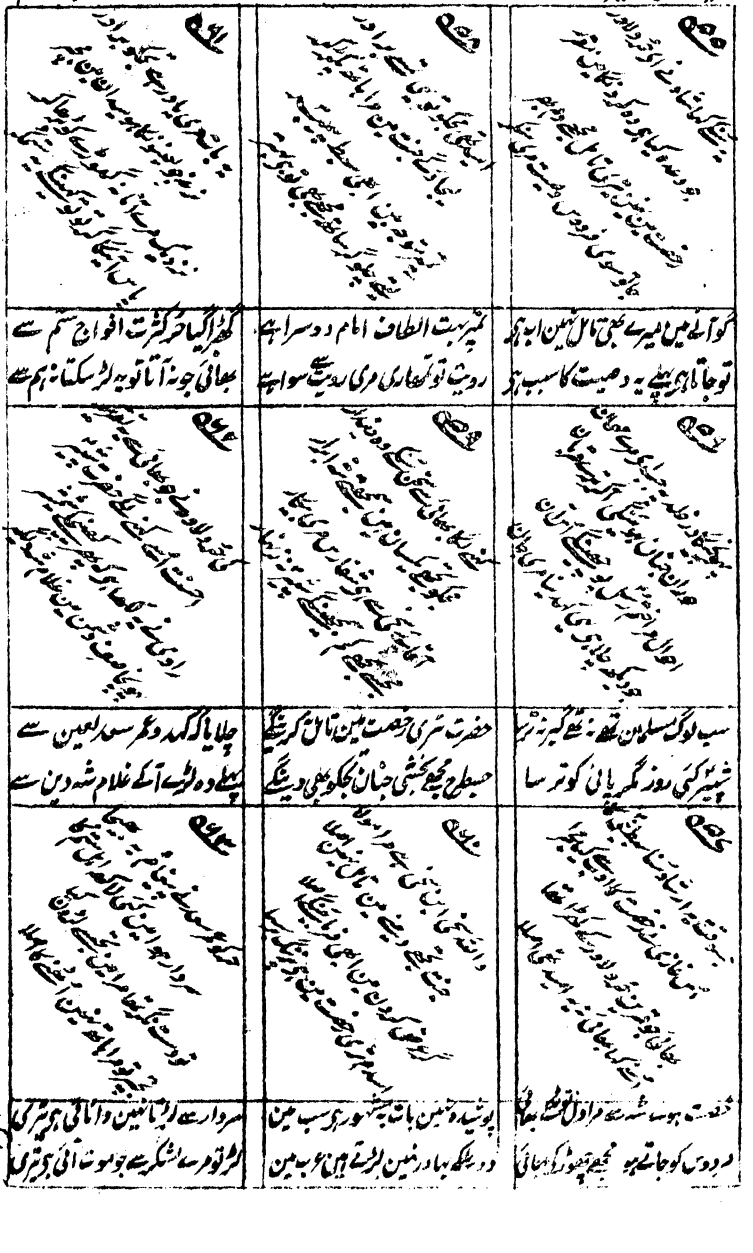

ہی سامنا باقی پسر شاہ نجف کا
آسائیں بھی ہوئی ہے شک مجھے ای حُر
اپنوں میں اور اُن میں نہیں کچھ فرق رہا ہی

لڑتا ہی ابھی تو یہ جوان تیر لیٹ کا
اب منزل مقصد ہو سبارک تجھے ای حُر
لازم ہی نباہ اُسکا جو کچھ منہ سے کہا ہی

سب سے یہی کہدے کہ نہ شمشیر لگے مار
اسکے مجھے ارمانوں کا دھیان آج شدید ہی
یوں کہنے لگا دیکھ کر سلطان نجف سے

گر چوٹ پر آتا جو نہیں تیروں سے مارو
یہ کہتا تھا منھ ڈھانپنے کو کوئی نہیں ہی
کہیے یہ بہن اپنی سے غدر کی طرف ہے

معان ہی مظلوم کا مظلومی دکھا جلد
بیکانے یگانے کا نہو فرق بیان میں
بھائی ات کم نہیو نہ حضرت کی قسم ہی

حوریں تری مشتاق ہیں فردوس میں آجلد
اپنوں کے لیے روتے ہیں جسطرح جہاں میں
روتی ہو اماموں کے لیے لطف وکرم ہی

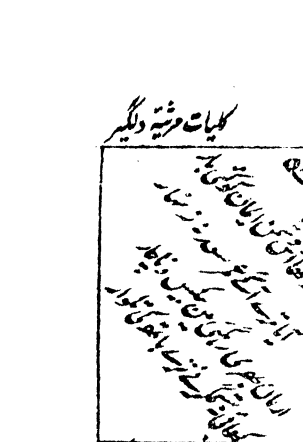

اسکے لیے تجکو تو بحث قصد بکا ہے
رونے سے زیادہ یہ سزاوار دعا ہے

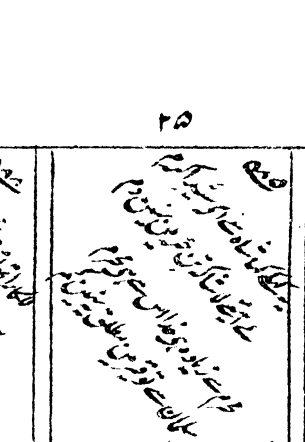

اور تکرم دو عمان بہادر کو مین رو دون
لاشے کے قرین بیٹھ کے اپنے کو مین دو دن

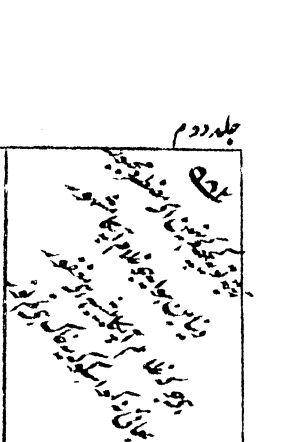

کیا آمادہ ظالم تری شمشیر کے آگے
روباہ بھی آتے ہین کہین شیر کے آگے

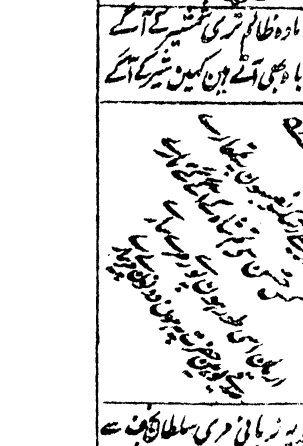

فریاد و فغان لاشہ حر پر مین کرونگی
جو وعدہ کیا ہو وہ مقرر مین کرونگی

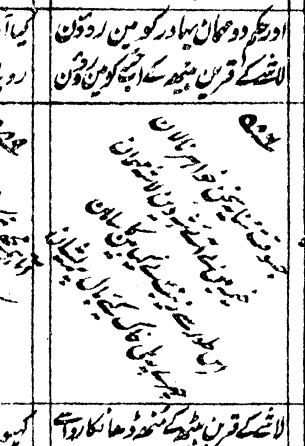

لاشے کے قرین بیٹھ کے منھ ڈھانکا رہا ہے
یون مین کیے خوب لڑا اہل جفا سے

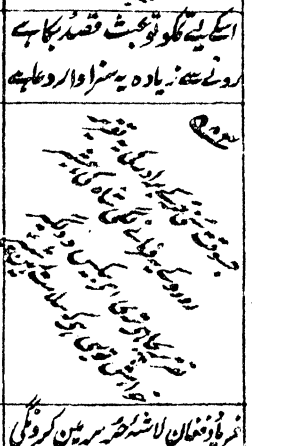

کیونکر یہ زبانی مری سلطان نجف سے
غفلت نہین لازم ہے غلامون کیطرف سے

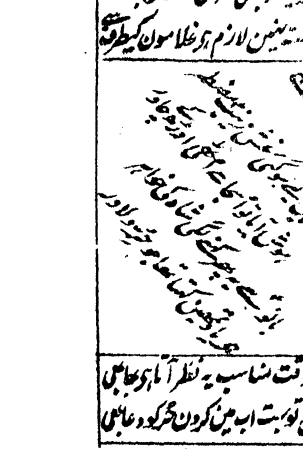

جو وعدہ کیا تھا وہ دغا کرنے دے مجکو
منھ ڈھانپنے دے مین ذرا کرنے دے مجکو

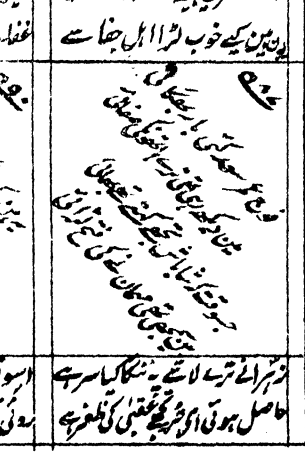

زہرا نے ترے لاشے پہ تکیا کیا سر ہے
حاصل ہوتی اے شمر تجھے عقبیٰ کی ظفر ہے

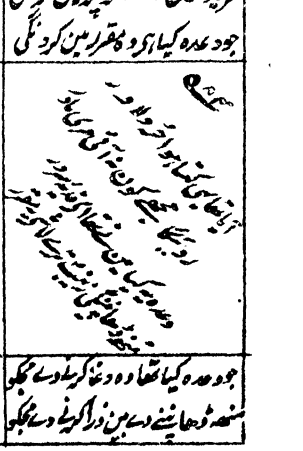

اسوقت مناسب یہ نظر آتا ہی بھابی
روئی تو بہت اب مین کرون خیر کو دعا بی

۹۱

بیکسی کا یہ مہمان ہو ہم پایۂ سلمانؑ
فردوس میں قصر اسکا ہو ہمسایۂ سلمانؑ

۹۲

جو وقت دعا گیر ہو حاجت کی خواہش
دلگیر یہ اس مرثیۂ کا طول بجا ہے
مشہور ہی کچھ حال تو کچھ حال نیا ہے

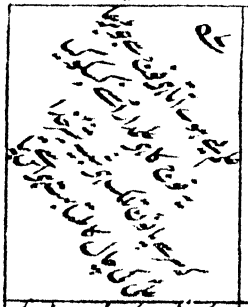

دو نور عین سے جو اس مقتدا کو غش آیا
ہوئی یہ دھوم کہ شیر خدا کو غش آیا

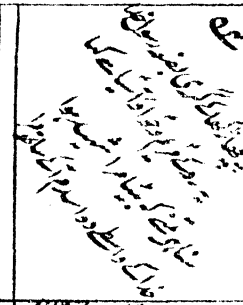

اکیلا چھوڑ دو نہ تم اس ملک نشاں کو
چلو تم اب مرے بیٹے کی پیشوائی کو

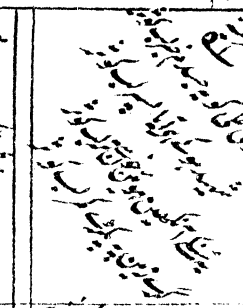

خدا کے فضل سے کیا شان اسنے پائی ہے
مرے حسین کا بیٹا ہے یا کہ بھائی ہے

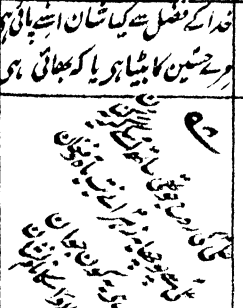

رسول حق کے نواسے کا لشکر آتا ہے
پلا دو پانی کہ پیاسے کا لشکر آتا ہے

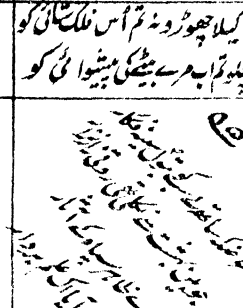

بسان مہ کے اسکی جبیں چمکتی تھی
علم میں مشک لہو سے بھری لٹکتی تھی

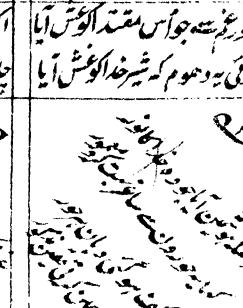

کہ اسکو دیکھتے ہی غم سے جان جاتی ہے
تمہارے جسم کی بو اس سے مجھکو آتی ہے

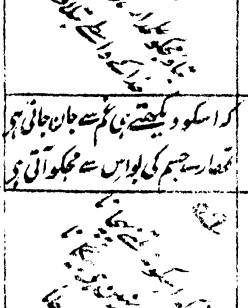

کہا علی نے کہ وہ نور عین آتا ہے
گلا کٹا کے تمہارا حسین آتا ہے

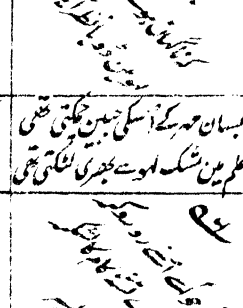

لہو میں ڈوبا ہوا یہ سنان تو دیکھو
مرے شہید کے لشکر کی شان تو دیکھو

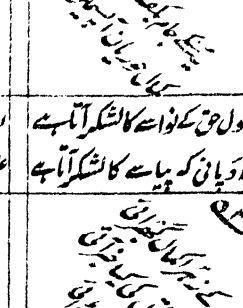

جو پوچھو نام تو عباس نام ہے زہرا
سر اپسر ہے تمہارا غلام ہے زہرا

۱۰

یہ اُس تمھاری گنہگار حزیں کا بیٹا ہے
تمھارا بندہ ہی ام البنین کا بیٹا ہے

۱۲

کہو شتاب کہ وہ میرا نور عین کہاں
مرا شہید کہاں ہی مرا حسین کہاں

۱۴

کہا علی نے کہ زینب کے بھیجے پیاسے ہین
گلے لگا لو کہ یہ آپکے نواسے ہین

۱۱

گلے سے لگ گئے تو زہرا فلک ستائی کے
مین صدقے ہون ترے اے جان نثار بھائی کے

۱۳

کہان قدم کے اُٹھانے کی اُنکو طاقت ہی
کمال پیاس سے شبیر کو نقاہت ہے

۱۵

موے ترشہ دلگیر پیچھے آتے ہین
ہم آگے آتے ہین شبیر پیچھے آتے ہین

۱۶

یہ سنکے گر پڑا عباس پاے زہرا پر
لہو کی پڑ گئین چھینٹین ردائے زہرا پر

۱۷

غلام آپکے ام البنین کے جائے ہین
پسر علی کے حقیقی یہ بھائی میرے ہین

۱۸

یہ رشک مہ ہی پسر بابشبیر روے حسن
ہین اسکے صدقے کہ آتی ہی باس اسکے لبوں سے حسن

۱۲۹

یہ بیاہ ہوتے ہی دارا سلام کو آیا
تمہارا پوتا ہی اماں سلام کو آیا

۱۳۰

شہید تیغ ستم تم بڑے خلق سے ہوسے
مری ہی طرح سے مُردم اپنے حق سے ہوسے

۱۳۱

یہ چھوٹا بیٹا ہی جسکو گلے لگائے ہیں
لہو میں دُود سے شبیر رن سے آئے ہیں

۱۳۲

غرضکہ نانا کا ارشاد دل میں یاد رہا
صغیر سن کا جو وعدہ تھا خوب یاد رہا

۱۳۳

تمام اہل جہان ہوتے تھے فدائے حسین
ہر اک طرف کو یہ غل تھا کہ ہائے ہائے حسین

۱۳۴

شہید تم ہوے شبیر کی غلامی میں
بہشت دادی نے بخشا تمھیں سلامی میں

۱۳۵

یہ امان بھی تری حاضر تھی اور پدر تیرا
دم اخیر تھا زانو پہ میرے سر تیرا

۱۳۶

گلے لگا کے یہ ماتم کیا کہ غش میں نہ آیا
جو بیٹا غش سے شہ مشرق و دا آیا تھا
کہا کہ آئے ہو اب جانب کوفہ کی دلاسا
جگا کے دانے جانب کوفہ کی دلاسا

۱۳۷

مرے پدر کی سی صورت ہو یہ تقاضا ہی
بجا ہی گر مری آنکھوں پہ ہو سکے جا ہی

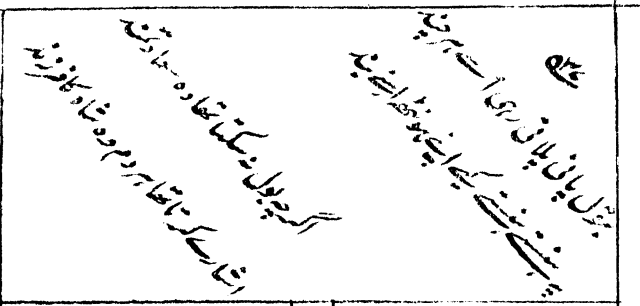

یہ بات ہوتی تھی ابن ہوم بھوے اصغر سے
نہ بن پڑیگا کے میں پانی پیونگا کوثر سے

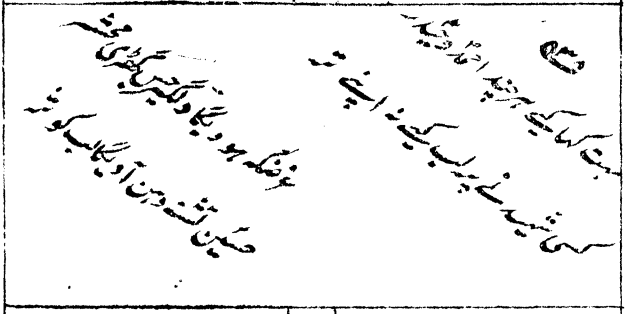

غلام آنکے جو ہین جام آنھین پلاویگا
پھر اپنی پیاس وہ شاہِ امم بجھادیگا

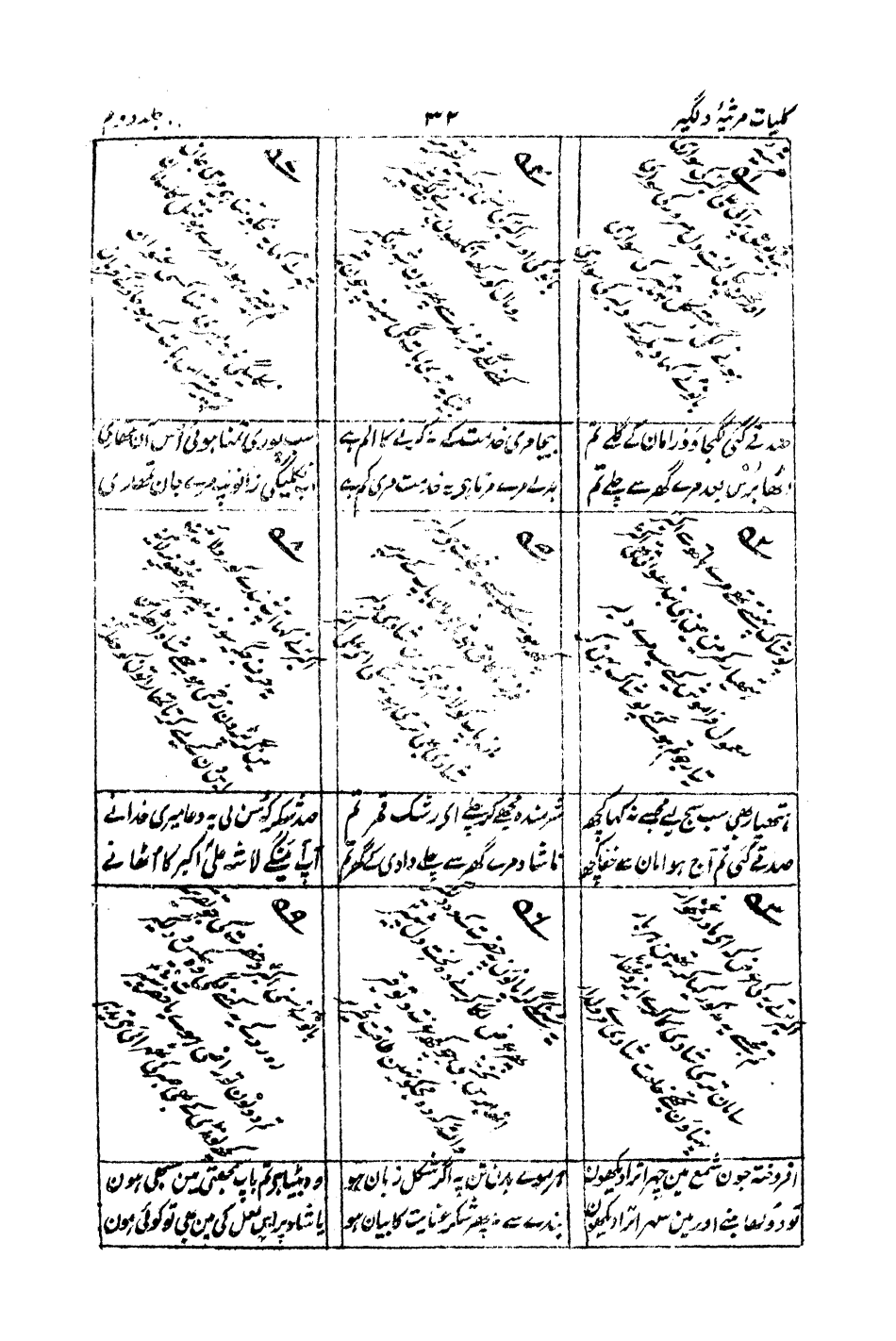

آخر ہوا وان کام وے عیخوذ ہان کا
بر باد ہوئی اب مجھے پردہ ہے کہان کا

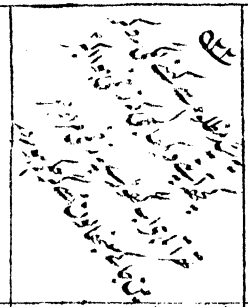

اک ہاتھ تو ہے قبضہ شمشیر پر
اور دوسرا ہے ہاتھ رکھے زخم جگر پر

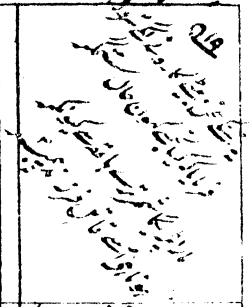

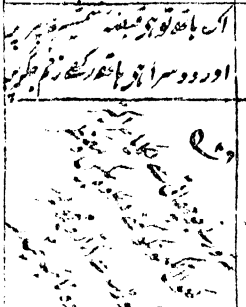

اس زخوب حالت نہ رہی اسکی کسی کی

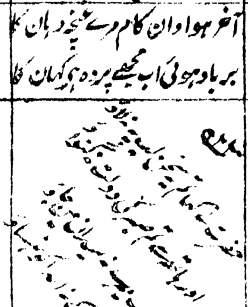

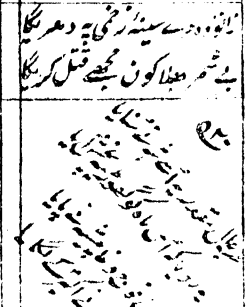

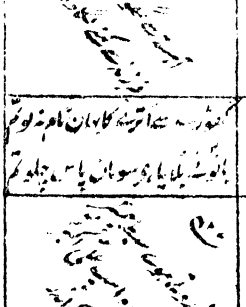

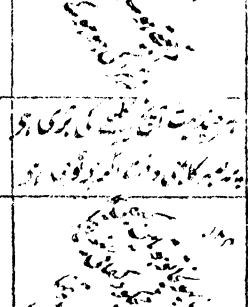

کبھو بوی دم اور نہ گھوڑے سے جدا ہوں
ے اڑن ہیں انکو کہیں تو تو یگانا ہوں

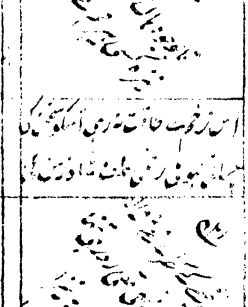

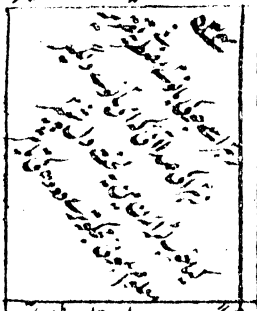

تکیون کو برابر کیا بانو نے، خیمہ میں نے
مسند پہ لٹایا اسے لاکر شہ دیں نے

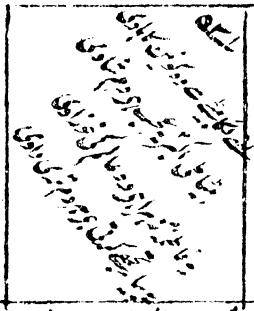

زہرا کا ہی جی بچہ خدا سب سے زیادہ
مظلوم ہے اور بانوئے مضطر سے زیادہ

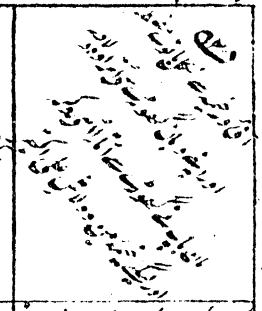

آگے مرے اس لال پہ تلوار پڑی تھی
واللہ بڑی دیر سے میں رنج میں کھڑی تھی

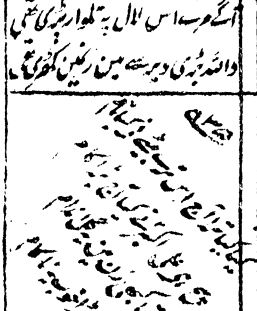

نہ بیکسی باتیں ہیں نہ مذکور عدالتی ہے
آنکھیں ہیں نہ ہیں کھلتی ہیں یہ جو میت کہ گشتی ہے

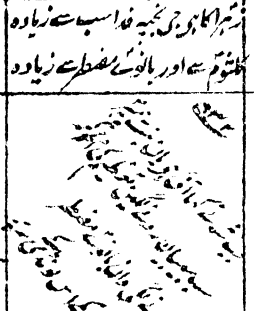

پوتے کی محبت تمہیں لائی ہے جہاں سے
کیا بندہ نوازی ہے کہ ہاں آمین کہاں تم

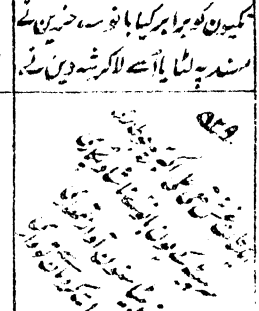

آہ اہلکی زبان آج کل تشنہ لبی سے
اس لال کی دندان مبارک بھی شہی ہے

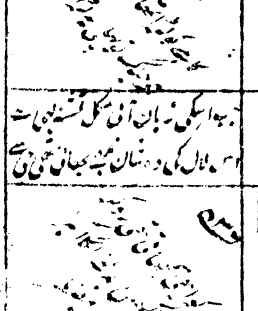

ہی وہ تو تشنشاہ مدینہ سے مشابہ
زینب سے مشابہ ہو سکینہ سے مشابہ

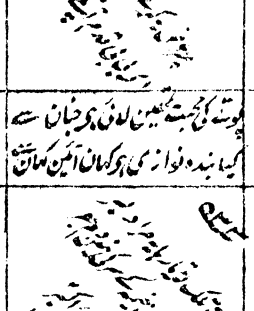

بیتابی میں اس وقت میں بھی نہ ذرا تھی
اب لونڈی نے جانا وہ تمہاری نہ بہا تھی

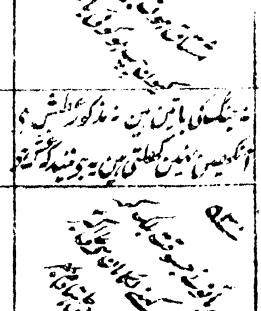

آنکھیں پھیرا و تو تمہیں دودھ نہ بخشوں
تم ہو تمہیں اور تو تمہیں دودھ نہ بخشوں

۳۸

کیا کہنے لگی اکبر سے جو آئی خواب سے رانی
پھر مرد سے عصمت نے کہا اے مری جانی
میں بخشی تمہیں دودھ سے اپنے یہ نشانی
تم راضی نہ جاوے مرا بیٹا کسی عنوان
پھر بیٹے کو چھاتی سے لگا لی علی اکبر
بخشا تمہیں دودھ ہوا ان سے ولی علی اکبر

۳۹

جب بخش چکی دودھ وہ دودھ کے پیسر کو
تب پیٹ لیا ماتھوں سے بی بی نے جگر کو
رو رو کے سنایا یہ شرف جن و بشر کو
پاس آ کے پکارو دلو اس بخش قمر کو
شیرینیٔ جوانی سے ہوا مست و نہال اکبر
تن سکتے میں بیکار دن کہہ کے علی اکبر

۴۰

جب بیٹی نے یہ باتیں سنیں جن و بشر کی
تب بخش علی دیکھنے پاس آئے پسر کی
جب پائی نہ گرمی تو اور اپنی کمر کی
لشکر یہ چلے آپ لئے صاحب دیدہ ور کی
تم سر دو ہو اصحاب علی انعام تمہارا
کیا باتوں ہی باتوں میں ہوا کام تمہارا

۴۱

جب بیٹی نے یہ باتیں سنیں جن و بشر کی
تب لاش اکبر کو اٹھا لیجانے کی ٹھہری
اک بیس و دو تن ساتھ لئے ساتھ میں سرور
دلگیر تو اس شکل کی مشکل ہوئی آساں کر
یارب تو قبول بخشیو اکبر کا تصدق
بانو کے پسر شاہ کے دلبر کا تصدق

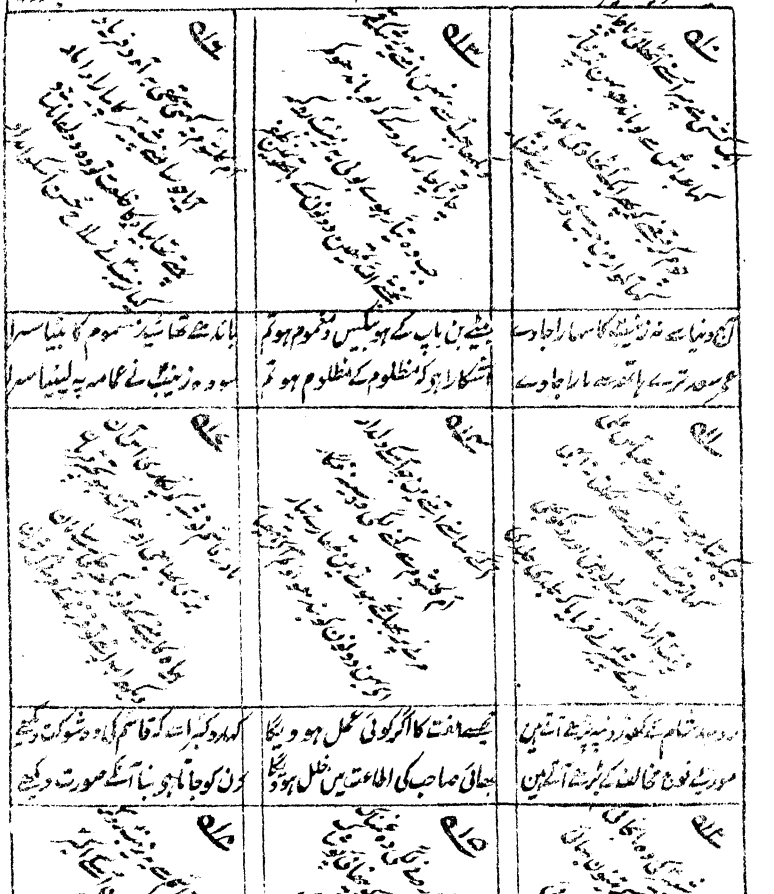

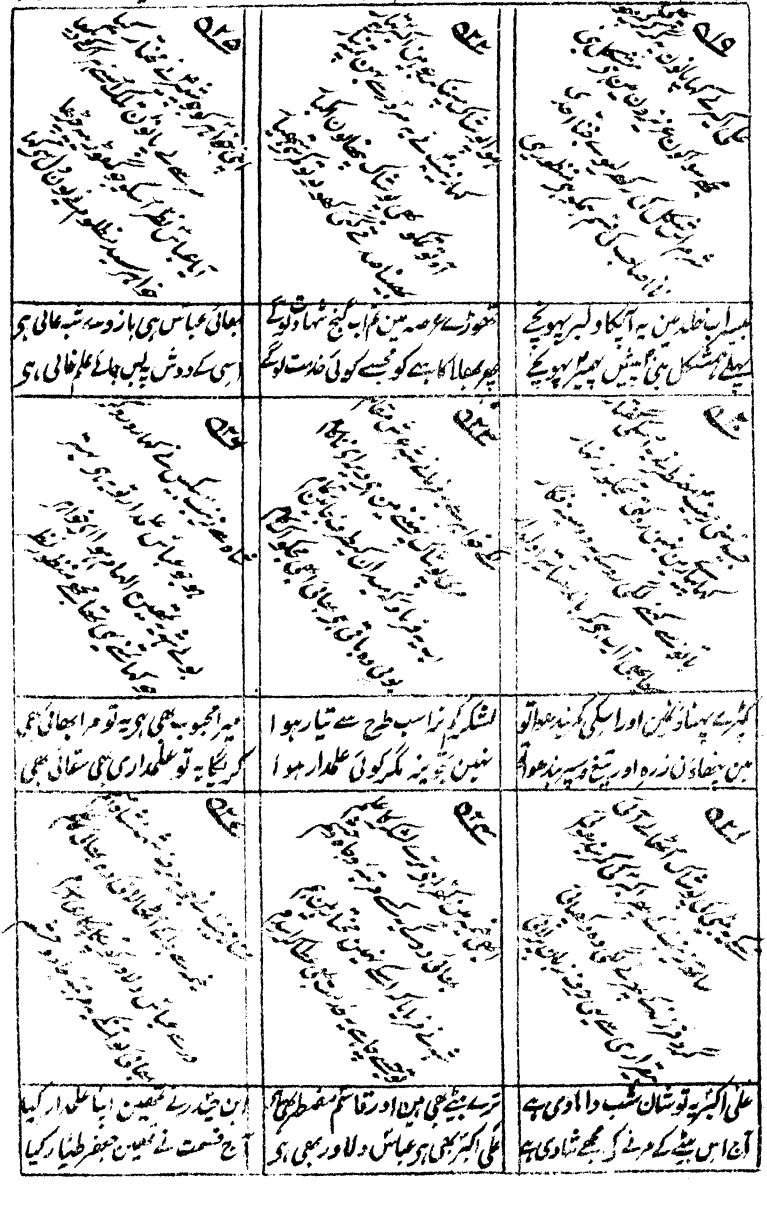

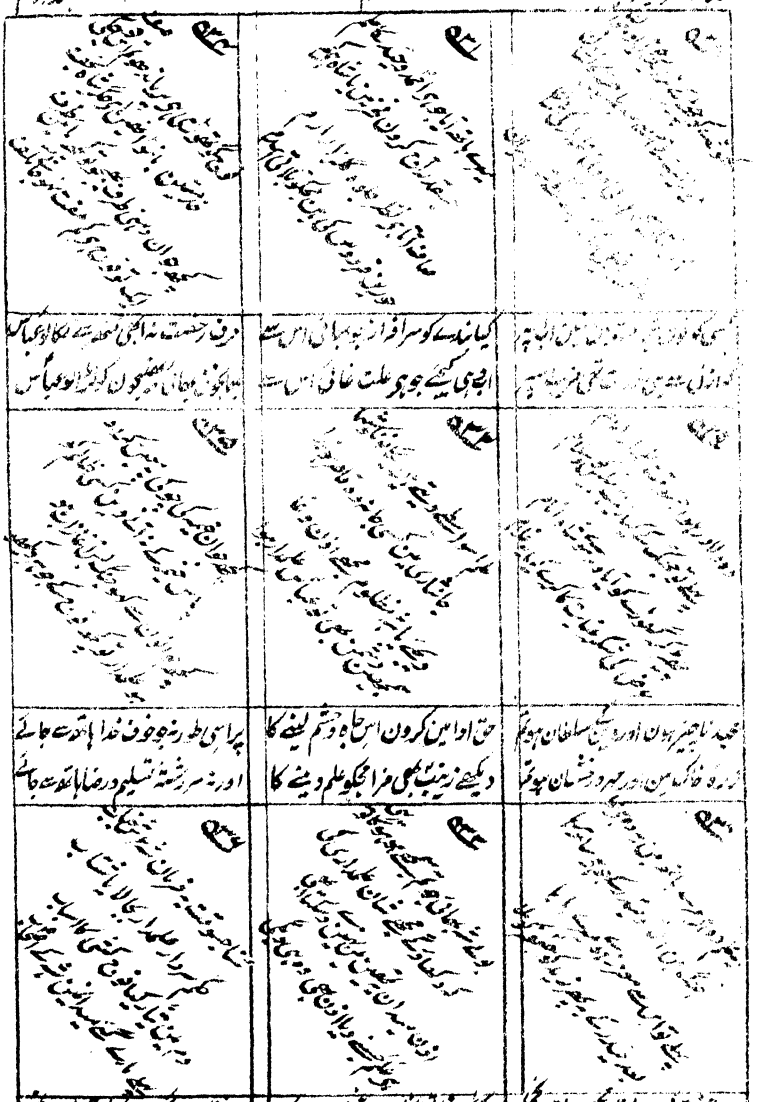

۳۳

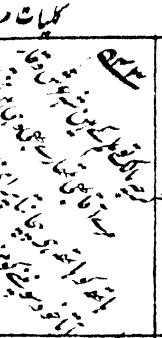

الغرض اذن شہنشاہ امم کو لیکر
آیا میدان میں عباس علم کو لیکر

۳۴

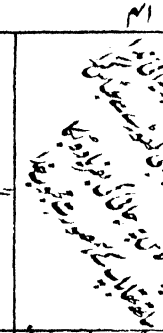

منھ پہ بھائی کے تو منھ اپنا رکھا سر پہ رہے
چوما عباس کے شانوں کو علی اکبر نے

۳۵

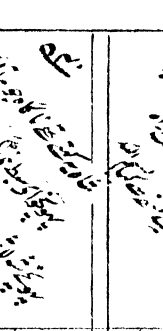

نہیں کچھ فرصت راحت سے نہ آیا عباس
یک سکینہ کی خجالت سے نہ آیا عباس

۳۶

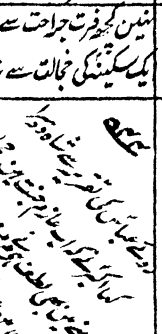

سترہ سو سے سوا کوفی دشمامی مارے
واہ رے عزم کہ سب فوج کے شامی مارے

۳۷

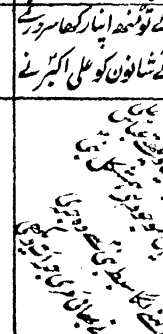

پھر سا تم یوں اُسے مجھ کشتۂ غم کا دینا
ہوا عباس کو ضایع نہ علم کا دینا

۳۸

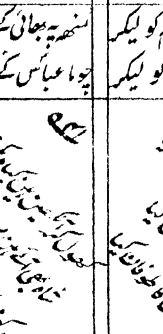

عالم حزن نہ مرکز بھی کسی کا حنوان تھا
گل خنداں سے سوا زخم ہر اک خندان تھا

۳۹

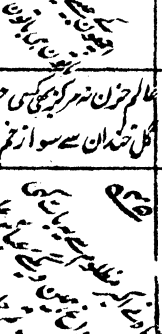

کام میدان میں بھائی مرا کیسا کرتا ہے
حق علمداری کا عباس ادا کرتا ہے

۴۰

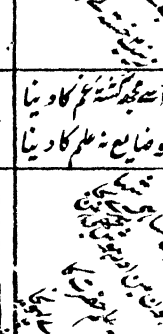

کہے یہ خدمت زینب میں زبانی میری
یہ امانت تو تمھاری ہے نشانی میری

۴۱

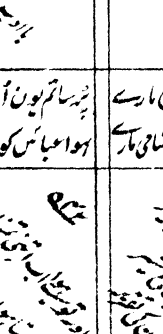

یہ علم اپنی پھوپھی جان کو ہو پہنچا تم
مرنے والے کی وصیت کو بجا لاؤ تم

۱۴۳

وہ ظلم خون سے بھرا دوش پر اٹھا کے چلے
آیا جو اور پہ رحم اس کے دیکھ کر نظر
زنہار خستہ پر جس پر دلگیر کی نظر
مرد کا اصطبل سے نکلنا وہ بنک نہ
دل پر ہراس کا اب داغ ہیبت بیٹھے
اور ظلم خون سے بھرا ہی امانت بیٹھے

۱۴۴

خط ظلم خون سے بھرا دل اس کا بھر
اور کہو زینب سے لیا یتیم ہی چھان کر
ہیں کریں گی کیا اور دیکھ کے یہ بلاد و دیکھا
اسپر یہ جہان علماء کے بھیا ہو ندا
اٹھے گا کیسے ظلم کا بار ہاتھ میں لیتے اس
کیا ہو سکے ہاتھ سے انتقام کی دیتے داد

۱۴۵

دلگیر نے جو زبان ہاتھ سے کی بند
مرد نے دیا دم بھیج تھا پاس
کیا کیا خوب وہ ہاتھ سے لیتے کا پاس
ہاتھ اسے مرد نے دان اسے ہاتھ دیتا اس
اب کیسے سب بیٹھ کر علماء کروں
کیسے کہوں ہم مرتبہ جعفر کیا کروں

۱۴۶

دیکھا زینب کو کہ کیسی کلفت شدید
اب علماء کا ہوا زار و نزار
ایک ہی بات کا ہے یہ میرا بس ماہ جبین
خوب چھاتی کو دبا کر ہاتھ سے پیار کرو
کوئی دم کے لیے اکبر کو علماء کرو

۱۴۷

دیکھ کر حال ہوا زینب کا
علی اکبر کا ہوا جسم چھد سر پہ ندا
مبین پوشیدہ ہے کچھ جانتی ہے خلق خدا
کہ نہ ہو قوت لو آمین دعا اسے دیکھ کر
کبھی تن بیکار کی ہو خلق خدا ای دلگیر

۴۱

تربت پاک حبیبا ذوالمنن کا رخ کیا
قید سے چھٹکر غریبوں کی وطن کا رخ کیا

۴۲

جانتے ہو تم کہ بے باعث کوئی روتا نہیں
اہل ماتم سے کبھی ضبط فغاں ہوتا نہیں

۴۳

گھر کا گھر ہو جائے خالی جب رو سے کسطرح
جو کہ ہووے وارث و والی نہ رو سے کسطرح

۴۴

سر بسر بیکار کے باعث تمھیں ایذا ہوئی
نالہ و فریاد کے باعث تمھیں ایذا ہوئی

۴۵

آئی تھیں بہر تماشا یا نکی ساری عورتیں
طعنہ زن ہم پہ ہوئیں آگر تمھاری عورتیں

۴۶

جو عیبت دیدہ ہے مشغول شور و شین ہی
پیٹتا ہو وارثوں کے نام بین اور بین ہی

۴۷

نکلے سر پا اور زمد کے چادر و طل جا کہن
جو کہ ہو ارشاد آنکھوں سے بجائے ہبن

۴۸

کہدو اس سے کیا خبر تم کو نہیں پیاری ہوئی
اب وطن کی سمت ہے ماور کی تیاری ہوئی

۴۹

بیٹھ کر زانو پہ ان کے مہ لقا جلدی چلو
دیکھنے کو قبر محبوب خدا جلدی چلو

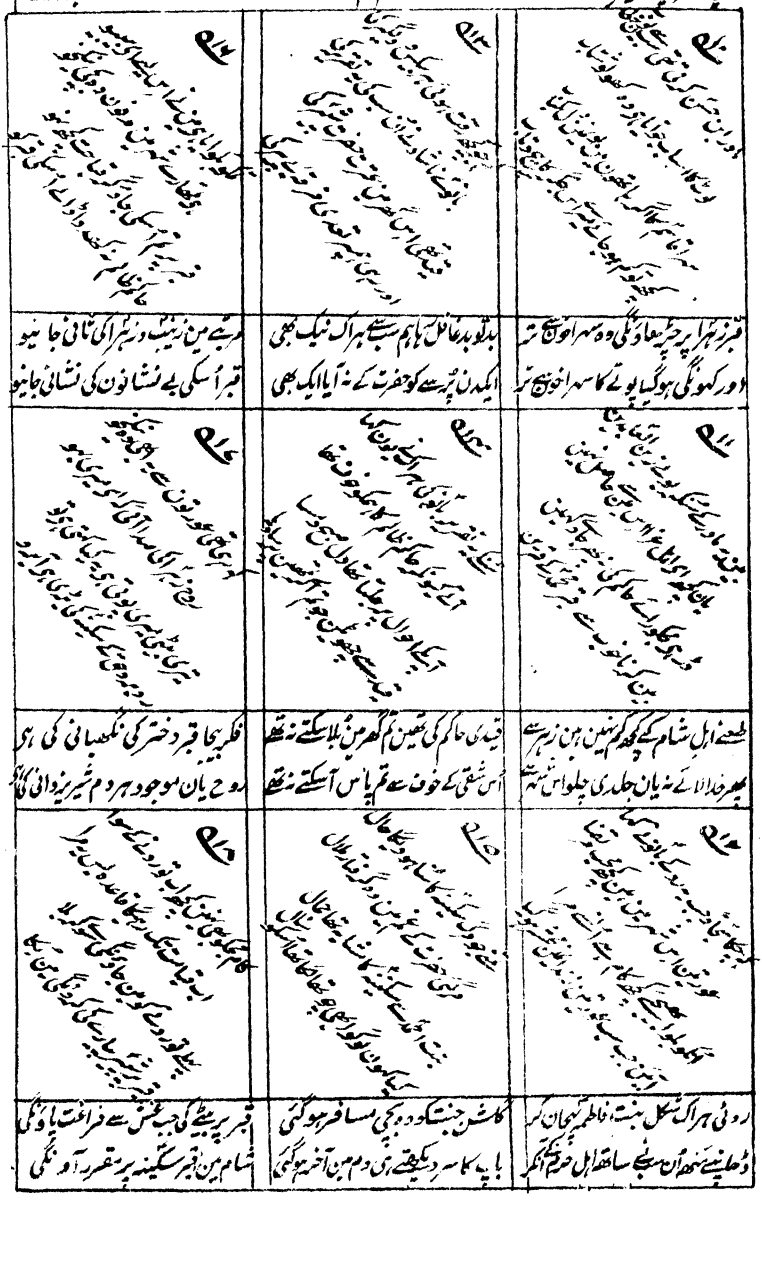

۱۰
اور ان حسن کی قبر پر جا کے یہ کہنا
وہ سہرا جو تھا آج تک سر پہ تیرے
۱۱
قبر زہرا پر چڑھاؤ گی وہ سہرا جو سجا تر
اور کہو گی ہو گیا پورے کا سہرا خوش تر
۱۲
بدلو بدر غائل کہا ہم سب سے ہر اک نیک بھی
ایکدن پرسے کو حضرت کے نہ آیا ایک بھی
۱۳
قبر بے میں نہ نیند و نہ ہر اکی تانی جا نیو
قبر اُسکی بے نشانوں کی نشانی جا نیو
۱۴
قیدی حاکم کی تھیں تم گھر میں بلا سکتے نہ تھے
اُس شقی کے خوف سے تم پاس آسکتے نہ تھے
۱۵
فکر بیجا قبر دختر کی نگہبانی کی ہے
روح یاں موجود ہر دم شیر یزدانی کی ہے
۱۶
پھر خدا لائے نہ یاں جلدی چلو اس شہر سے
طعنے اہل شام کے کچھ کم نہیں ہیں زہر سے
۱۷
فکر بیجا قبر دختر کی نگہبانی کی ہے
روح یاں موجود ہر دم شیر یزدانی کی ہے
۱۸
روئی ہر اک شکل بہت فاطمہ پہچان کر
ڈھانپے منہ اُن سب نے ساتھ اہل حرم کے آکر
۱۹
کاش جینکو وہ بچی مسافر ہو گئی
باپ کا سر دیکھتے ہی دم میں آخر ہو گئی
۲۰
قبر پر بیٹے گی جب غش سے فراغت پاؤ گی
شام میں قبر سکینہ پر مقرر آؤ گی

۷۹

عائذ ناشاد کا ہر وقت سر پر ہاتھ تھا
صورتِ خادم بشیر ابن جزلم ساتھ تھا

۸۰

اس جگہ سے ایک تو سیدھی وطن کی راہ ہے
دوسری قبر شہنشاہ زمن کی راہ ہے

۸۱

پہلے اسدم وہ ہمکو کربلا کی راہ سے
یہ تمنا ہے بمن مل لے مزار شاہ سے

۸۲

جلوہ گر آنکھوں میں اعدا کی جماعت ہو گئی
خوف سے اہل حرم کی غیر حالت ہو گئی

۸۳

کہکے یہ بیقتل کی جانب اہل حرم کو لیچلا
کربلا کی راہ پر اہل حرم کو لیچلا

۸۴

بیکسوں کا ہو کے تو بیغا مبجا اے بشیر
میرے آنے کی خبر جائر قبر کو پہونچا اے بشیر

۸۵

قید کرنے کے ارادے پھر آیا ہو کوئی
حیلہ ساز دوں نہ پھر حیلہ اٹھایا ہو کوئی

۸۶

صورتیں بھی ساتھ ہیں اور خیمہ و خرگاہ ہے
تین شب سے زائر قبر شہ ذیجاہ ہے

۸۷

بیکسوں کا ہو کے تو بیغا مبجا اے بشیر
میرے آنے کی خبر جائر قبر کو پہونچا اے بشیر

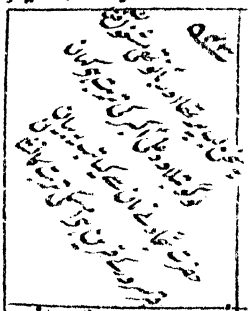

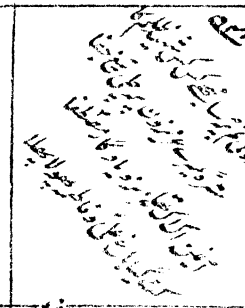

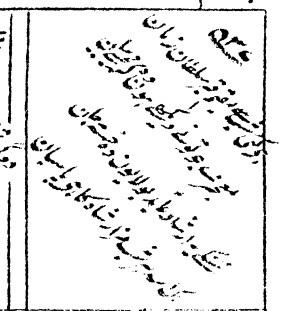

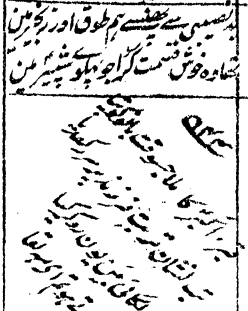

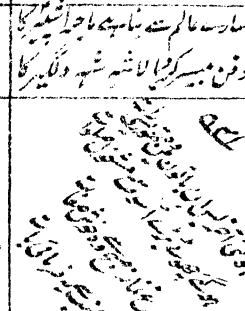

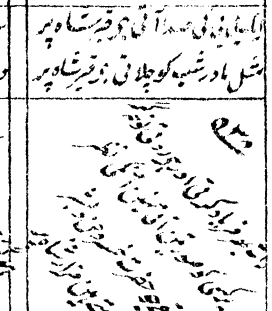

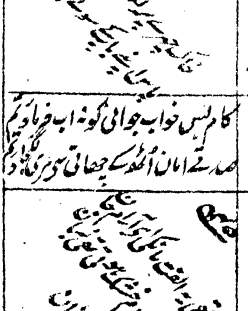

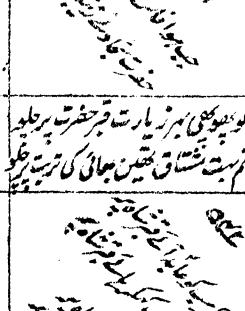

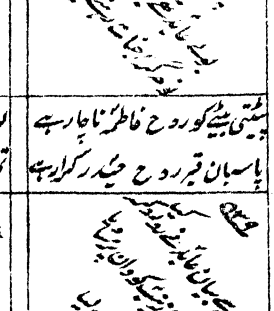

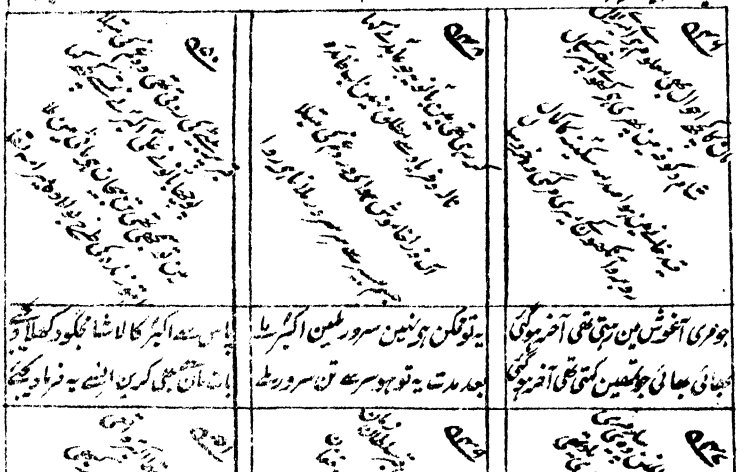

جو مری آغوش مین رہتی تھی آخر ہو گئی
یہ تو ممکن ہی نہین سرور علمین اکبر یا
پاس سے اکبر کا لاشا مجکو دکھلا دیجئے

جبائی بھائی جو تھین کہتی تھی آخر ہو گئی
بعد مدت یہ تو ہو سرہے تن سرور یا
بات مان بھی کرین اپنے یہ فرما دیجئے

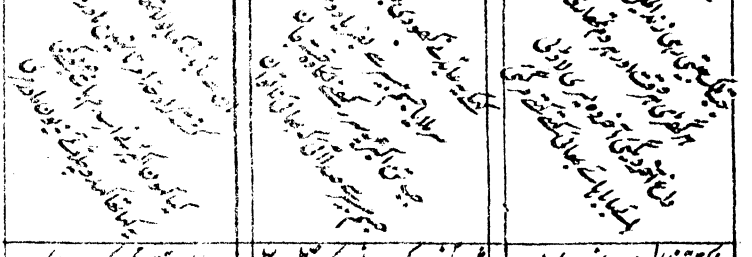

چونکہ تم خوابِ راحت سے نہین اوجان ہو
شہر بانو سے کہو رونے سے کیا حاصل ہوا اب
ہون امام وقت جو مجھسے کیا اسدم کلام

دو مجھے پر سا بن کا تیہ مان قربان ہو
چپ کرو مان کو کہ میری روح کو ایذا ہوا ب
شرع مین رخصہ ہی ہو اکبر جو تم سے ہمکلام

۵۲

کہکے یہ عابد نے کر دی بند قبر شاہ دین
آیا پھر گنج شہیدان مین وہ بیمار حزین
سب تنون سے سر ملائے باول اندوہگین
تین دن ساکن رہے وہ قبر حضرت کے قرین

چھوڑ کر پھر تربت شبیر زین العابدین
قبر جد پہونچے اے دلگیر زین العابدین

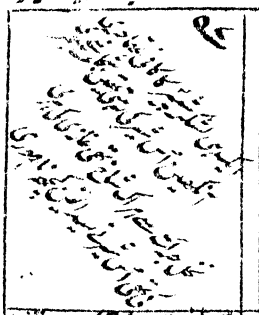

کہا آئے ہین تو دربار مین لاؤ میرے
سامنے قیدیون کو جلد بلاؤ میرے

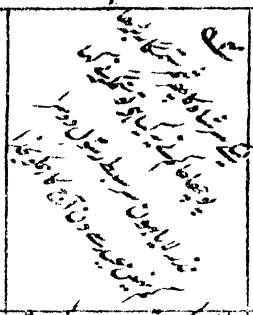

سب الم دیکھے جو ستم مین الم دیکھے تھے
جیتے پھر آئے کہ ہمکو یہ قدم دیکھنے تھے

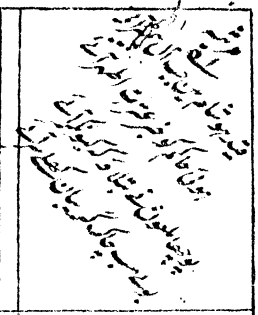

اس سے مین راضی تھا خوش تھا کہ وہ یاد رہا مجھ
وہ جگہ ضیغم بیجا تھا دلاور تھا مرا

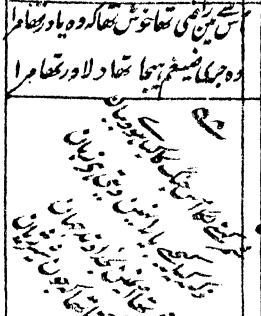

کچھ دبس چلتا تھا منھ آنسو دیتے تھے
رو برو زخت ستم گر کے کھڑے روتے تھے

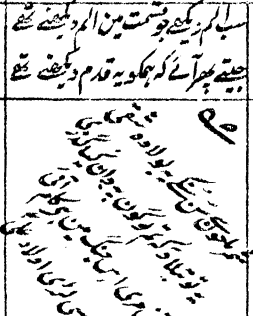

کسقدر کیست لڑائی کا بڑا تھا ای شمر
کون پیچھے کو ہٹا کون لڑا تھا ای شمر

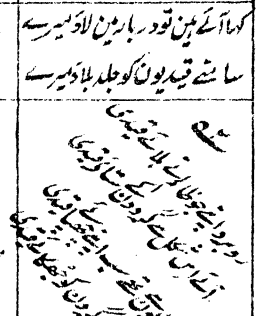

وہ میان جب کرتا ہون دل سید سا تھرا تا ہی
لا پنا جسم ہی اور خوف چلا آتا ہی

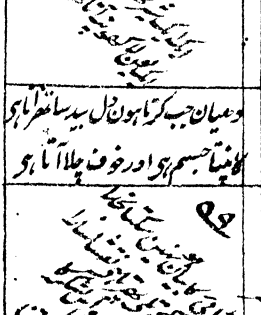

آئین قیدی اللہ کا جو پوتا تھا
شیر سا قید مسلسل مین پڑا روتا تھا

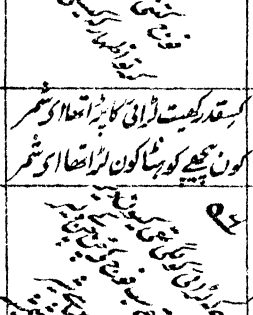

کس شجاعت سے وہ مردانہ لڑا ہوگا
شیر کیطرح سے میدان مین کھڑا ہوگا

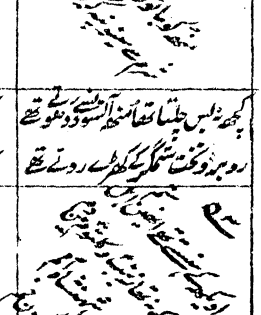

خون سے کتنے نہ میدان ستم لال کیا
وان کے لڑکون نے نہیں آنکے پامال کیا

۱۱۵

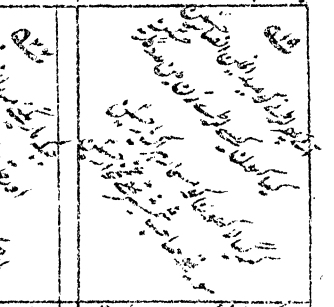

شاہ کہتے تھے کہ کیا وقت پایا تھا ہمنے
واہ کیا جوہر شمشیر دکھایا تھا ہمنے

۱۱۶

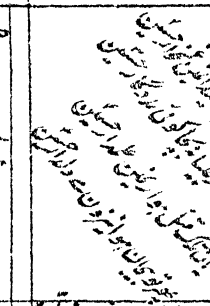

رن کے سید الامین کھڑے شاد و الم روتے تھے
خیمہ مین پیٹ کے سر اہل حرم روتے تھے

۱۱۷

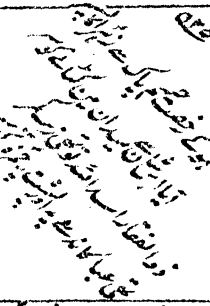

سر پہ عمامہ محبوب خدا اپنے تھے
بر مین جامہ جو تھا ناز ہزاروں کا سیا پنہتے تھے

۱۱۸

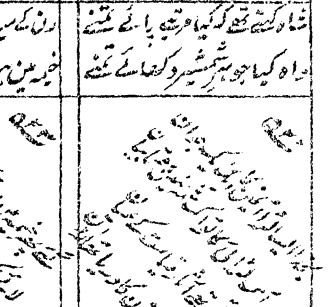

تھا اس جنگ کے ہونے کے کچھ آثار نہ تھے
وہ بھی مجبور نہ تھے جس کے ناچار نہ تھے

۱۱۹

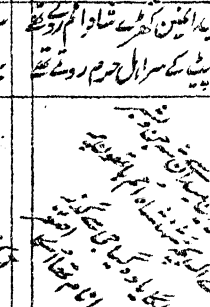

ہو کے بیتاب کیا آہ کا نعرہ شہ نے
تیر بلوا رسے تھوڑی سی جو آئی گاڑا شہ نے

۱۲۰

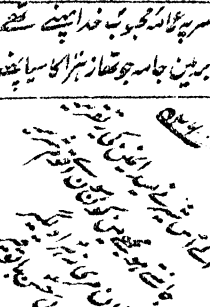

سر پہ عمامہ ہی کسکا اسے پہچانتے ہو
یہ عبا کسکی ہے کس دوش پہ ہی جانتی ہو

۱۲۱

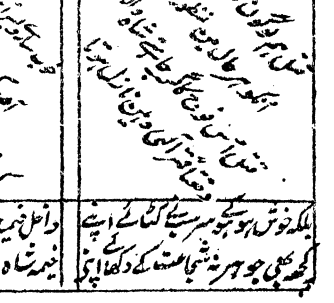

بلکہ خوش ہو کے جو سر بہ کٹائے اپنے
کچھ بھی جوہر نہ شجاعت کے دکھائے اپنے

۱۲۲

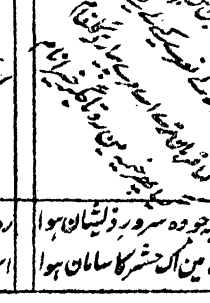

داخل خیمہ جو وہ سرور ذیشان ہوا
خیمہ شاہ مین اک حشر کا سامان ہوا

۱۲۳

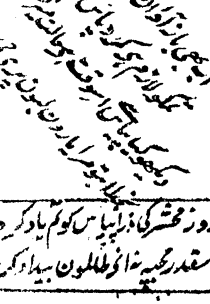

روز محشر کی ذرا پاس کو تم یاد کرو
اسقدر مجھ پہ نہ اے ظالمون بیداد کرو

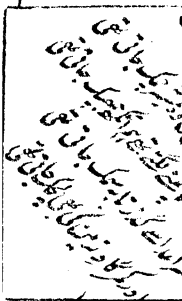

نور سو توقوف ہو ظلمت کی فراوانی ہو
کیں ہمیں نہ وہ فاطمہ کا جانی ہو

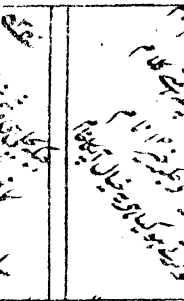

بن کیے بیعت حاکم نہ سفر پاؤ گے
یوہیں بن پانی پیے جی سے گذر جاؤ گے

ہمتو کیا چیز تھے سب جن دکانپتے تھے
بر شِ تیغ سے غازی کی فلک کانپتے تھے

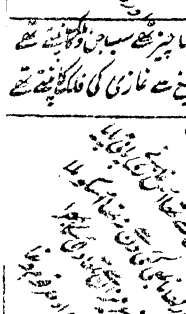

ابکر دم مرے کہنے پہ عمل جانے دو
مجکو للہ کسی ہمت نکلجانے دو

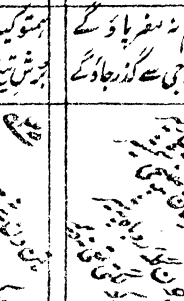

جو مقابل ہوا آگر وہ اُسے مارتا تھا
شیر کی طرح سے ہر ایک کو للکارتا تھا

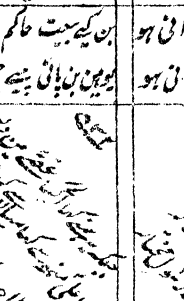

غرق ہے بھوکے پیاسے کی لڑائی دیکھو
آج احمد کے نواسے کی لڑائی دیکھو

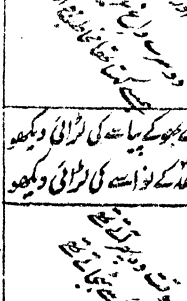

تیر سے اصغر معصوم کو حیران کیا
بیٹا بچون کو بھی مرے خون میں غلطان کیا

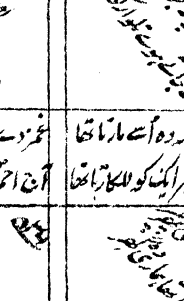

کیوں نہ لیون لڑ مگر وہ تھا پسر شیر خدا
اور کیفبھی ہاتھ مین تھی شیر کے شمشیر خدا

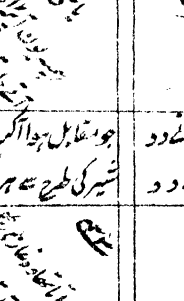

قطرہ خون رخ انور سے ٹپکتے تھے پڑے
پیچ عمامہ احمد کے لٹکتے تھے پڑے

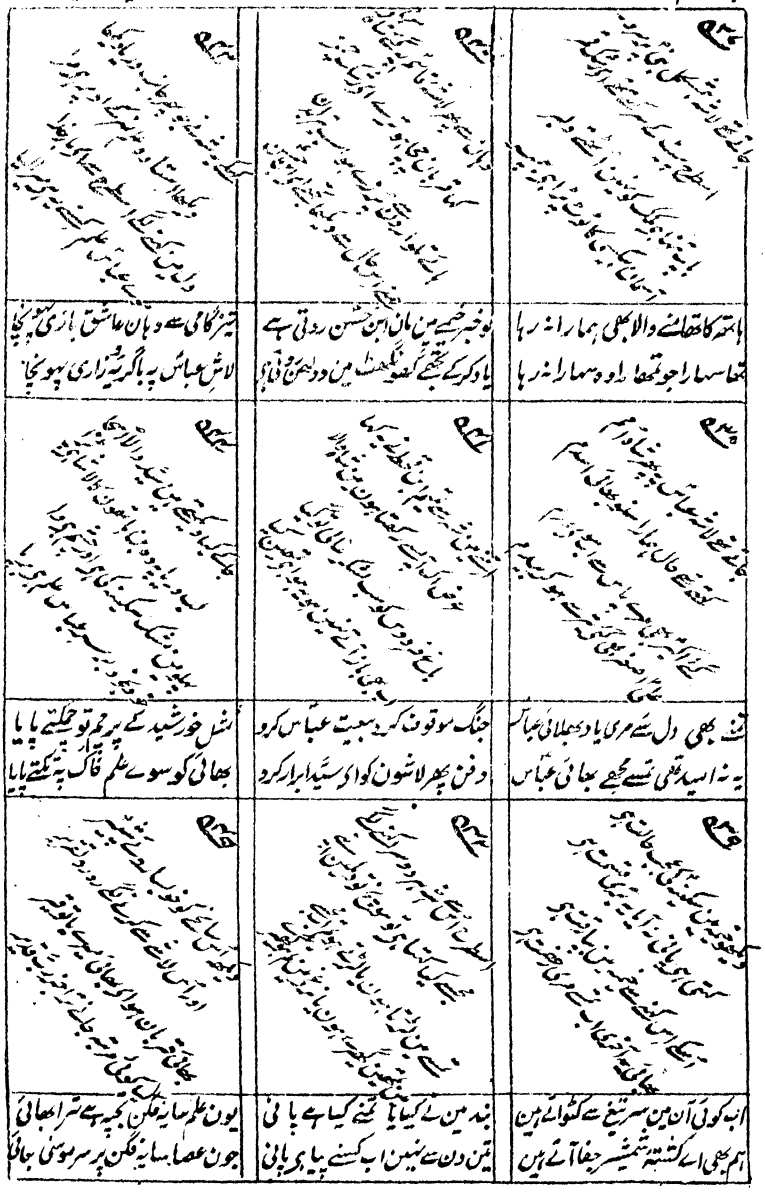

مرثیہ ۴۱

کیا عباس نے صحرا آسا میدان جولاں
کہ خیمہ شیر کو اس آہو بچہ کا لال
کہ حسن ماہ کامل کو دیا میدان محشر نے لال
کیا بیان کیجے کہ موقوف ہے جھا لوٹ کا حال
اگر ذی ہوش ہے تو ہوش کی کھڑکی کو کر بند تا
صف دشمن کو وہ مرنے کی طرح روندتا تھا

مرثیہ ۴۲

بیان کیجے کہ عباس جواں مرد کا اقبال
کہ شیر بیشہ ہیجا تھا وہ ہیجا میں ہوا پامال
کہ تیغ تیز کی جولاں گہ میں ہر سمت تھی جولاں
کہ گرد راہ تک کو چھوٹ صدمہ جس کے تھا ہیجاں
ہوا جو تھا زمیں پر آسماں پر جا پہنچتا تھا
ہر اک کھڑکی کو وہ مرنے کی طرح روندتا تھا

مرثیہ ۴۳

بیان کیجے کہ عباس جواں مرد کا اقبال
کہ شیر بیشہ ہیجا تھا وہ ہیجا میں ہوا پامال
کہ تیغ تیز کی جولاں گہ میں ہر سمت تھی جولاں
کہ گرد راہ تک کو چھوٹ صدمہ جس کے تھا ہیجاں
ہوا جو تھا زمیں پر آسماں پر جا پہنچتا تھا
ہر اک کھڑکی کو وہ مرنے کی طرح روندتا تھا

مرثیہ ۴۴

دہ لیں نے لکھا ہے غضب کیا ہے کی
کہ یوں ہی شیر کو جیتا ہوا لایا سجی
کہ خیمہ کیا تھا کس سے بھلا ہو سکتا
نہ ہو سکتا کسی سے پیر خیر خدا
آپ فرماتے ہیں جیتا وہ پھر کر آتا
کہ نہ میں جیتا تو مرنے جاتا جب سر آتا

مرثیہ ۴۵

کہ اصغا کیا ہیں نہ بیوت دیں
کہ شیر شرزہ سے لیں کیسے لیں کیا
کہ ان قیدیوں کو خانہ زندان میں جا
کہ آنکھ کے در بار سے گھر میں دو تنگار کیا
خبر ان کو ہوئی تو وہ فوراً میں لایا دلگیر
اس طرح سے بیان اس نے کیا دلگیر

۴۱
زینب فریفتہ رخ شاہِ زمن کی تھی
اور شہ کو بھی کمال محبت بہن کی تھی

۴۲
اور بہتو بھائی ہین امامِ سعید کے
پوتے شہید کے ہین نواسے شہید کے

۴۳
آمادہ شر دسب اہل فساد ہین
امان شمار اپنے کچھ اقرار یاد ہین

۴۴
دنیا کی خوبیان ہین جو سب انکے واسطے
مین پالتی ہون دونون کو اکدن کو واسطے

۴۵
کام اپنے کارساز دو عالم بنائے گا
امان تمھارا شیر یہ ضایع نجائیگا

۴۶
امان شار تیغ و تسپر باندھتے نہین
کیا انتظار ہے جو کمر باندھتے نہین

۴۷
ہر چند تم دعائے مجسر ہو لاڈلو
پر خوف یہ ہے سن مین بہت کم ہو لاڈلو

۴۸
دونون طرف سے فوج کی تیاریان ہوئین
پس بیچ اس فاطمہ کی پیاریان ہوئین

۴۹
جاد یر ہم کھڑے رہے آنکھون کے سامنے
باندھو کمر نہ تمنے سے کہا یہ امام نے

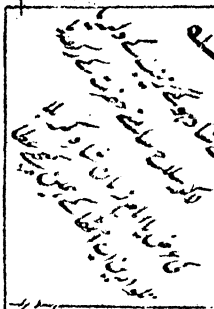

بلوا کے تم کہو کہ رضا دیجئے امام
تلوار بن بھائیوں کو عطا کیجئے امام

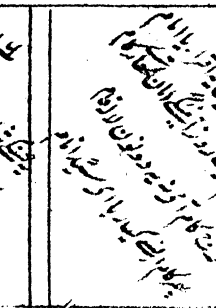

یہ کام کے مرے ہیں جواب کام آئینگے
آئے نہ آج کام تو کب کام آئینگے

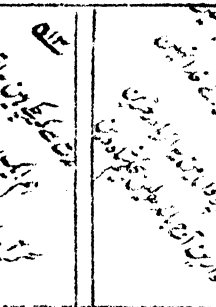

بڑھ بڑھ کے ہاتھ اہل جفا پر لگائینگے
حضرت کے عین دست سے ہم فتح پائینگے

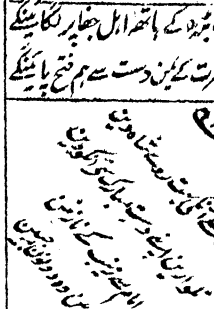

مین جانتی تھی لاش دلاوری شکیل ہین
اب بھی یہ نظر مین تمھاری ذلیل ہین

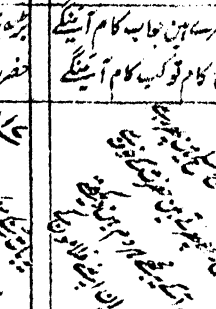

یہ شیشتن دونون صاحب غیرت کمال ہین
کچھ نام کر رہینگے یہ گو خرد سال ہین

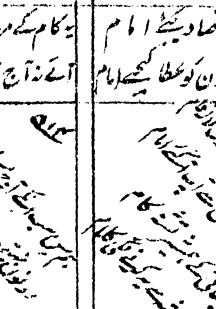

جاتے ہی انکو گھیر لیا فوج شام نے
لڑنے لگا وہ شاہ کی آنکھون کے سامنے

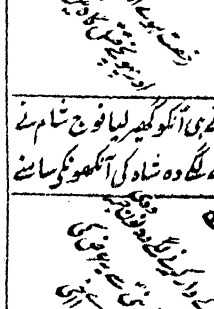

کیا یہ نواسے فاطمہ نا کام کے نہین
یہ دونون کیا حضور کے کچھ کام کے نہین

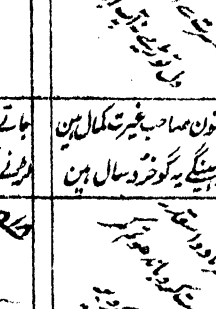

ماسون کے تو عاشق رونے مجھ سے ہو
تواب سلاح حرب سے جلدی درست ہو

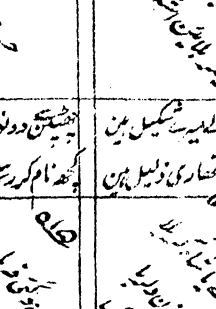

سامان جلدتی نے کیا انکے واسطے
ہر شب عامین کرتی تھی ابرہہ انکے واسطے

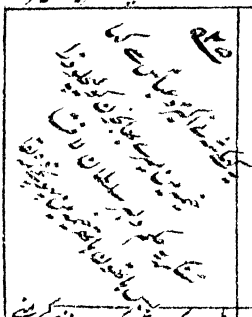

دیکھا کہ دونوں شہزادے میدان میں دیر سے
رو باد پر لپکتے ہیں ہر یار شیر سے

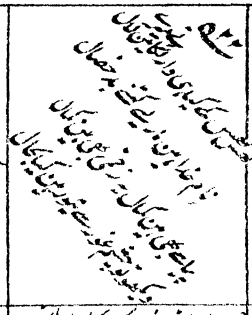

جسمیں وہ غصے تھوں کوئی ایسا پرا نہیں
تیغ و سناں و تیر سے دہشت ذرا نہیں

بیٹوں کے لاشے رکھدیے زینب کے سامنے
دونوں کا پھر اُسے وہ پدر سا امام نے

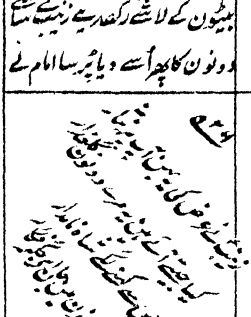

سرعت کرو نہ جنگ میں تھم تھم کے تم لڑو
گر دو دو مل کے جھوانا ہو جم جم کے تم لڑو

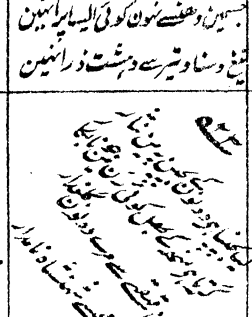

ہنستا ہی تیرے پھولوں نکالیا ہی بجا ہیں
بس مقتضائے سن ہی یہ اُن دونوں کا ہیں

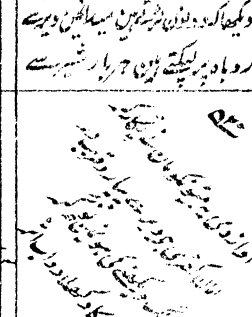

آپاس بغض دونوں کی اے دلفگار دیکھ
پتھرائی آنکھیں دیکھ دموں کا شمار دیکھ

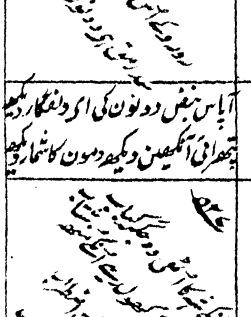

دیکھا ہمارے دلیروں نے میدان کیسا تھا
اے لوگو اتنا لڑنے کا انسے یقین تھا

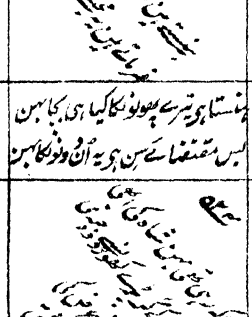

شہ نے کہا ابھی نہ یہ کو شہ پہ جائینگے
خیمہ میں تیرے دونو پسر زندہ آئینگے

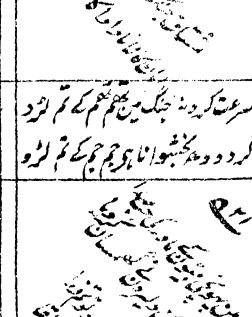

چلائی لوگو دم ہیں یہ راہی عدم کو ہیں
آنکھوں میں دم ہیں دونو کی مہمان دم کے ہیں

۲۹

ذونون کی مغفرت ہو یہی اب دعا کرو
اور بین کی بہن کو اجازت عطا کرو

۳۰

آپس مین دونون بھائیون کیا ہی پیار تھا
ایک دوسرے پہ جیون سے نثار تھا

۳۱

کہ سکتی مین نہین مرے پیارون نے کیا کیا
جو اپنے سُنہ سے کہتے تھے اُس سے سوا کیا

۳۲

ایسے ہی یہ لڑے مرے بھائی کے سامنے
تحسین و آفرین کہی انکو امام نے

۳۳

جو کہتے تھے وہی مرے گلفام کر گئے
خود کامیاب اور مجھے ناکام کر گئے

۳۴

گھر سے مرے گئے دل زہرا مین گھر کیا
میرے گلون نے باغ جنان کا سفر کیا

۳۵

آل نبی کہین بات پہ اپنی مرینگے یہ
کہتے ہین جو کہ اُس سے زیادہ کرینگے یہ

۳۶

سمجھی نہین ہم و غالا ال بھول جائین
فرحت سے ہاتھ پانون نہ دونون کے پھولجائین

۳۷

پل سپاہ شام مین دونون نے ڈالدی
فوجون نے ڈوب کر مری حسرت نکالدی

۳۸

دونوں نے ایک ایک دو ہتھیار کھا تھی
تب ان کے روضہ کی مجھے آواز آئی تھی
پیارے نظارے کی نانی نے دیکھی فراتی تھی
اور دونوں کی بتول کو گود میں بٹھا تھی
کی تھی نگاہ لطف و عنایت رسول نے
بچھا ان بیٹھیں نکلا ہاتھا امان بتول نے

۳۹

یہ بین کر رہی تھی فاطمہ آنسو کی جدل
نانا کا آ گئی حضرت سر کی بیوں مسل
آنکھ شاہ بیچیدہ یہ کر سر ہی کیا
قسمت کہ کس کسی کہ ہمارے ہوں میں فدا
ہمارے لیے رہے اور کے اور ایسا آن ہیں
بچے یہ لیجے ہیں ہیں سری بھی جان ہیں

۴۰

کہو کیا یہ دونوں بھی ہوں یا سعدد
اکبر سے بھی کم ہیں یہ بھی ہیں
دو بیٹے کا بیٹے ہیں یہ بھی ہیں
رو دیا ہاں فاطمہ حال یہ سن کر جگر
رو دیں گی ہیں ہیں ہیں ہیں کی کا کے واسطے
ہمارا تو قوت ہو گر بھائی کے واسطے

۴۱

اس بات کا ہی اور بھی صدمہ ہے بڑا
جیسے کہ تو نے بیٹے ہیں اپنے کیے فدا
ہیں کسی طرح نہیں وہ بھائی بھی ترا
ابو دم میں تیغ خم ہے اور یا صاحبا کہا
بیٹے دار ان جہاں میں تو اکرم ہیں ہو ہیں
فرزند سے زیادہ تو بھائی کو دیکھی

۴۲

آواز سنکے ان کی ہوئی فاطمہ خوش
دونوں نے لاکے لیٹے گلے سے کہ ان کو
نظارہ حال نہ شنا دانش جان
دیکھیں کہ کیا ہے ان کی طاقت مجھے کہاں
سے دیکھیں کہ ہو خوش ہے ہیں
کیا ہار دیکھ لو نگہ التفات سے

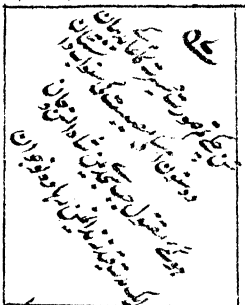

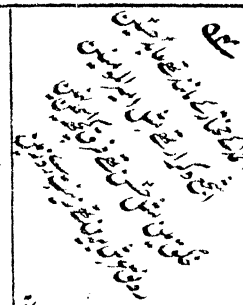

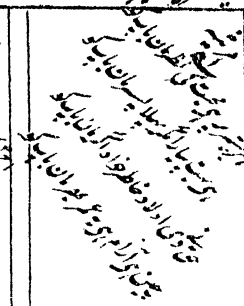

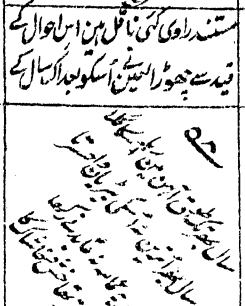

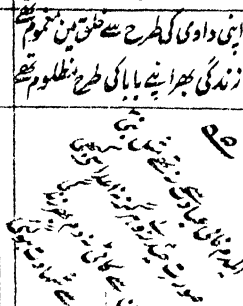

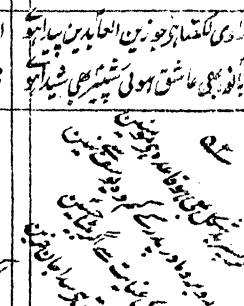

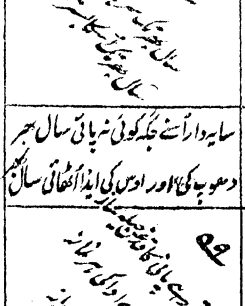

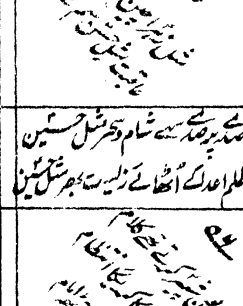

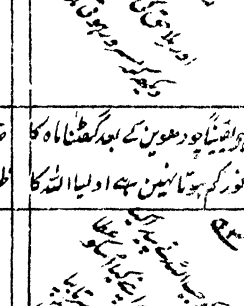

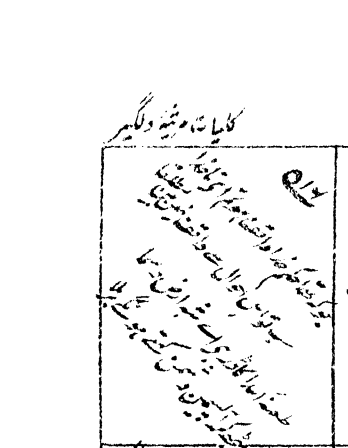

ٹوٹا اطفال کا خیمہ مین خطِ آب سے
شدتِ آزار مین چھٹنا تمام احباب سے

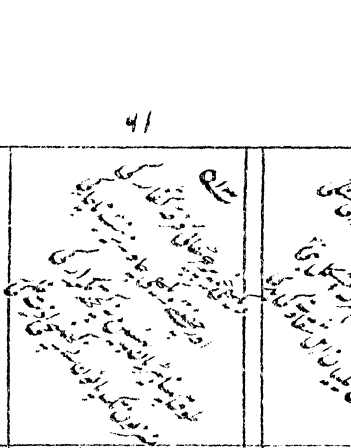

سرخ مین قطع تعلق کیا قید مین کیا بعد قید
قطع گر دیتا ہے بلا کیا قید مین کیا بعد قید

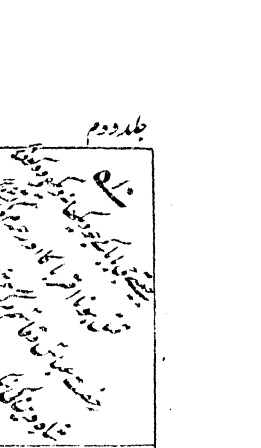

حلق سے تیغ کے دریا لہو کا بہ گیا
دیدہ و دانستہ عابد جی چھپا کر رہ گیا

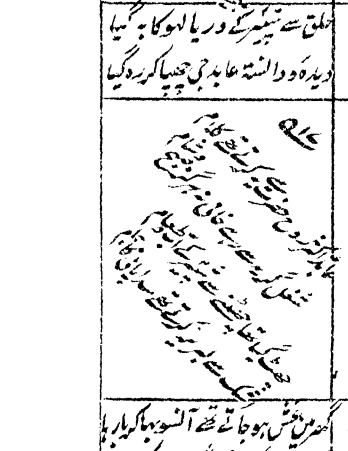

زینب و کلثوم کی شہ سے جدا ہونے کی دھوم
سنیہ و سیر پٹنے کا شور اور رونے کی دھوم

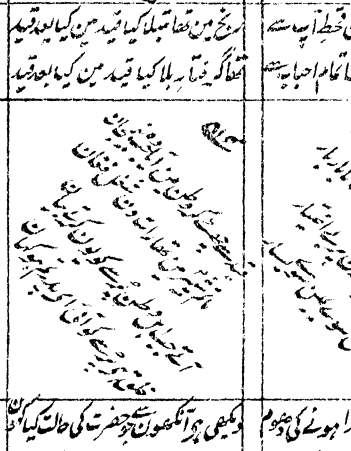

دیکھی ہے آنکھون سے جو حضرت کی حالت کیا کہون
آپکا پرسا سمجھے دیتی ہے خلقت کیا کہون

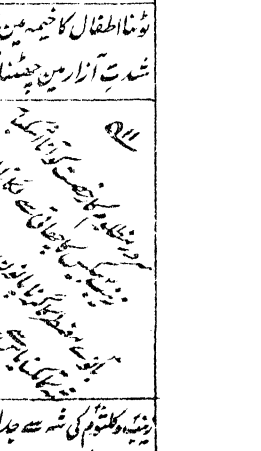

گھر مین غش ہو جاتے تھے آنسو بہا کر یا حسین
تو بہ سا جاتے تھے جنگل مین جا کر یا حسین

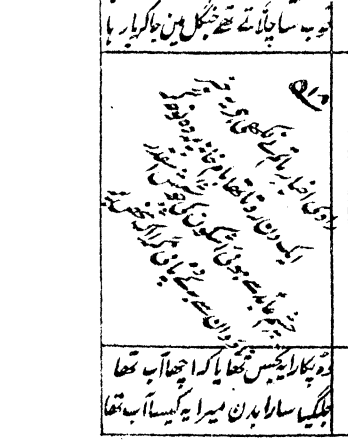

شہ کے جاتے ہی تساقل فرقہ بے پیر کا
کاٹ ڈالا شمر بدبین نے گلا شبیر کا

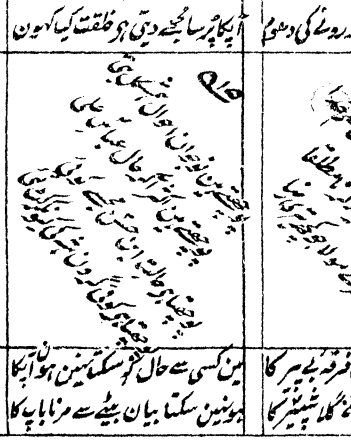

مین کسی سے حال کو سکتا نہین ہون آپکا
ہو نہین سکتا بیان بیٹے سے مرنا باپ کا

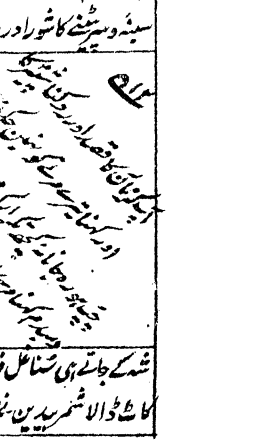

وہ پکارا یہ عبس تھا یا کہ اچھا آب تھا
جل گیا سارا بدن میرا یہ کیسا آب تھا

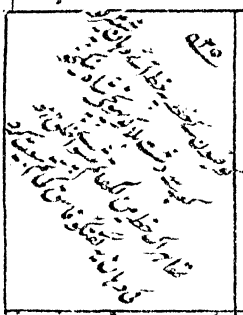

تم امام وقت ہو تم نائب شبیر ہو
مجھ سے گستاخی ہوئی عفو مری تقصیر ہو

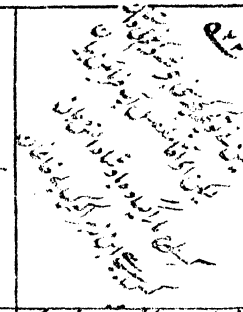

پھر ارادہ بند کر گیا یہ ظالم بے پیر کا
خون کعبہ میں روان ہو حضرت شبیر کا

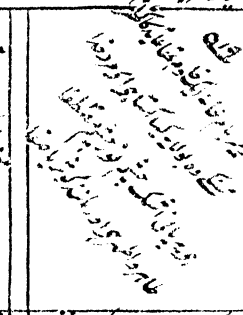

چشم سے ہر ایک کی دریا لہو کا بہ گیا
دوپہر کو سبط پیمبر اکیلا رہ گیا

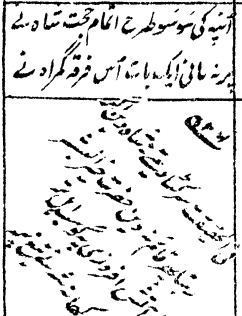

تیرے کہنے پر وضو طہارت اسکی سچائی میں
بہہ پڑا چشم حضرت عباس ہو پانی میں

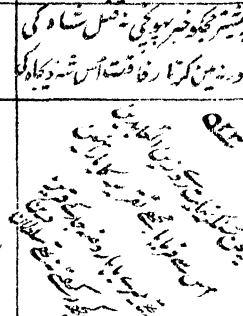

پیشتر نجف و خبر پہونچی نہ فضل شاہ کی
دفن میں کرتا رفاقت اس شہ ذیجاہ کی

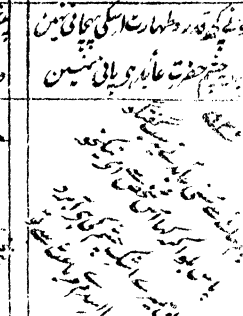

آنسو کی سو سو طرح اتمام حجت شاہ نے
پر نہ مانی ایک بات اس فرقہ گمراہ نے

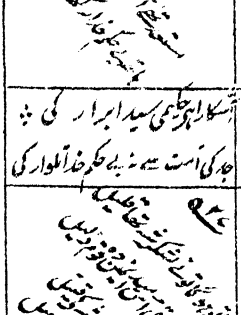

ترک ہو پنجاد را کسی کو میں یہ اپنی خو نہیں
مدعا کرتا ہوں کہ رونے پر دلا قابو نہیں

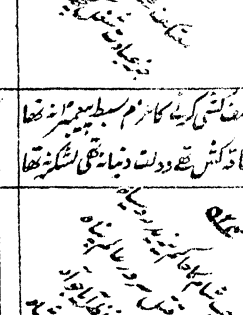

صف شکن کرتے کا زم سبط پیمبر نہ تھا
فاقہ کش تھے دولت دنیا نہ تھی لشکر نہ تھا

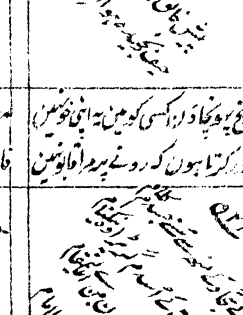

آسکا راہی حاکمی سید ابرار کی ❊
جد کی امت ہے نہ بے حکم خدا تلوار کی

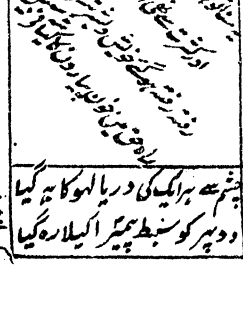

کر کسی درویش سے اسم اعظم حاصل
ہو جس کو نماز وہ دعا ہو جن میں

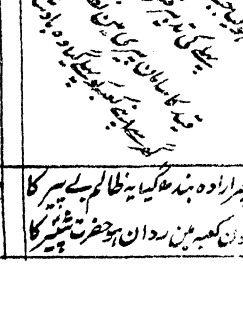

ہو گیا جب شام کا لشکر یہ ورد سینہ
بیٹھ کی بند دیر تک سرد سا آہ

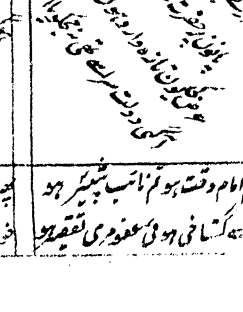

رفتہ رفتہ ہو گئے لشکر سے سب رخصت
اور گرد رہ گئے فقط شاہ کے

۳۰

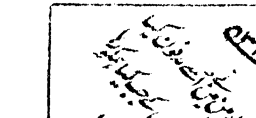

میرے آگے فاطمہ کا گھر بھرا خالی ہوا
بھر گیا میدان لاشوں سے پر اخالی ہوا

۳۱

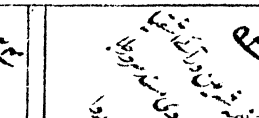

بیبیوں کو ننگے اونٹوں پر بٹھا کر لے گئے
یا پیادہ شام تک مجکو تکمکر لے گئے

۳۲

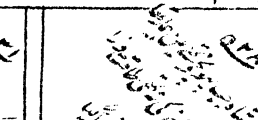

آسکی ہر اک چشم سے ندی لہو کی بہتی تھی
ہائے پیاری ہائے پیاری ہائے پیاری کہتی تھی

۳۳

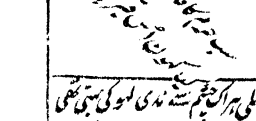

میرے آگے بھائی اکبر کی شہادت ہوگئی
آنکھوں سے دیکھا کہ شہ کی کم بصارت ہوگئی

۳۴

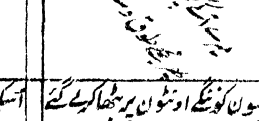

دیکھکر یہ شاہ کا باقی سکینہ مرگئی
عشق میں شہ کے وہ اپنا نام روشن کرگئی

۳۵

کیا بھلا اہل وطن کو جاکے منہ دکھلاؤنگی
شام میں مجکو چھوڑوں اور وطن کو جاؤنگی

۳۶

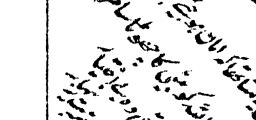

پھر ہوا نیزے پہ فرزند علی کا سر بلند
شور تھا دونوں جہان میں ہی سنی کا سر بلند

۳۷

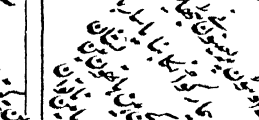

کانپتے ہاتھوں بیقرار سے لیت ہمشیر تھی
اور اُلجھتی ہر قدم پر پاؤں کی زنجیر تھی

۳۸

جب اسے سب نے سکینہ کہکے دنیا سے اٹھایا
اُس گھڑی رو رو امری ماں کا کہنا یاد آیا

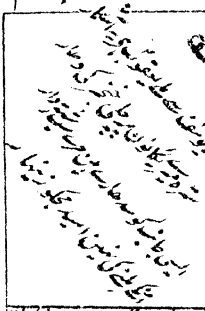

کیا بیان کیجے کہ دن اعجاز شہ اس آن کا
شہر بانو کو دیا پرسا سکینہ جان کا

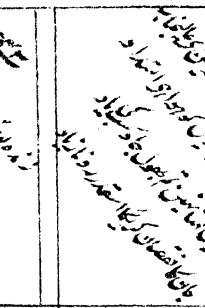

دم نکلجائے نہ اس اندوہ صبح و شام سے
استراحت سے نہ تم واقف ہوے آرام سے

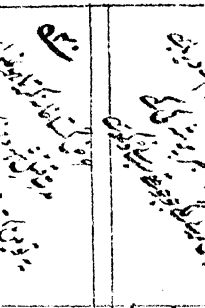

ایسے ماتم میں نہ کیوں آنکھوں سے خون جاری کردں
کم نہایت ہی اگر میں حشر تک زاری کردں

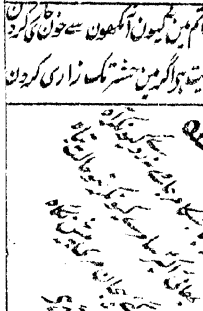

ہی حوالے تیرے عترت احمد مختار کی
چوم جاکر جلد تربت احمد مختار کی

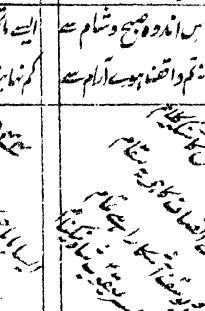

اک پسر ہے اس ستمگر کو جو فرقت ہوگئی
روتے روتے آنکھوں سے زائل بصارت ہوگئی

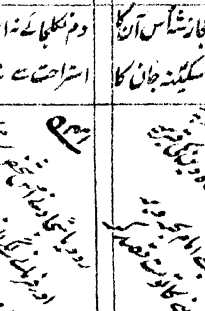

احمد و حیدر ہیں گریاں میں فقط روتا نہیں
حق جو رونے کا ہی مجھسے وہ ادا ہوتا نہیں

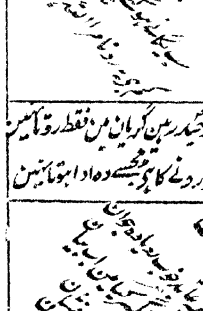

گریہ کرتے ہیں پر کہتا حق یہ کب آپ کے
کس لیے روؤں نہ ہر دم غم میں اپنے باپ کے

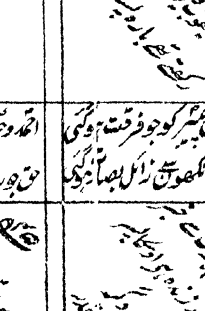

جو کوئی روتا ہی فرقت محبوب سے
آج تک دیتے ہیں نسبت گریہ یعقوب سے

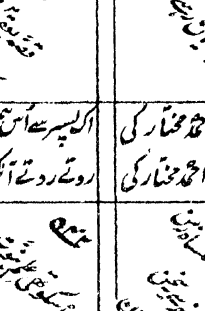

قبر پر سجاد کی اب بھی جو خلقت جاتی ہی
سو سنو کے کان میں آواز گریہ آتی ہی

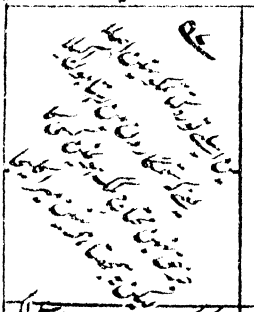

صدقے گئی یا مشک مین پانی مجھے لادو
یا اب لب دریا کی مجھے راہ بتادو

ہم اسکو کریںگے کہ یہ ہی کام ہمارا
اس مشک سے ہو دیگا بڑا نام ہمارا

مین کیا کہون اسدم ہی جو حالت مردکی
اللہ بتاتا ہی حقیقت مردکی

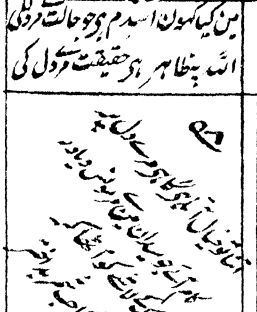

پانی کے لیے خیمہ سے روتی نکل آئی
خاتون قیامت کی ہی پوتی نکل آئی

گر پانی کا دینا انھین منظور نہین ہی
پھر ایسا تو کوئی بھی بہت دور نہین ہی

کون آکے کہیگا مرا احوال حسن سے
لاشے کو مرے کون اٹھالائیگا رن سے

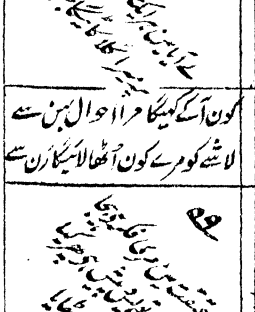

اک لوہے کی دیوار زرہ پوش ہے ان ہی
دریا پہ مری جان گذر تیرا کمان ہی

رخصت کی جو تسلیم سے تو تقریر نکالی
پر میرے بھی کچھ صبر کی تدبیر نکالی

مظلوم گذرتے مین بڑا نام ہی واللہ
تنہائی کے مرثیہ مین بڑا نام ہی واللہ

۱۷

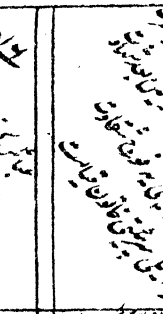

ہو حق کی رضا وہی حضرت کی رضا ہو
جو تم کو تمہارا ہو وہی حکم خدا ہو

۱۸

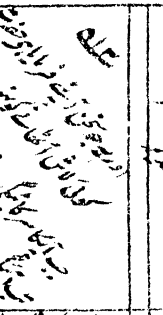

چھاتی سے لگانے کو نبی آئینگے بھائی
لاشے کے اٹھانے کو علی آئینگے بھائی

۱۹

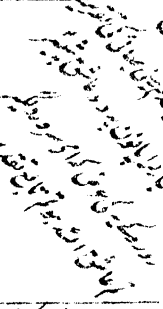

مجروح ہو جب خاک پہ گھوڑے سے گروگے
تم لاش اٹھانے کی بھی تکلیف نہ دوگے

۲۰

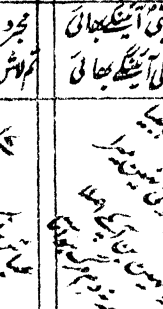

حضرت کے غلاموں میں بھی منسا نہ ہوا ہو
تربت پہ کسی کی ہرگز سودا فرہوا ہو

۲۱

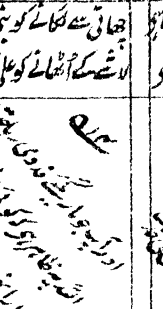

جو دل میں تمنا ہو وہ یا شاہ نہ نکلے
جاں آپکے زانو پہ مری آہ نہ نکلے

۲۲

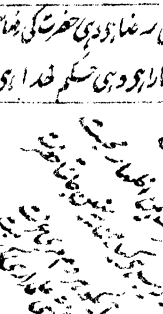

ہاتھوں میں مرے اپنا علم دیکھو بھائی
آسن بھی علمدار مجھے کیجو بھائی

۲۳

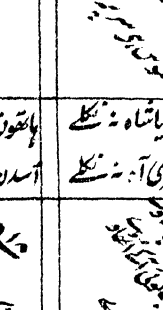

دنیا میں تو مشہور ہوں شبیر کا بیٹا
عقبیٰ میں بھی کہلاؤں حسین سقا کا بیٹا

۲۴

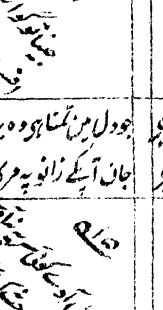

گر تم بھی نہ لاش پہ مری آئے تو کیا دن
منھ ڈھانپنے کو لاش پہ رومال بھی نہ ہو

۲۵

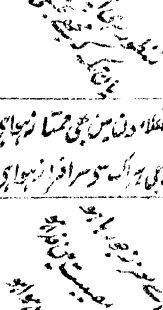

کیا جلد رسائی تری ہو دیگی مجھے تک
تو میرا علمدار ازل سے ہے ابد تک

۱۹
جان کیا کہوں اسدم ہے جو حالت مری کی
میں خیمہ سے بھی ہوئی آئی ہوں کسی کی

۲۰
تم جاتے ہی اب گھوڑے کو بس سر پٹی لو
واری مجھے دریا سے خجالت سے نکالو

۲۱
پانی پیو فاطر سے اب اس تشنہ غم کی
زوجہ ہو بنین عباس سے استاد ہم کی

۲۲
وہ تو نہیں آسکتی ہے خیمہ سے نکل کر
کچھ کہنا ہے تم سے آسے سن لیجیے چل کر

۲۳
اب جنگ عدو فتح کیے آتے ہیں عباس
اور شکیبہ بھتیجی کی لیے آتے ہیں عباس

۲۴
ہے خوف مجھے طعنۂ مردم سے زیادہ
اس وقت خجالت ہے مگر تم سے زیادہ

۲۵
جن جن لیا اپنے جو شہ کی عورتوں کا
جون جون وہ گھر سامنے روتی ہے نہایت
بانو سے خجالت مجھے ہوتی ہے نہایت

۲۶
سب سے کہوں اللہ نے بھجوایا ہے پانی
عباس علی نہر سے لے آیا ہے پانی

۲۷
جینے سے بہت اب مجھے نفرت ہے اسی سے
چار آنکھیں بھی میں کر نہیں سکتا ہوں کسی سے

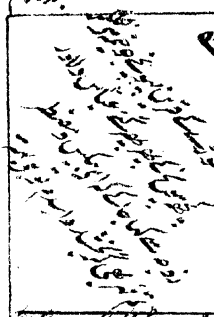

حضرت کی محبت نے مجھے روک رکھا ہے
آقا کی اطاعت نے مجھے روک رکھا ہے

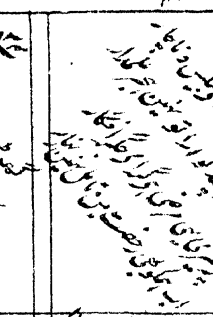

ہر طور سے یہ داغ جدائی کا سہینگے
عباس علی جائینگے ہم اب کچھ نہ کہینگے

پھر حشر میں اٹھینگے جو کھوٹے ہیسے گرینگے
میدان سے بس اب ہم نہ پھرینگے نہ پھرینگے

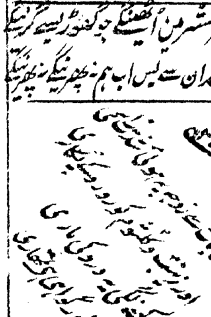

باہر نہیں لونڈی ہو اطاعت سے تمہاری
یہ میری تباہی ہے محبت سے تمہاری

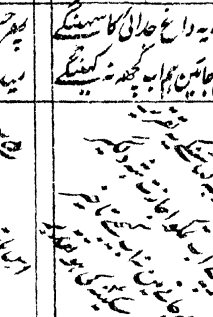

اب ہمرکاب تو تامل نہ کر دمتم
عرصہ ہے بہت تنگ تساہل نکرو تم

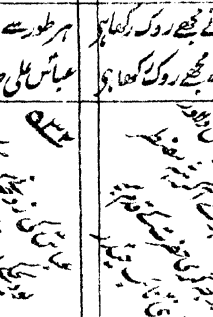

ورنے کی رضا دیتی ہو حق تم ہو کجری کو
میں مہر بھی ہوں بخشتی عباس علی کو

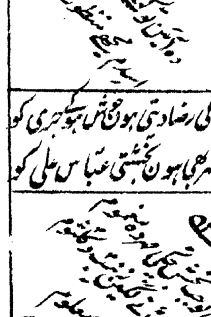

شرمندہ نہ اب کیجئے مجھ تشنہ لب کو
میدان کی رضا دیجئے سقائے حرم کو

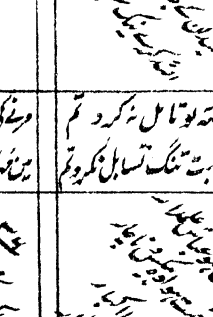

صدمہ ہے سکینہ کی جواب تشنہ لبی کا
کوثر کی طرف کوچ ہے عباس علی کا

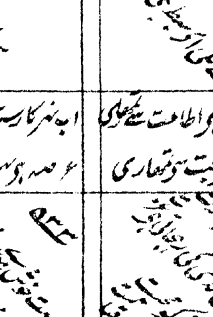

شوہر ہے سوا غم نہیں عورت کو کسی کا
کیا حوصلہ ہے زوجہ عباس علی کا

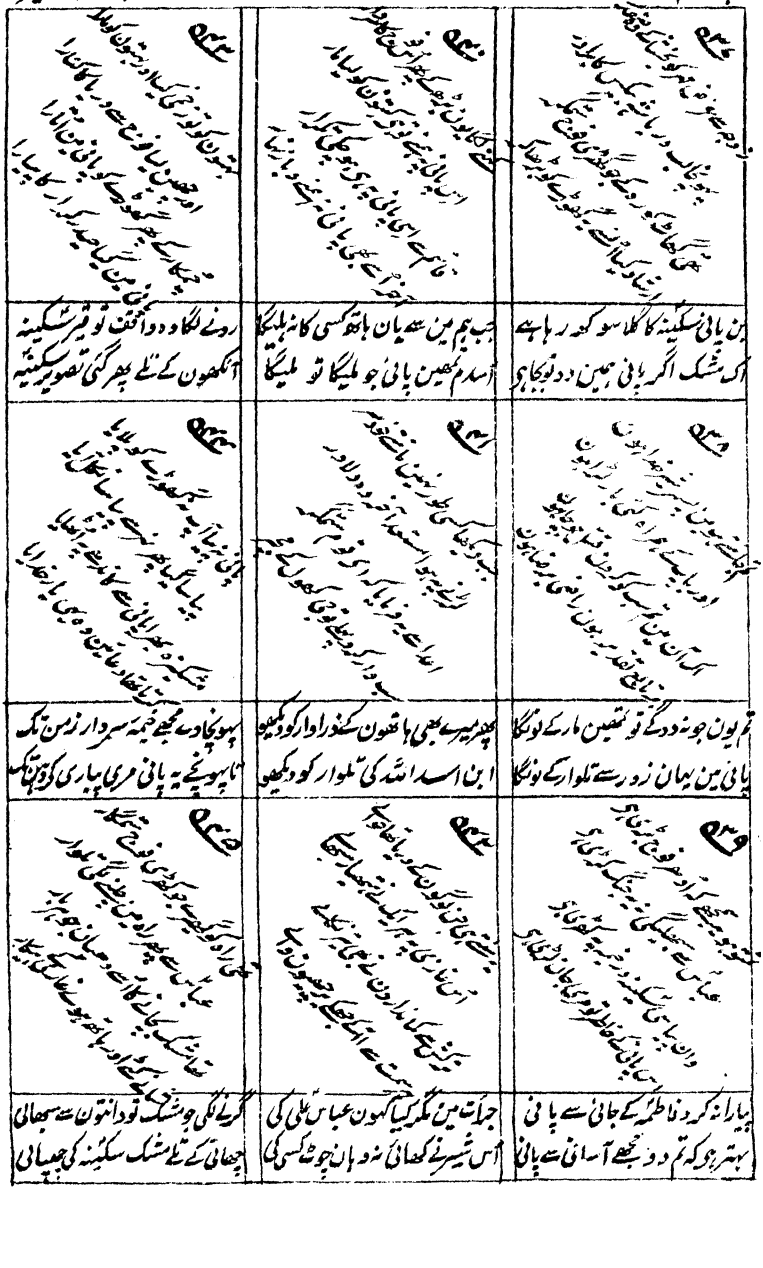

۳۶
زخم جو کھائے تھے حلق پہ خنجر کے
بہتے تھے خوں دریا بن کے
ہونٹ تھے خشک دریا کے پانی کے
تھی کھائی کیا قسم تشنہ لبوں کو جلانے کی

۳۷
جب ہم میں ہے یہاں ہاتھ کسی کا نہ ملیگا
اسدم تمہیں پانی جو ملیگا تو ملیگا

۳۸
رونے لگا وہ واقف تو قیر شکینہ
آنکھوں کے تلے پھر گئی تصویر سکینہ

۳۹
پیارا نہ کر فاطمہ کے جانی سے پانی
بہتر ہے کہ تم دو مجھے آسانی سے پانی

۴۰
جرأت میں مگر کیا کہوں عباس علی کی
اس شیر نے کھائی نہ وہاں چوٹ کسی کی

۴۱
گرنے لگی جو مشک تو دانتوں سے سبھالی
چھاتی کے تلے مشک سکینہ کی چھپالی

۴۲
تم یوں جو نہ دوگے تو تمہیں مار کے لونگا
پانی میں یہاں زور سے تلوار کے لونگا

۴۳
پھر میرے بھی ہاتھوں کے ذوالفقار کو دیکھو
ابن اسد اللہ کی تلوار کو دیکھو

۴۴
پہونچا دو مجھے خیمہ سردار زمن تک
تا پہونچے یہ پانی مری پیاری کی دہن تک

۱۴۸

جب چھٹا بھائی بھی مارا گیا اور بے کس و تنہا رہ گیا

کھولو سر سے کہ اب اجل کی آمد آمد ہے
میں کیا کھولوں جو کھلوتی تھی اک شخص کی پگڑی

ریتی پہ گرا عاشق و شیدا سکینہ
ہر مرتبہ کہتا تھا یہی ہائے سکینہ

صدقے گئی بھابھی تو ابھی کھول نہ سر کو
شبّیر گیا ہے ترے والی کی خبر کو

اب ہوگی ندامت نہ بچے اس نبی سے
اب آنکھ نہ شرمائیگی اولاد علی کی کسی سے

۱۴۹

دوبارہ اپنا بھائی تھا رن سے پلٹا ہوا

آواز چھاتی کی اور شیر سا بھبھکا
اتنا تو نہیں دور ہے دریا کا کنارا
اب آ گیا ہوگا وہ اخی فاقہ کشا یار

اب ہوگی ندامت نہ بچے اس نبی سے
اب آنکھ نہ شرمائیگی اولاد علی کی کسی سے

۱۵۰

بھائی کا لاشہ دیکھ کر بہن کا بین کرنا

دروازہ پہ جس وقت کہ پہنچا وہ علمدار
بانو نے جو حضرت کو سنا نالۂ زار
بولی کہ ارے آ گئے شہ عباس دلاور

اس راہ سے میں ہوگئی ان سب کے برابر
کبرا کے برابر ہوئی زینب کے برابر

۱۵۱

بھائی کی لاش پر بہن کا بین کرنا

چاک اپنا گریبان کیے آتے ہیں شبّیر
پر خون و علم مشک لیے آتے ہیں شبّیر
عباس کی سر دینے کو لاشہ کو ہے آئے

اس راہ سے میں ہوگئی ان سب کے برابر
کبرا کے برابر ہوئی زینب کے برابر

۱۵۲

بھائی کی لاش پر بہن کا بین کرنا

کچھ خود کو دکھ اسدم ہے ہماری چھاتی جبرائی
میدان سے عباس کی کیسی جبرائی

اکبر سے کہا اپنی بھی منگواؤ سواری
میری بھی در خیمہ پہ منگواؤ سواری

گر قہر نہ میں بخشتی ناچار تم آئے
پھر قہر کے بخشانے کو اکبار تم آئے

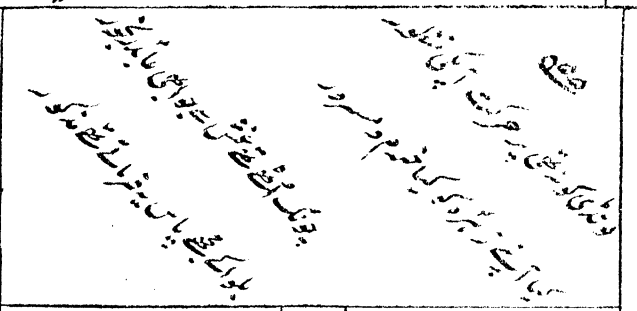

بالیں پہ مرے حضرت عباس نہ آئے | حضرت کو چچا جان مرے پاس نہ آئے

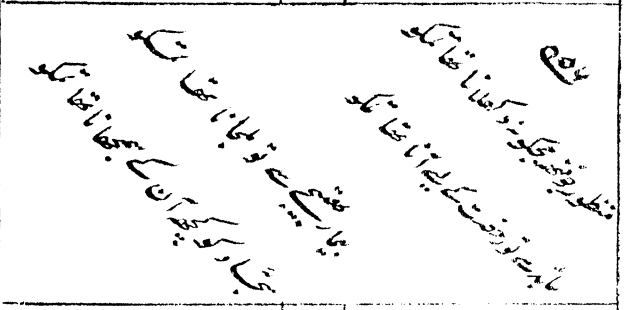

فرمائے یہ تم دختر فرزند علی سے | جو کر نہ گئے آکے ملاقات کسی سے

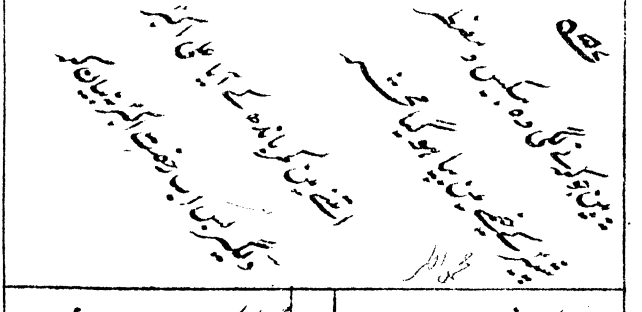

فردوس کا ہمشکل پیمبر کا سفر ہے | بانو کا کلیجہ ہے اب اور داغ پسر ہے

کہتی تھی سفر کر گئے شبیر وطن سے
طاقت نہیں غم سہنے کی اب میرے جگر میں
بھیّا نہ کیا یاد ذرا تو نے بہن کو

پرواز مری روح نہ کیوں کر گئی تن سے
تاریک ہوں شہ کے جہاں میری نظر میں
میں دیکھنے کو آئی ترے چھوڑ وطن کو

دل درد و الم سے مرا پامال سہوتا
اسطرح سے رو رو کے نہ جی کھو دیتی صغرا
پھر چوتھی میں جا کے قدم اپنی پھوپھی کے

دوری سے پدر کی مرا یہ حال سہوتا
شبیر کو دیکھیگی تو خوش ہو دیگی صغرا
قربان مری روح بہت ہوتی جی کے

دیدار میسر نہیں ہوتا ہے پدر کا
پوشاک شہانی نظر آتی جو بہن کی
روتی قدم شاہ پہ آ کھوں کو ملکر

اب جینا مناسب نہیں مجھ خستہ جگر کا
سو بار بلائیں میں قاسم کی دولہن کی
ہر ایک کو یوں دیکھنے کو آتی یہ صغرا

۱۰

جب بیکسوں کی دور سے گرد سفر اٹھی
بیساختہ میں آکے لگے لگنے کوچ کی
کہنے لگے کہ آؤ اب تو دیر کیجئے بھائی
پھر روح میں رہی نہ بدن میں ذرا سکت
لینے نہ گئے تم تو اسے پھر کے یہاں سے
فرقت میں تمہاری گئی دختر ہی جہاں سے

۱۱

جب پھوپھی نے آن کے دیکھی کسی کی سواری
ہاتھ آئی جاتی ہوئی دختر ہی جہاں سے
چیخیں مار کے دوڑی سوئے دختر ہی پیاری
اور گر کے بیدم ہو گئی بیکس پہ نثار ی

۱۲

اسوقت مرے دل کو قلق ہوتا تو ہوتا
اسوقت جگر سینہ میں شق ہوتا تو ہوتا

۱۳

تربت پہ مری پٹتی سر آکے سکینہ
مرجانے پہ روتی مرے چلاکے سکینہ

۱۴

سوتی تھی جو دختر مری قبر پہ رکھواتی پھر اماں
اور روتی مری تربت پہ بہت ہو کے پریشاں
سوتی مری تربت پہ بہت ہو کے پریشاں
فرماتی کہ افسوس ہوئی دختر بیکار

۱۵

اکدالہ اب فائدہ کیا شور و فغاں سے
صغرا تو نہ پھر آویگی اب جاکے جہاں سے

۱۶

سوا اب دل بیقرار کو ہمارے یقین ہے
اس قسمت بد میں مری ہرگز نہ بہبود ہے

۱۷

گلدستہ مری قبر پہ رکھواتی پھر اماں
لے نام مرا خوب بسا چلاتی پھر اماں

۱۸

اکدالہ دی قبر پہ جب آکے زیارت
پہچانی مری روح نے اور کی زیارت
آہستہ سے تو بولیں نکی ہو فی جاری

۱۹

کہتی تھی جلایا ہی مجھے جاکے پدر نے
اکبر کو بھی بھیجا نہ شہ جن و بشر نے

۲۰

کہتی تھی کہ کیا جانیں وہ دختر جگر کو
جیسا تمنے دنوں دیکھوں نہ میں نکل پدر کو

۲۱

منھ چوم کے فرمائے یہ کیا حال کیا تھا
کیا میرا سخن تمکو فراموش ہوا تھا

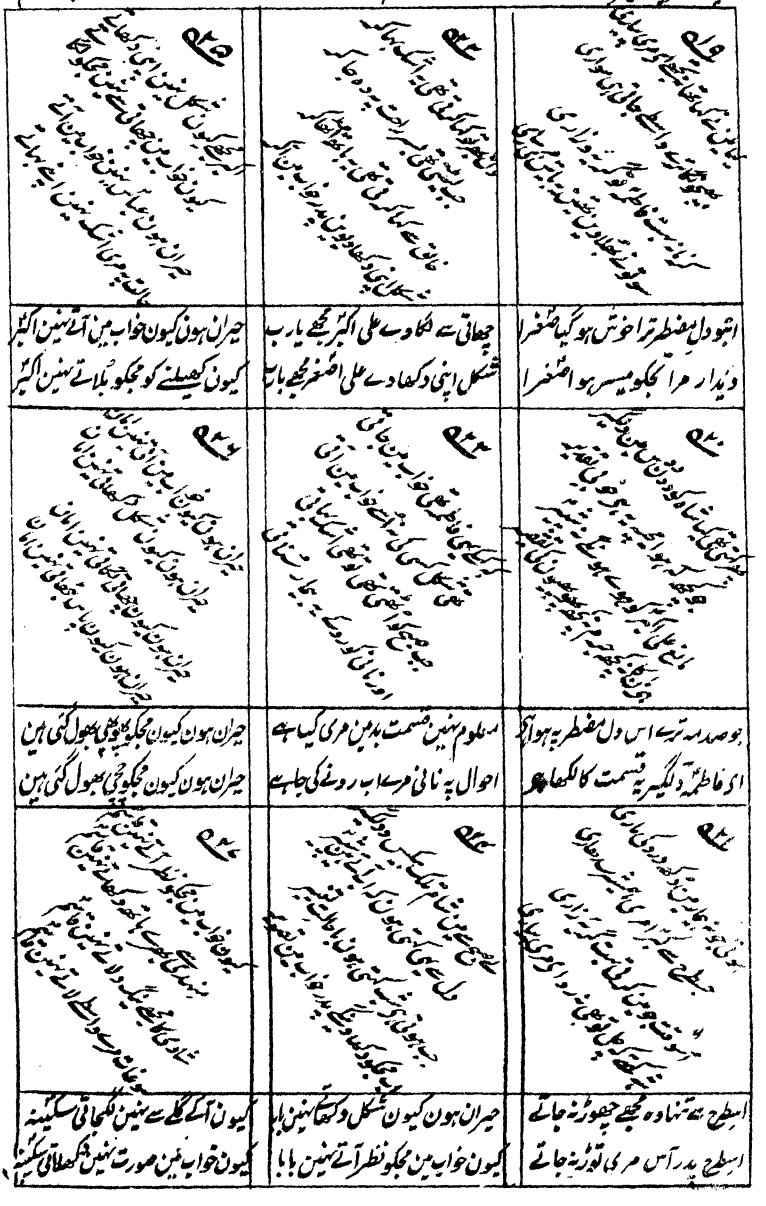

۲۳
اتبو دل مضطر ترا خوش ہو گیا صغرا
دیدار مرا تجکو میسر ہوا صغرا

۲۴
چھاتی سے لگاوے علی اکبر مجھے یارب
شکل اپنی دکھاوے علی اصغر مجھے یارب

۲۵
حیران ہون کیون خواب مین آتے نہین اکبر
کیون کھیلنے کو مجکو بلاتے نہین اکبر

۲۶
جو صدمہ ترے اس دل مضطر پہ ہوا ہے
ای فاطمۂ دلگیر یہ قسمت کا لکھا ہے

۲۷
معلوم نہین قسمت بد مین مری کیا ہے
احوال پہ نانی مرے اب رونے کی جا ہے

۲۸
حیران ہون کیون مجکو پھوپھی بھول گئی ہین
حیران ہون کیون مجکو چچی بھول گئی ہین

۲۹
اسطرح ہے تنہا وہ مجھے چھوڑ نہ جاتے
اسطرح پدر آس مری توڑ نہ جاتے

۳۰
حیران ہون کیون شکل دکھاتے نہین بابا
کیون خواب مین مجکو نظر آتے نہین بابا

۳۱
کیون آکے گلے سے نہین لگاتی سکینہ
کیون خواب مین صورت نہین دکھلاتی سکینہ

۲۹

فرقت عجیب انداز کی دکھلائی ہے سب نے
جو خواب میں آنے کی قسم کھائی ہے سب نے

۳۰

مادر سے بھی پوچھیوں سے بھی بابا سے ملوگی
دن رات کی ایذا تو اسطرح سہوگی

۳۱

تسکوہ بھی کردن سبکے گلے سے بھی لگوں میں
نعلینوں سے شبیر کی آنکھیں بھی ملوں میں

۳۲

صغرا کے بھی احوال سے کچھ مکو خبر ہے
بابا کی جدائی سے یہ بادیدہ تر ہے

۳۳

تم مانگو دعا اسکی اب امید بر آوے
جلدی سے سفر سے شہ جن بشر آوے

۳۴

گر خواب میں میں دیکھتی اُس شاہ اُمم کو
ہو جاتی تسلّی سی تو مجھ گشتہ رقم کو

۳۵

کچھ رحم تو حالت پہ مری کھاویگے نانا
بیمار ہوں کچھ تو مجھے فرماویگے نانا

۳۶

اس دشت میں بیتاب مرے کیا مرگئے بابا
کیا گلشن جنت کو سفر کر گئے بابا

۳۵

بن کہے کیا آن میں کیا ہو گیا نانی
خندۂ لب شکر کیسی ہے بابا کی شہ نانی
کیا قمر ہوا آفتاب کا جب نانی
اکبر کی ملی خاک میں اصغر جوانی
عباس کو کیوں قتل کیا فوج نے کمر نے
آن اکلوتوں کا کیا جرم کیا شاہ اکبر نے

۳۶

جب تک ہوا ہو گھوڑا ہوا ہو بگولا
سم اڑ کے جو چلا ہو ہوا ہو بگولا
اک نام کو باقی نہ رہا ہو بگولا
زینب کا بنا دل ہوا ہو بگولا
سر پٹکے گئے ہو بگولا جب بیٹے بھتیجے کو
تڑپا کیے ہو بگولا جب روئی بی کو

۳۷

اکبر کو لیا ہو بگولا جو غرقِ خون سے
کیا حال ہوا ہو بگولا مطلع کے تن سے
لاشہ بھی پڑا ہو بگولا خاک کفن سے
عابد کو لیا ہو بگولا جو رسن سے
آئی گر دن بار کی یہ جفا ہو بگولا کی
داد اپنے ہو رب نے جفا کار دی کی

۳۸

بیٹے کی لاش دیکھ کے دردی کی ماری
تھی قبر جیسی جب طرح کی اداری
پیٹے تھا سر تو ہاتھ دل بیقرار پر تھی ماری
اس غش سے ہو آنکھوں میں اندھیاری
دیکھا نہ پھر طاقت نظر نہ بینش رہی
مشہور ان کی بھابی فاں محشر بینش رہی

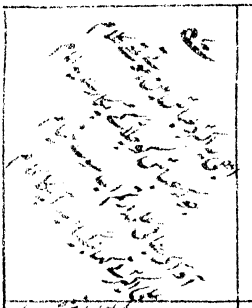

کی دعا حق سے نہ تو نے مرا بادہ بار ب
مجلو چھوڑے نہ یہ بھائی مرا تو شخوار ہیا

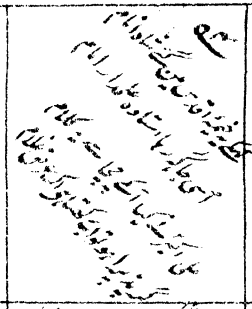

آپ خاطر شکنی میری نہ فرمائیگا
پہلے کوثر پہ پہونچ لون میں تو آپ آئیگا

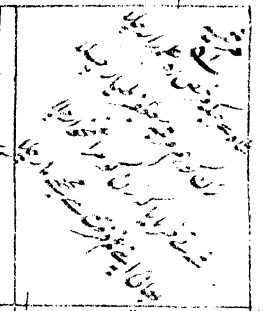

تو یقین پیاسی سکینہ کو نہ کیجیو گا یا ہوگا
پانی منگوانے کو سر دینے چلا یا ہوگا

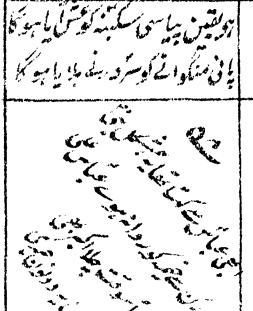

بولے عباس ٹھہرا ئے شہ بیمضطر جاؤ
جاؤ پھر خیمہ کو رخصت تو مجھے کر جاؤ

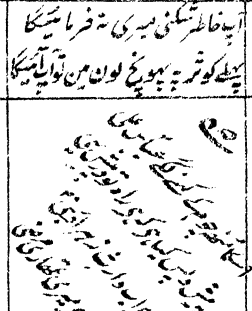

پسر شاہ ولایت جسے فرماویگا
پہلے سر دینے کو میدان میں وہی جاویگا

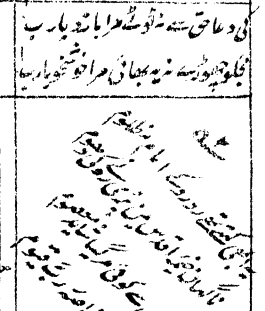

دیکھا سچ مچ کہ سکینہ کو غش آیا ہے
پانی منگوانے کو شبیر نے بلوایا ہے

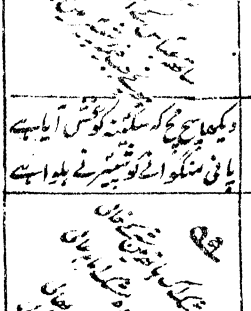

پیاس سے خیمہ میں غش چھوٹی دری فرش عزا
مجلو ای بھائی سکینہ کی طرف سے ڈر ہے

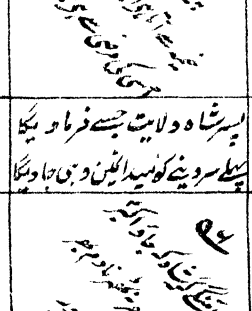

اور ہو دیر کوئی دم کی گذر جاویگی
شاہ کو آنے دو کچھ بات ٹھہر جاویگی

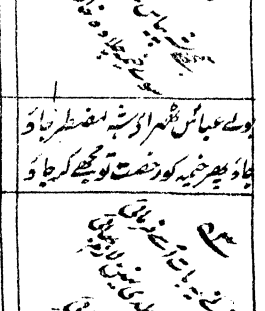

مشک خالی یہ تڑپے ہاتھ سے اکبھائی لو
تب علمداری لی اپنے خدمت سقائی لو

۱۱

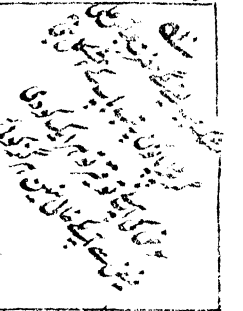

کوئی ہمدرد ہوا اور کوئی عالمدار ہوا
کوئی فدیہ ہوا کوئی داخلِ انصار ہوا

۱۲

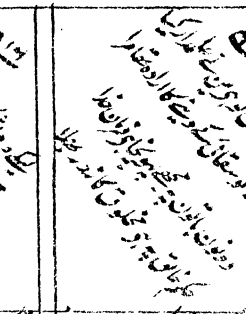

مرے لشکر کا علم آسکو دیا ہے حق نے
اور سقائے سکینہ بھی کیا ہے حق نے

۱۳

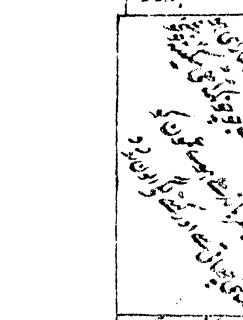

تم گماں اک جگہ شاہ کف جاتے ہو
نہر کی سمت کہ کوثر کی کیطرف جاتے ہو

۱۴

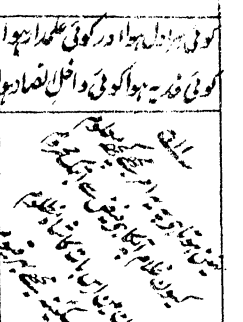

رہے خدمت کی تمنا نہ دلِ اکبر میں
ہو کے سقائے سکینہ میں نامور محشر میں

۱۵

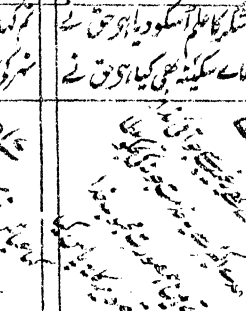

حق نے تیری یہ تمنا بھی مکمل کی اکبر
عزت شکلِ رسولِ مدنی کی اکبر

۱۶

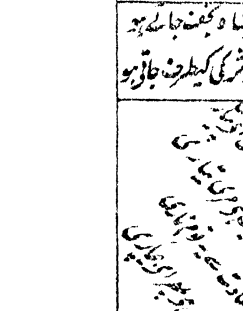

یاں جو پانی نہ ملا راہ میں تو نکلا گھر کی
نہر کی راہ سے ہے راہ ٹلی کوثر کی

۱۷

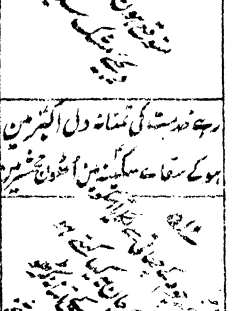

تو نے ہی نکو بڑا مرتبہ توقیر دیا
بیٹے کو حشر تلک پہلوئے شبیر دیا

۱۸

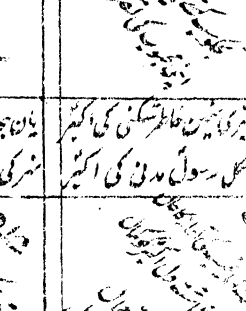

بخشیں دو خدمتین اللہ نے ممتاز کیا
خدمِ شاہ کی خدمت نے سرافراز کیا

۱۹

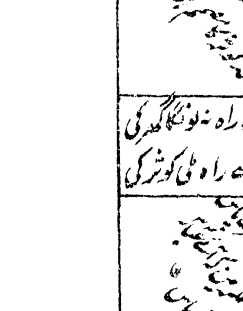

ایسی کہتا تھا بصد یاس خدا خیر کرے
آیا ہی لڑنے کو عباس خدا خیر کرے

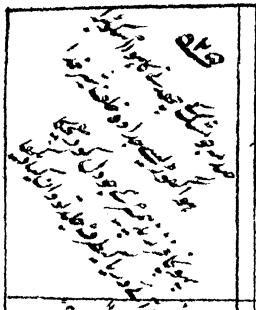

بولا سردار کہ موقع نہیں اب دیر کا ہے
وقت ہمت کا یہی ساتھ اک شیر کا ہے

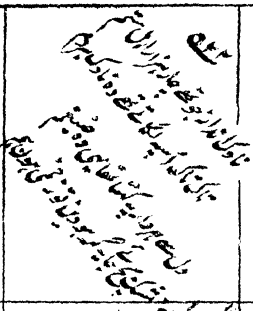

یہ گوارا نہ اگر زخمی مرا سینہ ہووے
ہدف تیر نہ پر مشک سکینہ ہووے

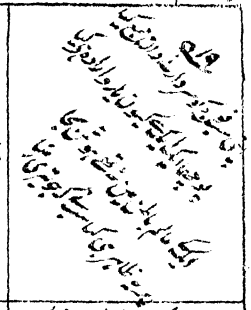

بچھوا سی نہیں زنہار مگر زخمی ہے
شیر سا شیر اتھی کا پسر زخمی ہے

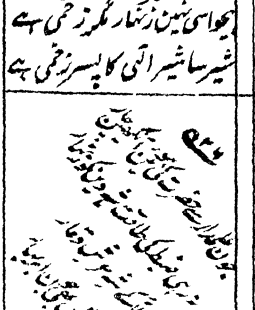

ابھی رد و بدل ایسی نہ کرو در کرو
پہلے دریا پہ چلو مشک کو سول کر لو

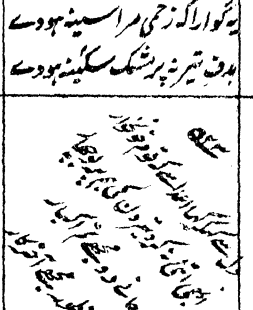

اسی دریا کے کنارے پہ گرے گا عباس
مشک بھر پانی کے جو آوے گا لڑے گا عباس

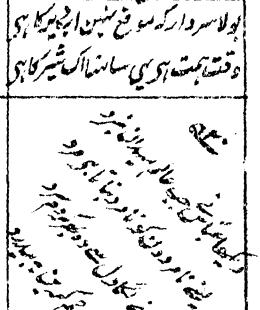

دیکھیں یوسف و یعقوب سے جیسے رد ملے
ہچکیاں لگ کے یہیں دونوں کو وہ ایسے ملے

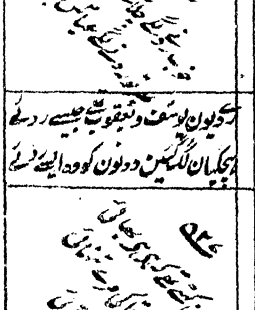

موج کی شکل سے ساحل پہ دلاور آیا
خیمہ کا قصد کیا خیمے سے باہر آیا

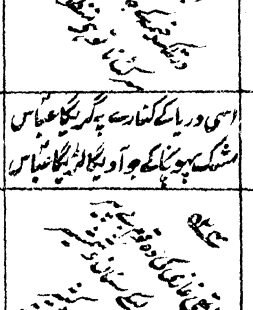

جب کٹے ہاتھ تو شمشیر سر پھوٹ گئی
مشک پر تیر کے لگتے ہی کمر ٹوٹ گئی

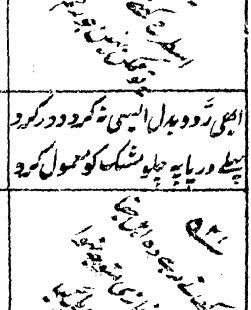

دونوں ان بھائیوں کو اپنے پیارے سے ملوا دے یہ صدقہ زہرا

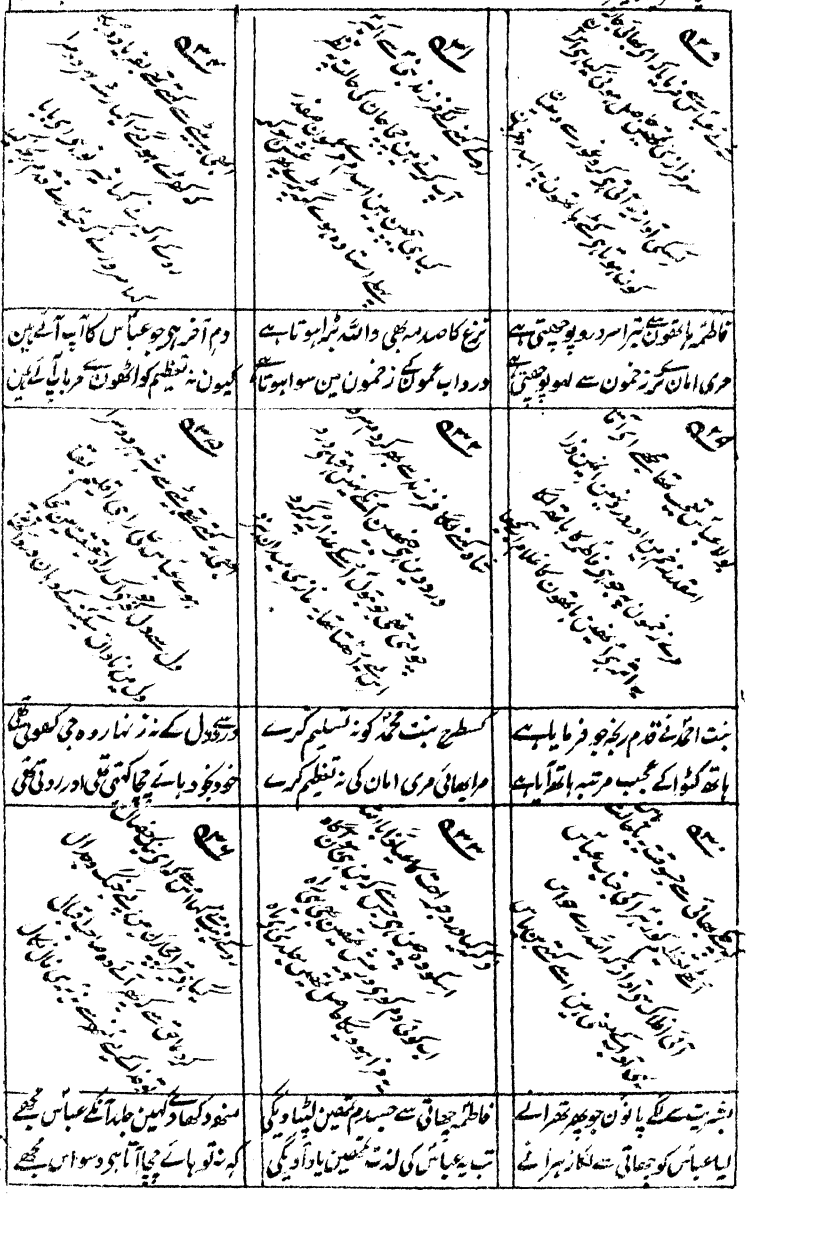

۳۰

فاطمہ ہاتھوں سے تیرا سر دبو پوچھتی ہے
مری امان کر زخمون سے لہو پوچھتی ہے

بنت احمد نے قدم رنجہ جو فرمایا ہے
ہاتھ کٹوا کے عجب مرتبہ ہاتھ آیا ہے

۳۱

ترنج کا صدمہ بھی واللہ بڑا ہوتا ہے
ورد اب عمو کے زخمون مین سوا ہوتا ہے

مراجھائی مری امان کی نہ تعظیم کرے
کسطرح بنت محمد کو نہ تسلیم کرے

۳۲

دم آخر ہے جو عباس کا آپ آئے ہین
کیون نہ تعظیم کو اٹھون کے مربا پائے ہین

دردِ دل کے نہ زنہارو وہ جی کھولی تھی
خود بخود ہائے چچا کہتی تھی اور روتی تھی

۲۴۷

رو کے دو رکنے لگی آیا کہ نماز اب جی
فرد فرد دل بر ہی جسم سے گھبرا کے اٹھا

۲۴۸

خطبہ بعد از ان کہ فرمان رد بنا کردن کیا
دشمنِ حق را بر بیکھنا و حق جا سنا جی

۲۴۹

دیدہ کی تھی جو شاہ آسماں مسکن ہلم
اور علم مارو دیا شاہ سنا لا جسم کر

۲۵۰

من نو کی تھی کہ دو رکعتا پڑھ جلدی
عارف اور ہاکا دو دشت ہزار اور

۲۵۱

یہ سنے یہ بین سکینہ نے بحال تنگ سے
ابسہ ہی طاقت نہ رہی تاب نہ تقریر

۲۵۲

رو کے کہا بابا کہ ہم کو بھی ساتھ لیجیے
بین سنے ہی علی اصغر نے کہا ہے ہے

۲۵۳

ہاتھ سے ہاتھ ملے بین کیے ہر ایک نے
ابسہ دعا مانگ کہ مطلب ہو مرا صبر یا رب

۲۵۴

ہر دو نے حضرت عباس کی مرسد پر بین
رو رو کہا حضرت عباس دلکھا دے یا رب

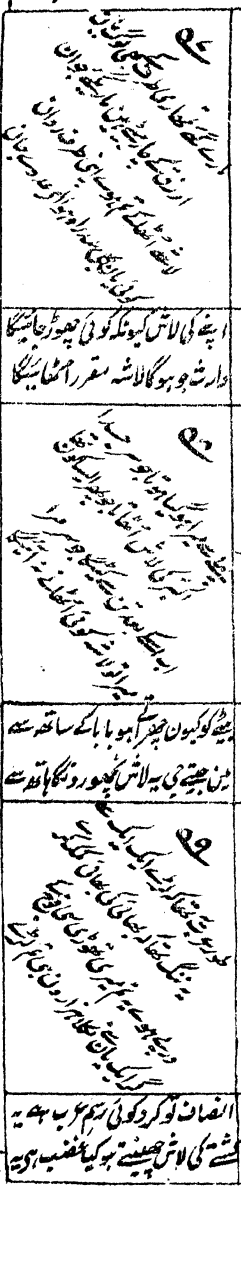

۷۱۰

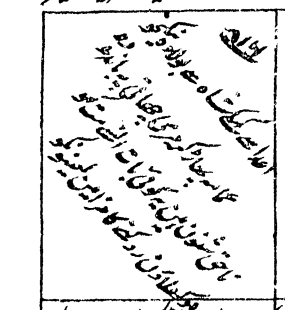

۷۱۱

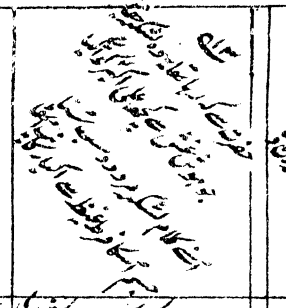

۷۱۲

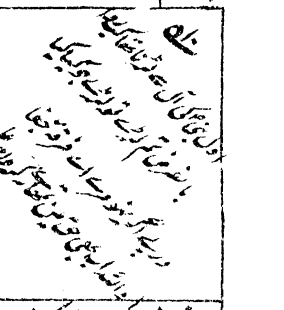

۷۱۳

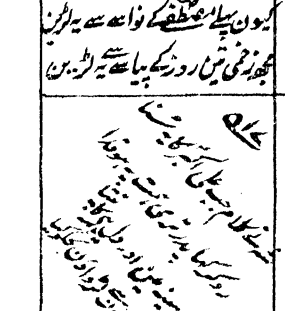

۷۱۴

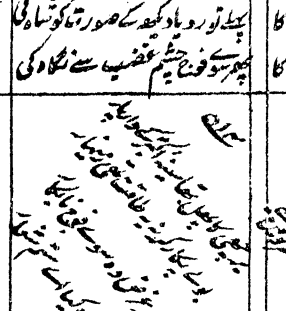

۷۱۵

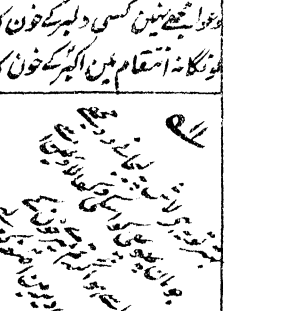

۷۱۶

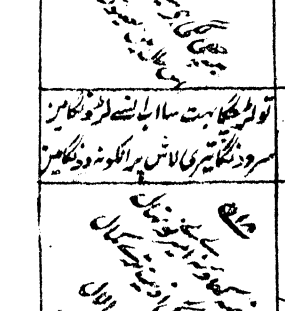

۷۱۷

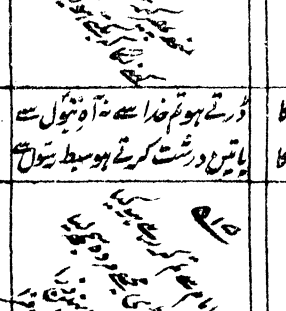

۷۱۸

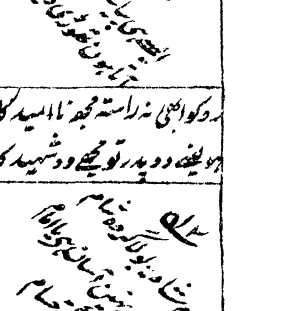

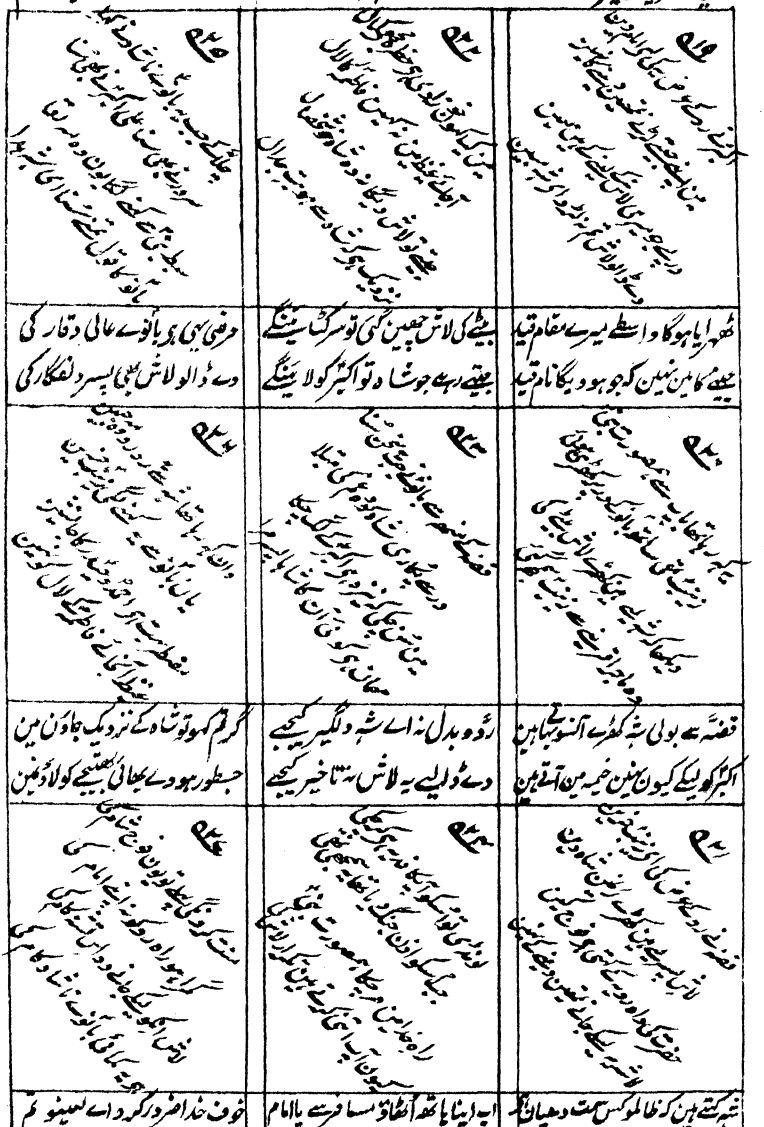

ٹھہرایا ہوگا واسطے میرے مقام قید
بیٹے کی لاش چھین گئی تو سر کٹا سنگے
مرضی یہی ہے بانوئے عالی وقار کی

جیتے کا میں نہیں کہ جو ہو دیگا نام قید
جیتے رہے جو شاہ تو اکبر کو لا سنگے
دے ڈالو لاش بھی پسر دلفگار کی

قصہ سے بولی شہ کھڑے آنسو بہاتے ہیں
رد و بدل نہ اے شہ دلگیر کیجیے
گر تم کہو تو شاہ کے نزدیک جاؤں میں

اکبر کو لیکے کیوں نہیں خیمہ میں آتے ہیں
دے ڈالیے یہ لاش نہ تاخیر کیجیے
جسطور ہو دے بھائی بھتیجے کو لاؤں میں

شہ کہتے ہیں کہ ظالمو کس مت دھیان کا
اب اپنا ہاتھ اٹھاؤ مسافر سے یا امام
خوف خدا ضرور کرو دائے لعینو تم

کیونکر یہ لاش دوں تمہیں اکبر میرا جوان ہے
اپنا نہ دل لگاؤ مسافر سے یا امام
زخمی تو کر چکے ہو نہ اب لاش چھینو تم

۳۳۱

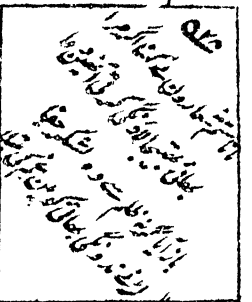

شہ سے کہہ نکلی سوقع تکرار اب ہو کیا
جو راہ حق میں دے چکے اُسکی طلب ہو کیا

۳۳۲

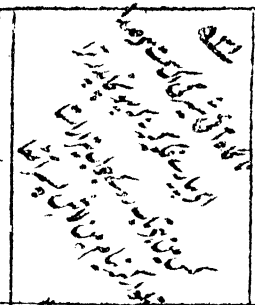

آوار منکے شیر کی ظالم دہل گئے
اکبر کو لیکے غول سے حضرت نکل گئے

۳۳۳

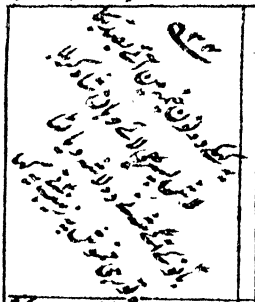

قہر بان جاؤں بیٹے کو کسطرح لائے تم
رکھے ہے لاکھ ظالموں کے کیونکر آئے تم

۳۳۴

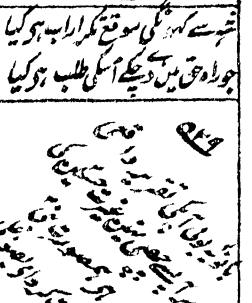

کہدو بس اتنا بھائی سے اپنے پکار کے
دے آؤں لاش بیٹے کی اپنے پکار کے

۳۳۵

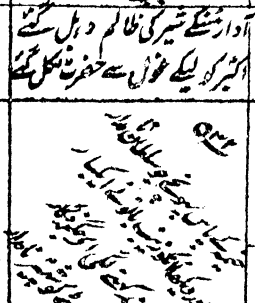

بیٹے کو لائے خیر سے شہ حال کیا ہوا
مجکو یقین ہے رن میں کوئی معجزہ ہوا

۳۳۶

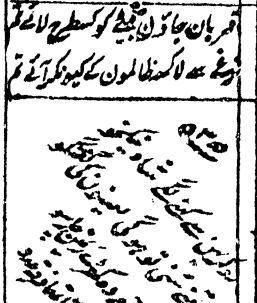

بھیجا تھا رے باپ نے مجھ فاقی کی
مشکلکشا نے خلق نے مشکلکسائی کی

۳۳۷

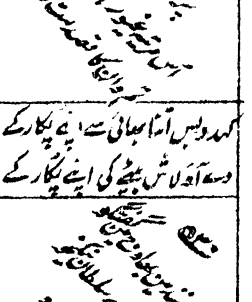

ہر بار منعہ سے کہتے تھے یارب میں کیا کروں
اٹھے لڑوں کہ لاش پسر کی جدا کروں

۳۳۸

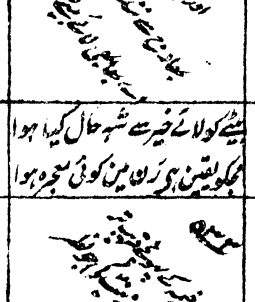

غیرت کا کیا پسر کی ہیں کہکو دھیان ہے
در پہ سے ہٹ چلو ابھی اکبر میں جان ہے

۳۳۹

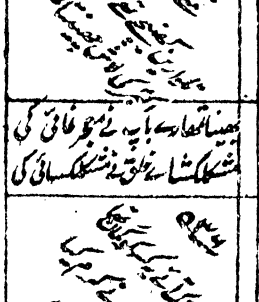

لاشہ اٹھائے لاتا ہے اس نور عین کا
کوئی نہ پر اٹھاؤ یہ لاشہ حسین کا

۳۰

مادر سے بھی چھپیوں سے بھی بابا سے ملونگی
دن رات کی ایذا تو اسطرح سہونگی

۳۱

صغرا کے بھی احوال سے کچھ تمکو خبر ہے
بابا کی جدائی سے یہ بادیدۂ تر ہے

۳۲

اس دشت میں بیتاب مرے کیا مر گئے بابا
کیا گلشن جنت کو سفر کر گئے بابا

۳۳

فرقت عجب انداز کی دکھلائی ہے سب نے
جو خواب میں آنے کی قسم کھائی ہے سب نے

۳۴

شکوہ بھی کروں سبکے گلے سے بھی گلو میں
مغلینوں سے شبیر کی آنکھیں بھی لہو ہیں

۳۵

تم ماتگو دعا اسکی اب امید بر آوے
جلدی سے سفر سے شہ جن البشر آوے

۳۶

گر خواب میں میں دیکھتی اُس شاہ امم کو
ہو جاتی تسلی سی تو مجھ گشتہ رحم کو

۳۷

کچھ رحم تو حالت پہ مری کھائینگے نانا
بیمار ہوں کچھ تو مجھے فرماوینگے نانا

۳۸

نانی سے لگی کہنے کرتے بھی سنا ہے
جو مرقد پر نور سے نانا نے کہا ہے

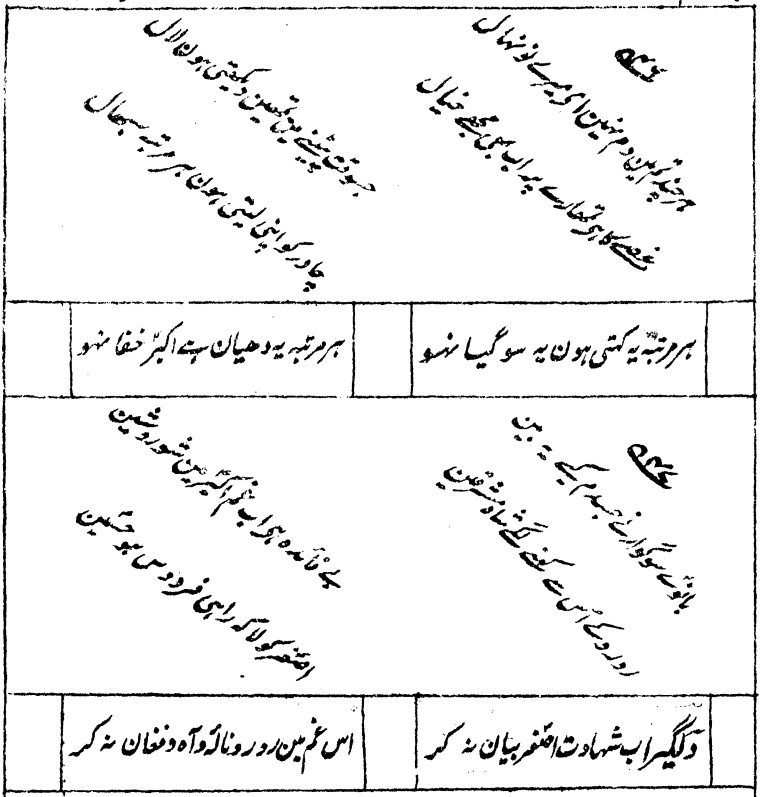
ہر مرتبہ یہ کہتی ہون یہ سو گیا نہو
ہر مرتبہ یہ دھیان ہے اکبرؑ خفا نہو
دلگیر اب شہادت اصغر بیان نہ کر
اس غم مین رو رو نالہ و آہ و فغان نہ کر

اک اہر نوش پانی سے تر دم ایک تھا	مشہور تھے زیادہ مجکو یہ دلبر عزیز مین	دونون تھے مظلوم دونون تھے معصوم دونون تھے
معصوم ایک بھائی تھا مظلوم ایک تھا	دونون نواسے مجکو برابر عزیز مین	آفت رسیدہ دونون تھے مظلوم دونون تھے
اُن دونون بھائیون مین تفاوت کچھ نہ تھا	یکسان تھا اُنسے انس نبی رسول کا	برگشتہ اُس سے امت بے پیر رہتی تھی
چھوٹے بڑے کے فرق سے واقف کچھ نہ تھا	یکسان تھا اُنپہ پیار جناب بتول کا	ہر وقت اُسکے قتل کی تدبیر رہتی تھی
پہلو مین ایک کے ایک کو گرتے دیا نہین	دونون نے درجۂ صبر کا اور سے پایا تھا	ظاہر ہوا یہ بغض و حسد اہل شام سے
چالیس روز ایک زمین مین گڑا نہین	کیا ہی برابر اُنکے وہ حصہ مین آیا تھا	ظاہر ہین صلح کرکے دعا کی امام سے

۱۰

ہر اک رفیق حضرت شبّر سے چھٹ گیا
رستے ہی میں سارا خیمہ و خرگاہ لٹ گیا

۱۱

آیا نہ رعب کچھ دلِ ابنِ حسام پر
مارا وہ پشت پائے جنابِ امام پر

۱۲

تکوہ کیا بہت ستمِ روزگار سے
روئے لپٹ کے خواہرِ غمخوار سے

۱۳

اکثر حسینؑ پانی حسنؑ کو پلاتے تھے
کھانا بھی روز بہنوں کے ہاتھوں سے کھاتے تھے

۱۴

اب سیر ہو کے دیکھیو برادر کوائے حسینؑ
اکبر نہ میرے پاس سے تم سر کوائے حسینؑ

۱۵

ہرگز جدا نہ پاس سے بھائی کے ہوتی تھیں
سر رکھ کے دونوں پانو پہ بھائی کے سوتی تھیں

۱۶

خود اقتضا کیا کرتے وہ عالی جناب تھے
جب مُہر دیکھ لیتے تھے تب پیتے آب تھے

۱۷

دیکھی درست مُہر جو آنکھوں کے سامنے
کوزے سے پانی پی لیا اُسدم امام نے

۱۸

دورِ جفا نے انساں ہی بیتاب کر دیا
پانی نے شکلِ ماہیِ بے آب کر دیا

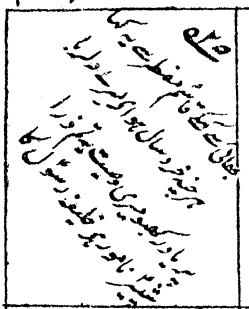

اسوقت سبز رنگ بدن کا تمام ہے
جلد آؤ تم کہ کام حسن کا تمام ہے

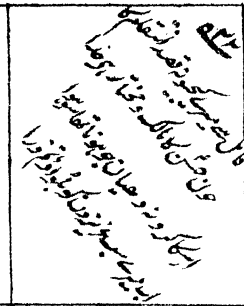

وقت بکا نہیں ہو وصیت کا وقت ہے
رخصت کریں کہ یہ مری رخصت کا وقت ہے

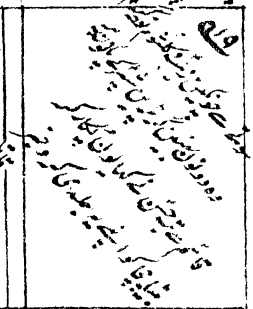

لطف و کرم میں مجھسے سوا چاہیو اسے
آقا بھی جانیو نہ چچا جانیو اسے

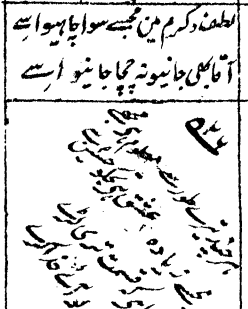

بھائی کا غور کرتے تھے رنگ بدن حسین
بسمل گلے سے روتے تھے باہم حسن حسین

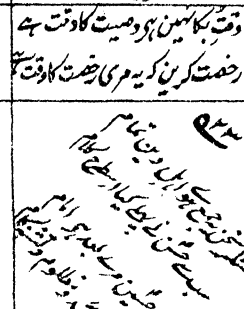

میری طرح سے راحت جان نبی ہے یہ
بے شبہ بعد میرے زبان نبی ہے یہ

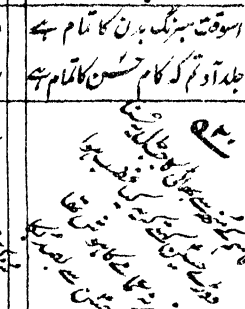

اے جان تمکو پاس رہے میرے نام کا
آیا چچا کے کام تو پھر ہو گا کام کا

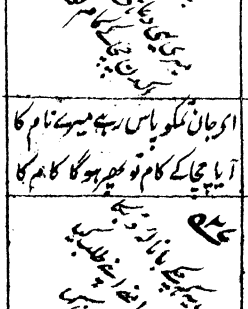

دشمن کا نام پوچھو نہ مجھ دل ملول سے
افشائے راز دور رہو آل رسول سے

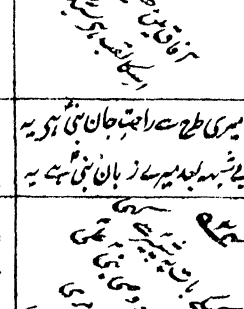

تم پیشوائے خلق ہو سب کے امام ہو
ہو فخر اسکا جو کہ تمہارا غلام ہو

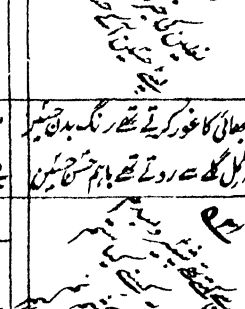

جیتے ہی اپنے گھر سے رہا کیجے سدا حسن
واللہ تجھسے دل ہے ہمارا بھرا حسن

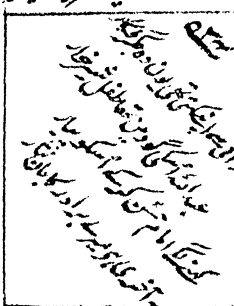

بن پوچھے میرے پانی تلک بھی پیا نہیں
میرے خلاف حکم کبھی کچھ کیا نہیں

گو سرور تس ہر اک کی خدائی کے ہاتھ ہی
پر غم نہ کھا تو شاہ دو عالم کے ساتھ ہی

یہ چھوٹے چھوٹے ہاتھ اٹھا کر کہا تھا کیا
گودی میں اپنے گھوں کی یہ مارا جائیگا

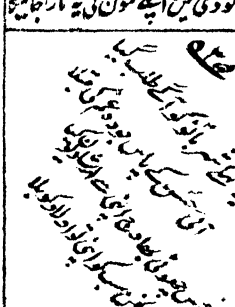

طعنہ کبھی نہ تنگی اوقات کا دیا
گاہے جواب سخت نہیں بات کا دیا

بہتر تمہارے صدقے سے انجام ہوویگا
پر قدر ہے کہ رانڈ مرا نام ہوویگا

کی عرض اُسنے غور کی جایا امام ہے
اولاد میرے ساتھ ہی حاضر تمام ہے

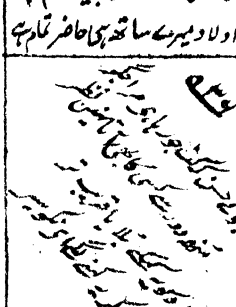

اب میرے بھائی کو تو امام اپنا سمجھ
اسکو یتیم پرور آل عبا سمجھ

مال جہان سے گرچہ مرا خالی ہاتھ ہے
پر غم نہیں کہ دولت اولاد ساتھ ہے

تو تو ازل سے نائب خیر الانام ہے
بابا چچا کے طور سے تو بھی امام ہے

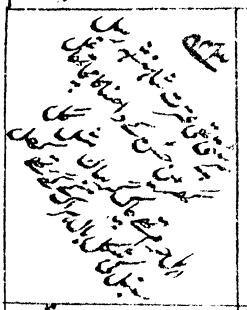

دس سال بھائی میرا غمخوار رہو گے
چالیس سال تو مرے بھائی کو رو گے

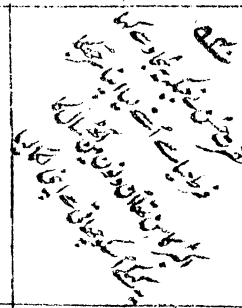

کیونکر نہ تجھ پہ پیار ہو مجھ دل ملول کا
تو تو شبیہ ہو مرے نانا رسول کا

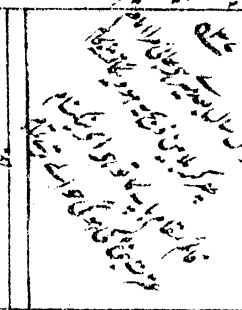

تنہائی حسنین پہ سب دوست رشک تھے
دشمن حسن حسین کے خورسند ہوتے تھے

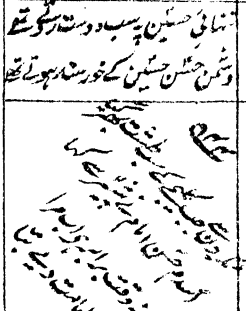

بیٹے مرے سپرد تمھارے تمام ہیں
بھائی نہ سمجھیو بہ تمھارے غلام ہیں

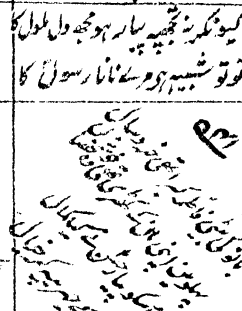

کہنا نہ رد مرا کسی اسلوب کیجیو
قاسم سے میرے تم اسے منسوب کیجیو

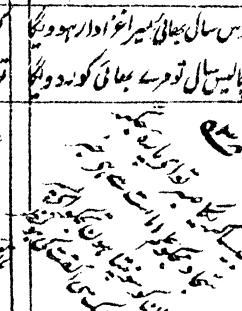

رخصت غرض ہوئے ہوں کہ بحال حزیں کیا
اپنا حسینؑ بھائی کو پھر جانشین کیا

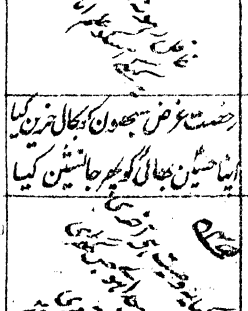

تا بزم اہمیں ہو دلگی زہرا کے نام کی
ہو گی خدا کے فضل سے ان آٹھ لام کی

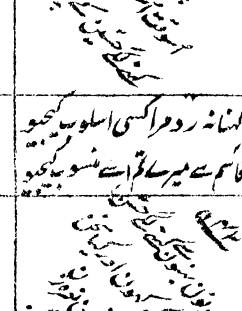

لکھا ہی سب کو حرف وصیت سنا تے تھے
اور طشت پر جھکے ہوئے قی کرتے جاتے تھے

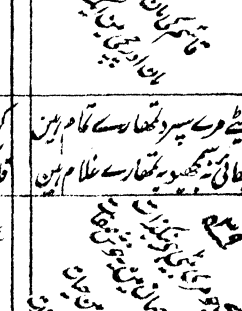

کہنا پکار کر یہ خدا کا شناسا ہی
نانا کے پاس گڑنے کو آیا نواسا ہی

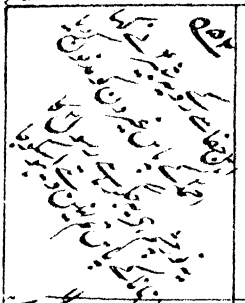

جرأت پدر کی بھائی نہ الہام کیجیو
مظلوم ہو ازل سے نہ تکرار کیجیو

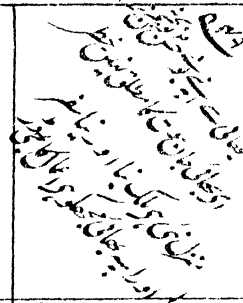

اسلام ہو تجھکو سا منا سارا زمانیا
صحبت نبی ہو ہر طرح رنیا سا بقا نیا

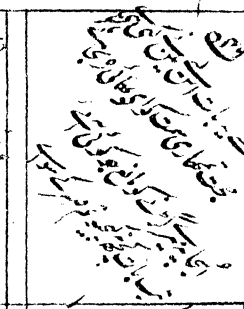

تابوت جسکا رکھا ہوا رگذر ہین
اسکی جگہ نبی و علی کے جگر ہین ہی

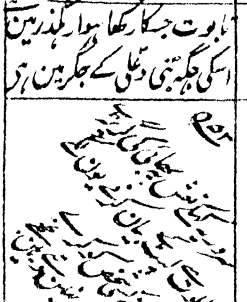

کیون جام چشم نرگس مین اشکون سے بھر ہو
کیونکر کیون کہ مرنے سے اسکو ڈرتے ہو

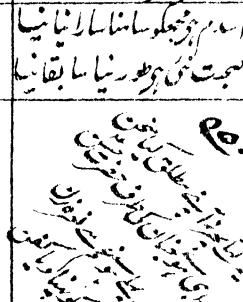

ابوت مین تمام حسن کو امام نے
اور وہ خزانہ رکھدیا بنو کی سلک مین

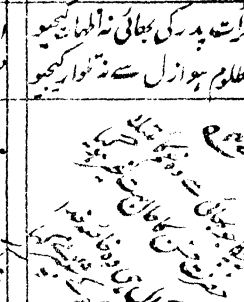

ہم اس ستم کو دیکھ رہے سر جھکائے ہین
پنجر اعدو نے تیر ہزاردن لگائے ہین

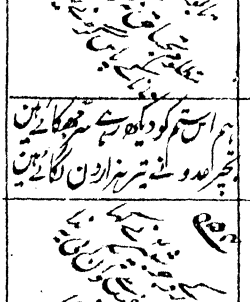

بیجا نہین یہ اشک فشانی ہی یا حسن
اسمین بھی کوئی رمز نہانی ہی یا حسن

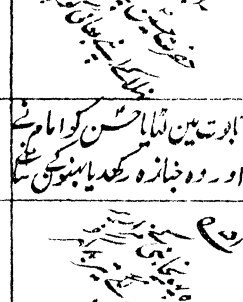

بھر دینگے مات تیرون سے اسکے بدن کو ہم
گر تو نے حسن کو نہ دینگے پاس نبی کے حسن کو ہم

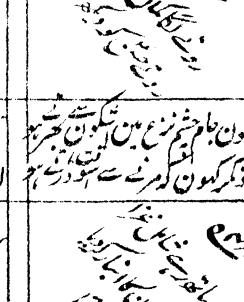

گر تو نے حسن کو گر نہین دے ہین جد یا
کا ٹر و تم اسکو فاطمہ بنت اسد کے یا

۵۵

شبّر نے یہ سُنکے خانہ ویراں کیا
دادی کے پاس روتے ہوئے دفن کر دیا
دلگیر آگے کیا کہوں رونا حسین کا
بھائی کے غم میں روتے ہی بیتی تمام یاں
بیکس حسن کے بعد وہ شاہ اُمم ہوئے
آغاز شاہ برائی دن سے تمی ہوئے

۵۶

قاسم سرہانے بیٹھے کوئی کیا تسم
بھاوج کو میری کرگئے بیحال یتیم
جاکر ہوئے علی محمد کے تم ندیم
بیکس حسین کو کیا اور میرا دل دو نیم
اب اپنی شکل کا بیکو مجکو دکھاوگے
یہ تو کہو کہ شادی میں قاسم کی آؤگے

۵۷

یہ بات سُنکے بند کفن اُسنے وا کیا
وہ بیکس چہرہ دیکھ کے شور بکا کیا
پیٹی سر اپنا اتنا کہ محشر بپا کیا
اور بین اسطرح سے زبان سے ادا کیا
مجھوں کا پشتہ دردِ دین ناتواں کیا
بیکس ہوا آج تجھے مرے بھائی کیا کیا

۵۸

یہ سُنکے شاہ دین نے کہا مرحبا رضا
مُنھ سے کفن اُٹھا کے جو مُنھ دیکھو بھائی کا
پھر اسطرح سے بیٹھنا کرو نالہ و بکا
پھر عکس شیخ امر ہوئے کوئی دم
ظاہر ہوئی یہ تو سب پہ فلک کی شانائی ہو
پھر صبر ہو ضرور کہ نہر اکی جائی ہو

۵۹

نہوں سے روکے کہنے لگے شاہ دیندار
حضرت حسن کا کیجئے ہمراہ آکے دیدار
پیمبر قریب نعش برادر کے آئے جو
کی عرض دیکھیں بھائی کا منھ جلد کھولو
گر حکم ہو تو لاش سے دیکھا ہیں ہم
پھر دو کفن کا بھائی کے مُنھ اُٹھائیں ہم

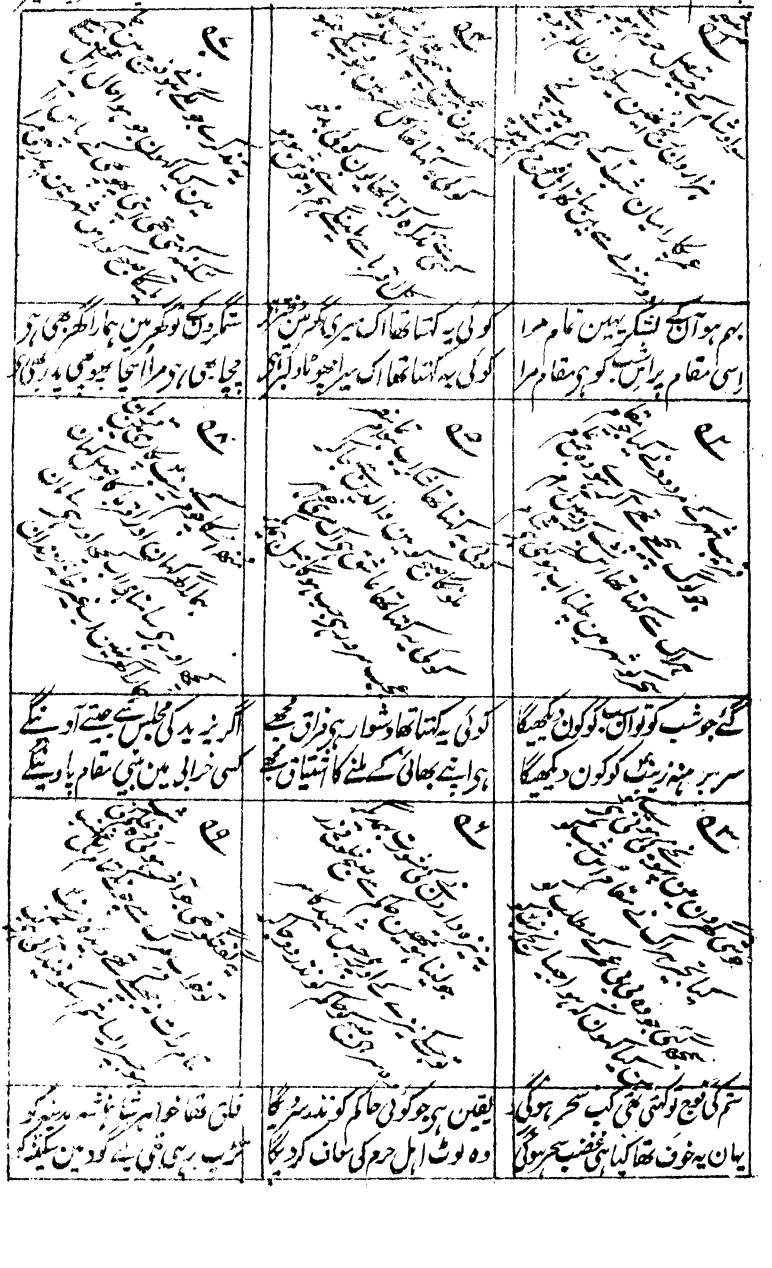

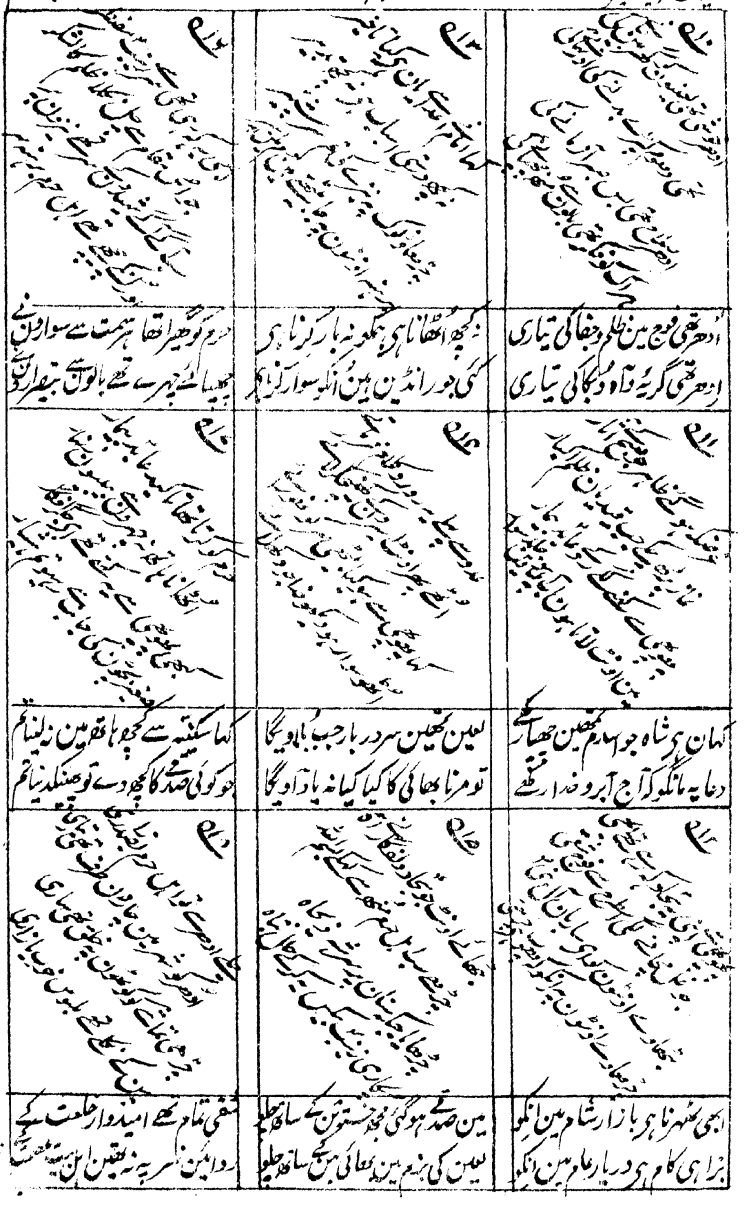

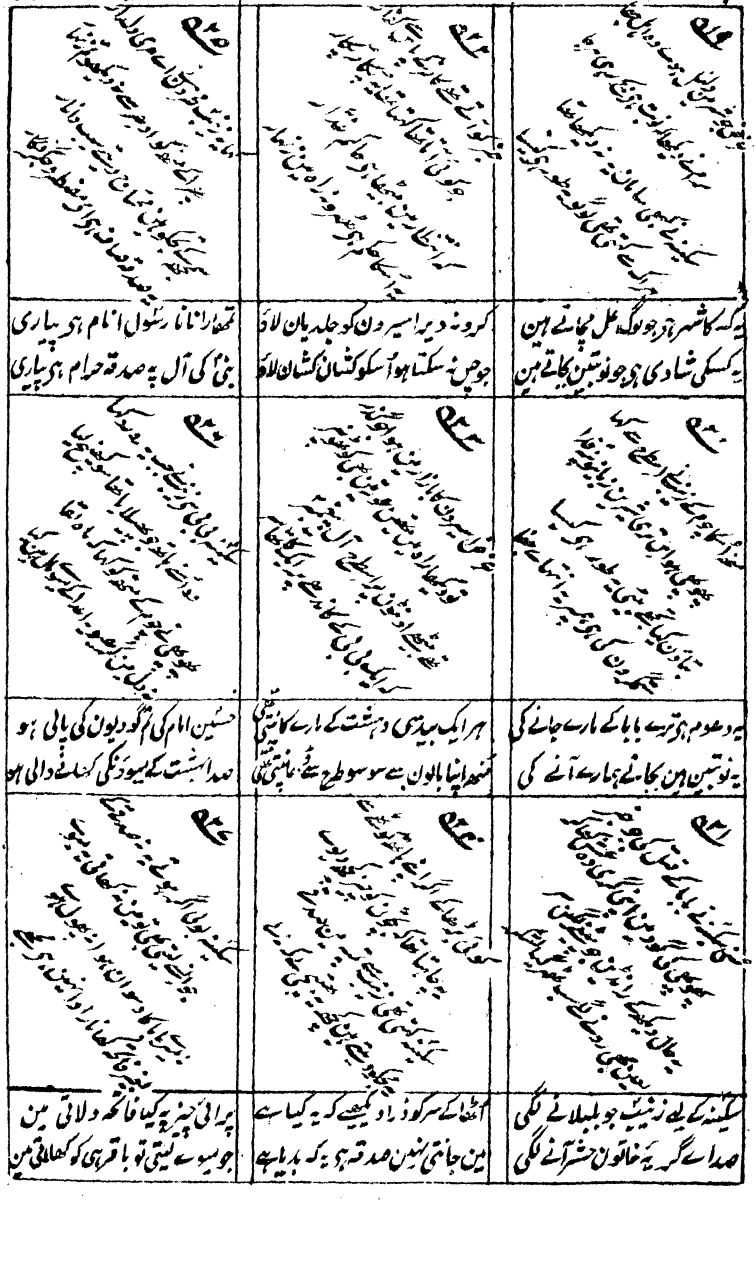

۲۴

یہ کہکر کاشہر ہر جو لوگ غل مچاتے ہین
یہ کسکی شادی ہی جو نوبتین بجاتے ہین

۲۵

تمھارا نانا رسول انام ہی پیاری
بنی کی آل یہ صدقہ حرام ہی پیاری

۲۶

یہ دھوم ہی تیرے بابا کے مارے جانے کی
یہ نوبتین ہین بجانے ہمارے آنے کی

۲۷

ہر ایک بید ہین دہشت کے مارے کانپتی ہے
منھ اپنا بالون ہے سو سو طرح سے ڈھانپتی ہے

۲۸

سکینہ کے لیے زینب جو بلبلانے لگی
صدا سے گریہ خاتون حشر آنے لگی

۲۹

اٹھا کے سر کو ذرا دیکھیے کہ یہ کیا ہے
مین جانتی نہین صدقہ ہو یہ کہ بدیا ہے

۳۰

پرائی چیز پہ کیا ہاتھ دلاتی مین
جو سوے لیتی تو باقر ہی کو کھلاتی مین

یزید بیٹھا تھا مسند رکھ تخت پر
خیال بھائی کا کر کے پکاری بھائی کو
رکھیگی تا دم مرون تجھے ندامت مین

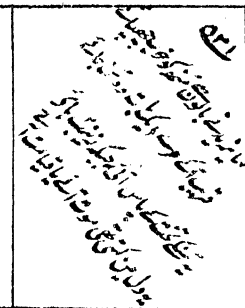

پڑا تھا وقت عجب اہل بیت عفت پر
چھڑا کے قید سے اس اپنی امان جائی کو
شکست دیگی ظفر یہ تجھے قیامت مین

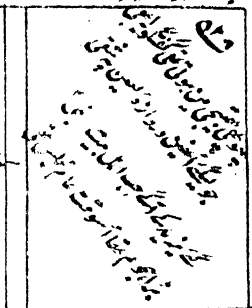

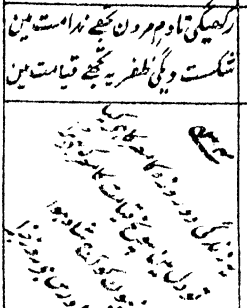

پر اس مقام سے زینب نہین سرکتی تھی
لہو سے بھر گئی تصویر ماہ زہرا کی
بتول عرش کے پائے کو جب ہلا دیگی

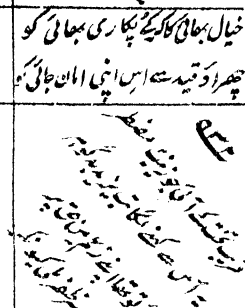

قدم کے نیچے سے اسکے زمین سرکتی تھی
گمان گئی ہے وہ تاثیر آہ زہرا کی
تب اپنی آہ کی تاثیر وہ دکھا دیگی

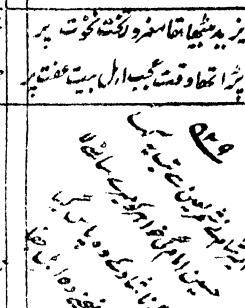

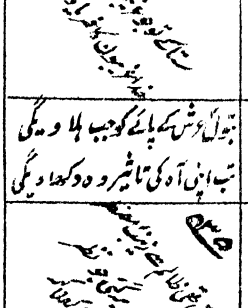

بہن کو شہ کی ندا سن کے اس گھڑی آئی
سنی بتول کے غم کی نہین کہانی ہے
جو بولتی ہون تو ظالم ہین مانے مجھکو

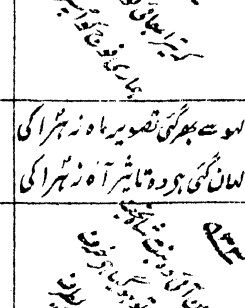

کھلا ہر سر وہ ترے پاس کس طرح آئی
وہ تھی قتدی اول یہ ظلم ثانی ہے
سکینہ کہکے نہین تم پکارتے مجھکو

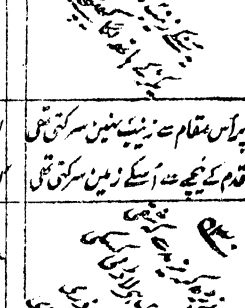

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

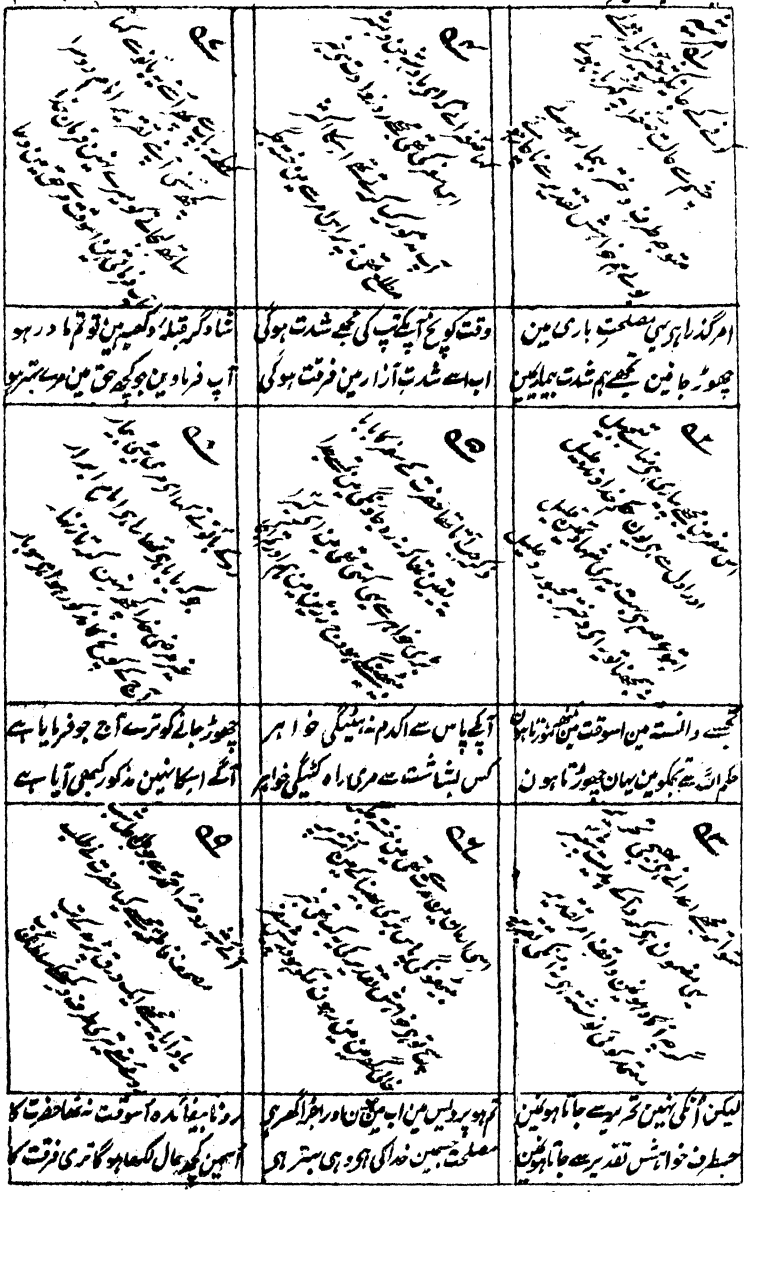

امر گذرا ہی یہی مصلحت باری ہے
چھوڑ جانے کو تجھے ہم شدت بیماری میں

وقت کوچ آپکے تب کی مجھے شدت ہوگی
اب اسے شدت آزار میں فرقت ہوگی

شاد گر قبلۂ دکھیر میں تو تم ما در ہو
آپ فرماویں جو کچھ حق میں مرے تر ہو

تجھسے رخصت میں اسوقت میں مغموم نہ ہونا
حکم اللہ ہے تجکو میں یہاں چھوڑ تا ہوں

آپکے پاس سے اکدم نہ ہٹیگی خواہر
کس بنا شست سے مری ماہ کٹیگی خواہر

چھوڑ جانے کو ترے آج جو فرمایا ہے
آگے اسکا نہیں مذکور کبھی آیا ہے

لیکن انکی نہیں تحریر سے جاتا ہوں میں
حسب خواہش تقدیر سے جاتا ہوں میں

تم ہو پردیس میں اب میں ن اور اجڑا گھر ہی
مصلحت ہمیں خدا کی ہو وہی بہتر ہی

رونا بیفائدہ اسوقت نہ تھا حضرت کا
انہیں کچھ حال لکھا ہوگا تری فرقت کا

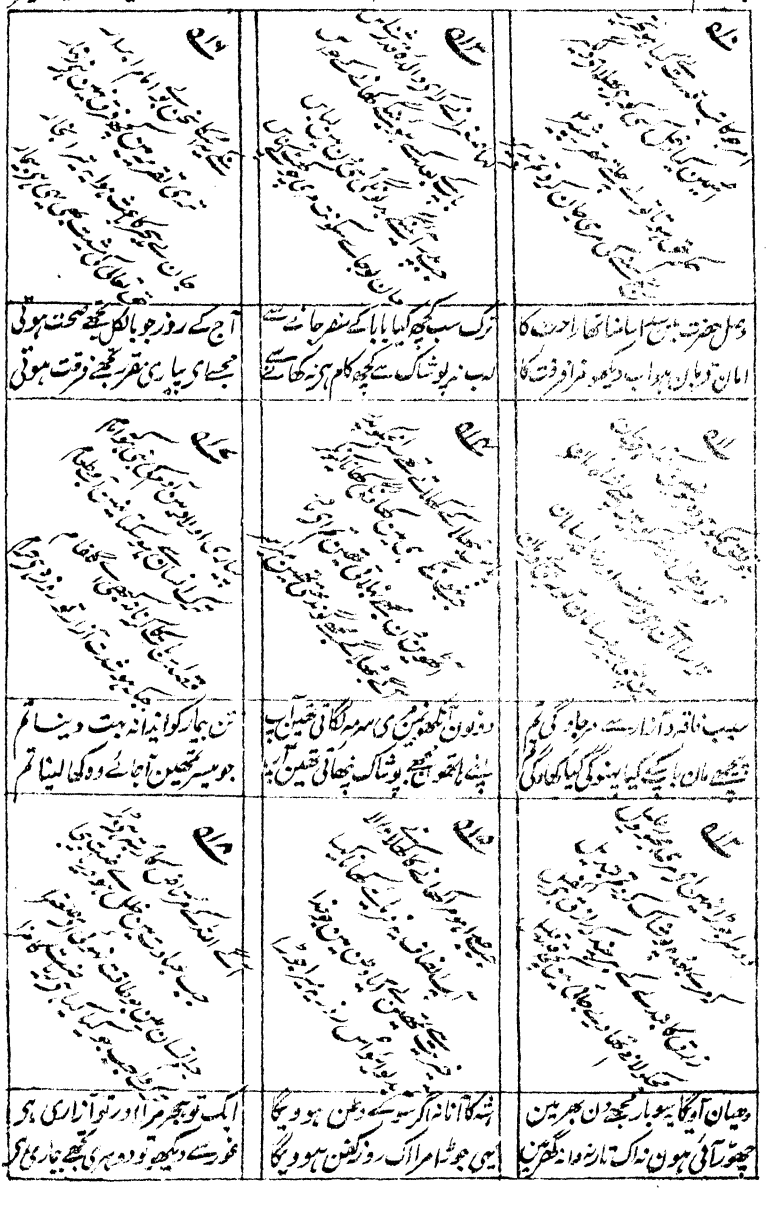

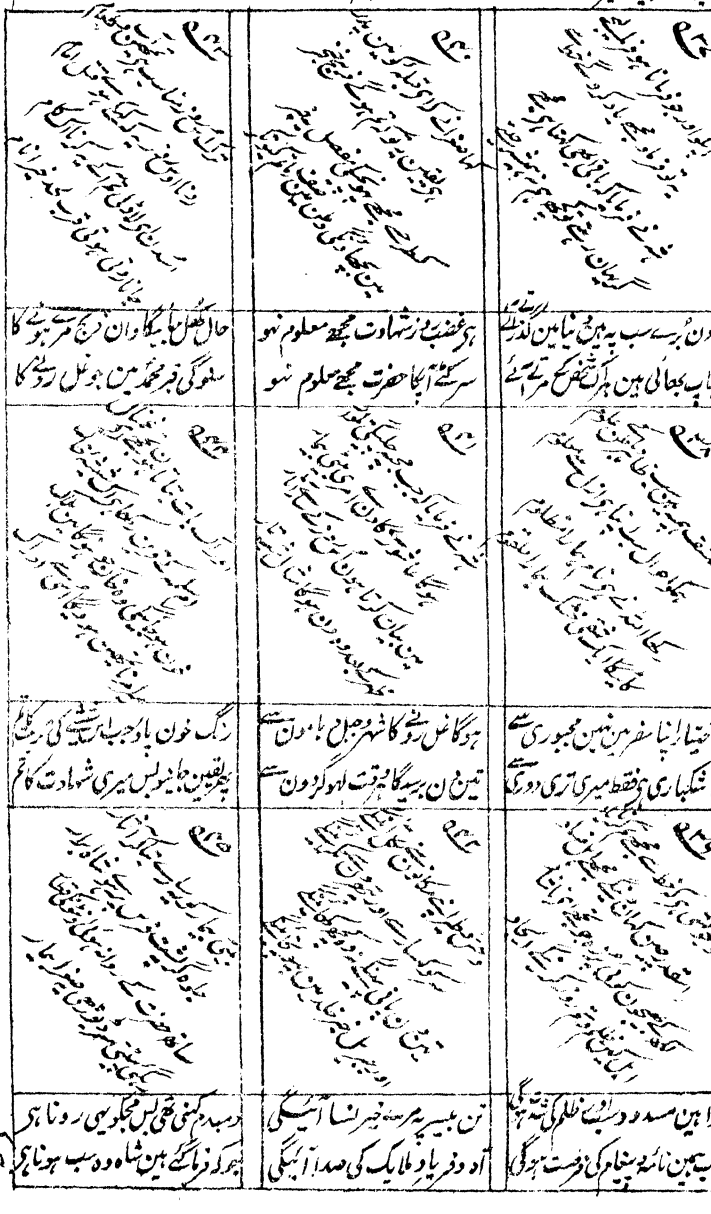

۲۳۶
دن بُرے سب پہ ہین دنیا مین لڑنے والے
باپ بھائی ہین ہر اک شخص کے مرنے والے
حال کھل جائیگا ان دن مرے ہونے کا
سنو گی قبر محمد مین جو غل رونے کا

۲۳۷
ہی غضب بے زر شہادت مجھے معلوم نہو
سر کٹے آپکا حضرت مجھے صدمہ نہو
رنگ خون بادۂ جب اسکے کی ہو مے کا تم
پھر یقین جانیو بس میری شہادت کا تم

۲۳۸
ہوگا غل رونے کا شہر و جبل بادیہ سے
تین دن برسیگا یہ وقت لہو گردون سے
انتخاب اپنا سفر مین مجبوری سے
اشکباری ہی فقط میری تری دوری سے

۲۳۹
راہین مسدود و سب ظلم کی شدت ہوگی
کب ہمین نامۂ و پیغام کی فرصت ہوگی
تن بے سر پہ مرے غیر نسا آئیگی
آہ و فریاد ملایک کی صدا آئیگی
رہبر دیں کہنی تھی بس مجکو یہی رونا ہی
پھر کہ فرما گئے ہین شاہ وہ سب ہونا ہی

۴۴۶

۴۴۷

۴۴۸

پیمبر ہر سحر و شام آتا تھا اُسے
دل سے نزدیک ہوں ہر چند کہ نزدیک نہیں
قتل میں اب کے اب کچھ مجھے تشکیک نہیں

۴۴۹

۴۵۰

۴۵۱

نہ خط کی تھی نہ پیغام زبانی کی امید
مثل بسمل گلی میں تڑپا کیں کھانے
دیکھا یہ رنگ تو پھر سینہ پہ ہاتھ

۴۵۲

۴۵۳

۴۵۴

سُن چکی تھی جو وہ پہلے خبر قتل حسینؑ
خون سے آلودہ ذرا میری ملک کو دیکھو
صدمۂ غم سے کمر ٹوٹ گئی صغرا کی

شعر

سب کے گھر میں ہے مرثیہ کا چرچا
ہر مجلس میں ہے ذکر شہ والا کا
ہر ایک زباں پر ہے ثنا شاہ زمن کی
ہر دل میں ہے محبت شہ ذی شاں کی
ہر سمت سے ہے مرثیہ خوانی کی صدا بلند
ہر سو ہے ماتم شہ والا کا دردمند
ہر سمت سے ہے نوحہ و زاری کی آواز
ہر سو ہے عزا شاہ کی ہر شہر و ہر گاؤں
ہر سمت سے ہے گریہ و زاری کی صدا بلند

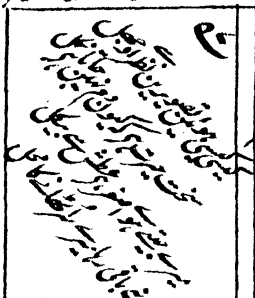

بیچ کے وقت سے ہی چپت کمر باندھے تھے
اور انداز سے تیر و سپر باندھے تھے

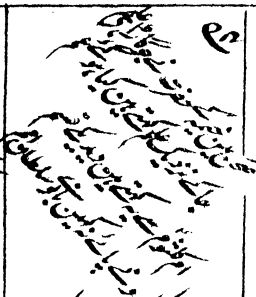

مان کا حال ہی کچھ کہ تو نہیں سکتی ہی
بات تو سنتی ہی پر منھ کو کھڑی تکتی ہی

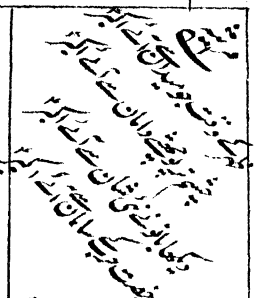

یہ سمجھ لو میں جدا ہونگا مقرر تم سے
چار آنکھیں کرین اے والدہ کیونکر تم سے

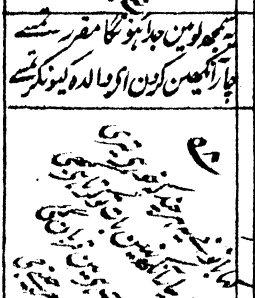

کبھی عباس کے خیمہ کی طرف جاتے ہین
کبھی وقتی ہی تو شرما کے چلے آتے ہین

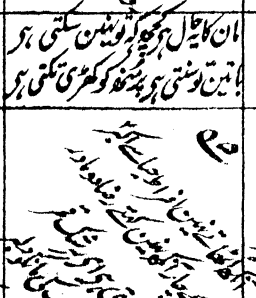

سر کو نہ موڑئے ہو کیون نہ مرا جی جائی
صبر کے مان کی دعا مانگو خدا سے جائی

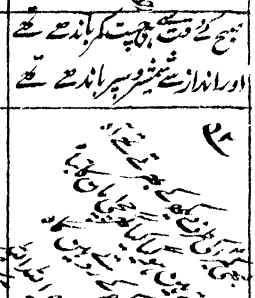

اب یہ سمجھین نہیں تم مجھکو
تو یہ دزدیدہ نظر بھی ہی غنیمت مجھکو

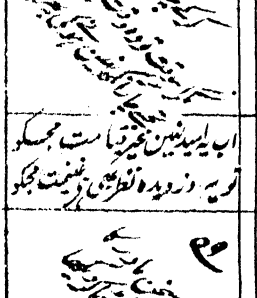

بوسے رخسار کبھی بات کبھی لیتے ہین
کبھی عابد کی طرف دیکھ کے رو دیتے ہین

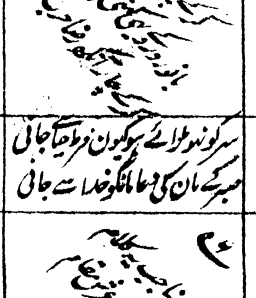

جبکہ عباس کے خیمہ سے قرین جاتا ہون
جی مرا منھ دوسری جانب کے رو دیتا ہی میں غم رانا ہون

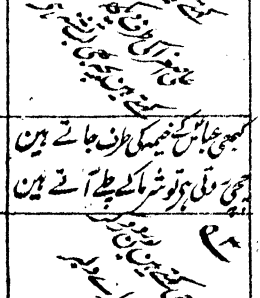

ہوگا مجھ دائی سے تو ای ہمہ تن ناز جدا
رنگ سر مہ بھی جدا چشم کا انداز جدا

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۹

اون حامل جو ہو امان کی ضرمندی سے
اپنے جامی مین سماتا تھا نہ خرسندی سے

۲۰

جلد دل پر مرے ہجر کی شمشیر لگے
ران کے جانے مین کوئی دم کی اسے دیر لگے

۲۱

چھاتیان پیٹ کے سب بولین کیا کہتے ہو
زندہ کو مردہ تم ای ماہ لقا کہتے ہو

۲۲

ایک تو باعث الہام یہ پہچان گیا
دوسرے خون کی شرکت سے بجا جان گیا

۲۳

وہان جاتا ہون ہر اک کو جہان جاتا ہی
دل مسافر سے لگاتا نہین جو دانا ہی

۲۴

کہا اکبر نے کہ دریا کا عارف جاتا ہون
عمو نصاحب کو سکینہ مین بلا لاتا ہون

۲۵

تم اگر راضی ہو فدوی ہے خدا راضی ہی
مجھے منظور نہین آپکی نا راضی ہی

۲۶

دور کر اس سے ہر اک بی بی لپٹ جاتی تھی
ایک ہٹاتی تھی اور دوسری پاس آتی تھی

۲۷

گر خوشی آپکی اے صاحب عصمت ہوگی
پھر تو مقبول خدا میری شہادت ہوگی

۲۹

...ہاں کہ ہو کیا حشر کیا کیا ...
...کہ پیش نظر ہے ایک ظلم ...
...خیمہ فتی نہ ہوگی ...
...کیا کہوں میں بر لگا ...

۳۱

...ہاں کا چین ...
...ہوں ...
...شوں سے ...
...جا ...

۳۳

...ہاں ...
...ہاں کی ...
...کہ ...
...کہ ...

۳۰

قدر تب اکبر دلگیر سمجھتے میری
ہوتی اولاد تو تاخیر سمجھتے میری

۳۲

پھر نا بازار میں یاد آیا جو اس مضطر کا
رو دیا شاہ نے سنکر یہ سخن اکبر کا

۳۴

اسکا منہ خون سے گلرنگ نہ دیکھو گے تم
اپنے دلدار کی کیا جنگ نہ دیکھو گے تم

۳۵

ایک تو ہونگے خفا سید والا امان
دوسرے ہوگی مری روح کو ایذا امان

۳۷

آنکھ جب کھلتی تھی کہتی تھی سدا ہائے اکبر
گو گیا اب نہ پھر یگے مرے پیارے اکبر

۳۹

تو نے عیسیٰ نفسی جنگ میں دکھلائی ہے
شکے نکبیر تن مردہ میں جان آئی ہے

۳۶

جان تلک نہ ڈرا غم و ہم سے جیونگی بیٹا
جا سے اپنی نہ ہلونگی نہ ہلونگی بیٹا

۳۸

غیض میں بنے دو مرے پاس سے جاؤ لوگو
نہ بلکنا مجھے اصغر کا سناؤ لوگو

۴۰

پردہ تھا موکہ ہوا سے نہ یہ اڑ جائے کہیں
مرا سر شرگانہ اکبر کو نظر آئے کہیں

۳۶

تمنے اکدم سین کی بار اوڑھائی چادر
دیکھا از خود مرے سر سے اتر آئی چادر

۳۷

اسکا انداز پھوپھی جانتی ہی پھپھی سے
منھ نہ پھیرینگا تا لال صف دشمن سے

۳۸

گر ملے تیرے وہ روٹھا تو منا لونگی مین
سن سے جیتا تو پھرے بات بنا لونگی مین

۳۹

سائیۂ شاہ جدا ہوتا اگر سر پر سے
آپ ہی آپ ردا گرتی نہ میرے سر سے

۴۰

بانو نے صورت ہمکل محمدؐ دیکھی
خون سے تر دیکھا منھ اور شیر کی آمد دیکھی

۴۱

صدقے جاؤن یہ تری مان نہین چلائی تھی
وہ تو تعریف کی زہرا کی صدا آئی تھی

۴۲

اسکے تن پہ کوئی تیر و تبر لگجائے
بھر نصیب اجڑی کی اسکو نظر لگجائے

۴۳

پوچھا گھبرا کے پھر ایک بات اس مضطر نے
کہا یہ سن لی مری آواز علی اکبر نے

۴۴

پوچھا زینب نے یہ بانو سے ایسا کیون
جھوٹ تعریف ہو اتنی کہ بجا کہتے ہین

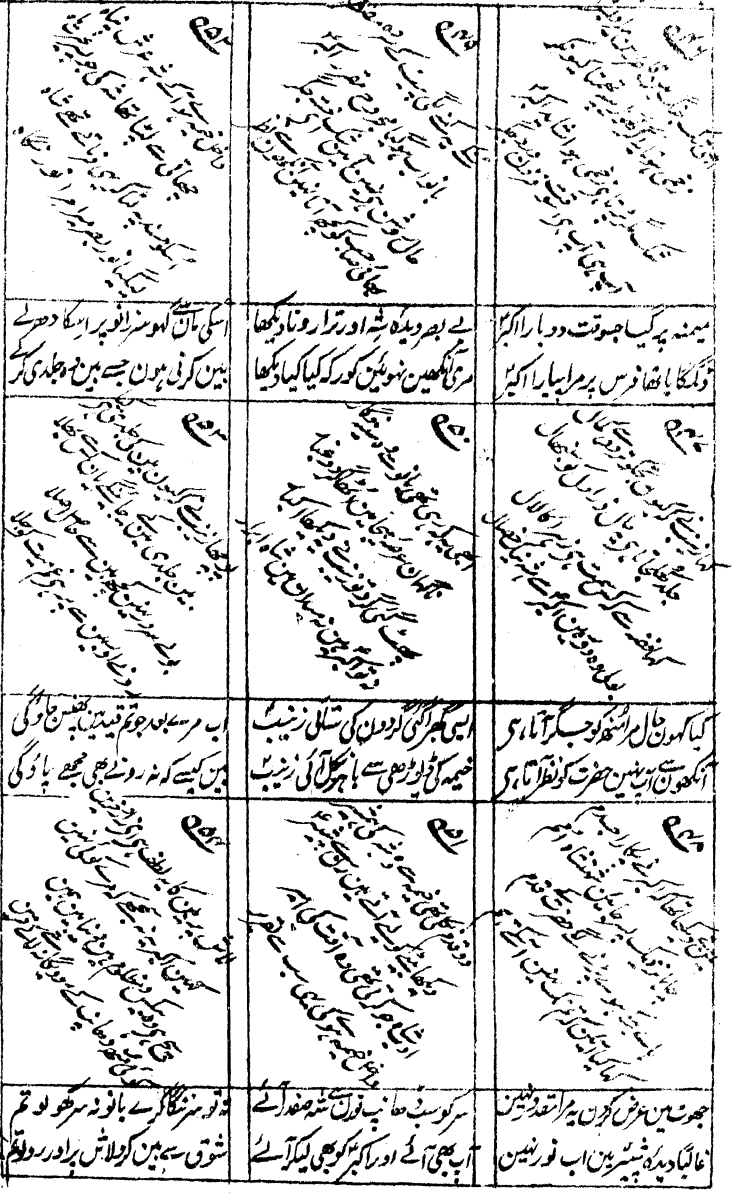

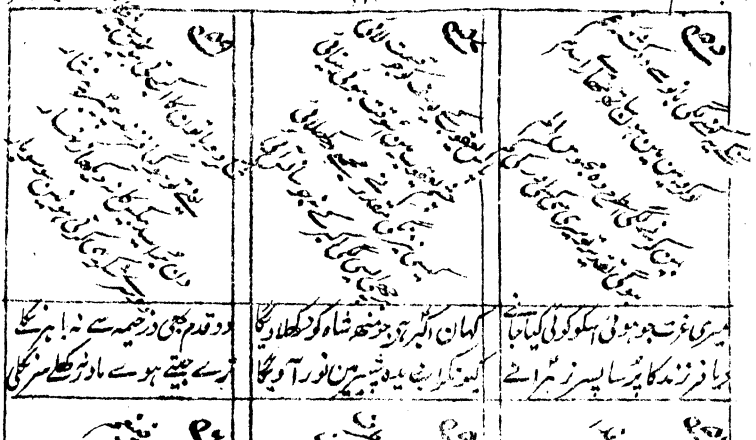

میری غربت جو ہوئی اسکو کوئی کیا جانے
کہاں اکبر ہے جو منھ شاہ کو دکھلاویگا
دو قدم بھی در خیمہ سے نہ باہر نکلے

دریا فرزند کا پرسا پسر زہرا نے
کیونکر اب بیوہ شہ بیں نور آویگا
ترے جیتے ہوئے مادر نہ کھلے سر نکلی

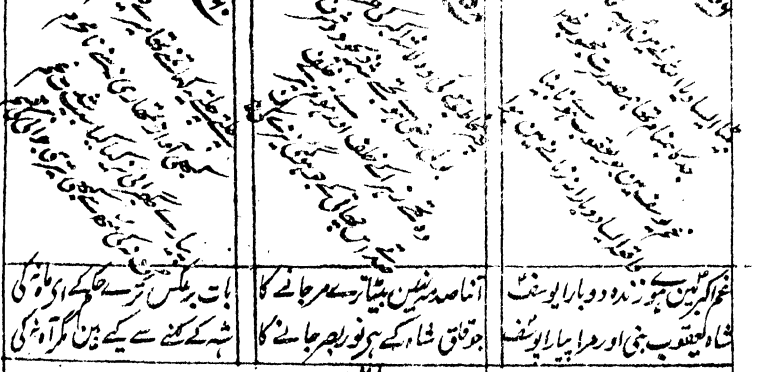

غم اکبر میں ہوئے زندہ دوبارا یوسف
آنا صدمہ نہیں بیتاب ترے مرجانے کا
بات برعکس ترے حکم کے ای مادر کی

شاہ یعقوب بنی اور مرا پیارا یوسف
جو قلق شاہ کے ہے نور بصر جانے کا
شہ کے کہنے سے کیے بین مگر آہ نہ کی

۱۶۱

آگے کیا بانو کے اب بین کروں میں تحریر
لاش اٹھا لیگئے شہ روتی رہی زار دلگیر

عرض یہ شہ سے ہوای بادشہ عرش سریر
بد ہے یا نیک ہے مداح تمھارا دلگیر

کام اپنا مرا ای شاہ زمانہ بنجائے
ملک سے میری اب اک تعزیہ خانہ بنجائے

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۱۱۰

[illegible]

تنہا نہ تو وہ بادشہ ہر دو سرا تھا
انبوہ ترے باپ کے بھی ساتھ بڑا تھا

۱۱۱

[illegible]

کم ہونگے بہت ہم ہی شہ زمان میں
مشہور ہے اچھے تو بہت کم ہیں جہان میں

۱۱۲

[illegible]

سچ ہے ہمرے گھر آئے کبھی کیونکر نہ چکر ہو
جی میرا نہیں مانتا یہ آمد شہ ہو

۱۱۳

[illegible]

زنہار کسی سے نہ کہیں چپ رہا نہیں سکتی
جو میں نے خبر پائی ہے وہ کہہ نہیں سکتی

۱۱۴

[illegible]

فوج آنے کا اندیشہ نہ گھر لٹنے کا غم ہے
قیدی جو میں ساتھ آئے بڑا آگا دم ہے

۱۱۵

[illegible]

زنہار نکلتا نہیں میری زباں سے
سب کہتے ہیں پر میں نہیں کہتا ہوں کسی سے

۱۱۶

[illegible]

جب یاں سے شہ اٹھا تو یہ ہمراہ کہتا
سفر ترے اس بھائی کو آزار نہ کچھ تھا

۱۱۷

[illegible]

اب دیکھیے کیا خواہش تقدیر ہو ظاہر
جیسی نہ مرے خواب کی تعبیر ہو ظاہر

۱۱۸

[illegible]

کیا عرض کروں جو کہ ہے حالت مری کی
آن سب میں صدا ملتی ہے تربت سے کسی کی

۱۱۹

[illegible]

انصاف کرو منھ کو نہ کیونکر جگر آئے
یوں آئے خبر خواب مجھے دون نظر آئے

۲۱

بے جائے ہوئے ناکے ملک ہیں کی
سب لوگ جو کہتے ہیں وہیں کہہ نہیں سکتا

۲۲

متوحش خبر آئی نہ وہاں جائے یہ کیونکر
ذرہ حق بطرف اسکی نہ گھبرائے یہ کیونکر

۲۳

پھر کبر بڑے بھی ہیں بدونیکی کنہ صورت آنکی
غرب بھی اور آباد رہیگا مرا گھر بھی

۲۴

کوئی نہیں فریاد سنا کے ملک پہنچے ہیں آکے
ہمسطرح سے گھوڑے ہیں مرا بابہ چلا کے

۲۵

ممکن نہیں واں تک یہ مجھوس بلا جائے
گودی میں اٹھا بیجو اگر غش سے اجائے

۲۶

اللہ کرے خیر ہو واں تیرے پدر کی
سر سے نہ گرے اوڑھنی ہرگز ترے سر کی

۲۷

کوئی اور کو یا مادر عباس علی کو
صدقے گئی کر دو مرے ہمراہ کسی کو

۲۸

بائی ہی خبر ایسی کہ دل محو فغاں ہے
ہوش اب مجھے کپڑوں کے بدلنے کا کہاں ہے

۲۹

بعد اسکے دعا ہی یہی مجھ خستہ جگر کی
عباس علی اوے مجھے سوغات سفر کی

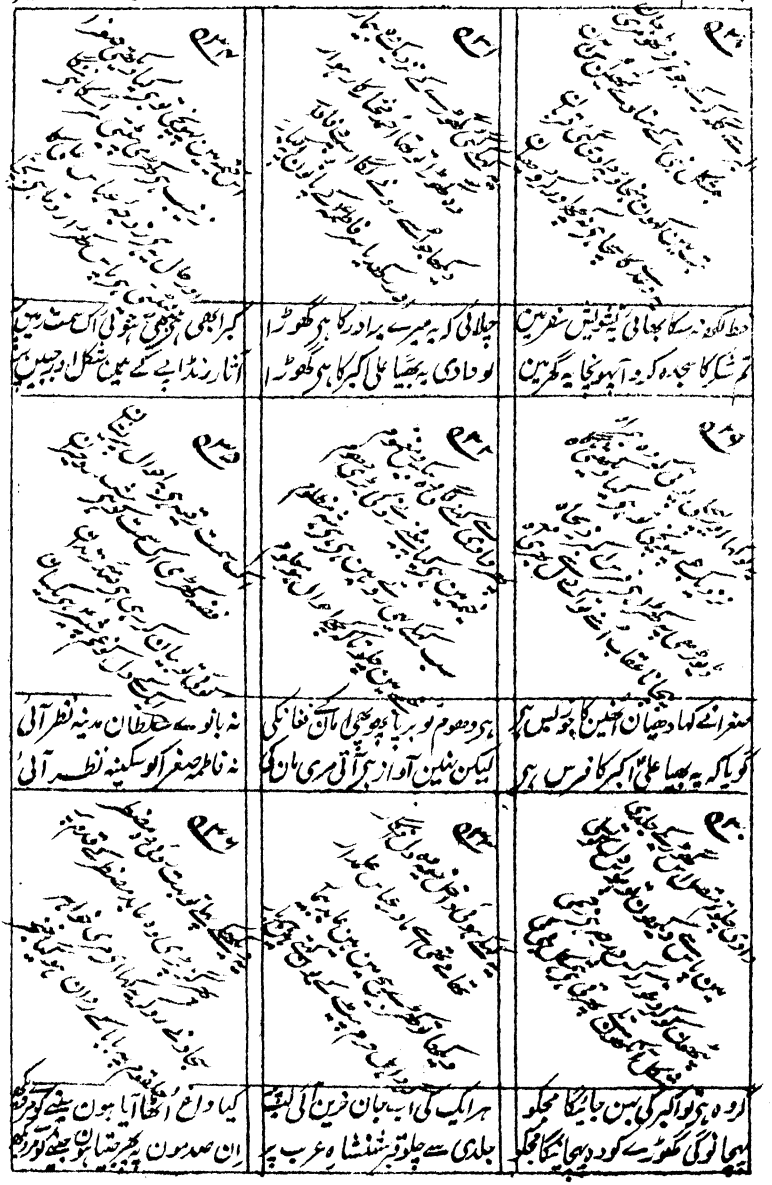

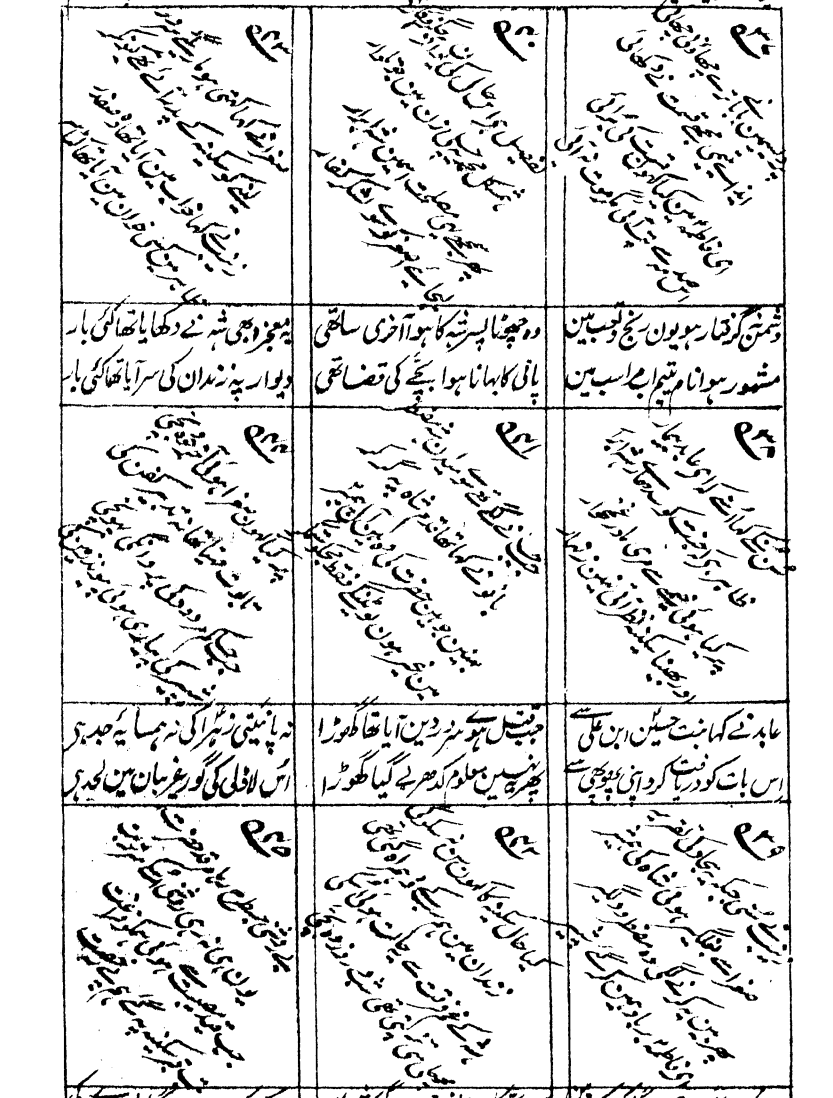

۳۹
پھر حسین ابن علی سے یہ کہا زینب نے
اے مرے بھائی مجھے رخصت زندگانی دی
اس طرح سے بھی مری تم نے نہ مانی دی
اے مرے بھائی مجھے رخصت زندگانی دی

بھائی سے بھی میں چھٹ گئی کوئی کو نہ کے نظر
اصغر گیا فردوس کو آغوش مادر میں

۴۰
پھر حسین ابن علی سے یہ کہا زینب نے
تفصیل وار حال کی کیا کہوں میں بیتابی
بے شک مجھے حسین اس میں شرم آتی ہے
پھر مجھے بھی رخصت اے بھائی دے دیجئے

زندان میں کیا کہوں جو ہوگی حالت دل کی
آگی جو صدا ابن امی آئیں ابی کی

۴۱
پھر حسین ابن علی سے یہ کہا زینب نے
دشمن گرفتار ہوئیں رنج و تعب میں
مشہور ہوا نام یتیم ابد اب میں
اے مرے بھائی مجھے رخصت زندگانی دی

وہ چھوٹا پسر شہ کا ہوا آخری ساتھی
یہ معجزہ بھی شہ نے دکھایا تھا کئی بار

۴۲
پھر حسین ابن علی سے یہ کہا زینب نے
ظاہر ہوا کہ آج ہے ہر ایک بیکس
کیا ہوگی کوئی بے کسی سے بے کسی بدتر
اے مرے بھائی مجھے رخصت زندگانی دی

پانی کا بہانا ہوا بچے کی قضا تھی
دیوار پہ زندان کی سر آیا تھا کئی بار

۴۳
پھر حسین ابن علی سے یہ کہا زینب نے
حضرت نے فرمایا کہ ہوئی شام کی تیاری
بے شک ہوئی ہے شام کی تیاری
اے مرے بھائی مجھے رخصت زندگانی دی

عابد نے کہا بنت حسین ابن علی سے
اس بات کو در پیش کروں اپنی پھوپھی سے

۴۴
پھر حسین ابن علی سے یہ کہا زینب نے
جب قتل ہوئے سرور دیں آیا گھوڑا
پھر پہنچیں معلوم کدھر لے گیا گھوڑا
اے مرے بھائی مجھے رخصت زندگانی دی

اس لاڈلی کی گور غریباں میں لحد ہے
اس لاڈلی کی گور غریباں میں لحد ہے

۴۵
پھر حسین ابن علی سے یہ کہا زینب نے
بھائی ہی نہ ہو تو بہن کا ہے کو کوئی پوچھے
جب دیکھ لیا بھائی کو بے گور و کفن
اے مرے بھائی مجھے رخصت زندگانی دی

یوں ہی نہ ہو تو بہن کا ہے کو کوئی پوچھے
جب دیکھ لیا بھائی کو بے گور و کفن

۴۶
پھر حسین ابن علی سے یہ کہا زینب نے
کیا حال سکینہ کا کہوں میں تم سے
زندان میں ہے جان سے بیزار سکینہ
اے مرے بھائی مجھے رخصت زندگانی دی

اس بچی کا بھی داغ مجھے دے گئے شبیر
زندان میں آپ کے اسے لے گئے شبیر

۴۸

بے شک وہ دیدہ ور تھا کہ صنعت کو خوش کیا
پھر گودی میں بجا دست ہنر آگے اٹھا لیا

دور دور کے بھی کتنا تھا ان انجام پر نظر
دست ہنر نے ان کا بھی پیش آگے بڑھا لیا

جیتے جی ہم نے آپ کو رویا ہے خون اشک سے
مرنے پہ خاک نے بھی ہمیں خوب رلا لیا

۴۹

ارسلان سے ہوئی نہ ہرگز ملاقات
پہنچی پہ پہنچی ہو دیوان خوش اوقات

ہر آن تھی شمع تم کو زخم پہ مرہم
رہتی تھی نگہ ہاتھ پہ ہر دم

معمور اگر نقطہ دان کا ہے امکان
نکلے نہ سے صاد جیم میں نون

۵۰

جاتی تھی خوشی خوشی نہ پیتی تھی ناچار
من بدیں کلماں شہید ان کی تھی تکرار

چادر بھی اوڑھا جا کے اوڑھنی سے نیا
پھر جا بجا اٹھا کے اوڑھنی سے نیا

جو چاہے رکھا تو بھی کبھی یاں کبھی وہاں
کر رکھا تو نے تو فقط شیر کا دیدہ

۵۱

دلگیر یہاں کی مجھے اب کچھ نہیں طاقت
کر دوں یہ تو لاکر یا خاطر دلاقت

میں آپ کا ہوں دل کا بھی ہوں
کہتے ہیں اسے دنیا میں ہری خرت

ہر دم ہے نماز اس کی قضا دونوں جہاں میں
مرنے پہ بھی ہے عید اسے شرط بلا میں

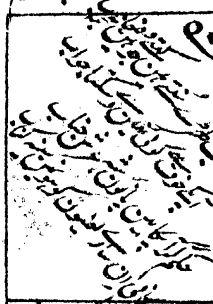

دیکھ کر انکی برش جوش میں آجاتے ہیں اجساں
یا حضرت کے گئے سر کو جھکائے عباس

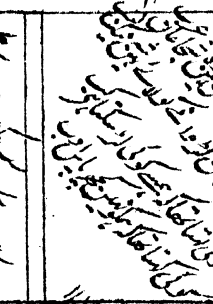

مار کر شاہ کو ہم نیمے میں گھس جائینگے
لوٹ کر لائینگے اُس خیمہ میں جو پائینگے

حرف بد منھ سے جو اعدا کے نکل جاتا ہے
رنگ اُسدم رخ اکبرؑ کا بدل جاتا ہے

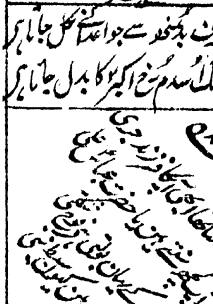

متصل ظہر کے گر حکم دعا پاوینگے
نوجوانان عرب دھوم سے گھبراوینگے

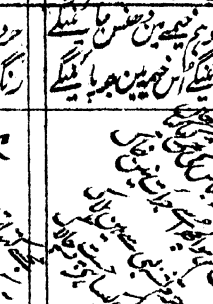

نہ ہم لوگوں سے کبوں جھگڑیں نہ ہمیں لیتا ہے
جو کیاں کیوں نہیں پانی سے اُٹھا دیتا ہے

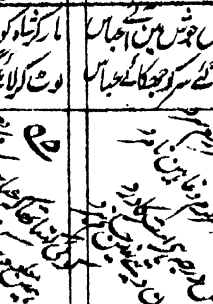

مین یہ کہتا ہون کہ وہ نائب پیغمبر ہے
اُسکی جو رائے ہے واللہ وہی بہتر ہے

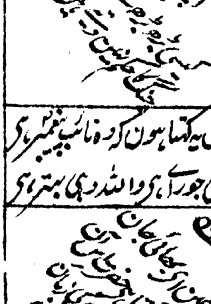

آپکے در سے کچھ اوروں کو ملا کرتے
دیکھیے اہل ستم ہمپہ ہیں کیا کیا کرتے

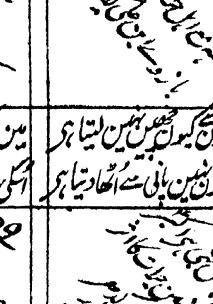

کوئی کہتا ہے کہ فرزند حسن کم سن ہے
ہمرے شیرازی ہے وہ غنچہ ہنوز کم سن ہے

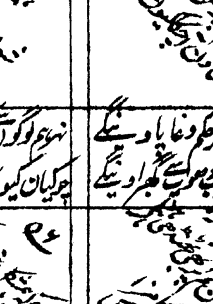

نوغلام اچھا ہے وہ حکم میں ہے آقا کے
اہلوا عدا سے نہ بے حکم شہ والا کے

۱۱۹

جسطرح تو ہی حسین ابن علی کا محکوم
بھائی میں بھی ہوں اسی طرح کسی کا محکوم

۱۲۰

جنگ کے فن کو نہیں جانتے دانا آسان
فوج کم کا نہیں اے جان لڑانا آسان

۱۲۱

کیوں تم ان باتوں سے ملکر مجھے دل کرتے ہو
بھائی بھی کہتے ہو پھر مجھکو خجل کرتے ہو

۱۲۲

نہیں کچھ دیر ہو تو کس لیے گھبراتا ہے
جنگ کے واسطے اسکو خدا آتا ہے

۱۲۳

کوئی سبقت نکرے سب سے یہی کہنا تم
جو ہیں کم عمر انہیں رکھ کے ہو رہنا تم

۱۲۴

جو قدم رن میں کوئی آگے دلبر رکھے
جیتا اسوقت تلک مجکو نہ دادر رکھے

۱۲۵

اے صحاب کرامو تو ہو باری باری
جان لو یہ ہی ابھی دو رکھا ری باری

۱۲۶

کم نہ صفین و جمل سے یہ لڑائی جانو
مرا بھدرہ اسے مجھو مرا بھائی جانو

۱۲۷

گو کہ بوڑھا ہوں مگر کار جوانانہ کروں
دو برس سے میں تہ لازم ہی یہ میدانہ کروں

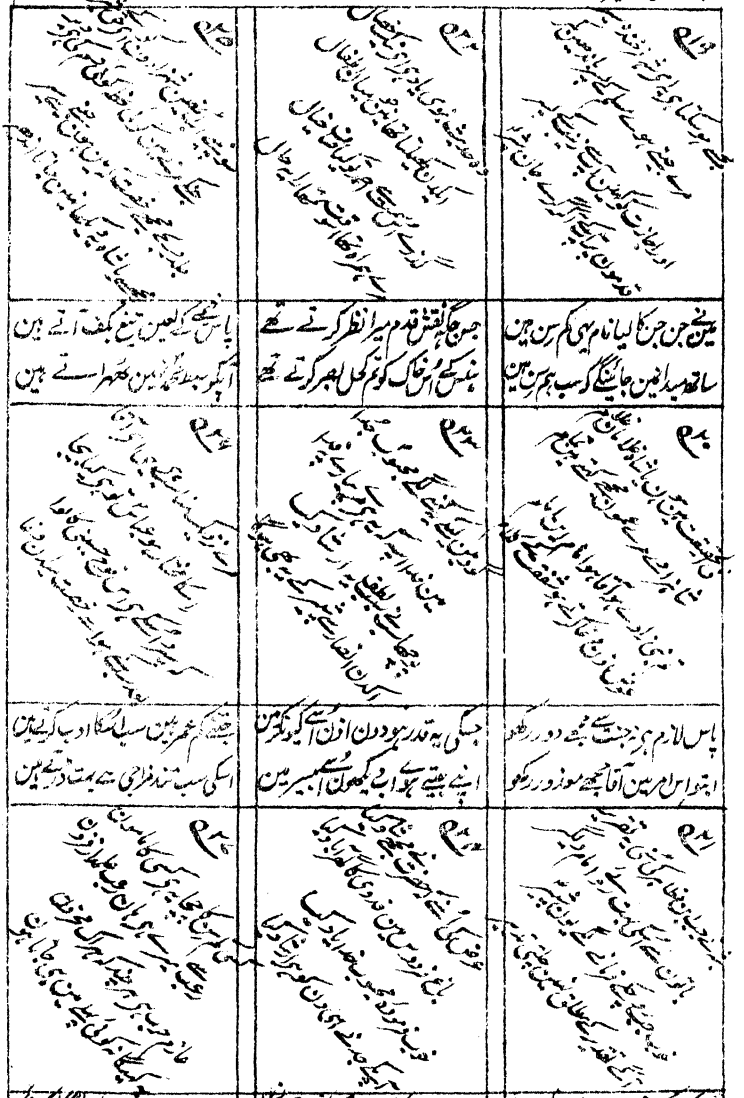

۲۹

پہلے مجھے رسول باد کرم سے بھجائے
قدوسی پیر کو میدان کی اجازت ملجائے

۳۰

تم بھی بانو نے میدانین بڑھانا عباس
بعد سب فوج کے فردوس مین بانا عباس

۳۱

پیاسا لوٹی مرے لشکر مین نہ تمہارے
بابا حوصلہ مری اولاد کا تیار رہے

۳۲

داغ ہر ایک کا سینے پہ سہونگا حضرت
آپ سے بہر اجازت نہ کہونگا حضرت

۳۳

ہوچکے جبکہ سب اصحاب محارب ان مین
پھر تو لڑنے لگے حضرت کے اقارب ان مین

۳۴

اشک نہ روکن کی طرح چشم سے بہ جاتے تھے
شکل حضرت کی طرف دیکھ کے رہ جاتے تھے

۳۵

غم مین قاسم کے ہوا ضبط نہ اے جان حسین
جاکے سید انمین اب تم بھی ہو قربان حسین

۳۶

داغ لینا بھی مرے سینے پہ دیکر جاؤ
آگے بابا کے مری فوج کو لیکر جاؤ

۳۷

آگیا کام پہ ہر ایک سپاہی لیکن

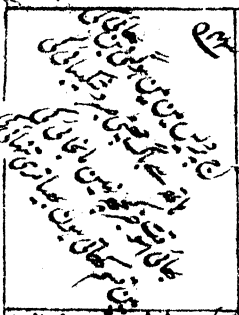

اپنے حصّے کا ابھی میں تو نہ رونگا پانی
ایکبار جبکہ سکینہ میں پیونگا پانی

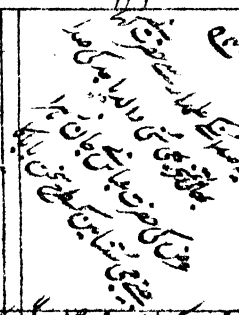

ہر یقین جبکہ شہادت مجھے حاصل ہوگی
ہاہا صاحب کی زیارت مجھے حاصل ہوگی

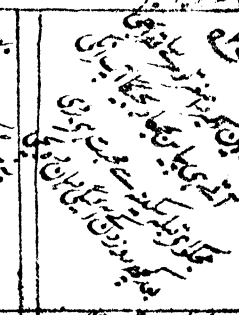

کوئی وارث نہیں دشمن ہر زمانہ میرا
اب بجز گور نہیں کوئی ٹھکانا میرا

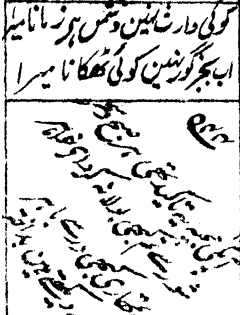

میں ہوں عمران کا پسر ابن پیمبر ہوں میں
جسطرح میں ہوں یوں ہی فاسم نوشہ ہوں میں

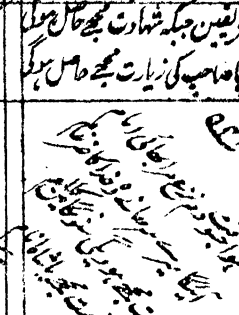

رو کے شبیر نے فرمایا کہ بھائی جاؤ
جلد جنت میں زیارت کو نبی کی جاؤ

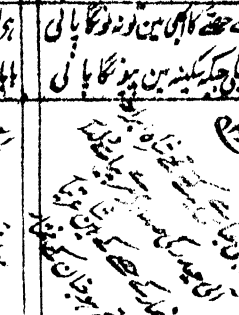

استغاثہ ہم ایجاد نہیں سنتے ہیں
ہیں تو سنتے ہیں فریاد نہیں سنتے ہیں

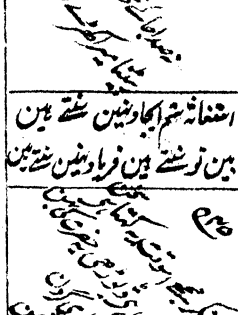

اس گھڑی چپکے کو تربہ تو آتا شبیر
جسقدر چاہیو تو مانی ارمانا شبیر

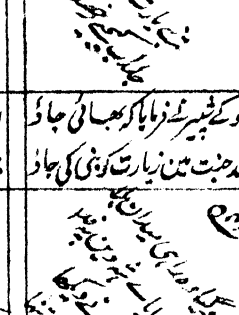

قتل جب شہ کو کیا فرقہ بدذہب نے
توڑی ہر آن کے یوں میرے یہ زینب نے

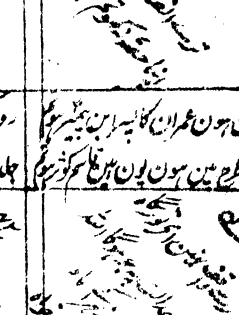

تنے کی ثمر ستمگر سے جو تقدیر سنی
آخری وقت کی ماں جائی نے بکبیر سنی

۴۴

اصف اس ضعف کے اے وائے ضعف کے اے وائے ضعف
اک کھڑی آن ہوں اک بیکس کی کلی آواز
جوں آواز عراق اور ہوا ایران کی چار
اب بھی کلام نہ ہیگا تم ظلم بار
یہ زبانی ہاری ہی اور ہی تقریر ہیں
ن خاموش نہ ہوں کس نہ ہیں

۴۵

جب بجز ہو اور رام ابن الام
مجھکو کوئی تو دلاسا کرو اے وارث خاتم
اپکے اہل حرم اولاد سے بچی نہ ہیگا
اور نہ ہیگا ہم دین نبی خیر انام
ہیں چھپاؤں اسے اگر نہ ہیگا کام
خل گر ہو گے جاوید اسلام کہاں

۴۶

ابن ہجا بروز نے دیوبند میں کہا
ام کلثوم سے بچل ہزاروں بن غزا
عف حلیمہ سے آئی ترکہ لاون میں صبا
ہیں یہ بھی کہ کریں ہم میں حضرت گویا
کیا کہوں لوٹ کے نے بچی نہ ہیگی
نگ سر جو ہوا لوٹ یا نہ ہیں

۴۷

نہیں انبیاء میں چکن زمانہ
ہو ناسب کو ہم نگیان بازار
د ابھی قتل نوگا مرا بیٹا بیمار
ای کے دم سے ہی احکام کا ہیگا کار
ہیں جو فضا ہے یہ میری طرح
دارث حیدر کرار کی طرح

۴۸

ہوگا بیٹا بھلا دین کا یہ سر کیونکر
ای کے وہ سطوت میں نہیں ہے ثانی
بھائی حضرت کے کہ تو ہے فرزند علی
دین قائم یہ رہا ہے یہ بنا رخ
ہے اقبال سبب رونق اسلام کا ہیگا
ہو کلاب تا یہ دم خشر سے نام کا ہیگا

۴۹

ہیں یہ کی بیٹی وہ ہیں شیر الام
ہو کے فرزند کی بیٹی ہے یہ جن دنیا کام
ہوئے حضرت سے اعداء دین کے خیام
کہ دیکھا کہ وہ ہوا ہی ہے ظلم تمام
صدقہ فرزند کی ہے شہزادی کا
نام ہے لیتے ہم مجھے نہ لاوی کا

۱۲۶

۱۲۶

۱۲۶

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

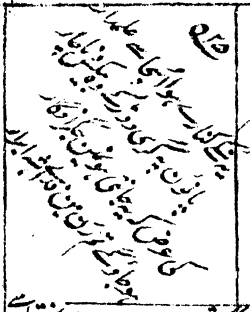

تم لیجیو کام ان کے مرد فرزند دن سے پہلے
کام آئین یہ زینب کے جگر بند دل سے پہلے

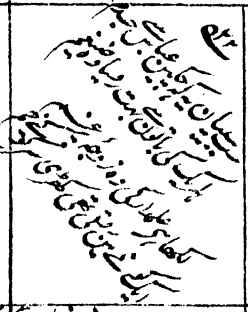

تھہرا رہا تھا سارا بدن ضبط فغان سے
کچھ بات بھی ہرگز نہ نکلتی تھی زبان سے

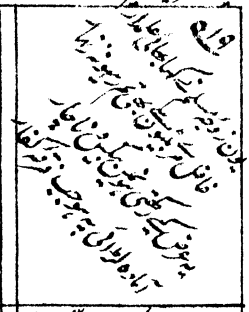

گھبرائی ہون اسدم مین اہی کی کچ دقلتی سے
کیونکر مین ادا ہون شہ مظلوم حق سے

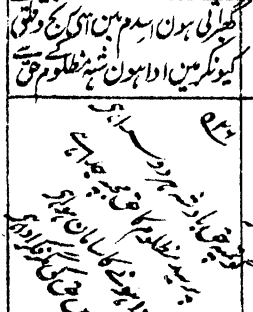

مانوس بہت شاہ مین اس ماہ عرب سے
خصت ہون کرین مرثیہ الفت کے سبب سے

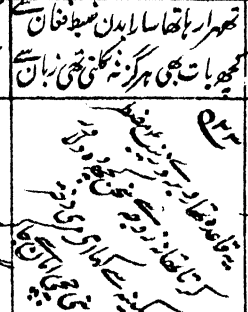

مین باندھے کمر خلد کے جانے پہ کھڑا ہون
گر کچھ اسے کہتا ہو تو مین سب سے جدا ہون

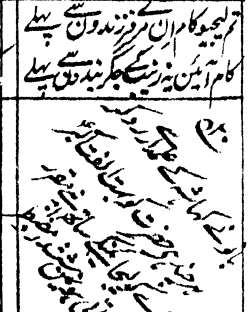

فرزند مرا قتل ہو گر راہ خدا مین
حاصل ہو قرب مجھے درگاہ خدا مین

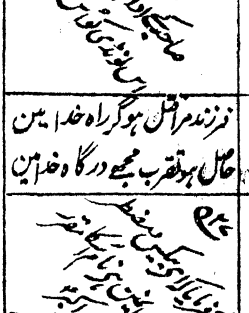

تسمت یہ کہان ویسے ہلال کے مرے مین
گنتے نہ کرون عرض پھر کس سے کرے مین

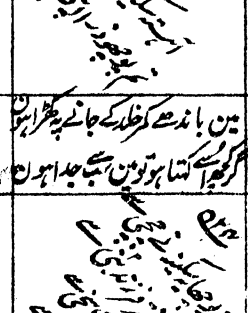

جو چاہتی ہی تو وہی قسمت مین لکھا ہی
خوش ہو کہ ترا لال شریک شہدا ہی

۲۹

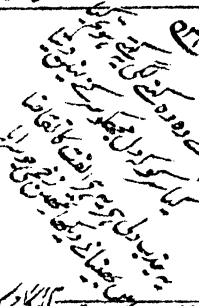

ہر ایک شقی سے تھا یہی قول شقی کا
سر کاٹ لو جلدی سے حسین ابن علی کا

۳۰

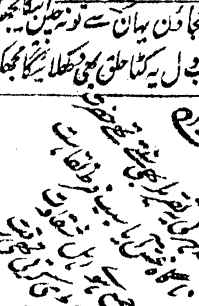

جنگاہ سے شاداں و فرحیں ہیں آئے
رخصت کو بہن سے شہ دیں خیمے میں آئے

۳۱

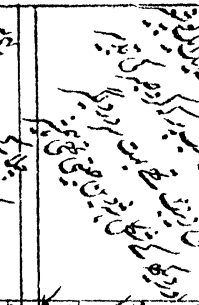

تھا صدقے فرون شاہ کو جو پیار سے کہتا
سر چھاتی سے لپٹاتے تھے ہر بار بہن کا

۳۲

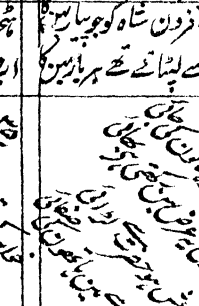

شہ بولے یہ گو شاق ہے مجھ خستہ جگر پر
پر میرا تعشق تمھیں لیجائیگا در پر

۳۳

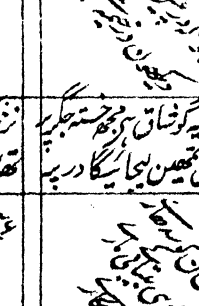

خنجر کا بھلا حلق پہ چلنا تو نہ دیکھو
سب دیکھ چکیں دم کا نکلنا تو نہ دیکھو

۳۴

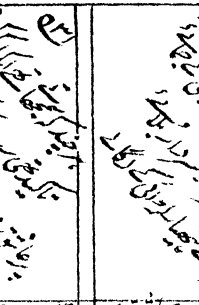

ہٹجاؤں یہاں سے تو نہ جینے پائیگا مجھکو
اب دل یہ کٹا حلق بھی کٹلائیگا مجھکو

۳۵

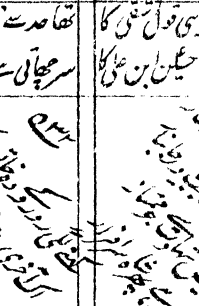

نزدیک تھا بلیس کا جگر درد سے پھٹجائے
تھا قصد ہی دوڑے بھائی سے لپٹ جائے

۳۶

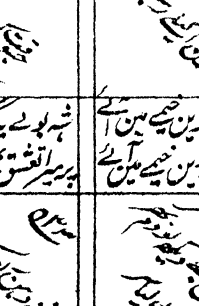

شہ غش میں تھے زینب دلگیر کھڑی تھی
کیا آل محمد پہ مصیبت کی گھڑی تھی

۳۸

کہا ہاں کہ جب خوشی سے رخصت کیا
تب میں یہ کہہ کے رونے لگی دیکھیں دل کا کام
ہوا جواب جب بدر سے ہمراہ کا نام
اب آگیا اس نفس کو درد کی آرام
ظلوم نے جھوٹ کا موجات سے جھوٹ
آخر مرے بچا نے کا سر سے کیا نہ کسی نے بچھوٹ

۳۹

مانی بچا نی نے جو اکبر کی جاں بخش دی
سر کٹتے کو دیکھ نہ خیمہ میں رہ سکی
پر کیا کروں مجبور تھی میں درد بھرے سے
درد صدمہ بیٹی فاطمہ جب کے اٹھ سے
بچھڑے مرے بچے فیض سے گئے امان سے لئے
سر تن سے جدا اکبر کا دیکھا بچھڑ دل سے

۴۰

جس کی تھی مدت سے جب سید حسن
بس ساتھ ہی دم تن سے نکلا بچا میرا
سو جان کی کر بیان میں نے تو یہ سب کچھ دیکھا
کہ یہ نہ کر دم نکلا مجھ زار و حسن کا
اور جانی بے حرمتی میں دن خیمہ میں آئی
پھر ہو نہ کر کیا کیا جلا یا لعین میں

۴۱

دل کا مضمون ہے یہ دعا مالک سے دلگیر
یہ شاہ بیشہ رہے یا حشمت و توقیر
تا حشر رہے ایسے صدا سا یہ شہ کا
اب یہ مرا التجا شہنشاہ زمان ہے
یا دولت عدو کا رہا م دو جہان ہے

۴۱

نظم اسکی اگلی نظم سے بہتر ضرور ہو
منصف کو شل تند مگر ضرور ہو

۴۲

سب نے کہا کہ حکم ہمارا نہ رد کرو
حال کہین مین بند نہ ہو یہ کد کرو

۴۳

اور اردو مان مجھے گیا بان
بہر کیف کرون تو کل آنے کی بات

۴۴

آخر کو زوجہ شہ کون و مکان ہوئی
زہرا کی وہ بہو نوامامون کی مان ہوئی

۴۵

رتبہ سنی کے قرب نے یہ دوسرا دیا
بابا کا مال راہ خدا مین لٹا دیا

۴۶

جو دو سخا یہ بنت پیمبر کی پالی ہی
اپنی کمائی راہ خدا مین لٹائی ہی

۴۷

نظم اسکی اگلی نظم سے بہتر ضرور ہو
منصف کو شل تند مگر ضرور ہو

۴۸

شیرین کو جیسا حضرت زہرا سے عشق تھا
شیرین کو یون بین بانو سے والہانہ عشق تھا

۴۹

شیرین کو پھر تو کام تھا کیا کیا بتائیے
بانو کی مادرانہ محبت جتائیے

۵۰

کہا دیکھنے سے آپکے فرصت ہوئی مجھے
گویا کہ فاطمہ کی زیارت ہوئی مجھے

۱۱۰

شیرین پہ ایک روز جو شہ نے نگاہ کی
تعریف کی امام نے جشم سیاہ کی

۱۱۱

شیرین کی شہ نے جب بلاغت کی داد دی
لکھنے لگی امام کی مدحت وہ خط کے بیچ

۱۱۲

شیرین جب کہ پیش شہ انس و جان گئی
امن امان کی شہ نے جو دی اس کو یہ سند

۱۱۳

بانو سے بولے آپ بانوں میں شیدا نہ کیوں کیا
شیرین کا رخت تم نے عروسانہ کیوں کیا

۱۱۴

انس نبی اس کنیز سے مجکو کمال تھا
شیرین کے عقد کا مجھے مدنظر خیال تھا

۱۱۵

شیرین کے عقد کا مجھے مدنظر خیال تھا
نائب نکاح کیوں پڑھے ہونے امام کے

۱۱۶

آزاد کردے سب کو وہ نار جہنم سے
امید وار ہوں یہی رب کریم سے

۱۱۷

لکھنے لگی امام کی مدحت وہ خط کے بیچ
شیرین تمہاری ندرہی اب تو غلام کی

۱۱۸

شیرین کا گھر بہشت میں آباد کر دیا
خالق کی راہ میں اسے آزاد کر دیا

۱۱۹

پھر وقت پہ ہیگی مرے انتظار میں
مشتاق میری ہوگی کھڑی رہگذار میں

۱۲۰

شیرین کے گلے میں کیا طوق زر نگار
شیرین کے گلے کا ہوا طوق زر نگار

۱۲۱

سنئے کچھ اور ہونگے تمہارے کفالع کے
مین صاحب

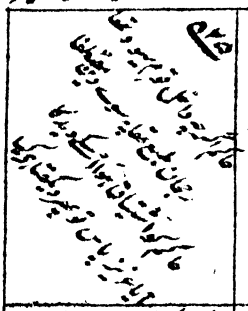

۱۹

شبیر ین کے وقت کو پہنچا تقریر چاہیے
مطلق نہ اور نیک مین تاخیر چاہیے

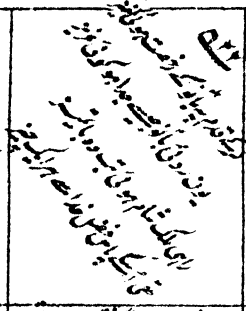

۲۰

بیٹھے تھے سب امیر جو دربار شام مین
سب نے کہا یہان کل ملک شام ہے
یان کا جو ہے رئیس عزیز اُسکا نام ہے

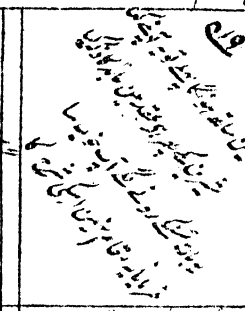

۲۱

حکم خدا ہی حکم شہ خاص و عام کا
ہین کر سکون عدول یہ کہنا امام کا

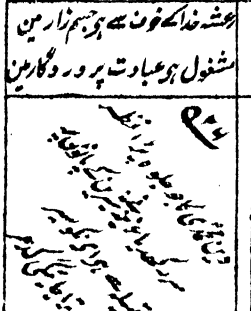

۲۲

بیمار بحر شہ الم مین گرفتار وہ نہ تھی
لونڈی تھی شاہزادی کی ناوارد وہ نہ تھی

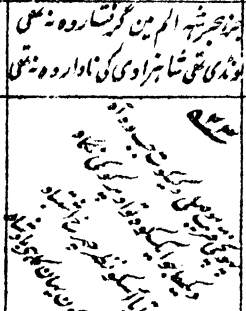

۲۳

دیکھا جو اُسکو نظر جو ہر ان مین شاد تھا
اُس قافلہ مین اُسکا کون ہمدم و یار تھا

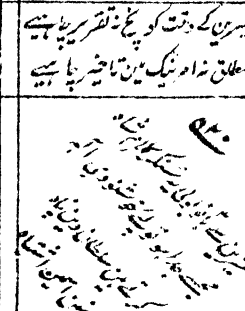

۲۴

پوچھا جو اُسکو نظر جو ہر ان مین شاد تھا
اُس قافلہ مین اُسکا کون ہمدم و یار تھا

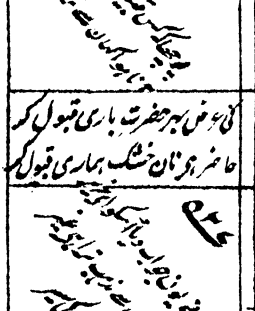

۲۵

عاشق خدا کے خوف سے ہی جسم زار مین
مشغول ہی عبادت پروردگار مین

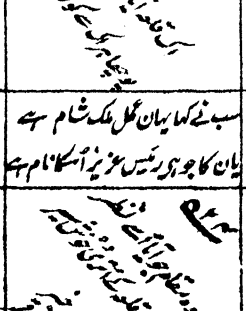

۲۶

کی عرض بہر حضرت باری قبول کر
حاضر ہی نان خشک ہماری قبول کر

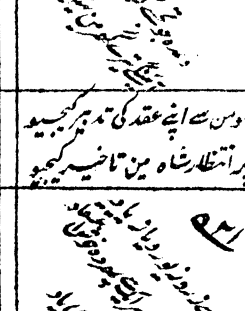

۲۷

ہمکو یقین ہی وہ کوئی مقبول رب کی ہی
پوشاک اُسکے جسم مین ملک عرب کی ہی

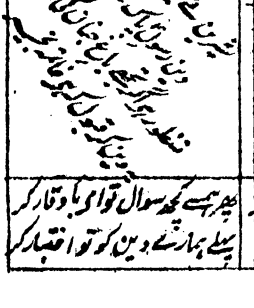

۲۸

پھر ہے کچھ سوال تو ای باوقار کر
پہلے ہمارے دین کو تو اختیار کر

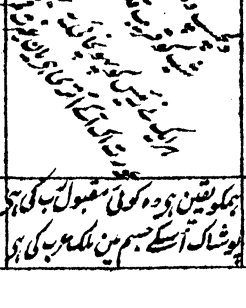

۲۹

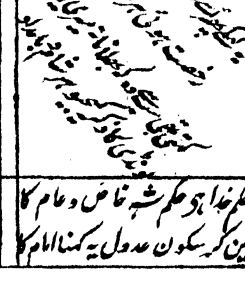

۲۸

جز دین حق نہیں مجھے کام آنے سے
تعبیر خواب راست ہوئی تیرے آنے سے

۲۹

بعد از حسن حسین سبھوں کا امام ہی
سبط رسول حق کا عجب فیض عام ہی

۳۰

بھولے تھا وہ سبط نبی کے فراق سے
آقا کا ذکر کرتا تھا کس اشتیاق سے

۳۱

خورسندی خدا و رسول انام کر
مجھسے نکاح اپنا تو اے نیکنام کر

۳۲

راضی تھے مجھسے گھر میں سدا نائب رسول
اگر پڑھینگے عقد مرا نائب رسول

۳۳

ہر آن آسکے ہونٹھوں پہ ذکر امام تھا
شیریں کے لب پہ زینب و بانو کا نام تھا

۳۴

بیتاب کیوں ہو مشکل دکھاینگے شاہ دین
صادق ہیں اپنے وعدے کے آئینگے شاہ دین

۳۵

بیٹوں پہ سر کٹے ہوے لشکر کے ساتھ ہیں
ایسے ہیں کچھ اسیر رسن جنکے ہاتھ ہیں

۳۶

کل شب کو خواب دیکھا ہی شبیر آئے ہیں
پھر دو بے خونین شہ دلگیر آئے ہیں

۲۱

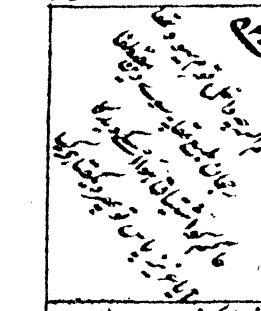

جبریں کے وقت کو پہنچ نہ تقریر پاہیے
مطلق نہ امر نیک مین تاخیر چاہیے

۲۲

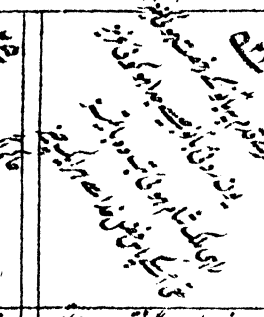

ہنرز حجر شہ الم مین گزر نثار وہ نہ تھی
بوندی تھی شاہزادی کی ناوارد وہ نہ تھی

۲۳

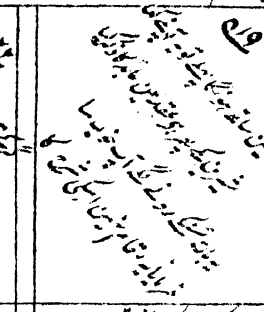

عشہ خدا کے خوف سے ہی جسم زار مین
مشغول ہی عبادت پروردگار مین

۲۰

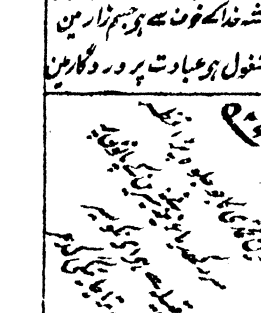

دوسں سے اپنے عقد کی تدبیر کیجیو
پر انتظار شاہ مین تاخیر کیجیو

۲۴

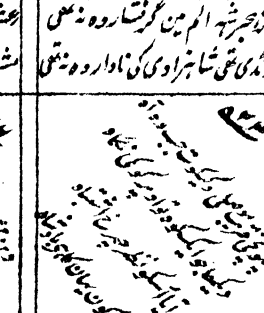

سب نے کہا یہان محل ملک شام ہے
یان کا جو ہی رئیس عزیز اسکا نام ہے

۲۵

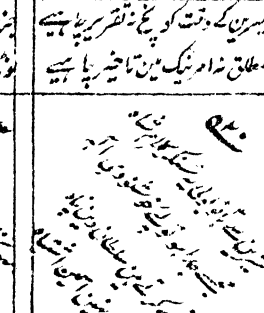

کی عرض بہر حضرت باری قبول کر
حاضر ہی نان خشک ہماری قبول کر

۲۱

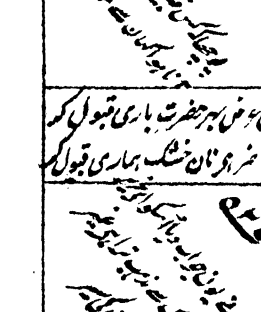

حکم خدا ہی حکم شہ خاص و عام کا
مین کر سکون عدو دل یہ کہنا امام کا

۲۴

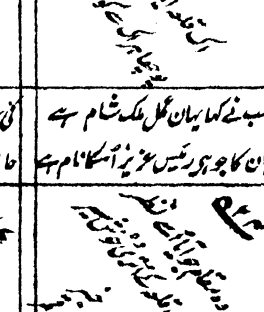

ہمکو یقین ہی وہ کوئی مقبول رب کی ہی
پوشاک اسکے جسم مین ملک عرب کی ہی

۲۶

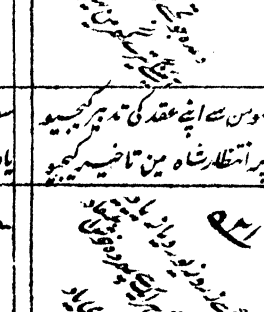

پھر ہے تجھ سوال تو اے باوقار کر
پہلے ہمارے دین کو تو اختیار کر

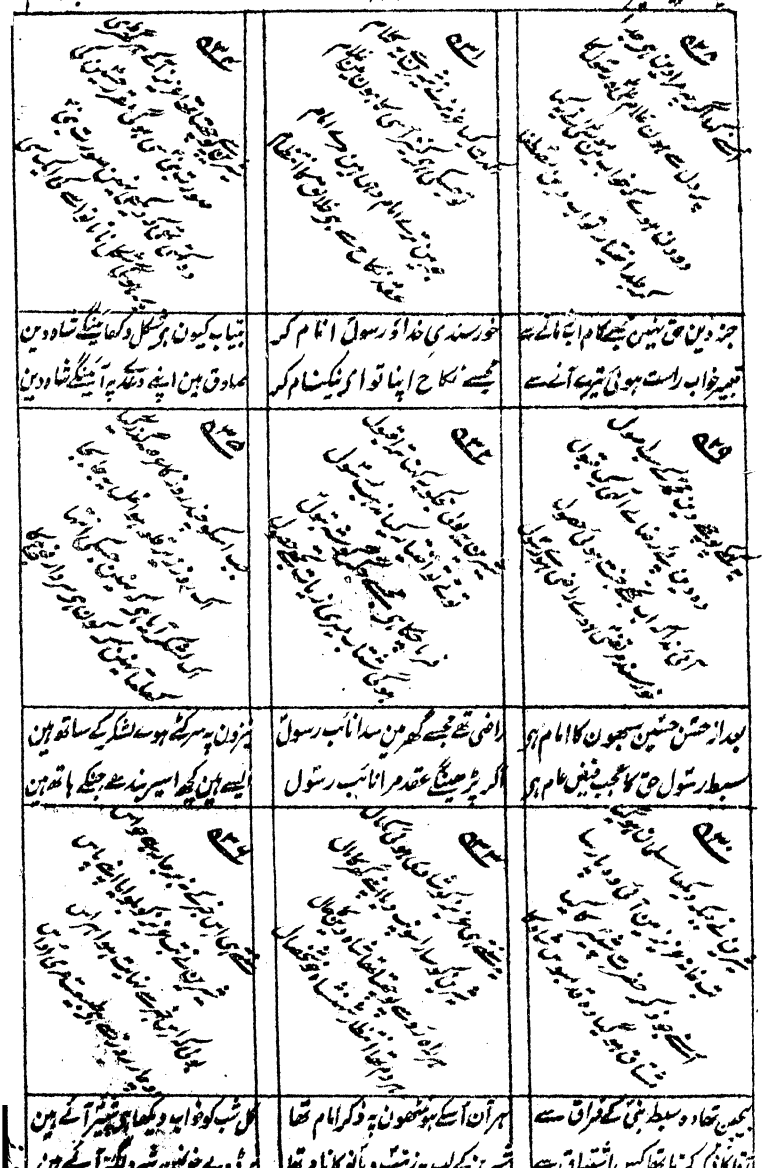

۳۵
جز دین حق نہیں تجھے کام آنے والے
خورسندی خدا و رسول انام کر
تعبیر خواب راست ہوئی تیرے آنے سے
بیتاب کیوں ہو مشکل دکھائینگے شاہ دین

۳۶
بعد از حسن حسین سجون کا امام ہی
راضی تھے مجھ سے گھر میں سدا نائب رسول
سبط رسول حق کا عجب فیض عام ہی
اگر پڑھینگے عقد مرا نائب رسول

۳۷
بیکس ہمارا دیکھ کے سب اہل بیت رو
ہر آن آسکے ہونٹھوں پہ ذکر امام تھا
بیکس تھا وہ سبط نبی کے فراق سے
شیریں کے لب پہ زینب و بانو کا نام تھا

۳۸
کل شب کو خواب دیکھا ہے شبیر آئے ہین
پر ڈوبے خونین شہ دلگیر آئے ہین

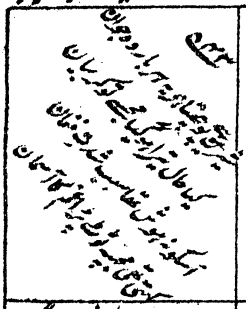

حضرت کے انتظار میں میں بیقرار تھی
ان روز و ن انکے آنے کی امید تھی

آب و طعام یا کوئی لیکر لباس جائے
یوں حکم ہو کہ وہ نہ اسیروں کے پاس جائے

مخزون الم سے میرا دل شاد ہو گیا
بی بی کا گھر بسا ہوا برباد ہو گیا

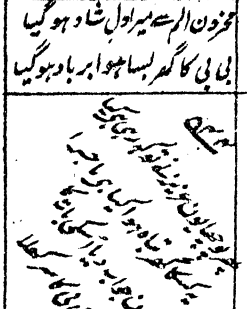

جو عورتیں ہیں بال پڑے منھ پہ سب کے ہیں
ان سرکٹوں میں طور سے بال عرب کے ہیں

کچھ شک ہو اسکے دل میں اسے دیکھ آنے دو
لہذا اسکو پاس اسیروں کے جانے دو

یہ گھر بھرا ہوا میں چھوڑ آئی تھی

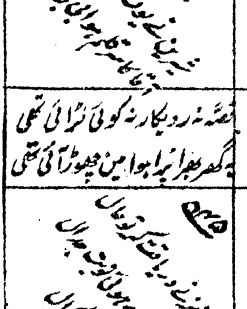

پر تا نہ کہتا ہوں نہ وہاں بے نقاب چل
چلتا ہوں میں بھی ساتھ مگر تو شتاب چل

تغیر اسکا حال جو اس آن ہو گیا
اسکو غریب دیکھ کے حیران ہو گیا

بسطح ہو گا گھر میں انھیں لیچلونگی میں
بی بی سے ہمکلام نہ بلوے میں ہونگی میں

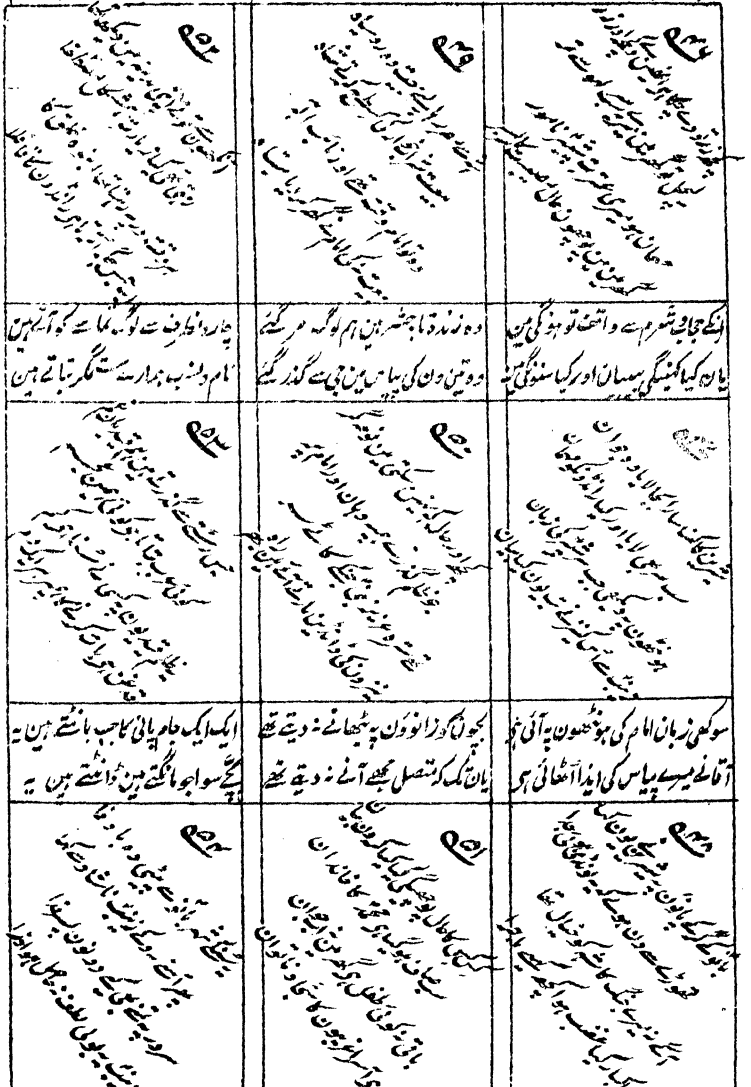

۵۵

جب شہ کا سر سنان عدو سے اُتار لیو
قصر بتولی غریبہ سے اُس دل ملول کی

تیری تمھاری بگڑ گئی حال تباہ میں

۵۶

جب شہ کا سر سنان عدو سے اُتار لیو
کرے زیارت آکے شبیہ رسولؐ کی

اِس لونڈی کو نہ یاد کیا اپنے بیاہ میں

۵۷

جب شہ کا سر سنان عدو سے اُتار لیو
قمری کی تسکل مہتکی نہ پتھرائی آنکھ تھی

ملوے میں سرمہ بنہ ہی اس بنت شاہ کا

۵۸

جب شہ کا سر سنان عدو سے اُتار لیو
دیکھا جو چشم غور سے شرمائی آنکھ تھی

نہ اوڑھنی ہی سر پہ نہ مقنع ہی سیاہ کا

۵۹

حضرت کا سر کٹا ہوا جانیگا ستام کو
پانی پلا سکا نہ جو بنت حسینؑ کو

پائی نہ چھاؤں یہ کہیں زمیں کا نہ آسمان

۶۰

مین کسطرح سمجھتی بھلا اس کلام کو
شرما یا ہی یہ دیکھ کے اُس نورعین کو

سایہ مین اسکے کوئی سما کس نہ سکیگی

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

کچھ روز دن کے دیکھ تم قید خانے کا
تجکو تھا چاؤ فاطمہ کے ساتھ جانے کا

ہر گز خوشی نہ ہوگی جو چھوٹی بہن اپنی
جوڑے کے بدلے دے کوئی رخصت کہن اپنی

درپیش تھا مکلو جمع اہل غرور رہے
لونڈی کا ساتھ ہونا نہ ایسے ضرور رہے

شادی کی صبح کیا کہوں کیونکر ہوئی سحر
جانے محافہ ننگے شتر پر ہوئی سوار

کیسی دولھن بنی کسی نے دولھن کہا
جسنے پکارا رانڈ ہے ای بن کہا

یہ صدق دل سے دین خدا میں آیا ہے
حضرت کا نام سنتے ہی اسلام لایا ہے

لاشہ لٹا کے گھر سے تہ بحر و بر گئے
ہاتھ اسکے دونوں خونسے دولھا کے بھر گئے

اپنی بہن کے پاس رہی ہر مقام میں
کچھ روز دن ساتھ دیگی یہ زندان شام میں

حضرت کے انتظار میں تھی دلفگار بی بی
آنا کے عقد پڑھنے کی اسیدوار تھی

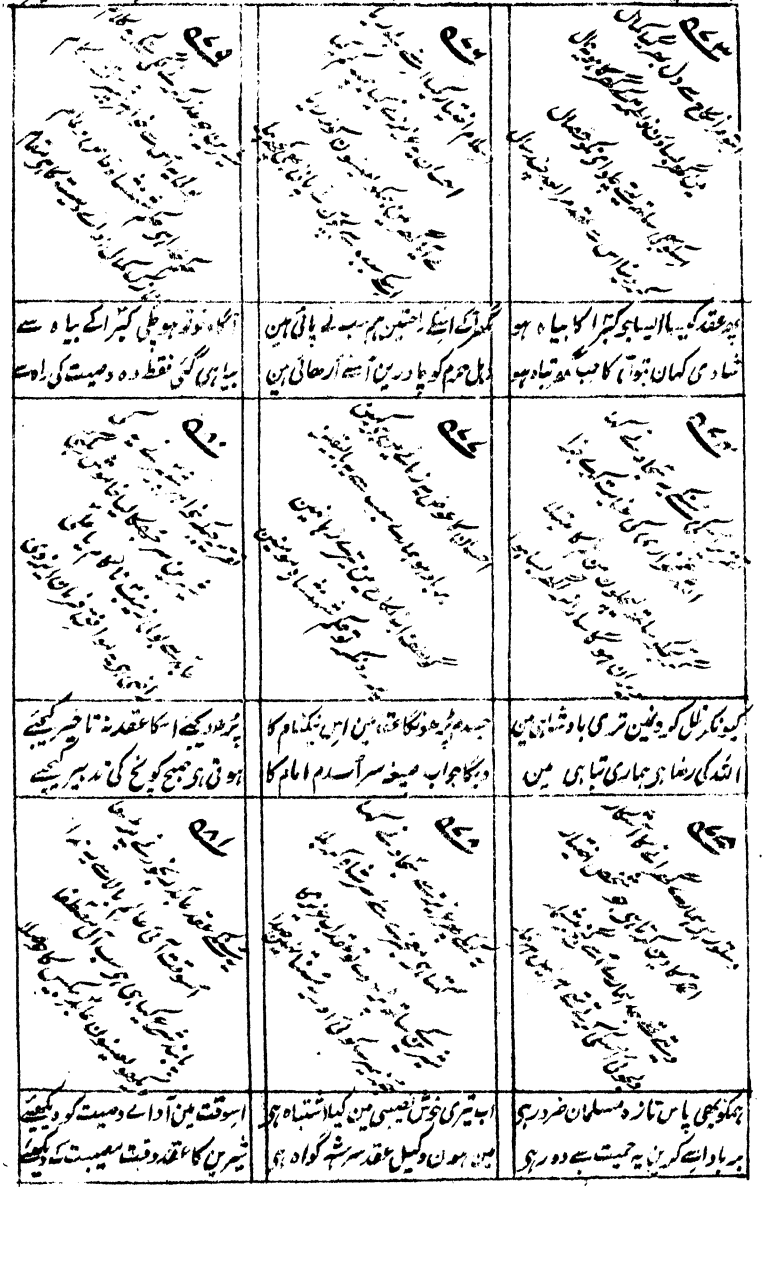

۵۵۱

دیگر اگے ہیں نظیر نے کہا تم
جسطرح سے وہ شاہ کو وہ مبتلا ہے کم

کہ عرض یوں تمام ہے یا شاہ با کرم
جز آپکے امام کے منہ کو کہے الم

جو میری دوستی ہے سو ہے یا شہ نبا ہو تم
مشکل میں میں ایسے ہوں مشکل کشا ہو تم

۵۵۲

کہتی تھی ہر زمان وہ محزون و بیقرار
شیریں کی بات شہر میں ہوتی نہ زینہار

سر سے بجھوں کے چادر ظلم نہ لیں اتار کہ
پھر منہ پہ پڑ گیا یا سر شاہ نامدار

شیریں یہ کہتی تھی کہ بس کر بلا چلے
ویران گھر سے ہو کے مرا شہر اب چلے

۵۵۳

اٹھارہ سن بچے کہ جو تھے اسکے صلبی
اکبر کہ جو تھا ان میں بڑا اور علی بھی

ہدیہ کے طور میں نہ ہوئی چادر اک کو دی
ہدیہ بھی بھیجتا ہے مسلمانوں سے کوئی

اس سے زیادہ ظلم ہوا ہے یہ گم نہ کر
زینب کو بھیجے ساتھ دو بیٹے ستم نہ کر

۵۵۴

شیریں کا ہاتھ ہو چکا جسم و جگر پگاہ
تب خانہ زاد میں در آ کے رو سیاہ

چھینیں ردائیں بانو کی بانو سے خادموں نے آہ
شیریں پکار کی کہ کرو اور شیون الو

اکبر کا سر ہے نیزے پہ میری جہاں آئی ہے
شہزادیوں کو چادریں میں نے اوڑھائی ہیں

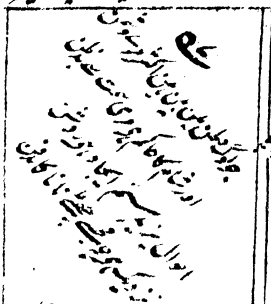

سب راہ عدالت کی طرف تیز قدم ہیں
تم ہو کہ دنیدار بہت حلق میں کم ہیں

دلوا چکا ہو زہر برت بھائی حسن کو
اغلب ہی کہ مجھ سے بھی وہ چھڑوا کے دھن کو

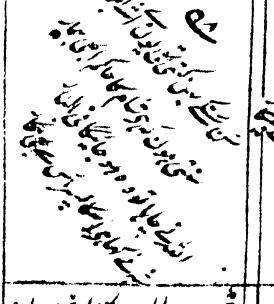

نائب مجھے احمد کا نہیں جانتے ظالم
کہنا مرا زنہار نہیں مانتے ظالم

دشمن وہ مرا باپ سے بھی بانٹے سوا ہی
وہ فال سادات ہی مردود خدا ہی

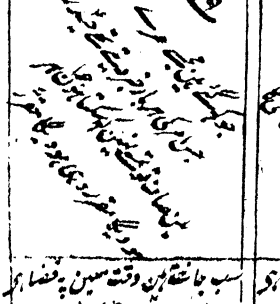

ہر لحظہ یہی میرے تفکر کا سبب ہی
ہر وقت یہی میرے تکدر کا سبب ہی

سب جانتے ہیں وقت معین پہ قضا ہی
اندیشہ بیکار ہی مری قشوئش بیجا ہی

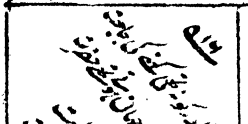

موقوف سلامت کی رہائی ہو مجھی پر
اب گھر میں مرے غم ترائی ہو مجھی پر

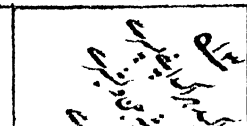

شکر تھے یہ کیا سخن اوزار و حزیں ہی
ہشیاری کا کچھ کام مدینہ میں نہیں ہی

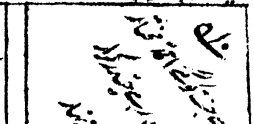

اس ظل خدا سے نہ جدا رہتا تھا عباس
سایہ کی طرح ساتھ سدا رہتا تھا عباس

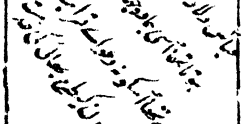

جسوقت یہ گلشن خبر پاتے تھے دیندار
واں شاہ کے مجرے کے لیے آتے تھے دیندار

حضرت ہیں چلے بارگہ خیر البشر میں
ہمراہ ہوا در بانده تو تلوار کمر میں

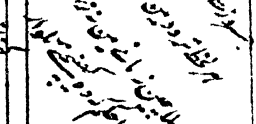

اس شخص نے جب شاہ کو مجرا کیا آکر
ہنکیر کہی شاہ نے گردن کو جھکا کر

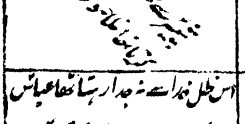

تو چھوٹے تھے ہمیار نکاؤ مرے پیارو
ہمراہ مرے بھائی کے جاؤ مرے پیارو

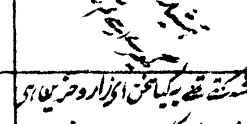

بس جاؤ نہاب فاطمہ کے لال کے ہمراہ
جانا نہ کہیں کھیلنے اطفال کے ہمراہ

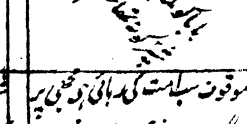

نزدیک اب آئی اجل سبط نبی کی ہی
منظور مجھی سے آج بیعت طلبی ہی

۲۱۹

حضرت کا عدو رجائم مردود روسیاہ ہی
کہیے تو صلاح آپکی اس امر مین کیا ہی

۲۲۰

جان روئنگا سیلانہ مرا ہوگا برادر
جو کچھ کہ ہی قسمت مین لکھا ہوگا برادر

۲۲۱

احمد کا نواسا ہون مین بیٹا ہون علی کا
وہ مجھسے نہوگا جو ارادہ ہی شقی کا

۲۲۲

جوحق پہ ہی مطلق نہین ڈرتا وہ اجل سے
ہون سر پہ کفن باندھے ہوے رزم مین نکلا

۲۲۳

اسکے نہ قدم عرصہ ہیجا سے ہٹینگے
مبتو کی سرا اس شاہ کے قدمون پہ گیرینگے

۲۲۴

واللہ الو العزم حسین ابن علی ہی
فرمان خدا اسکو ہی ارشاد نبی ہی

۲۲۵

یہ وقت نہ ہرگز ترے ہاتھ آئیگا آخر
پچھتائیگا پچھتائیگا پچھتائیگا آخر

۴۳۸

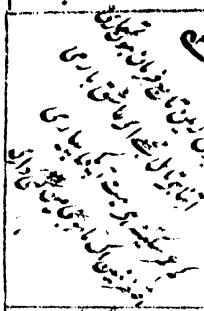

آیا یہ نظر زینب ناشاد و حزین کو
تشویش ہی کچھ آج نہایت شہ دین کو

۴۳۹

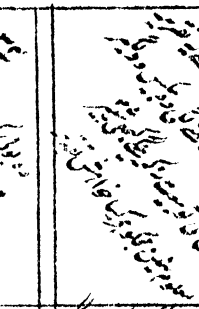

وہ بولے نہ شہ بیعت گمراہ کریں گے
اغلب ہی کہ ترک اپنا وطن شاہ کریں گے

۴۴۰

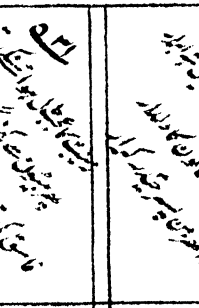

یہ نوکر و اہل حرم طفل کی گود کے پالے
ہاں اصغر معصوم کی پالنہ تو نہ لے

۴۴۱

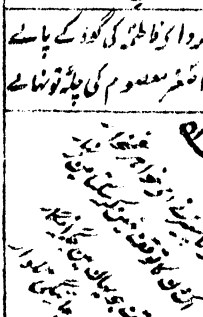

فرزند دون سے بولی کہ سبب آج یہ کیا ہی
مامون کو تمہارے غم و اندوہ سوا ہی

۴۴۲

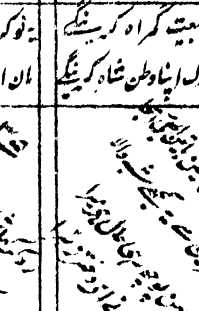

آفت سے تمہین سانسا ہی مجکو اجل سے
یہ معرکہ بھی کم نہین صفین و جمل سے

۴۴۳

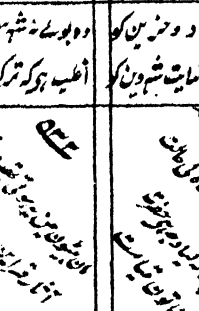

جلدی چلو کچھ مفسدہ برپا نہ یہان ہو
نانا کے مدینہ مین نہ خون میرا روان ہو

۴۴۴

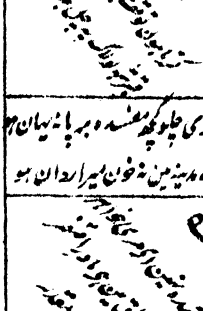

ہنیار کی واں آئی تھی نوبت شہ دین سے
اسدم ہین مشوش شہ دین آئے وہین سے

۴۴۵

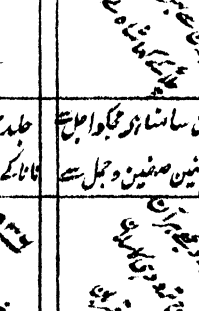

گھر چھوڑو ارادہ کرو فردوس کے گھر کا
سامان درست اب کرو عقبی کے سفر کا

۴۴۶

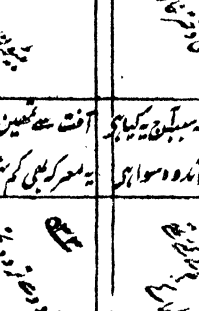

القصہ کسی طرح مین یان وہ نہین سکتا
جو جو کہ وہان ہوگا وہ سب کہ نہین سکتا

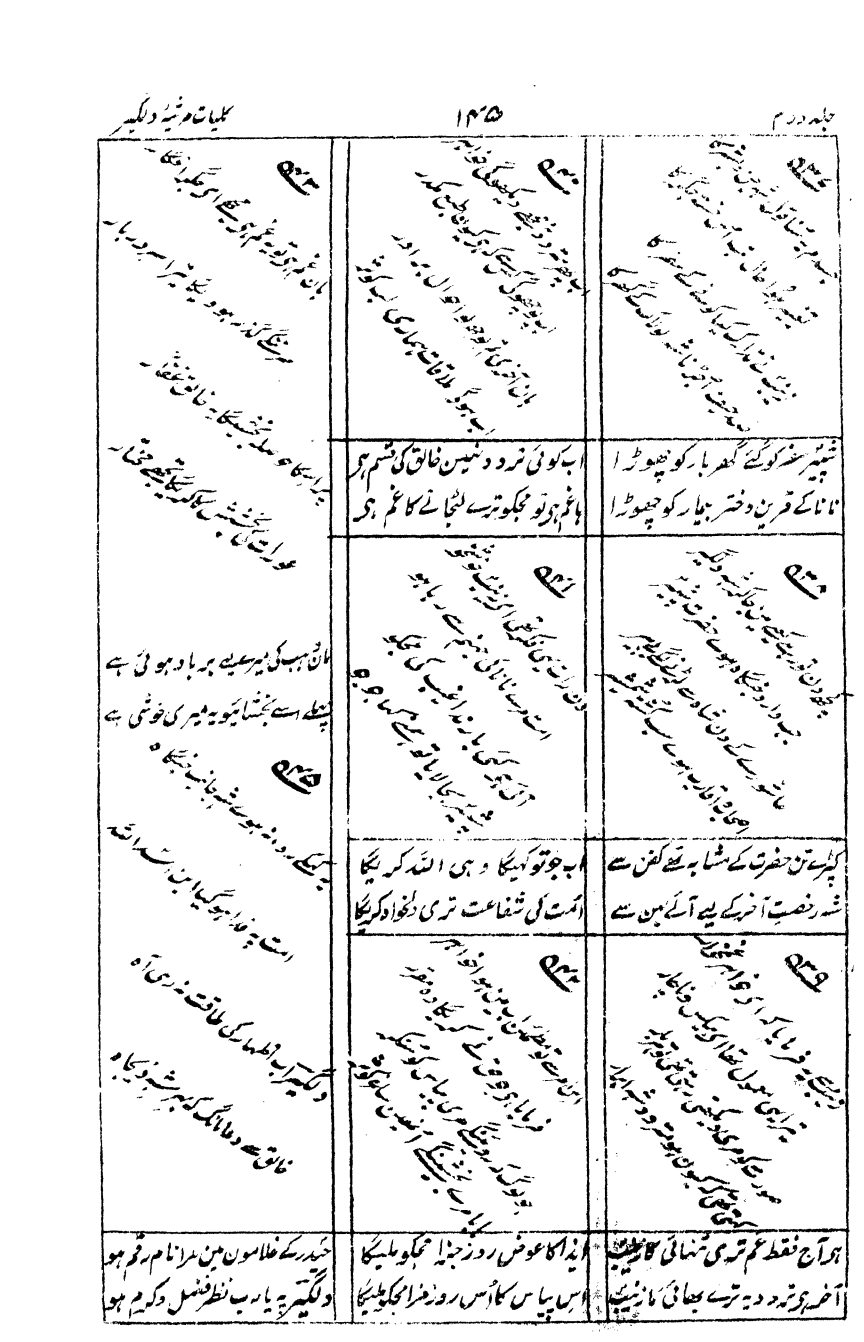

ہو آج فقط غم تری تنہائی کا مذہب
آخر ہی ترا دیہ ترے بھائی کا مذہب

ہے اپنے پیمبر کی خوشی اس کی خوشی ہے
جس نے کہ ترے بھائی کو بھائی کہا دل سے

ہے آج ترا بھائی ترا ہمدرد و مددگار
ہے آج ترا بھائی ترا یار و مددگار

ہے آج ترا بھائی ترا یار

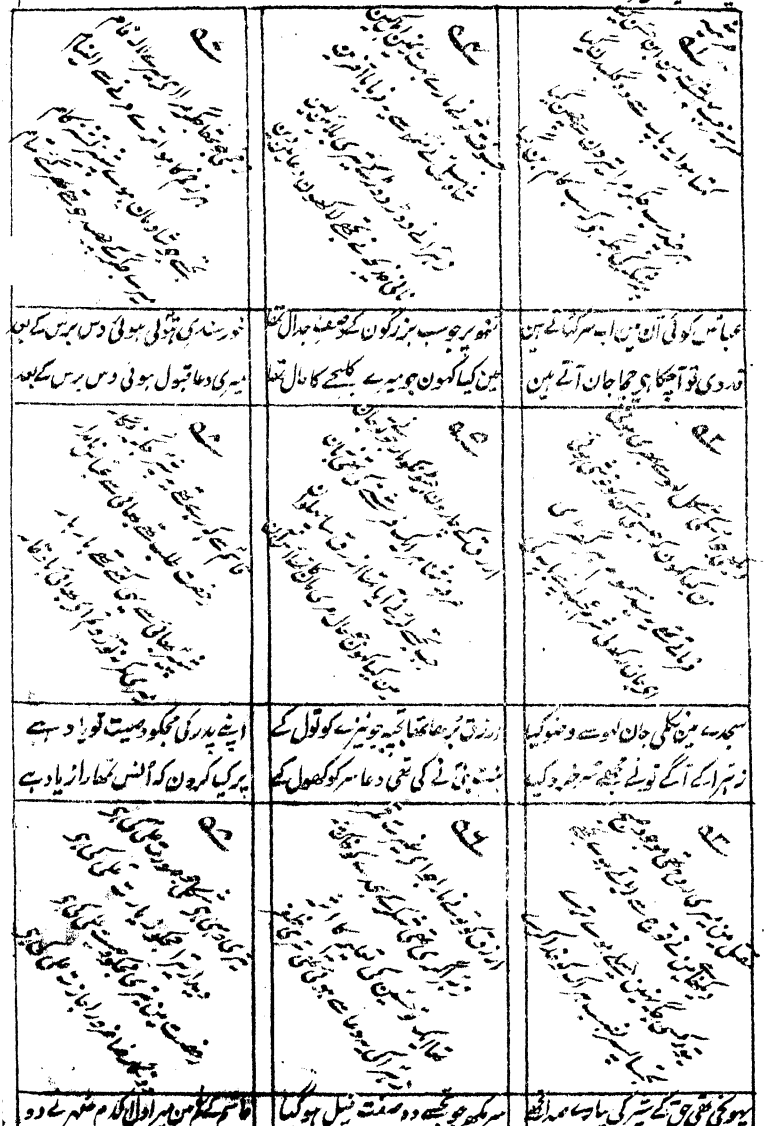

۱۰

ظاہر ہی سب پہ دولتِ غیر الساہی وہ
کہنا روا ہی کہ نہ ہمرا کی جاہی وہ

۱۱

مجھسے بہت بلا ہوا وہ خود سال ہی
باتیں سے بھی سوا مجھے اسکا خیال ہی

۱۲

پریشک لیکے تیری سوے نہر جاتا ہوں
تقدیر ہی جو راست تو پانی بھر آتا ہوں

۱۳

باندھے کمر جو بیٹیگی بچان جائیگی
بچی کی جان جائیگی گر جان جائیگی

۱۴

بینیوں کی اشارون سے میری بلائین لیں
لازم ہی دل ہی دل مین مجھے وہ دعائین دیں

۱۵

آس پیاری کو ابھی سے نہ آگاہ کیجیو
جو بعد میرے بن پدر سدہ آہ کیجیو

۱۶

قاسم کہ غم مین جان کو کھوتی ہین بیبیان
کیرا کو ایک بیچ مین روتی ہین بیبیان

۱۷

کچھ عرض کرلون پہلے مین ہمشیر شاہ سے
پھر باتین کچھ کرون نگاہین اس نگاہ سے

۱۸

غلبات درد سے جو کے نشتر بغل مین
ظاہر ہی یہ کہ آوے ہی دم اب اجل مین

عباس نے جو شکل پہ اسکی نگاہ کی
آنسو بھر آئے آنکھوں مین اور دل آہ کی

اب سنگ غم ہی اور مری چھاتی سی چھاتی ہی
ایسی بھی سخت جان کو کہین موت آتی ہی

مین سو پنے کو تھا یا ہون اس لالہ فام کو
تم پال لینا چھوٹے اس اپنے غلام کو

کچھ میری سن گئے نہ چچا اپنی کہہ گئے
کیا کیا کہون کہ جو مجھے ارمان رہ گئے

تھا یہ تو حال آپکے شیر ترائی مین سو رہا
شانے کٹا کے شیر ترائی مین سو رہا

عمون کو مشک پیتے ہی گھبرا کے رہ گئی
لوگ زبان پہ میرے قسم آکے رہ گئی

۱۰۴

گھوڑوں کے پھرنے آنے کی دی آکر خبر
جلد یقین قضا نے ہر ایک سپاہ کے
زہرہ کے جگر کو ہوئی حضرت کو بیم
کیا ہی بڑی نصیبوں کی جلد دیکھا ہے
کہہ کر چلی چلی میں باتوں میں آ گئی

۱۰۵

آیا بلا جب بیٹے پہ دو دو بسر گئی
اور آنسو بھر کے آنکھوں میں بہہ پڑی
اس دم میں اپنے دل میں یہ بات کہتی تھی
وہ اکبر فرقت نما کہ ہے بے وری
اب بھی بچا لے جا سے بچھڑا ہوا تھا
رو رو کے ماں کا منہ میری صدا کو تکتا رہا

۱۰۶

جاتا رہا قریب گئے جب برس چپ
اور سونپا اکبر کو چھوا سا دہ اپنا دلربا
اک دم کو دیر اماں کی وقت ہوتا تھا
تھا اس لیے بہانہ اس کو نہ بیٹھ کہا
کوئی دم میں آ نہ فرما کے چپ
کہہ کر چلی جہاں سے بہلا کے چپ

۱۰۷

بہلا نے آنکھ یا تعاقب خرد سپاہ
کہتا تھا اختیار کر دو فرش راہ شاہ
جاں سے اچھل گئے تھے پیمبر دین پناہ
لو کیا کہا کہ کاہنڈا ہوا اب آہ
عباس شہ کو چھوڑ کے جاں دل تھا
وہ جاتا ہے خیال دو اس عیال تھا

۱۰۸

بیٹھا کہ رہی تھی وہ آفت کی بتلا
اہل حرم کا گرد علم کے ہجوم تھا
اکبر سے روکے حضرت شہ نے کہا
سانس سے یہ رکھ کے کھیلو بیٹھے سے تو ذرا
بیشکل محفظ علم ہے بیکس
دیکھو یہ وہ امانت اکبر ہے بیکس

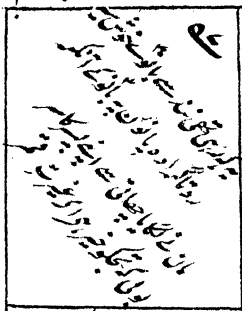

جب ماں نے سامنے وہ اسیر اجل گیا
جھوٹھوں کہوں جو جانے کو اس تشنہ کام سے
روتا ہے یہ بعید دلیروں کی شان سے

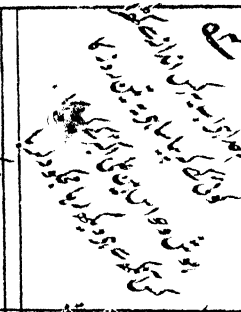

پانو کا اسکو دیکھتے ہی دم نکل گیا
جاتے ہی یہ دوچار ہوا فوج شام سے
پانوؤں پہ گرتے کیا ہو کہو کچھ زبان سے

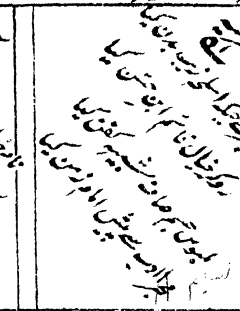

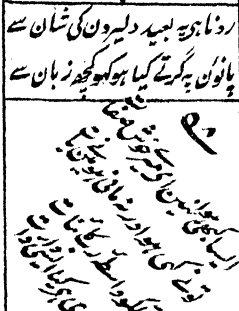

تیاری اب شبیہ پیمبر کی دیکھیے
سج دھج تو اس گھڑی کی دلبر کی دیکھیے

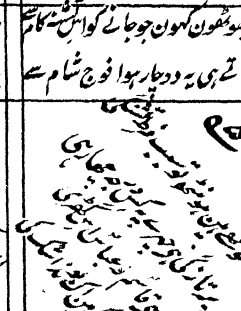

اللہ اسکو کیا ہی شجاعت کا پاس ہے
سمجھے نہ کوئی جنگ سے اسکو ہراس ہے

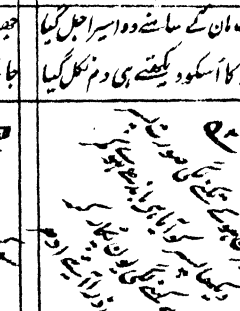

اسدم بت طلق ہے جو اسے نہیں کہیں
دشمن نے کوئی جرم کہا تو نہیں تمہیں

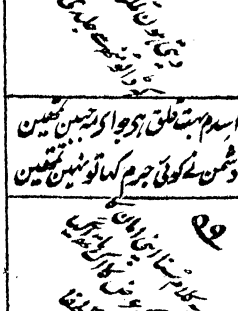

سر کی ردا بھی اب نہیں مجھسے سنبھلتی ہے
کچھ بات منھ سے کہتی ہوں اور کچھ نکلتی ہے

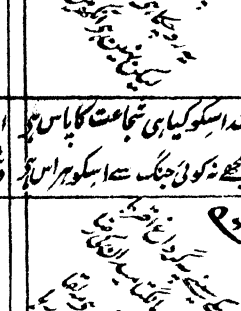

دل کہتا ہے کہ بیٹے کا تو امتحان کر
رہ جا کہ کیا یہ کہتا ہے نزدیک جان کر

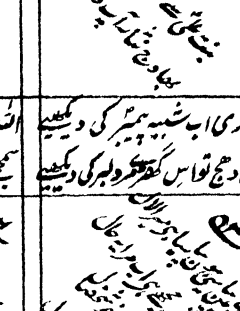

قربان شاہ دیں کے ہوا لال کہہ دیا
بیٹا جوان ابھی نہیں شہ پر فدا ہوا

۱۰

[illegible]

بانو یہ بولی خیر نہ آنسو بہاؤ تم
اماں نثار جاوے مری جان جاؤ تم

۱۱

[illegible]

مرنے کو ورن مین میری رضا سے چلے ہین یہ
لیکن سبھی خلق ہی کہ پیاسے چلے ہین یہ

۱۲

[illegible]

جو کہتا ہو وہ اسکو دلاتے ضرور ہین
پانی دم اخیر پلاتے ضرور ہین

۱۳

[illegible]

اتنا بھی دست رس نہین مجھ دل ملول کو
پانی پلاکے بھیجون شبیہ رسول کو

۱۴

[illegible]

حضرت کے پیارے جیسے وہ سب تھے وہی حسین
ہی یہ زیادتی کہ شبیہ نبی ہون مین

۱۵

[illegible]

پانی یہ خلد مین بھی نہ جاکر پینگے شاہ
سب سونون کو پانی پلاکر پینگے شاہ

۱۶

[illegible]

تو فیر مصطفے کی ہر اک سے زیادہ ہی
سب سے لڑون زیادہ مرایہ ارادہ ہی

۱۷

[illegible]

جی کے عوض بھی دخل نہین ہاتھ آئے آب
ہان آب تیز و تیزہ ہی جاری کیا ئے آب

۱۸

[illegible]

کرتا ہون بار بار جو مین عرض آپ سے
مجکو کرو رخصت تم میرے باپ سے

۲۹

روکر پھوپھی بھی آخر پہر جان کھوئیگی
ماں کی فقط رضا تمہیں کافی نہ ہوئیگی

۳۰

صدقے کیا ہر اک پسر تشنہ کام کو
شہ پر خدا کرے نہ کیا مجھ غلام کو

۳۱

بیٹوں کے اٹھ جانے کا کچھ مجکو غم نہیں
لیکن ترا فراق قیامت سے کم نہیں

۳۲

ہر آن ناز اٹھاتے ہیں اسکے ملائکہ ترے
آگے ہوئی نہ بیٹیوں سے ہرگز سوا ترے

۳۳

اسوقت کا قلق مرے کیونکر بجا نہیں
میرے تو دفن کرنے کو کوئی رہا نہیں

۳۴

یہ جا خیال تربت و دفن و نماز ہے
پیارا کیا ہی جسنے وہی کارساز ہے

۳۵

مجکو جو ہو خیال وہ امر محال ہے
خالق وہی کرے کہ جو تمکو خیال ہے

۳۶

پورا ارادہ اپنا تم اے دلربا کرو
سر اپنا پائے سبط نبی پر فدا کرو

۳۷

پھر بولا پانی دوگے جو مجھ دل ملول کو
گویا کہ تمنے پانی پلایا رسول کو

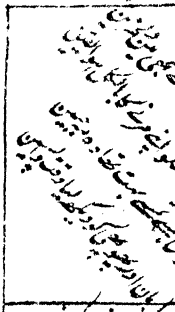

مین نے ہر قدم لعینون پہ حجت تمام کی
پروا ہو ظالمون کسے پانی کے جام کی

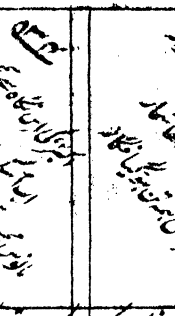

نیزہ لگا جو سینہ پہ اکبر نے آہ کی
گردن کو پھیر کر سوے خیمہ نگاہ کی

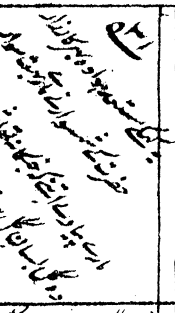

کہتی ہو تم بجا کہ نہین اسکی خیر ہے
اسدم ہے دمبدم مرا احوال غیر ہے

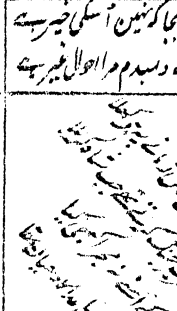

سایل جو تجھسے پانی کا اکبر اس آن تھا
ایمان کا تمھارے فقط امتحان تھا

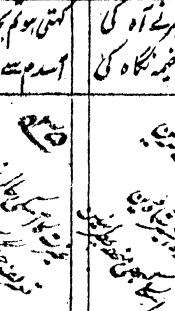

ایدھا بھی تیرے لال کا کام آخر اب ہوا
دیکھا تو منھ پھرا کے کوئی تو سبب ہوا

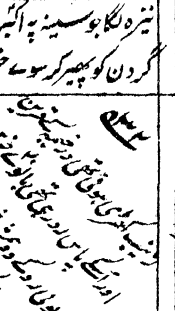

فجر آگیا نہ پھیر کے منھ اس خیال سے
اکبر نے منھ پھیرا لیا دشت قتال سے

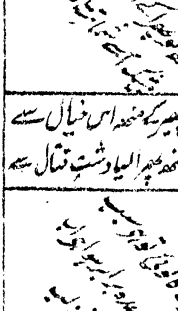

حجت تمام کرنے کو میرا سوال تھا
اسدم مین پینا پانی یہ بیجا خیال تھا

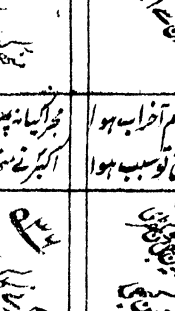

مان بولی جس گھڑی سے یہ محو نبرد ہے
اسدم زیادہ میرے کلیجہ مین درد ہے

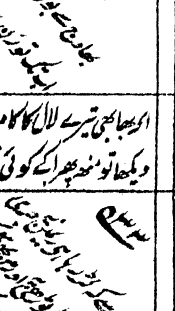

قتل اسطح کا جب سپہ جمین ہوا
شہ کے بھی سر کٹانے کا محکم یقین ہوا

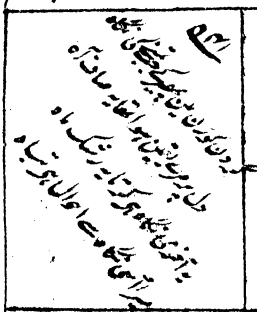

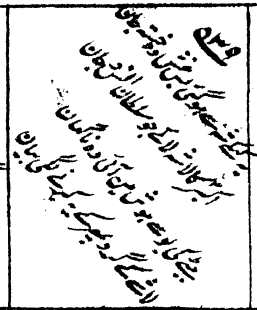

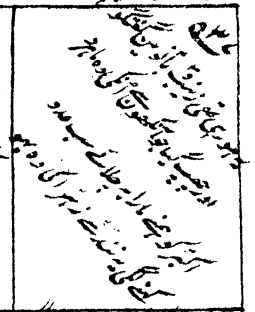

لو ٹھیک نشانے سارا ادھیان ہو گیا
پہلے تو زخم سینے کا ثابت نہیں ہوا

تنہ پر ہے کوئی تیر نہ بلا چھوڑے جلد
جب اشقیا پکارے تو مجکو یقین ہوا

انجام آخر اس دلیر کا اس آن ہو گیا
اکبر کا جسکو دینا ہو پر سادہ آئے جلد

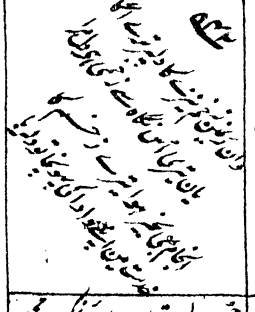

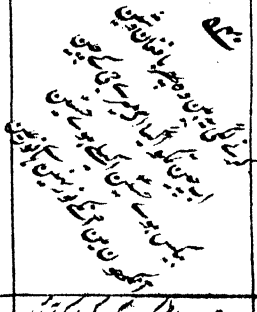

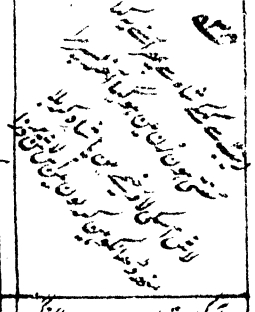

بعد آپکے میں قید مصیبت میں جاؤنگی
ہر ہر قدم پہ ٹھوکریں کھا کھا کے آئے ہیں

حسن ملیح تیرا ہی جائے نمک مجھے
اکبر پہ پھر میں بین کی فرصت نہ پاؤنگی

شبیر تجکو کیسی خرابی سے لائے ہیں
زخم جگر رولائیگا محشر تلک مجھے

۵۴۳

اس بین سے پھر آگیا غش اسکو ناگہان
لاشہ اٹھا کے لیگئے شاہنشہ زمان

جسطرح ذبح رن میں ہوے شاہ تشنہ کان
دلگیر اس بیان کی طاقت مجھے کہان

ہر دم دعا سی ہو خدائے قدیر سے
آنکھیں ملوں در شبہ گردوں سریر سے

۱

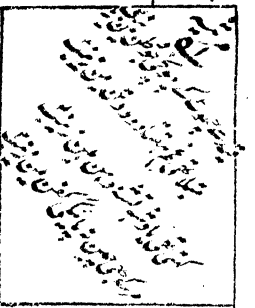

شہر مدینہ میں ہر جن بھائی کی ہو کر آئی
پیارے ماں جائے کو یہ دیس میں کس کو پائی

۲

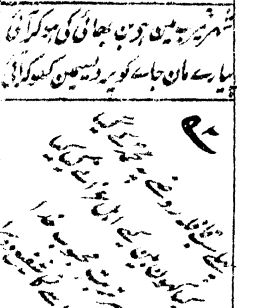

بنت ضرغام خدا روکے جو بستر سے اٹھی
قبر پر نور رسول عربی کانپتی تھی

۳

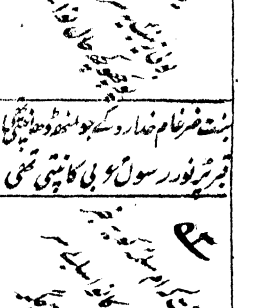

اسقدر صدمہ نہ زینب کو تھا اس کی کہ کبھی
آج تک جیتی رہی میں تو اسی دن کے لیے

۴

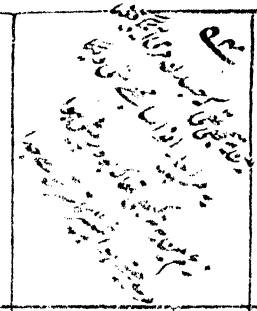

کاٹیے ہوتا ہے بکرا چھاتی پیٹی جاتی ہے
جس گھڑی گھر پر زینب کی صدا آتی ہے

۵

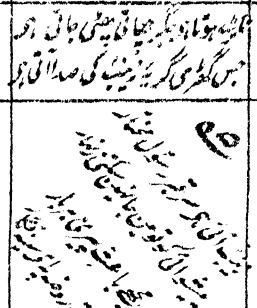

دیر سے غل ہے عزادار نہ تشریف لائے
لوگ روضہ پہ محمد کے چلے جاتے ہیں

۶

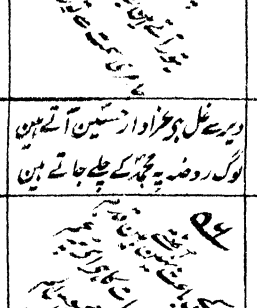

دیر سے تھیں ہر گز دون کی ستائی صغرا
صبح سے ہو تھیں اب تک نہیں آئی صغرا

۷

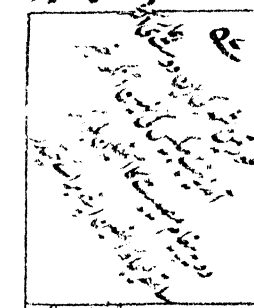

قبر احمد پہ جو زینب کو غش آیا ہوگا
سب کے سب پیٹتے ہیں کس نے اٹھایا ہوگا

۸

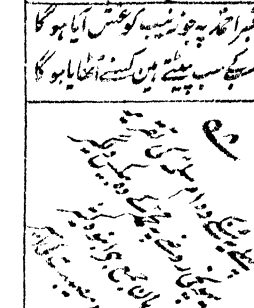

غل پڑا چار دن طرف مادر عباس آئی
چھٹ گئی بھیڑ تو دیکھا کہ وہ پاس آئی

۹

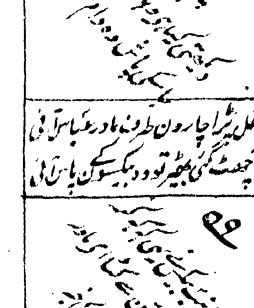

پیر سا عباس کا ہر ایک اسے دیتی تھی
رو کے وہ نام حسین ابن علی لیتی تھی

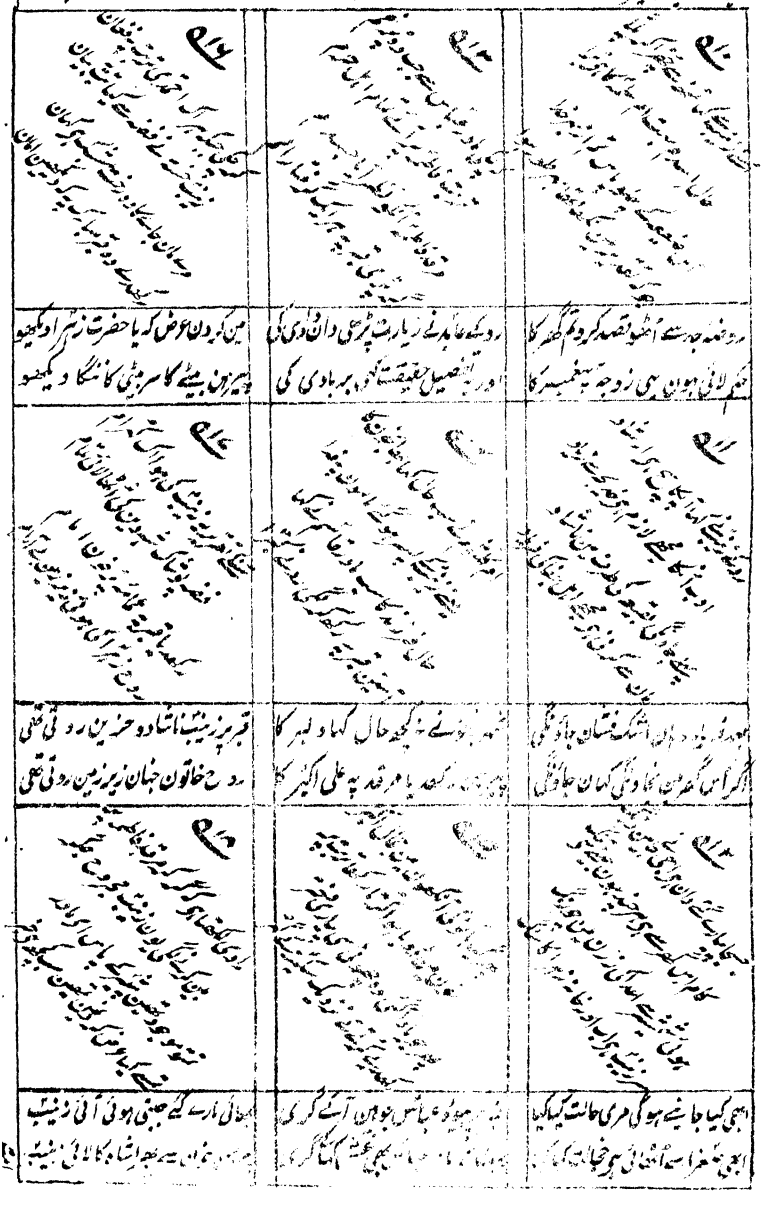

۲۳

استغنا شہ مرا بیٹے کی سنمانی سمجھو
پیرہن اپنی نشانی کی نشانی سمجھو

۲۴

وقت اسوقت مجھے اور زیادہ آتی ہی
سوکھے ہونٹھون پہ زبان پھرتی یاد آتی ہی

۲۵

بہت ایک ایک کو خالق کی قسم روتی مین
لاش آئی مرے بیٹون کی تو کم روتی مین

۲۶

یہ سفر کو ہو گیا آپکا پیارا شبیر
جو ہوا امید کہ آئیگا دوبارا شبیر

۲۷

صبر مین ایسا تو جیسے نہین کچھ کام ہوا
صابر وہ آپکے صدقے سے مرا نام ہوا

۲۸

حق ہی آنکا وہ بڑا صدمہ اٹھایا مین نے
اُس بشیر کو جو رنڈ سالہ بنایا مین نے

۲۹

قبر پہ بھائی کی افسوس نہ رہنے پائی
رونے پائی نہ ذرا حال مین کہنے پائی

۳۰

دم آخر مجھے سلطان زمن نے دیکھا
مرتے مان جاے کو یوا اکسکی بہن نے دیکھا

۳۱

لایا فرزند کا جب آپ کا بیمار لاشا
مین نے گھوڑے سے تب اکبر کو اتارا لاشا

۳۳۰

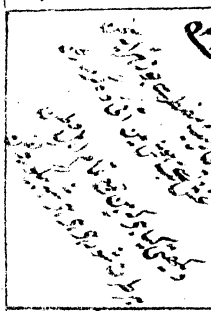

سر پہ جب دم مرے بھائی کے قضا آئی تھی
آپکے رونے کی تب مجکو صدا آئی تھی

۳۳۱

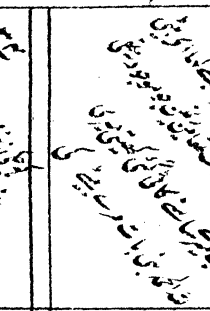

عازم خلد ہوا زینب و امن میرا
میرے فرزند نے نشتر کر دیا دشمن میرا

۳۳۲

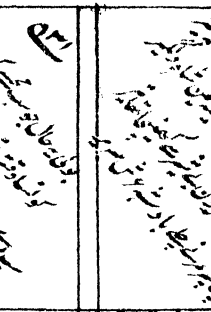

اور اک سمت سے آواز ضعیفانہ آئی
وہ صدا سنتے ہی بیتاب پلٹی بالی ہی

۳۳۳

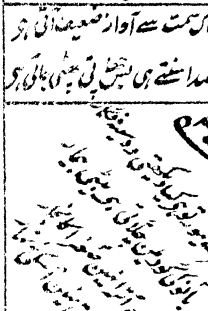

کی نظر غور سے جسوقت کہ سوے زہرا
خون شبیر سے آلودہ ہی روے زہرا

۳۳۴

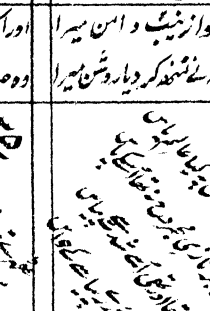

مجھسے زینب ترے بھائی کو تعشق کیا تھا
میں نے دیکھا ہ شمشیر تجھے دیکھا تھا

۳۳۵

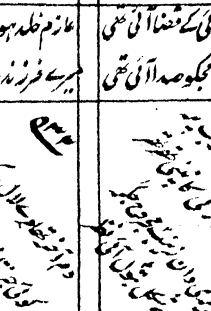

پر گئی ہی بہت اس خستہ جگر کی آواز
ہان نکلتی ہی فقط ہا سے پدر کی آواز

۳۳۶

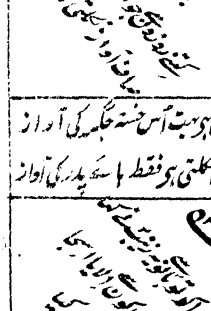

تنہین برباد ہی یہ راہ خدا میں میری
سرخروئی ہوئی درگاہ خدا میں میری

۳۳۷

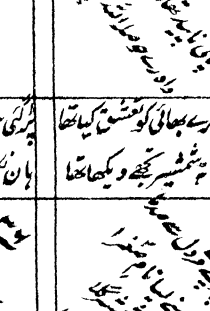

میں بھی رو دونگی آسے سارا جہان روئیگا
حشر تک ایسا نہ مظلوم کوئی ہوئیگا

۳۳۸

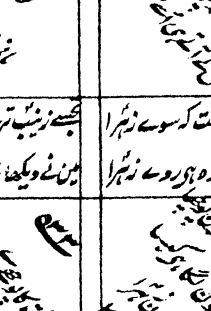

عش اگر ہوتا نہ پہلے سے یہ دختر آتی
مرقد احمد مرسل پہ مقرر آتی

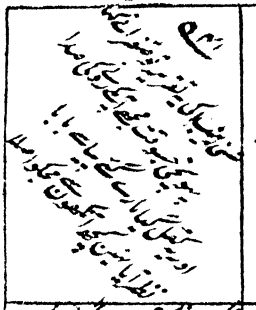

آپکے رونے کی آواز سے آئی ہے یہ
یونی زہرا کی ہے اعجاز سے آئی ہے یہ

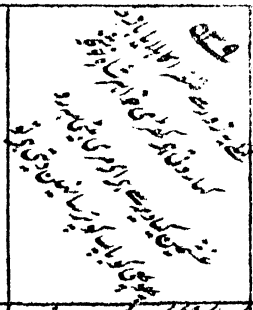

کھول کر آنکھ کہا چاک مری چھاتی ہے
بابا صاحب کے مجھے جسم کی بو آتی ہے

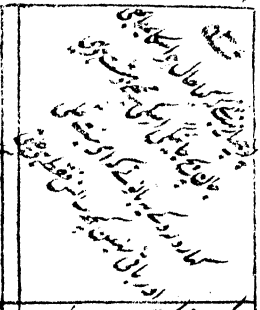

آپکے رونے کی آواز سے گھبرائی مین
نہین معلوم یہان کیونکہ چلی آئی مین

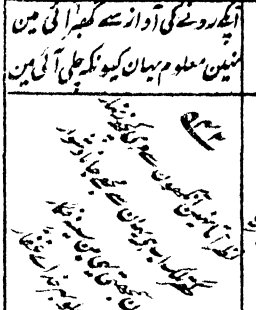

یہی حالت ہی تو کچھ دیر مین مرجائیگی
اپنے مردے پہ بھی تجھ کو نہ رلائیگی

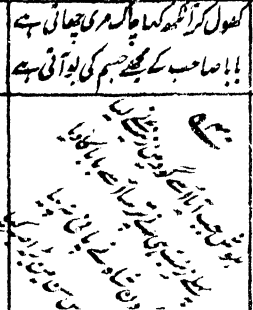

سسکے آواز مرے رونے کی گھبرائی تو
مین تو آپ آئی تھی اس ضعف مین کیون آئی تو

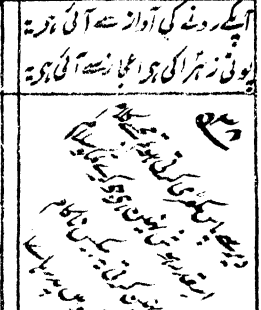

منتظر آپ کی ام سلمہ روتی ہے
زیست اسکی مجھے معلوم نہین ہوتی ہے

۵۴۳

سسکے تقریر یہ صغرا کی چلے گھر کو تمام
جا کے ام سلمہ سے طے وہ سب ناکام

آگے دلگیر دعا کر ہو دعا کا ہنگام
حکم کر بارش باران کو تو ای رب انام

ہند مین تو مراد عدہ نہ بر ابر پہونچا
جلد مجھکو در فرزند نبی پر پہونچا

۴۳

رحم کھانا نہ کوئی اسکے تن لاغر پہ
مار لو عابد مضطر کو اسی بستر پہ

۴۴

ظلم اب ظالموں کا ہو شمین آکر دیکھو
بابا کیا قتل ہوے ڈیوڑھی پہ جاکر دیکھو

۴۵

رانڈوں کے لوٹنے سے مع نہ دولت ہوگی
صبح ہیہو کو یہ گھر لوٹنے کے خفت ہوگی

۴۶

طوق بھاری ہی کوئی مجکو دکھانے لایا
بیڑیان کوئی تمھارے ہی سرھانے لایا

۴۷

کہا کفار سے سب مہیبون سے دور رہو
ادب اور قاعدے سے فرقہ مغرور رہو

۴۸

ظاہرا اعجاز اسی چادر نے ہین ہر آن کیے
ایکدن کتنے یہودی ہین مسلمان کیے

۴۹

آپ تو ہوش مین ای بھائی نہین آتے ہین
مین کھڑی سنتی ہون اور مکر پھرے جاتے ہین

۵۰

بلوہ اسطرح ہے اے فرقہ کفار کیا
تمنے گھر احمد مختار کا بازار کیا

۵۱

ماورشبیر و شبیر کی چادر ہی
صاحب چادر تطہیر کی چادر ہی یہ

۱۰

نہ تو ہی خوف پیمبر نہ خدا کا ڈر ہے
او نزدیک نہ تم دور ہین محشر ہے

۱۱

عشق نہین تو ہی تمارض یہ مقرر کرنا
مند رستون کی طرح باتین ہین فر فر کرنا

۱۲

تجھ مین تقریر کی صحت ہے سو طاقت ہی
یہ بھلا کون کہے تجکو کہ ناطاقت ہی

۱۳

سب ترا زعم غلط ای ستم ایجاد ہی یہ
زور انسان یہ نہین زور خداداد ہی یہ

۱۴

جسطرح رہن محمد لڑا اور عون لڑا
جنہ ئی تو ہی تبا اور بھلا کون لڑا

۱۵

دم آخر بھی نہ رکھا سجدۂ حق مین ماتھا
تو ہی منصف ہو کہ اعجاز نہ تھا یہ کیا تھا

۱۶

کلمہ پڑھتا ہی اور قاتل قرآن بھی ہی
تو نہ کہہ یہ بھی بظاہر تجھے ایمان بھی ہی

۱۷

آگمان ظاہری اسلام بھی اس آن گیا
شاہ کی جان گئی اور ترا ایمان گیا

۱۸

اک تو کافر تو ہوا دوسرے نامحرم ہی
قدر زینب کی نہین فاطمہ سے کچھ کم ہی

۲۱۹

بغض تھا خواہر شہ کا جو زیادہ سب سے
پہلے ظالم نے رداچھینی سر زینبؑ سے

۲۲۰

سہل سمجھا ہی مرا اشک بہانا ظالم
تپ سجاد کو کہتا ہی بہانا ظالم

۲۲۱

بلوہ ہی خلق کا اور اب مرا سر ننگا ہی
مجکو معلوم نہین مصلحت امین کیا ہی

۲۲۲

بات سجاد کی ظالم نے نہ مانی بھائی
چھین لی فاطمہؑ امان کی نشانی بھائی

۲۲۳

مین بھی ایک آہ سے ظالم کو جلا سکتی ہون
آہ بے حکم کے لب پر نہین لا سکتی ہون

۲۲۴

قتل سجاد کا اللہ کو منظور نہین
مگر اس قوم کی بیداد سے کچھ دور نہین

۲۲۵

حرف بد کہتا ہی کافر مین کھڑی سنتی ہون
انکو ٹھہراتا ہی ساحر مین کھڑی سنتی ہون

۲۲۶

دیکھتی خلق خدا مجکو کھلے سر اب ہی
وہی سر ہی وہی چادر ہی وہی زینبؑ ہی

۲۲۷

اب زیادہ یہ سبب ہی مری بدحالی کا
عزم بالجزم ہی سب لاشون کی پامالی کا

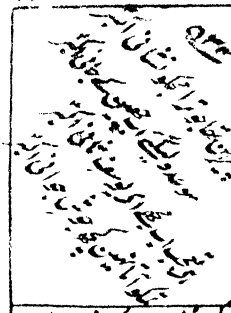

جو کہا ہی سو کرینگے یہ بد افعال فرور
لاشہ بائے شہدا ہو دینگے پامال ضرور

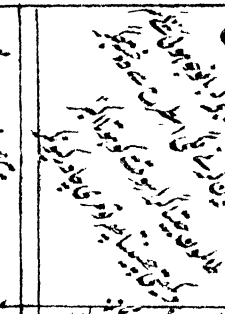

ایک بیٹا جو ہی سو اسپہ کو خوش طاری ہی
اچھا مارا گیا جیتا ہی سو آزاری ہی

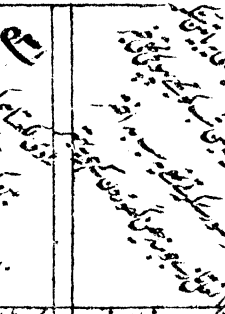

اماں کہو نے والون کو سزا دو پیارے
ایک للکار مین امداد کو بھگا دو پیارے

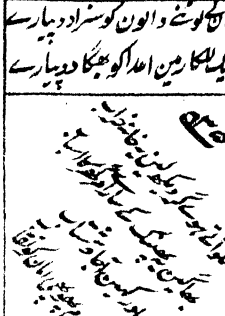

لیگیا مسند تاہنشہ عالی کر کوئی
کوئی تو بند ہے یہ پھیرتا تھا بالی کوئی

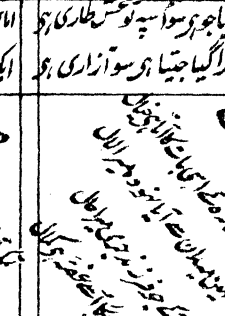

بین چلا کے جو اسوقت نہین کرتی ہون
اپنے بیٹے سے اسی طرح سے مین ڈرتی ہون

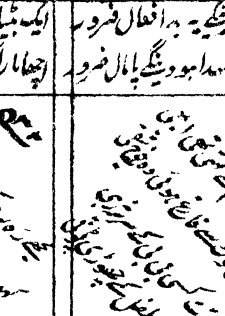

سب کا سر نکا ہی ابنوہ ہی یہان خلقت کا
صدقہ اماں ہو یہ ہی وقت بڑی غیرت کا

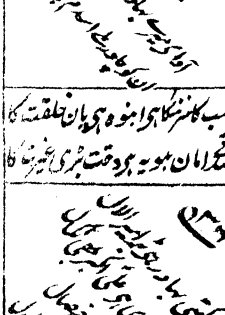

حکم سے شہ کے نہ تلوار پکڑ سکتے تھے
ماں پھوپھی لپٹی تھی تجا دکھ سکتے تھے

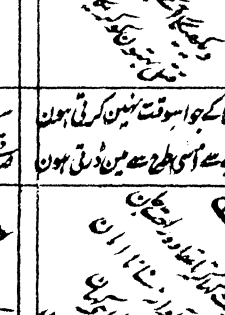

مرا رونا ستم ایجاد نہین سنتے ہین
اکبر سے مری فریاد نہین سنتے ہین

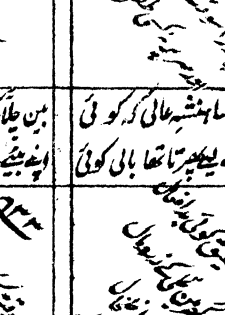

مان کے لٹنے کی خبر پا تو نہین بائی ہی
یا کہین نیند جوانی کی تھین آئی ہی

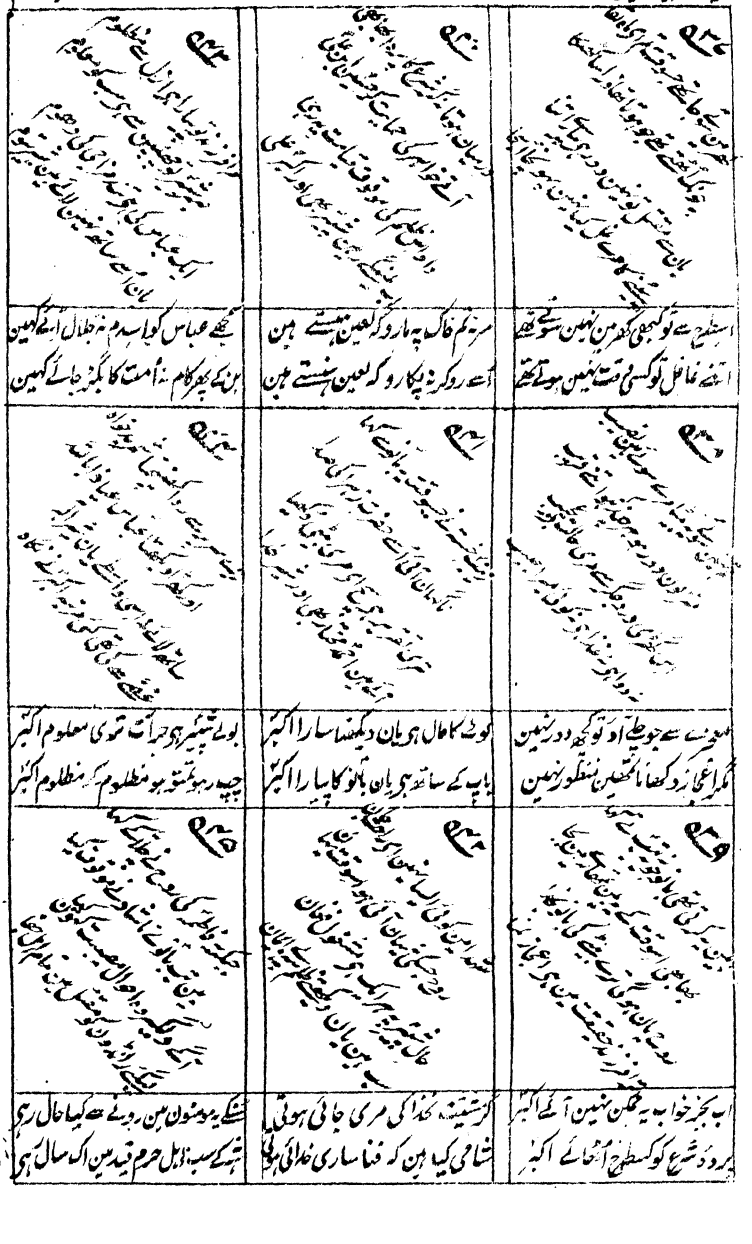

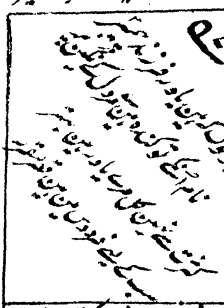

تقریر یہ ہر دم یہ امام دوسرا کی
چھوڑو وطن و ملک کو یہی مرضی ہے خدا کی

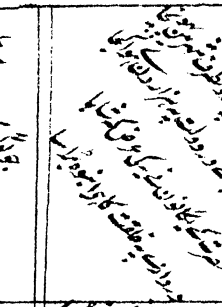

عباس سے فرمایا یہ شبیر نے سنکر
جو قابل جنت ہوں انھین لیچلو چنکر

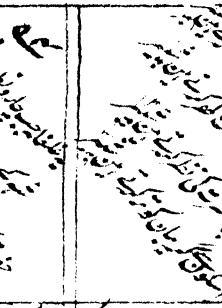

مین آنکا شناسا نہین کچھ آج سے کل سے
ایک ایک کو پہچانتا ہون روز ازل سے

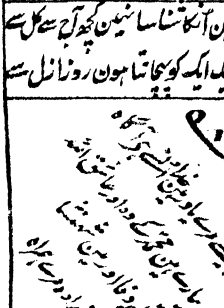

جن جنکے پدر جیش اسامہ سے پھرے ہین
ہادی نہین انکا ہون نہ پیرو وہ مرے ہین

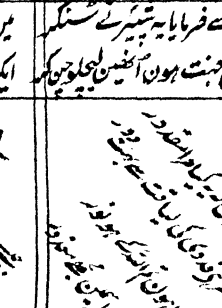

جز آپکے احمد کا نواسا نہین کوئی
ہان ناری و ناجی کا شناسا نہین کوئی

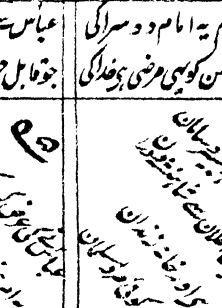

فرزند و برادر انھین فرمائینگی اماں
ہر لشکر پہ رونے کے لیے آئینگی اماں

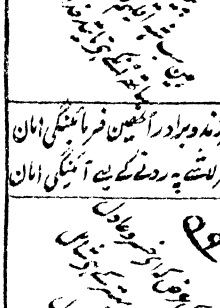

بیعت کے لیے ہاتھون مین پھر ہاتھ دا سدم
جو سمجھے امام اپنا وہی ساتھ دے اسدم

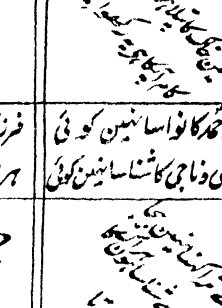

کھلیگا انکا حال ہر اک شخص کے جی کا
محتاج رفاقت نہین ہرگز مین کسی کا

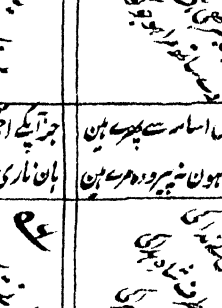

تاثیر ہو اور رون مین مری وضع کے حو کی
اپنا نہ کروں ذکر کہ سرکش ہی لہو کی

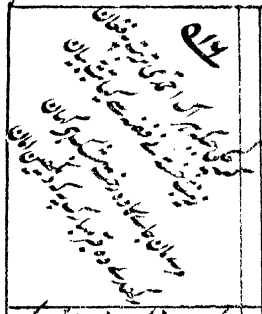

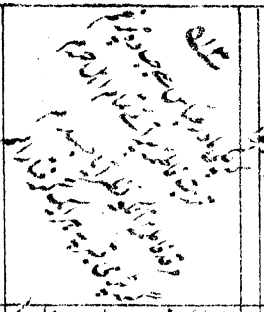

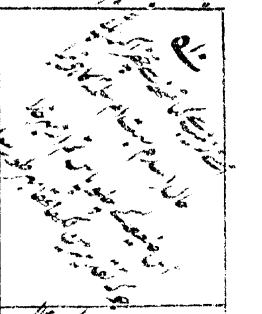

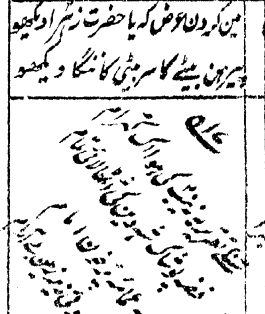

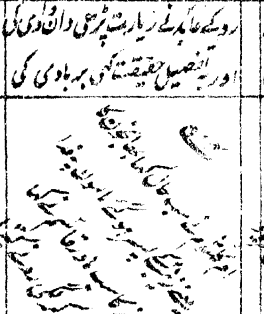

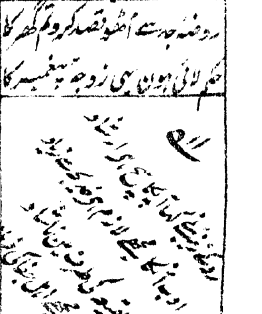

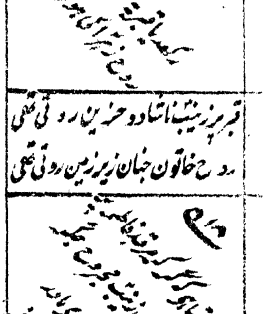

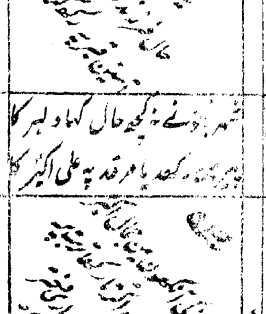

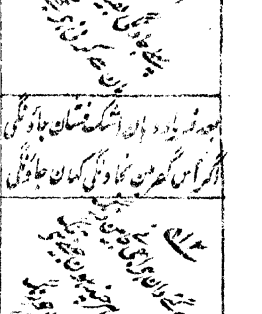

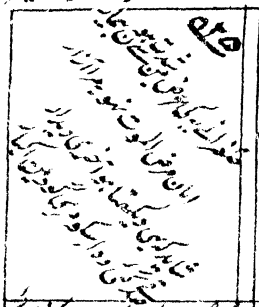

کیا کیا بھی ہوس اُس جگہ لگا کے دلمین
ارمان بھر رہ گئے بیمار کے دل مین

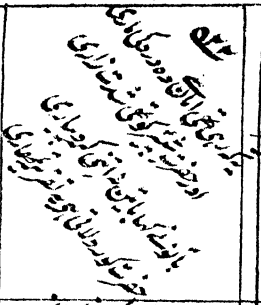

اصغر کا الم نہ کمی تیر کا غم ہے
گرمی مین فقط غربت شبیر کا غم ہے

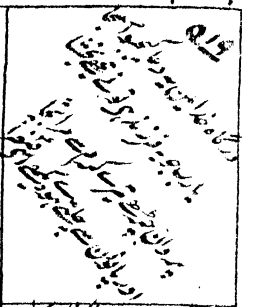

منھ خُلد سے لگانے کی ہوس مجکو نہ جاے
اصغر کے کھلانے کی ہوس مجکو نہ جاے

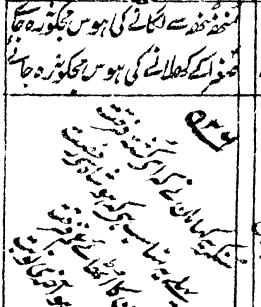

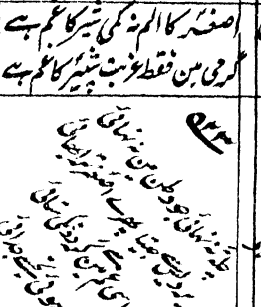

اللہ ہی کاٹے تری تنہائی کو پیاری
گودی مین بھی تو نے نہ لیا بھائی کو پیاری

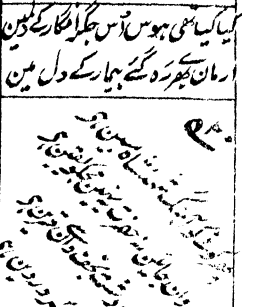

بچپن نہ کہ عمر بھر اور کو ابھی کر
کچھ یہ ابھی سو گیا ہی دودھ کو پی کر

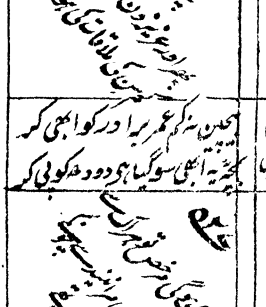

کس درجہ تڑپتا ہی یہ صورت تری تک کر
یہ جاتا ہی جاڑے سے گودی مین ہمک کر

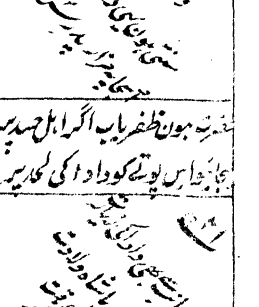

اسطرح مرحص کیا مشکل نبی کو
سونپا اُسے اللہ نے احمد کو علی کو

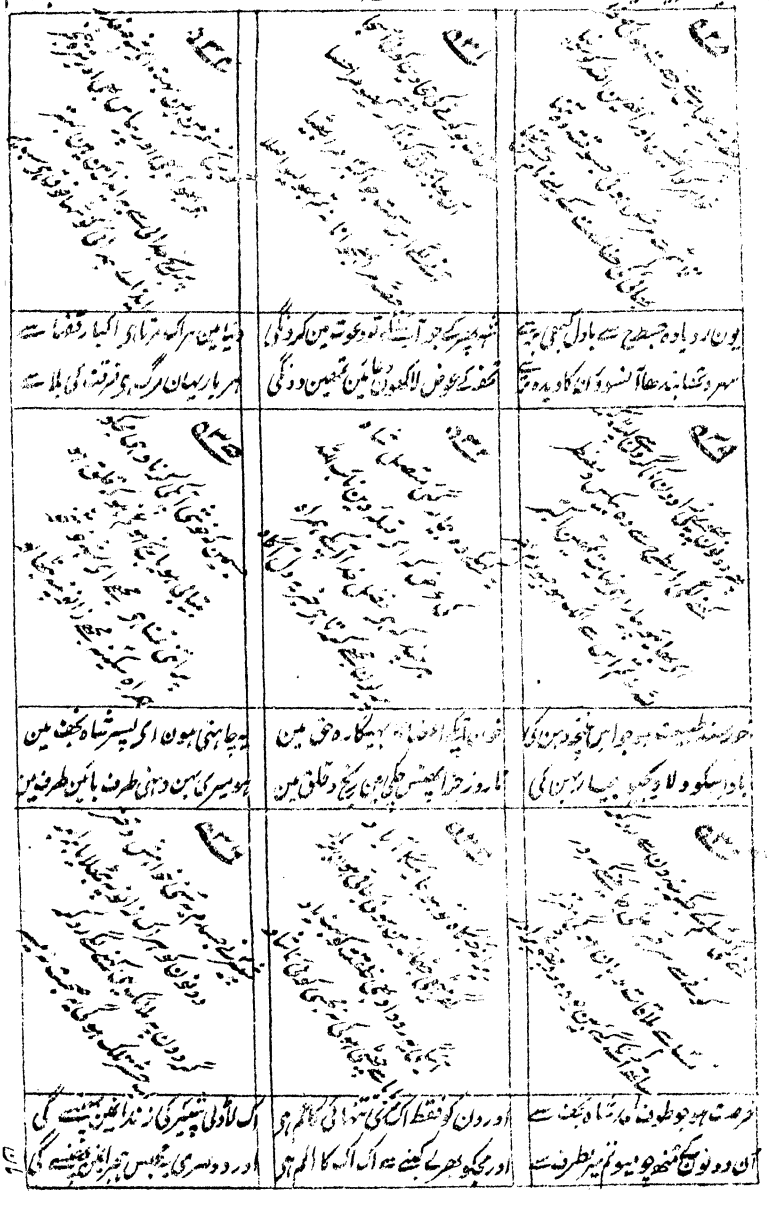

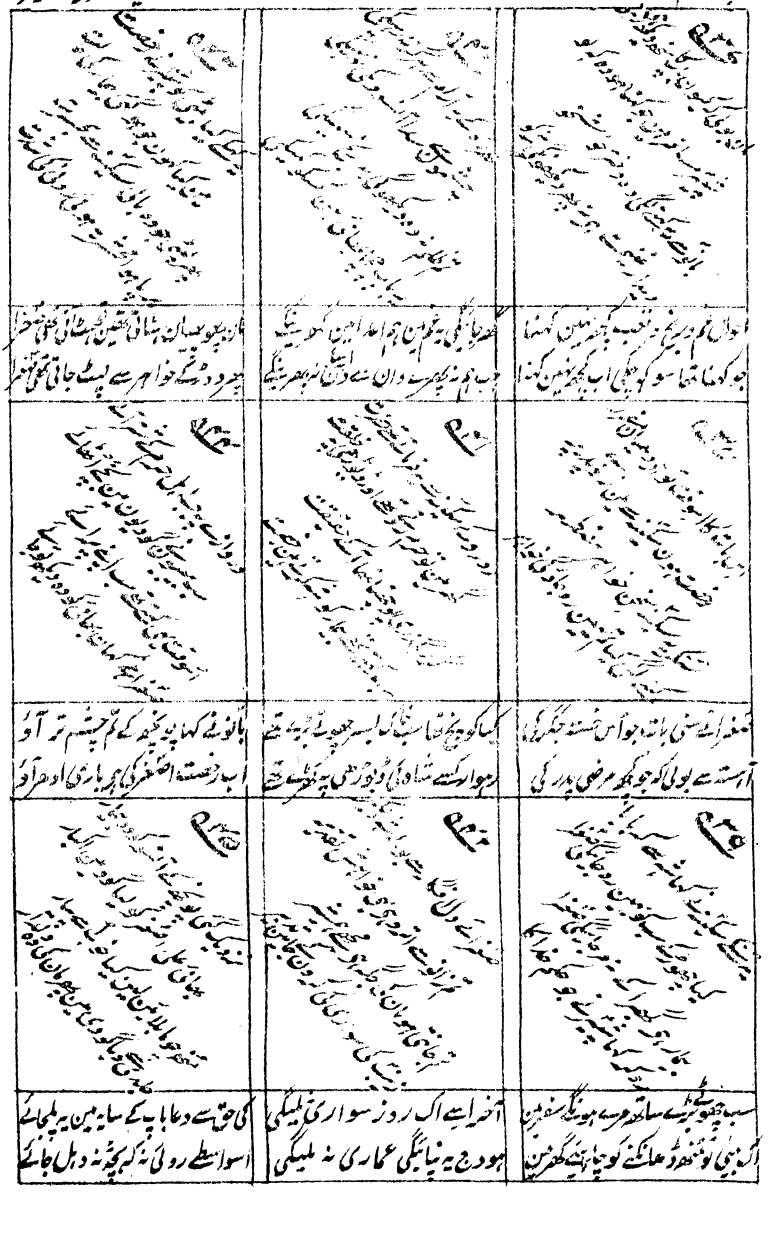

یا اُنس تھا ماں باپ سے بھائی سے محبت یا ہو گئی صغرا کو خدائی سے محبت	تقدیر نیا رنگ یہ دکھلاتی تھی اُسکو چین آتا تھا اُس شب کو نہ نیند آتی تھی اُسکو	حالت ہے عجب اس دلِ بیتاب کی نانی تعبیر نہو راست مرے خواب کی نانی
تھا کون جو لگجاتی وہ بیمار گلے سے آ کے لگا لیتی تھی ہر بار گلے سے	یہ حال ہوا قید کیا اندوہ محن کا غش آ گیا بیمار کو بس ڈھل گیا مٹکا	خون شہ دلگیر ہے اس شیشے کے اندر یہ تربت شبیر ہے اس شیشے کے اندر
ایذائیں غم ہجر اسے دکھلاتا تھا کیا کیا وہ پہلوئے مادر اسے یاد آتا تھا کیا کیا	غش سے جو کھلی آنکھ تو رقت تھی دونی غوطہ وہ محبوس مصیبت ہوئی دونی	ثانی جو بیان کرنی میں فرسودہ جدا ہے قتل شہ مظلوم کا یہ شیشہ سند ہے

کو صاحب تیغیں نہ پھر آئینگے گھر مین | اب شک نہین زنہار مجھے قتل پدر مین

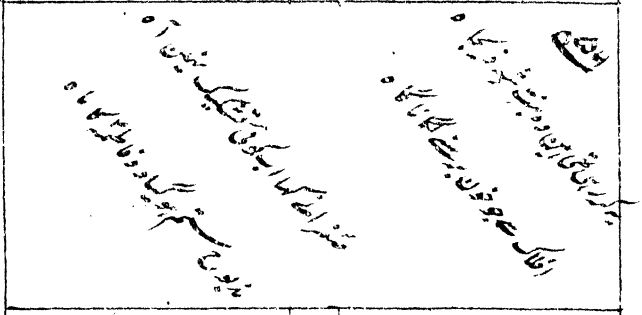

معلوم ہر اک شخص کو حال شہ دین ہی | حاجت کچھ اب اظہار کی دلگیر نہین ہی

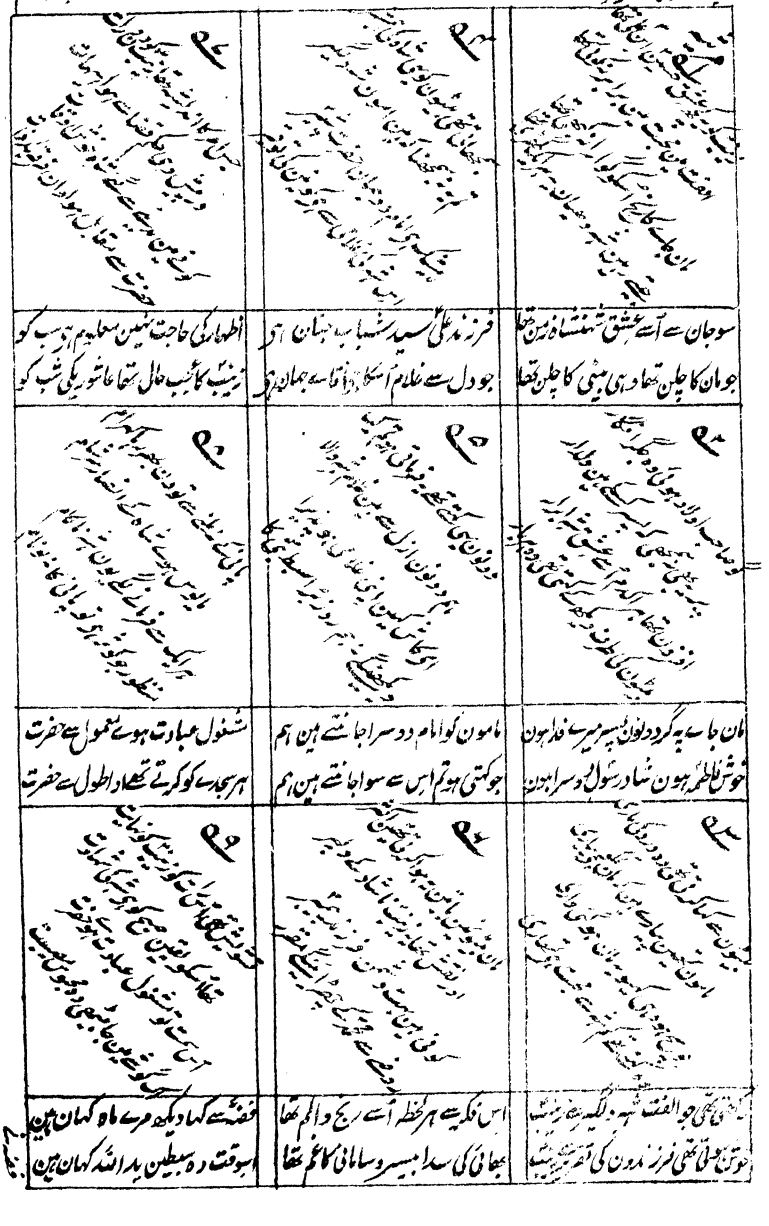

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۲۱

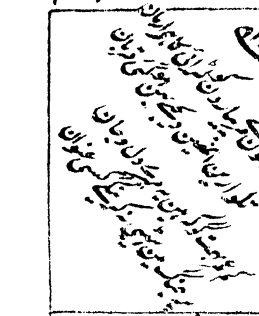

کیا پاس سے احوال ہر یہ تو کہو اسدم
نیند آئے کوئی آن تو تم سو رہو اسدم

۲۲

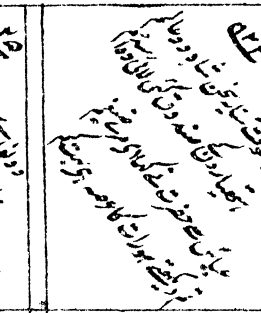

چاہو جسے تلوار جسے چاہو سپر دو
ہتھیار یہ سو جو دہیں تقسیم انھیں کر دو

۲۳

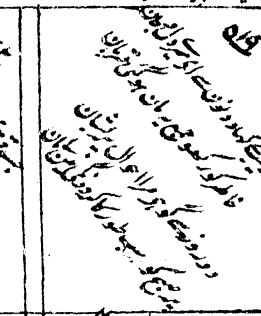

اک بھائی فقط یہ نہیں خواہر یہ ہے احسان
باپ انکے پر احسان ہے جعفر یہ ہے احسان

۲۴

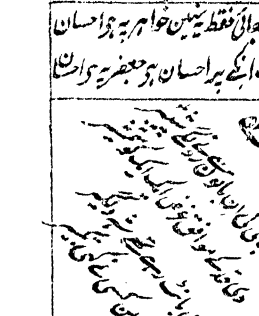

کو آئینگے جب سر قدم سرور دیں پر
نیند آئیگی آرام سے مقتل کی زمیں پر

۲۵

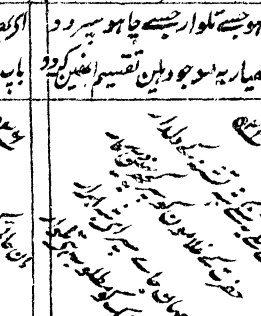

جب سینے پہ سر ہوں تو سپر کی نہ ہوس ہو
فاقہ کریں ہم لوگوں کی تلوار میں جس ہو

۲۶

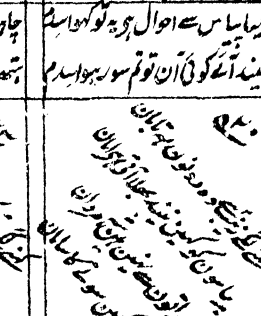

مشرق کی طرف شاہ نے اسدم جو نظر کی
دیکھا کہ عیاں صاف سپیدی ہے سحر کی

۲۷

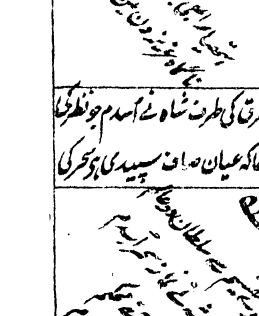

آئین و غلامیاروں کو تعلیم کریں ہیں
جو اسلحہ موجود ہے تقسیم کریں ہیں

۲۸

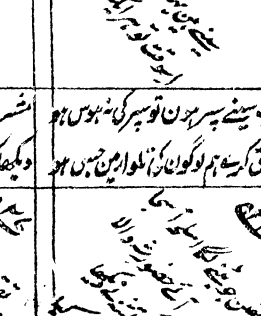

کچھ عرض تو یہ کرنہیں سکتے ہیں ادب سے
الطاف و کرم کے مشرقع ہیں یہ سب سے

۲۹

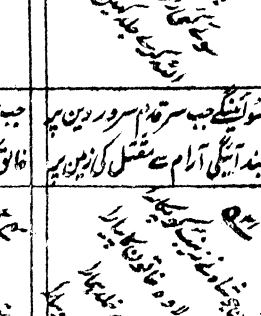

کھلائے ہوئے منہ جو سبھوں کے نظر آئے
آنسو تہ نظر ظلوم کی آنکھوں میں بھر آئے

۳۳۰

حضرت کے اقارب ہے فسادو دوتن مین
چھوٹا ظفر کے پیارون کی باری ہوئی رن مین

۳۳۱

یہ سازمال مرا رخصت مین بجا تھا
آیا نہین اس وقت تلک حکم خدا تھا

۳۳۲

فرمایش تمھین جنگ کی مشکل تو ابھی ہی
قربان گئی شکر کیا بس وقت یہی ہی

۳۳۳

صدقے گئی ابتو نہین چپ رہنے کا موقع
ہی ابتو اجازت کے لیے کہنے کا موقع

۳۳۴

ارشاد بزرگون کا ہی اور حکم خدا ہے
اب دونون کی رخصت مین تامل مجھے کیا ہے

۳۳۵

نقی صاحب غیرت جو وہ سالم کی خوزادی
اعدا کی شامت سے زینبون کو صدا دی

۳۳۶

رخصت تو ہمین دینگے یقین یہ ہمین اب ہی
کھٹکا نہین کیا دیر لگانے کا سبب ہی

۳۳۷

سراونچا ہوا آپ کے ہر ماہ لقا کا
تم شکر کا سجدہ تو بجا لاؤ خدا کا

۳۳۸

جنگاہ مین ہر ایک کا فرزند لڑا ہے
تم بہنون کو آواز سنائی ہو یہ کیا ہے

۴۳۶

ہر بار دعا تھی یہی زینب کی خدا سے
جیتے ہوئے لال آئیں نہ میدان بلا سے

۴۳۷

گویا اُسے غم تھا نہ کسی ماہ لقا کا
غل اُٹھنے کیا نکہ خدا شکر خدا کا

۴۳۸

لڑتے ہوئے یوں تو کسی تنہا کو نہ دیکھا
ساحل پہ لڑے اور کبھی دریا کو نہ دیکھا

۴۳۹

دل میں تو خوشی رنگ مگر چہرے کا فق تھا
دونوں نہیں نہ دم ہوں یہی زینب کو قلق تھا

۴۴۰

یہ امر تھا قسمت سے مری دور تھا لو کو
سب کچھ ہوا جو مجھے منظور تھا لو کو

۴۴۱

اکبار اگر چھاتی سے جعفر نے لگایا
سو بار گلے سے انھیں حیدر نے لگایا

۴۴۲

آواز بتول آئی کہ گیسوں ای حزیں ہی
چھاتی سے لگا انکو کہ دم اخیں نہیں ہی

۴۴۳

ان دونوں کی مظلومی پہ بے پیر بھی روئے
بھائی بھی انھیں اور شہ دلگیر بھی روئے

۴۴۴

کب زر کی طمع آتی بھلا متصل انکے
گنجینۂ اسرار آتی تھے دل انکے

حسرت

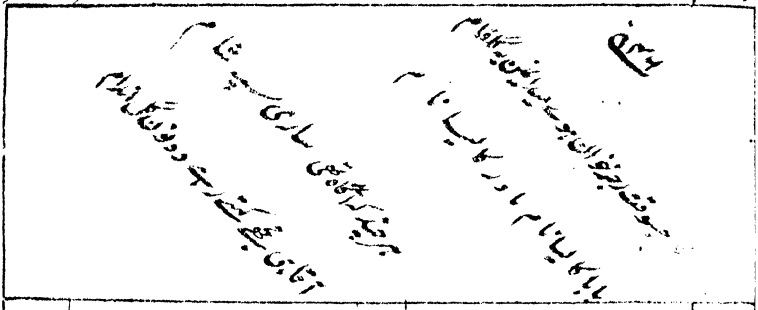

مرجانے کی ہو عید نہ دیکھی نہ سنی ہو | اس سن مین یہ خصیدہ نہ دیکھی نہ سنی ہو

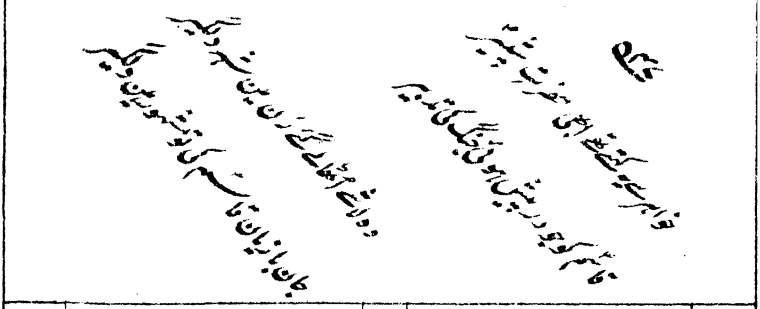

ہر وقت دعا کرتا ہون مین ہاتھ اٹھا کر | یارب مین گرون روضۂ شبیر مین جا کر

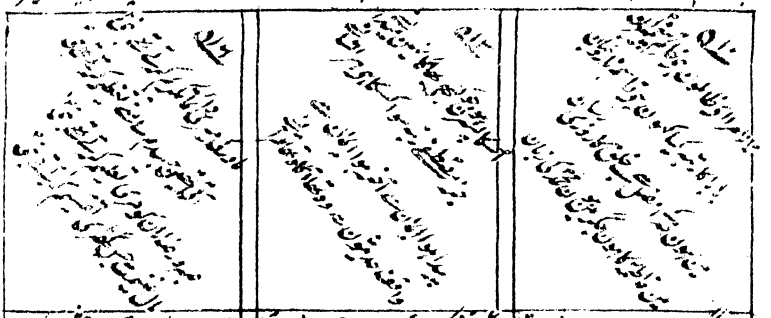

میرا وہ گھر ہی نظامی ہون جو مہبط جبرئیل تھا
ماضر سہ امیکائیل تھا محکوم اسرافیل تھا

بجھ تن کرسی تھے مدام ارض وسما بالو تھا
تا نام امو جود تھا با مر امو جود تھا

بالکل نہ جو مطلوب تھا جاہ و حشم ان کو ہوا
شاہ رسل آل جہان دیتے تھے کم ان کو ہوی

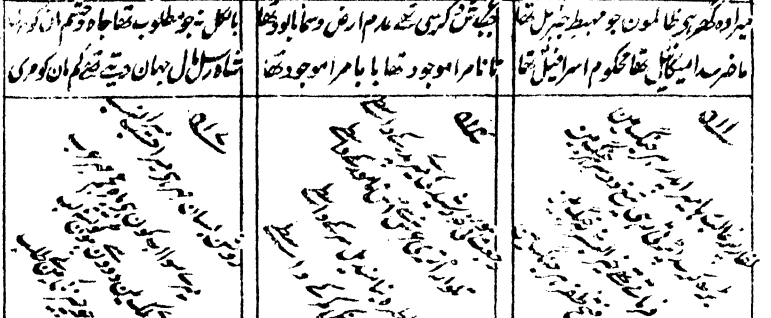

جیسے جبری تھے مرتضی ہر ایک کو معلوم ہی
سارے عجم مین پھر سارے عرب مین دھوم ہی

معراج مین ملتف ہو شاہ رسل ناز سے
ملتی تھی آواز علی کیا غیب کی آواز سے

پھیلین مین ہرون اک ملک میری نکتہ دانی مین تھا
روح الامین آتے تھے ہر گھوارہ جنبانی مین تھا

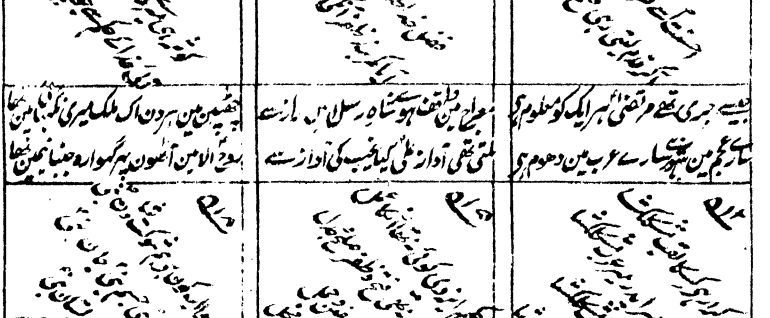

ہر چند اب مظلوم ہون پر صاحب تمکین ہون
مین شیر کا فرزند ہون مین شیر ہی مین شیر ہون

اپنے بزرگ اسوقت تک رسوا نہین ہوا کبھی
کر لیجیے بیعت آج بھی بیعت اگر کرتے کبھی

ہر ایک نبی کا فخر ہون روح خدا کی روح ہون
مین وارث یعقوب ہون مین یادگار نوح ہون

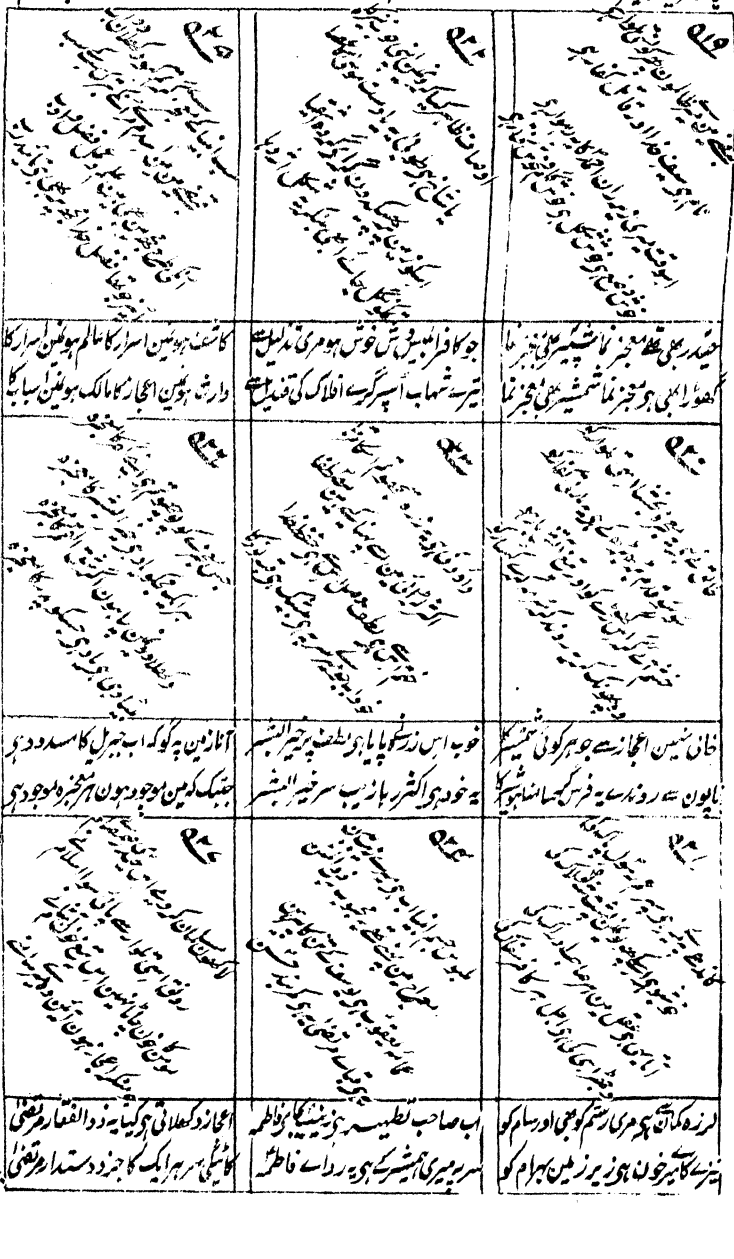

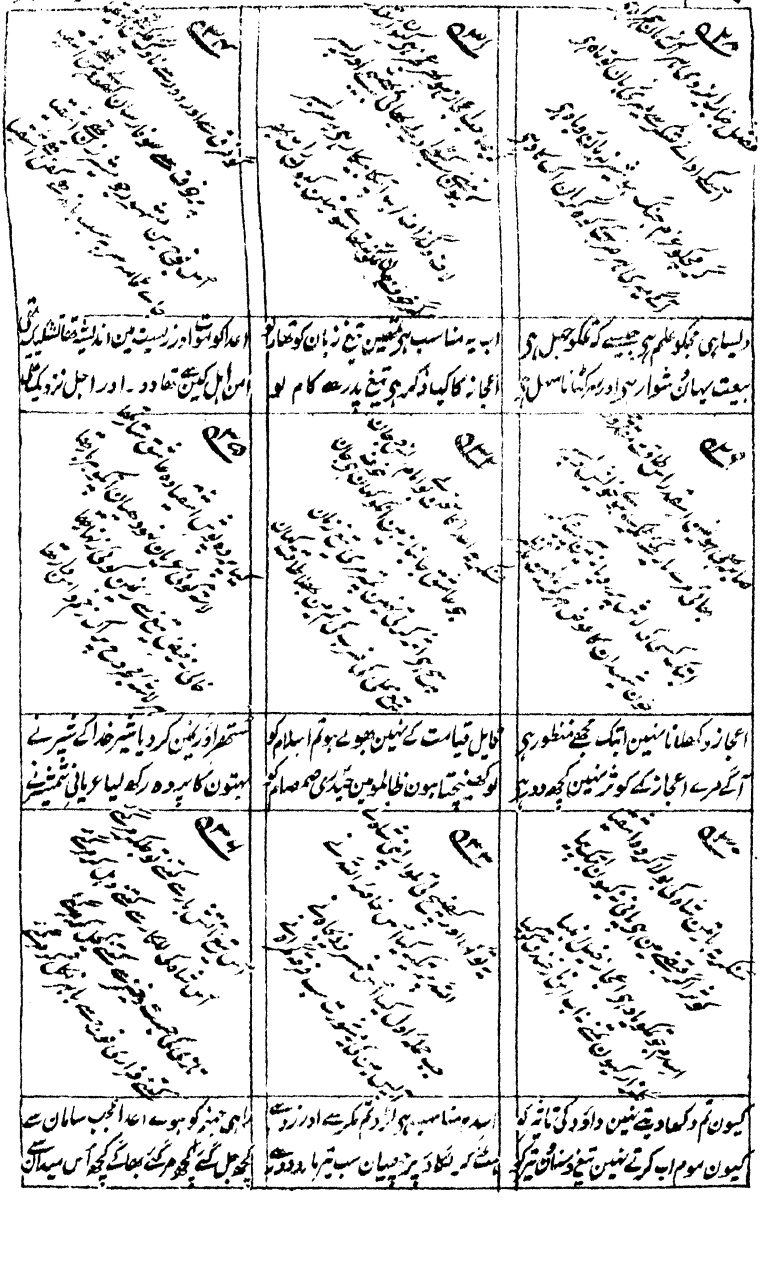

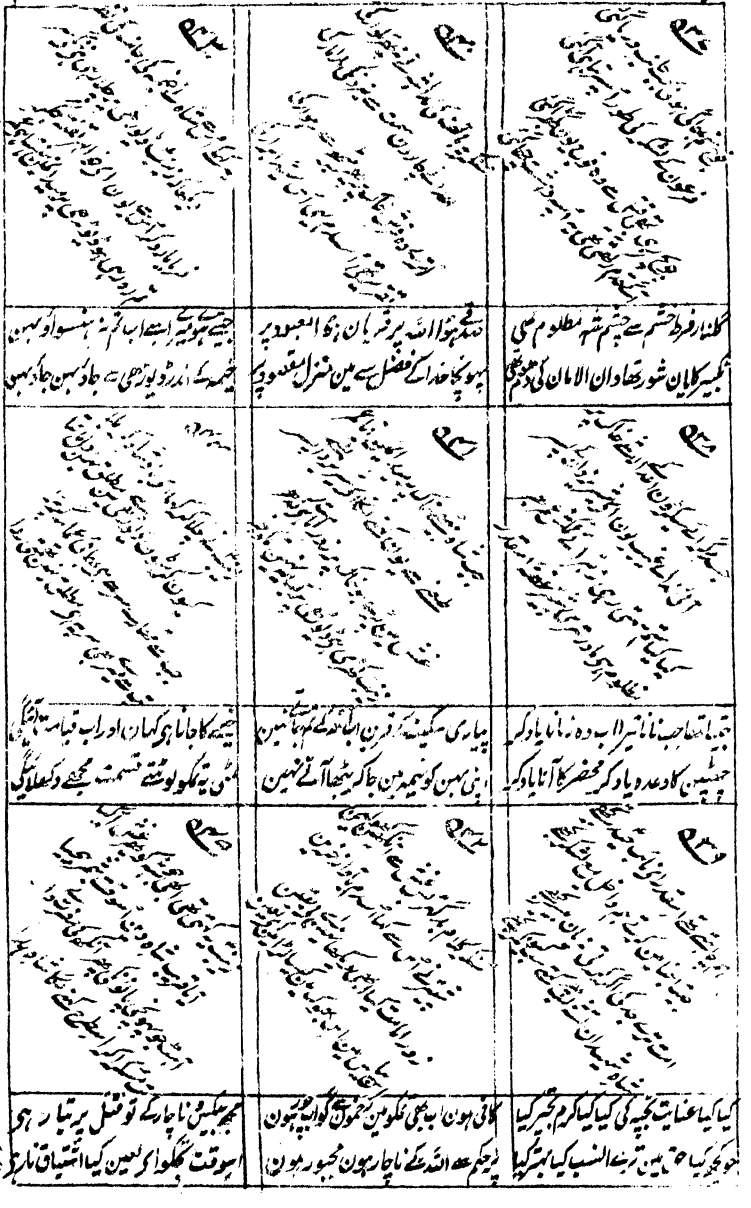

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

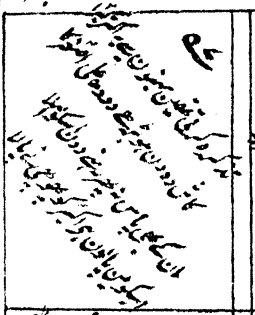

منھ کوئی چومتی تھی کوئی دامن لیتی تھی کوئی
کوئی پھیکتی تھی آھ اور یاں بنی تھی کوئی

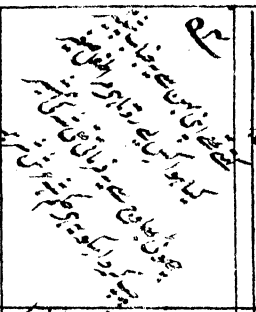

بھائی بھی پیارا ہی بہت تیرا پیارا تھا کو
اسکا رونا نہیں اکبر کا گوارا تھا کو

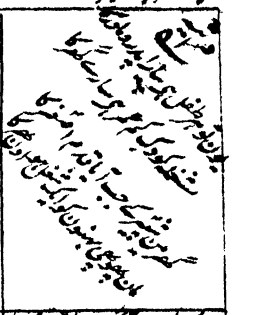

مین بھی ذی رتبہ حضور شہ عالی ٹھہرن
علی اصغر کی اگر پالنے والی ٹھہرون

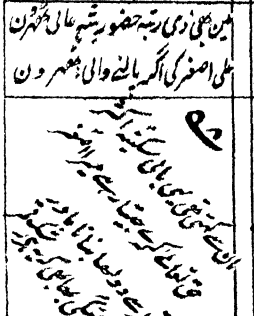

آیش خالی تھا نہ آغوش کسی کا دن رات
گود یون کو دیون پھر تا تھا وہ بچا دن رات

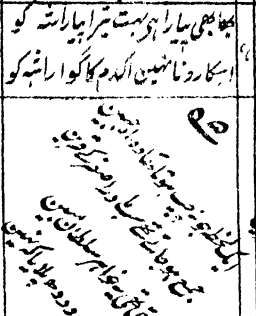

جب وہ سوجاتا تھا زینب کو بھی نیند آتی تھی
دودھ اسے آپ کھڑی ہو کے وہ پلواتی تھی

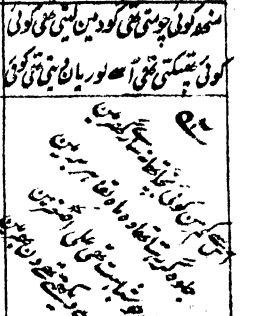

مین بھی کم سن ہون کی بھی بھی کم سن ہو گی
ساتھ کھیلینگے شب و روز کہ ہم سن ہو گی

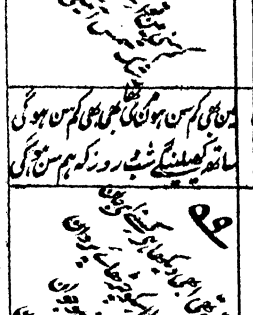

اکبر بھی عاوت الطفال سے دور روتا تھا
اسکے اس رونے سے بیتاب ہر اک ہوتا تھا

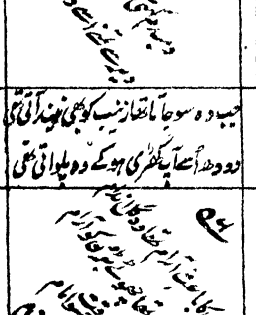

ایسی پیاری تھی امام دو جہان کی آواز
دودھ کو چھوڑ کے سنتا تھا اذان آواز

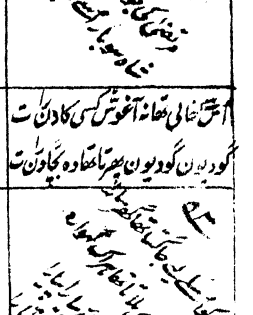

ہی آبادی جو لختِ جگر سے میرے گھر کی
شادی کرو دلکی مین چھٹین سے علی اصغر کی

۱۱۰

کتخدائی ہی کہان دودھ کا بڑھنا کیسا
کھلنے پائینگی زبان اسکی نہ بڑھنا کیسا

۱۱۱

شب عاشورہ یہ حال اصغر کم سن کا تھا
پیاسا آٹھو شمین مادر کی دو دودن کا تھا

۱۱۲

کہتی تھی ماں نہ لاؤ نہ شاد کرون کیا بیٹی
کیسی دن سے مراد دودھ بھی سو کیا بیٹی

۱۱۳

پانی اس نہر سے عباس علی لائینگے
آگے لائے ہین وہی اب بھی وہی لائینگے

۱۱۴

تم کہو انسے نہی بیاہی پر احسان کرین
پانی اصغر کے لیے لائین گر احسان کرین

۱۱۵

پانی نہ لاؤ تو پھر مجکو رخصت کر دو
آبرو ہو مری سب میرا مری بات رہ جائے

۱۱۶

بھول جاؤ مجھے جسوقت کہ دیکھو پانی
اور بے اصغر بے شیر کے پی لو پانی

۱۱۷

شاہ فرماتے تھے بے تیغ و سپر باندھے ہوے
ہم ازل سے ہین شہادت پہ کمر باندھے ہوے

۱۱۸

پیاس سے ڈھل گیا سنکا ہوا قد اصغر کا
تھا مہ آشفتہ ہر گام پہ رام میں چلنا

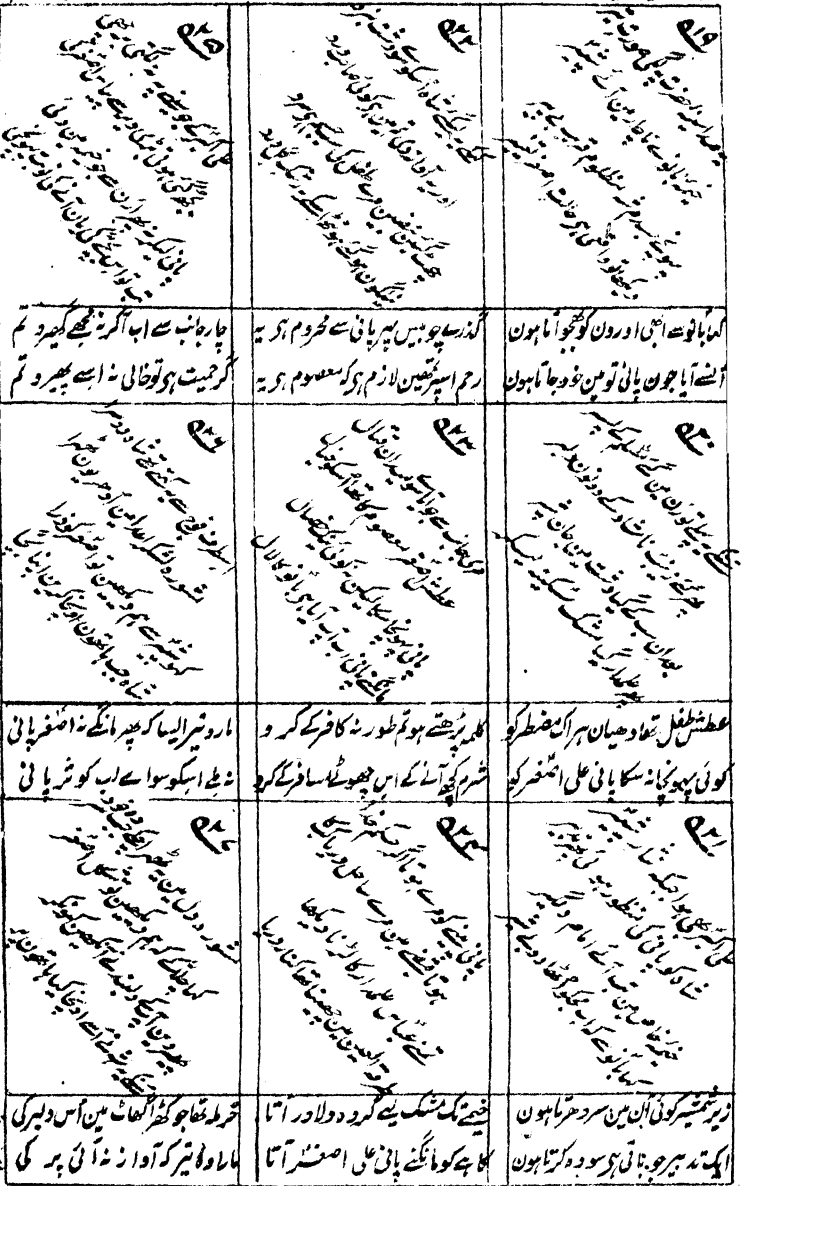

۱۹

کہا بانو سے ابھی اوروں کو بھجواتا ہوں
آنسے آیا جو میں پانی تو میں خود جاتا ہوں

۲۰

عطش طفل تھا دھیان ہر اک مضطر کو
کوئی پہونچا نہ سکا پانی علی اصغر کو

۲۱

زیر شمشیر کوئی ان میں سر دھرتا ہوں
ایک تدبیر جو باقی ہے سو وہ کرتا ہوں

۲۲

گذرے چوبیس پہر پانی سے محروم ہے یہ
رحم اسپر تمھیں لازم ہے کہ معصوم ہے یہ

۲۳

کلمہ پڑھتے ہو تم طور نہ کافر کے کرو
شرم کچھ آنے کے اس چھوٹے سے فر کے کرو

۲۴

خیمے تک مشک لیے کر دو دلاور آتا
کہا ہے کو مانگنے پانی علی اصغر آتا

۲۵

چار جانب سے اب اگر نہ مجھے گھیرو تم
اگر حمیت ہے تو خالی نہ اسے پھیرو تم

۲۶

مارو تیر ایسا کہ پھر مانگے نہ اصغر پانی
نہ ملے اسکو سوائے لب کوثر پانی

۲۷

خنجر لے تھا جو کٹھر اگھاٹ میں اس دلبر کی
ماما وا تیر کہ آواز نہ آئی پر کی

کھول کر رہ کیا دہ کو دک بے تیر آ کہیں
بعد مرنے کے بھی تین جانب شبیر آ کہیں

کس طرف کو ہو مرے ہاتھ بٹانے والو
جلد آؤ علی اصغر کے کھلانے والو

تم نے تو ندی ہو مرے پاس نہیں آتیں تم
دودھ اسے اب کھڑی رو کر نہیں پلواتیں تم

نظر مہر سے مکرتے ہو مدارا کرتے ہو
بعد مر جانے کے کیوں مجھکو خجل کرتے ہو

گہوارے کو دیوں سہلاؤ مرے دلبر کو
کیوں کھلاتے نہیں تم آ کے علی اصغر کو

قدر میری نہ رہی وعدہ میرا نہ رہا
جسکی خاطر سے تم اتنی تھیں دنیا نہ رہا

یہی اب اس سے کہو حشر تلک چین کرو
لو مری گود سے اس طفل کو اور بین کرو

سورہ والضحیٰ حضرت شبیر کے پیارے سورہ
سورہ الم نشرح کہ بیداد کے مارے سورہ

رونق خانہ تاریک اجالے سے ہے
دائی کی قدر فقط گود کے پالے سے ہے

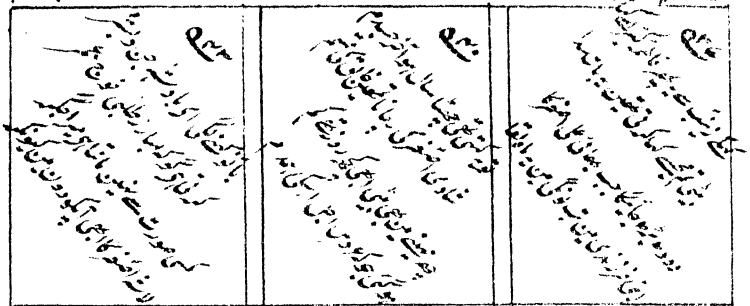

۴۱۶

اچھی ہوتی ہے تو اعضو کو لگا لو کیڑا
ٹوٹ گیا دور ہوا اب اسکا اسے پا لو کیڑا

۴۱۷

نمنہ دکھائی جو نہیں مجھسے پریشان باتی ہو
دادی کے پاس عروس اسکو لیے جاتی ہو

۴۱۸

آپ مختار ہیں لونڈی کے بھی اور اصغر کے
پر ابھی ہیں نہیں ہیں نے کیے جی بھر کے

۴۱۹

دولہا جی مر گیا بھائی بھی تمہارا نہ رہا
ہاے قصہ پر کہ اتنا بھی سہارا نہ رہا

۴۲۰

جلد اک لاڈلی دل کو تیرے کل آئیگی
سب سے پہلے تیرے ملنے کو اجل آئیگی

۴۲۱

روز جی کھٹتا ہے اسوقت پہ موقوف نہیں
عمر بھر رونا ہے اسوقت پہ موقوف نہیں

۴۲۲

سرخ جوڑا ہے یہ اس آئینہ رو کا بھی
خون ہے سرخ ہے جگر کا ٹکڑا بھی

۴۲۳

پیار کرتا ہوں نہایت تیرے پیارے کو میں
دفن کر دوں کہیں اس تیرے ہارے کو میں

۴۲۴

اب کوئی آن میں حضرت کی شہادت ہوگی
اسکے چھپنے کی لونڈی کو نہ فرصت ہوگی

۴۱۶

کیا کہوں میں جو کربلا کی رہ گزشت سنو
بیٹھ کر پاس اہل بیعت کے ہو سراسر کی دشت
رونے بھی لا بٹھا کہ غم حق لا بٹھا کہ
کیا کہوں میں کی نوحت بیٹھا ہوں غم سے
لو تری کربلا سے آتی ہیں بین حور کی سی
پھیلے کی سے آتی ہیں بین حور کی سی

۴۱۷

جب اذان صبح سے ظاہر ہوا دنیا سے شیر
سنتے تھے جو ان انقلاب سے بیٹھے
نشہ شراب دوستی سے بیٹھے
نشہ شراب دوستی سے بیٹھے
دودھ پیتے ہیں بین قم آدار امام اسے حسن
فرزند ہیں بین قم آدار امام اسے حسن

۴۱۸

بندہ کہتی کہ جب دودھ پیتے
لا بٹھا کر کو بنا دی میں
ہاتھ کہ کہا نا بیٹا میں
ملی حسن کو فرزند ارجمند میں
بیٹے کو بیٹا کہ کفن کے بھی
بیٹے کو بیٹا کہ کفن کے بھی

۴۱۹

فضہ میں کا ہو تا اگر حسن امام
ہو شتاب اور جب ابن زیاد کے
شاہ کو سونپ دیا لات طفل
آئے دلگیر ذکر حضرت سلطان انام
کھودوں تخت حضور میں
سن میں طوفان کیا وہ ماہ جبین حضرت سے

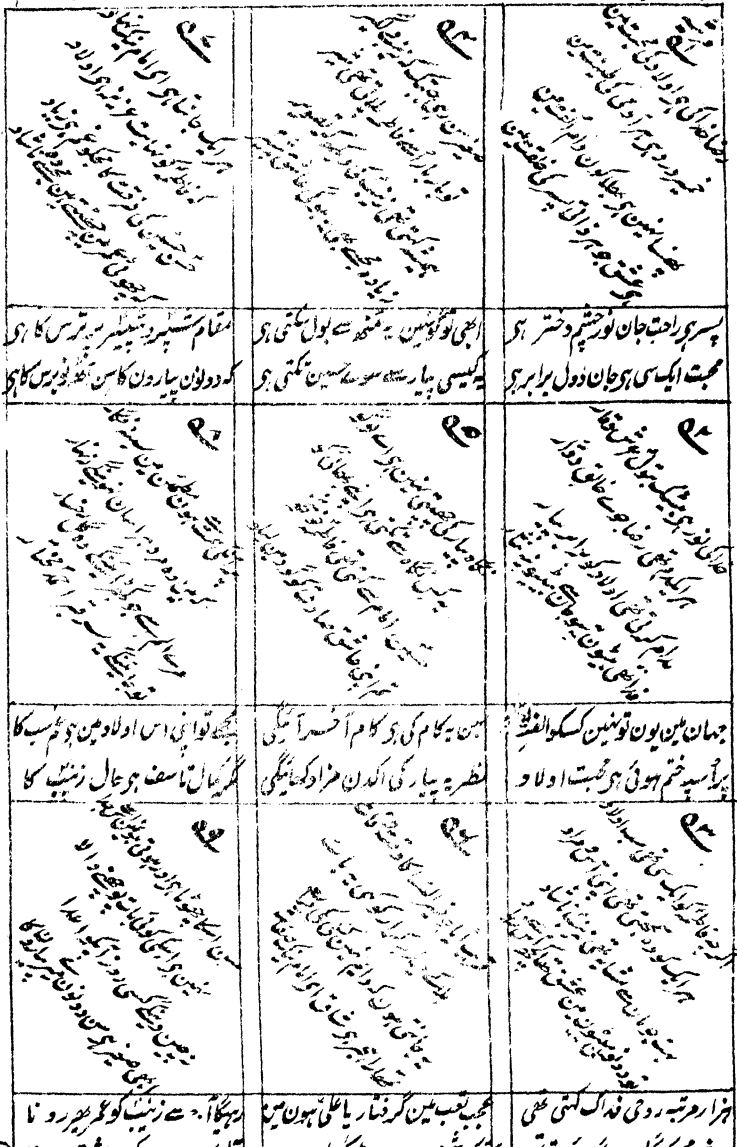

۱۱۰

تمھاری شان ہے کیون خلق سے دو بالا ہو
کرم سبھون سے سب در نسب مین اعلا ہو

۱۱۱

ہو تم جو اشرف و اعلے تمام مردم سے
کسی سے ہو سکے کام وہ جو ہو تم سے

۱۱۲

کسی کے واسطے دنیا مین کون روتا ہے
اسی کو روتی ہے خلقت جو یتیم ہوتا ہے

۱۱۳

یتیم ہوتے یہ چھاتی کے میرے پالے ہین
سپرد آپکے اللہ کے حوالے ہین

۱۱۴

لحاظ اسکا برابر مرے سدا کرنا
نہ اسکو آپسے ہرگز کبھی جدا کرنا

۱۱۵

ہر ایک امر کی زینب کو تم خبر کرنا
جو کام کرنا وہ خواہر سے پوچھ کر کرنا

۱۱۶

مری تو مٹی ہی ہمشیر یہ تمھاری ہے
جو اسکی قدر ہے تو قیر یہ تمھاری ہے

۱۱۷

تمھارے ساتھ انیسات سے دکھ بھر گی یہ
ابھی مین کتنی نہین ہون جو کچھ کر گی یہ

۱۱۸

حسن حسین سے دکھ درد کہیو ای زینب
مری طرح سے پیار انپہ رکہیو ای زینب

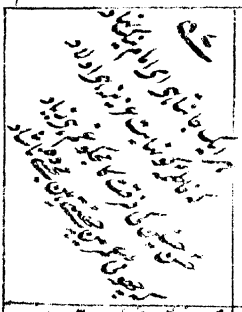

پسر ہو راحت جان نور چشم و دختر ہی
محبت ایک سی ہو جان دونوں برابر ہی

ابھی تو گونجتی یہ منہ سے بول سکتی ہی
یہ کیسی پیار سے سوے حسین تکتی ہی

مقام تسپر و تسپیر پر ترس کا ہی
کہ دونوں پیارون کا سن تھا دونوں برس کا ہی

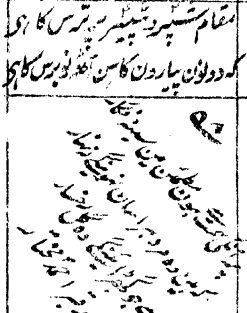

جہان مین یون تو نہین کسکو الفت اولاد
پر اسپہ ختم ہوئی ہی محبت اولاد

بہن یہ کام کی ہی کام آخر آئیگی
نظر یہ پیار کی اکدن مراد کہلائیگی

مجھے تو اپنی اس اولاد مین ہی غم سب کا
مگر یہان تاسف ہی حال زینب کا

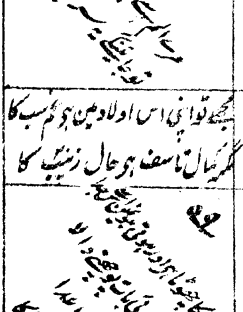

ہزار مرتبہ روحی فدا کہتی تھی
ہمیشہ اسکو گلے سے لگائے رہتی تھی

مجب تعب مین گرفتار یا علی ہون مین
کہ کمسنون مین چھوڑے چلی ہون مین

رہیگا آہ سے زینب کو عمر بھر رونا
تامل کام رہیرا سکے ہی پیشتر رونا

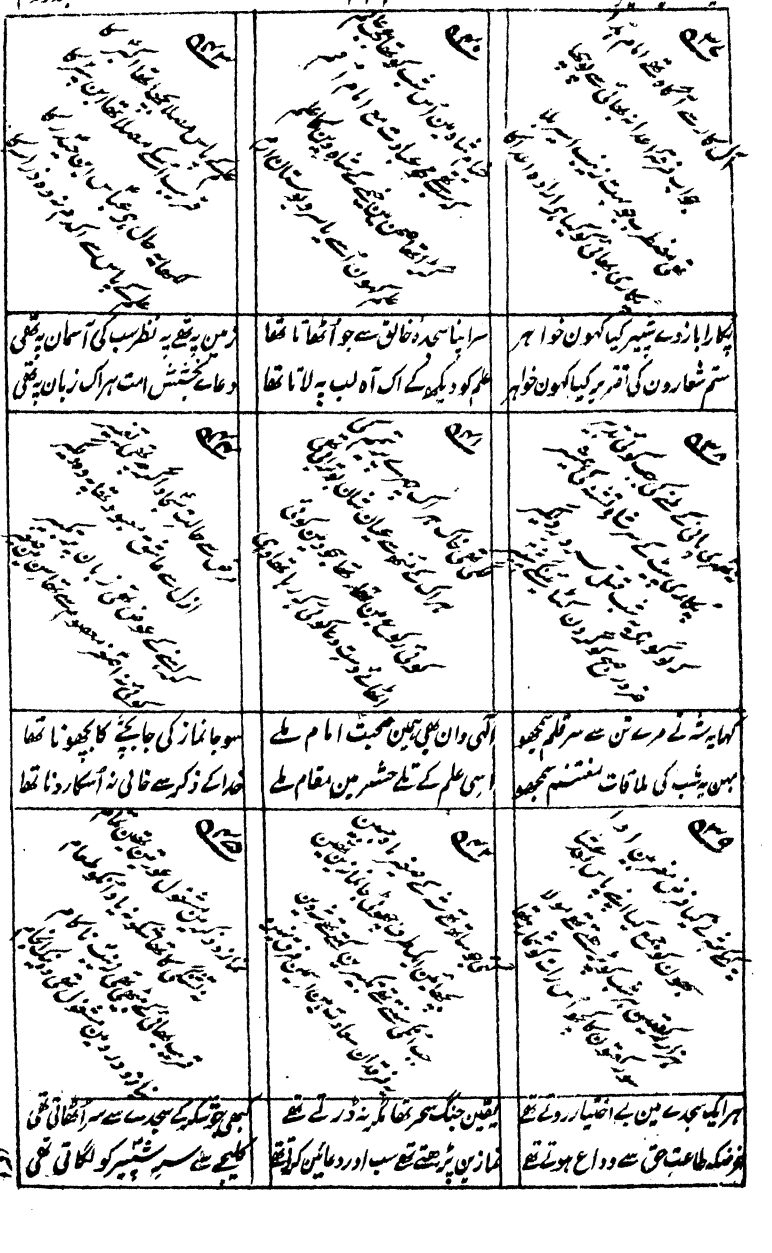

۴۸

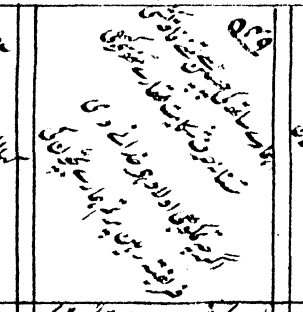

اُدھر امام کے خیمہ مین یاد باری تھی
اُدھر خیام عدو مین شراب خواری تھی

۴۹

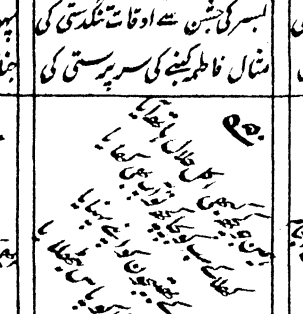

لبسر کی جشن سے اوقات تنگدستی کی
مثال فاطمہ کہنے کی سر پرستی کی

۵۰

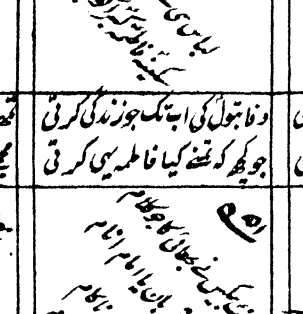

وفا بتول کی اب تک جو زندگی کرتی
جو کچھ کہ تھنے کیا فاطمہ یہی کرتی

۵۱

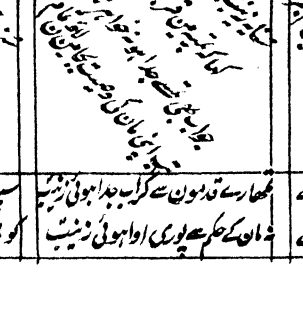

تمھارے قدمون سے گراب جدا ہوئی زینب
فلان کے حکم سے پوری ادا ہوئی زینب

۵۲

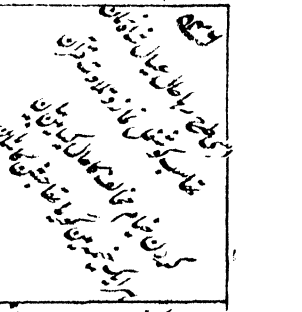

پہونچتے خلد مین ہم حضرت بتول کے ساتھ
جنانین جائین بتول حزین رسول کے ساتھ

۵۳

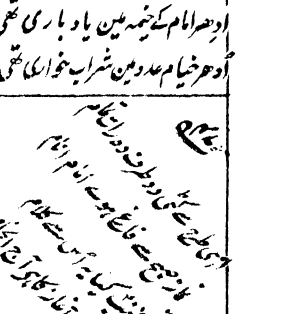

تمھارا بھائی امانت اُسی کی ہر خواہر
مجھے حوالہ زہرا کرو تم اُسی خواہر

۵۴

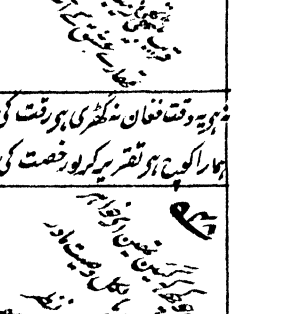

سپاہ ظلم کی اُس پیاسے پر چڑھائی ہو
کوئی گھڑی ہین مرے بھائی سے لڑائی ہو

۵۵

وصیت بھائی کی اماں میں سب بھائیوں کی
ترکیب بھائی کے دفن کی بہنوں کی
اور ایما جلد رخصت کی اور اجازت دینی
بھائی کی اور شکر اللہ کا بجا لانی

سفر سے بچ گئی امت بدولت آپکی ہو
سپرد آپکے اب یہ امانت آپکی ہو

۵۶

شکر بجا لانا بھائی کا اور دعا کرنی
بروح حضرت خیر الانبیاء صلعم
نظارہ جسم بھائی کا اور غسل دینا
بہنوں کا بھائی کو خوش خوش وداع کرنا

جو کچھ تھا حق وصیت ادا کیا تمنے
کہا تھا میں نے جو اُس سے سو کیا تمنے

۵۷

بھائی کی قبر پر جمکدار دعا کرنی
بھائی کی بیوی بچوں کی خبر گیری کی
بھائی کی بیوی کی عدت کی خبر داری
بھائی کی بیوی کی عدت کے بعد کی خبر گیری

ابھی تو بھائی کے لاشے پہ کرنا ہی نالا
ابھی پٹھانا ہی بھابھی کو اپنی رنڈسالا

۵۸

بھائی کی جان کا صدقہ کرنا
بھائی کی وحشت میں داغ دینا
بھائی کی قبر کا نشان کرنا
بھائی کی قبر کی مٹی کا آنکھ میں لگانا

ابھی تو دیکھنا ہی غرق خون تن اصغر
ابھی نکالنا ہی تیر گردن اصغر

۵۹

بھائی کی قبر کی زیارت کرنی
بھائی کی قبر پر فاتحہ پڑھنی
بھائی کی قبر پر سے رخصت ہونا
بھائی کی قبر کو بوسہ دینا

ابھی تو جا کے مدینے میں خاک اڑانا ہی
ابھی تو ظلم ستمگر کی اذا بھی اٹھانا ہی

۵۴

بھائی کی قبر کی زیارت کرنی
بھائی کی قبر پر فاتحہ پڑھنی
بھائی کی قبر پر سے رخصت ہونا
بھائی کی قبر کو بوسہ دینا

ہوئی ہون سیر میں اب در دولت کے کھانے سے
دعا کرو کہ اُٹھالے خدا زمانے سے

۶۱

سنی یہ جس گھڑی تقریر مادر مضطر
ابھی بتول سے یہ کہتی تھی وہ خستہ جگر

یہ عرض کی کہ نہیں بیٹی حکم سے باہر
ہوے بہن سے مرخص امام جن و بشر

اب آگے کیا کہے دلگیر ہو عیان سب پر
جو ماں نے کہدیا تھا گذرا سب وہ زینب پر

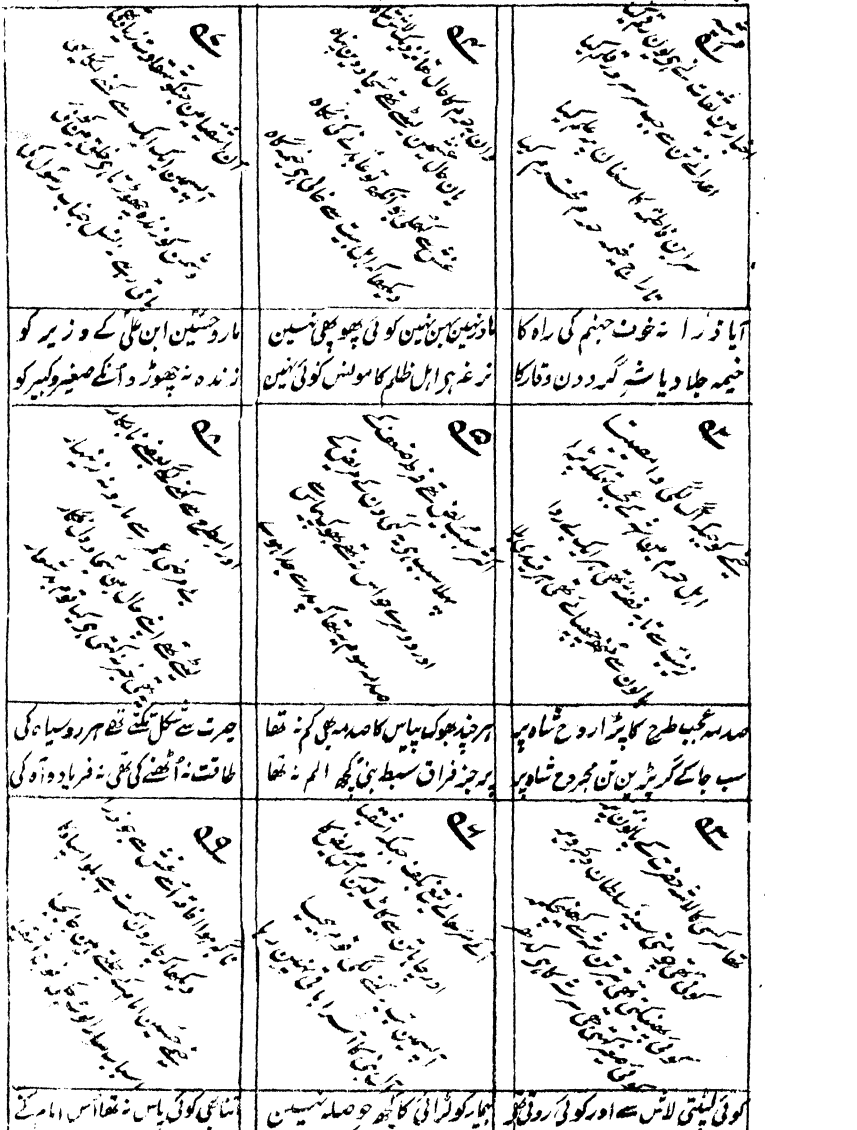

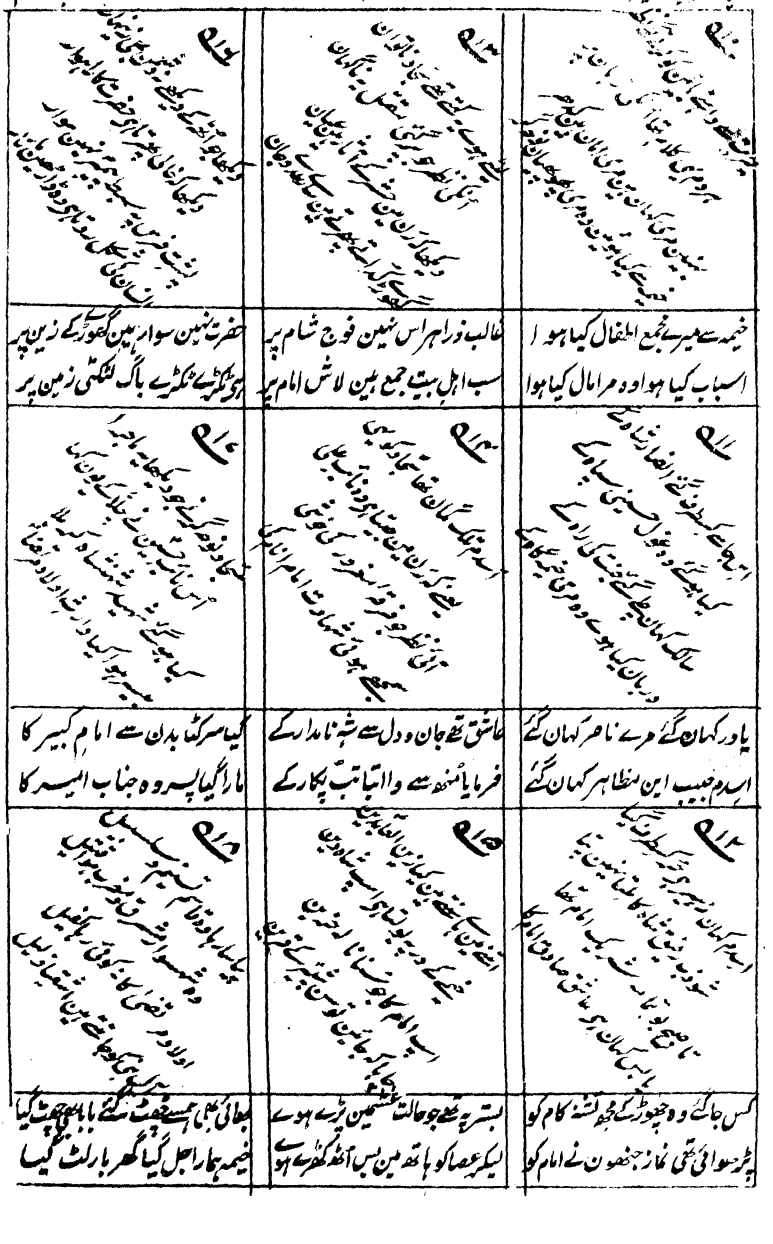

۴۱۹

اکبارگی آنکھونکے تارے کیں آ گئی
اور مردنی سی چہرۂ انور پہ چھا گئی

۴۲۰

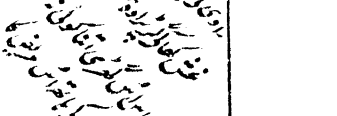

پھوپھی تو اہل بیت پہ صدمے پڑے ہوئے
عابد کو دیکھا خاک پہ بیہوش پڑے ہوئے

۴۲۵

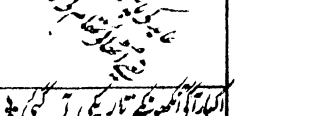

زہرا کے نخل کٹ گئے خنجر شمشیر ظلم سے
اصغر تمہارا قتل ہوا تیر ظلم سے

۴۲۰

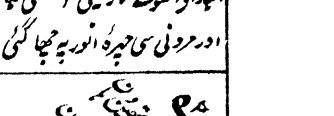

اٹھنے میں اُس شریف کو صدمہ بڑا ہوا
غش میں ہی فرش خاک پہ سدھ پڑا ہوا

۴۲۲

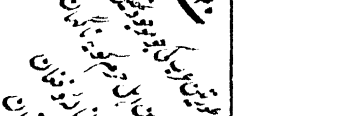

مشتاق اہل بیت ہیں تیرے کلام کے
اے یادگار سید عالی مقام کے

۴۲۰

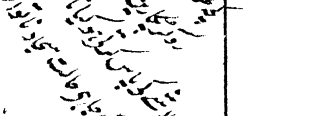

سجاد اُٹھ کے پھوپھی بہن کو سمجھا لو تم
قربان جاؤں گود میں اسکو اٹھا لو تم

۴۲۱

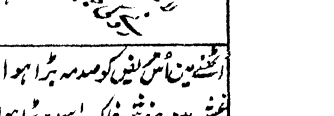

غم شہ کا اُسکے دل میں اثر ایسا کر گیا
اللہ ہی جانے جیتا ہی عابد کہ مر گیا

۴۲۲

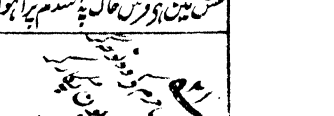

آہوش میں کہ ہو گئے شاہ ہدا شہید
آہوش میں کہ ہو گیا تیرا چچا شہید

۴۲۰

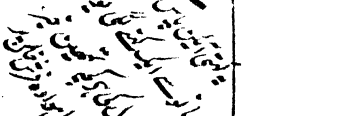

جز اسکے کچھ کلام عدو اس گھڑی نہیں
جیتے پسر کے لاش پدر کی گڑی نہیں

۳۰
مین تھک گئی پکار کے اس لالہ فام کو
تم لو پکار عابد ناشاد و ناکام کو

۳۱
چھوٹے سے میرے پوتے پہ غصہ بڑا ہوا
باقر ہزار تمھارے قدم پر پڑا ہوا

۳۲
اٹھ بیٹھو حال غش میں تم کیا پڑی ہوئی
مرثیت ہے پیاس سکینہ کھڑی ہوئی

۳۳
پھیلی ہوئی پانوں حالت غش مین ہو شیر سے
زینب بھتیجی پکارتی ہے تمکو ویر سے

۳۴
جسدم یہ حال پوتے ناکام ہوگیا
رونے سے اہل بیت مین کہرام ہوگیا

۳۵
جان بیٹے پہ فدا ہین شہ دین کے نام پر
لیجیے انکو لاشۂ شاہ انام پر

۳۶
جو ہی ہمارا حال سنو وہ کسی کا حال
ذکر لال ہوگا دیکھ کے زمان بھوپی کا حال

۳۷
چاروں طرف سے بیبیان زنان کا ہجوم تھا
سجاد کو لٹا دیا سرور کے منزل

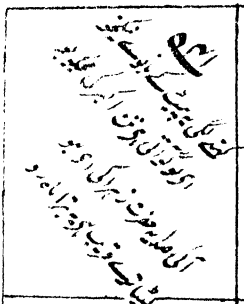

لاکر اسے لٹایا ہے پہلو میں آپ کے
بیٹے کو آئے ہوش تصدق سے باپ کے

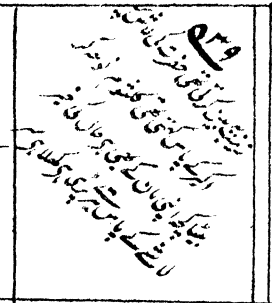

بلوے میں نکلے سر تری ماں تشنہ کام ہے
اٹھ بیٹھ لاڈلے یہ حیا کا مقام ہے

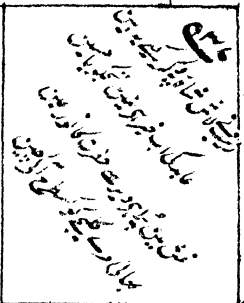

اے دم ترے قریب یہ تیری کمائی ہے
بولے پسر سے ہوش میں بانو تو آئی ہے

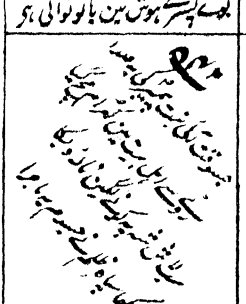

افراط تشنگی سے دم راہ خون پہ آگیا
اکبر کے پاس لاکے اسے بھی لٹا دیا

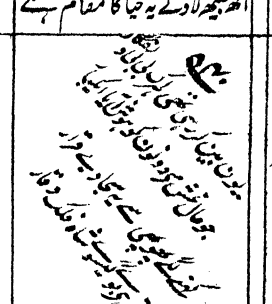

وہ بولی دونوں ہاتھوں سے دل اپنا تھام کے
لیٹے ہو تم تو پہلو میں لاش امام کے

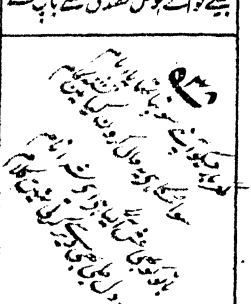

اک روسیہ پکارا احمد اے مہیب سے
سر کو اٹھا لے شہ کے قریب سے

۴۳

ہر ضبط غل مچاتی تھی وہ فوج نابکار
پر لاشوں کو نہ چھوڑتی تھی کوئی دل فگار

دلگیر اُس ستم کی نہ کر شرح زینہار
اونٹوں پہ جس طرح سے حرم کو کیا سوار

واللہ وہ ہی نقش دل خاص و عام ہیں
سجاد کو جو ظلم ہوئے ملک شام ہیں

۱۱۰

تنہا تو تھا وہ بادشہ ہر دو سرا تھا
اب وہ ترے باپ کے بھی ساتھ بڑا تھا

۱۱۱

کم ہونگے بہت ہم ہی شاہ زمان میں
مشہور ہے اچھے تو بہت کم ہیں جہان میں

۱۱۲

پیچ ہے مرے گھبرانے کی کیونکر نہ جگہ ہو
جی میرا نہیں اپنا یہ آمد شہ ہو

۱۱۳

جب یاں سے سدھارا تو یہ ہمراہ گیا تھا
صفر ترے اس بھائی کو آزار نہ کچھ تھا

۱۱۴

فوج آنے کا اندیشہ نہ گھر لٹنے کا غم ہے
قیدی جو ہیں ساتھ آئے بڑا کام کیا ہے

۱۱۵

کیا عرض کروں جو کہ ہے حالت مری کی
آن سب میں صدا ملتی ہے تربت کسی کی

۱۱۶

اب دیکھیے کیا خواہش تقدیر ہو ظاہر
پھبی نہ مرے خواب کی تعبیر ہو ظاہر

۱۱۷

انصاف کرو منھ کو نہ کیونکر چڑ آئے
دن آئے جو خراب مجھے دن نظر آئے

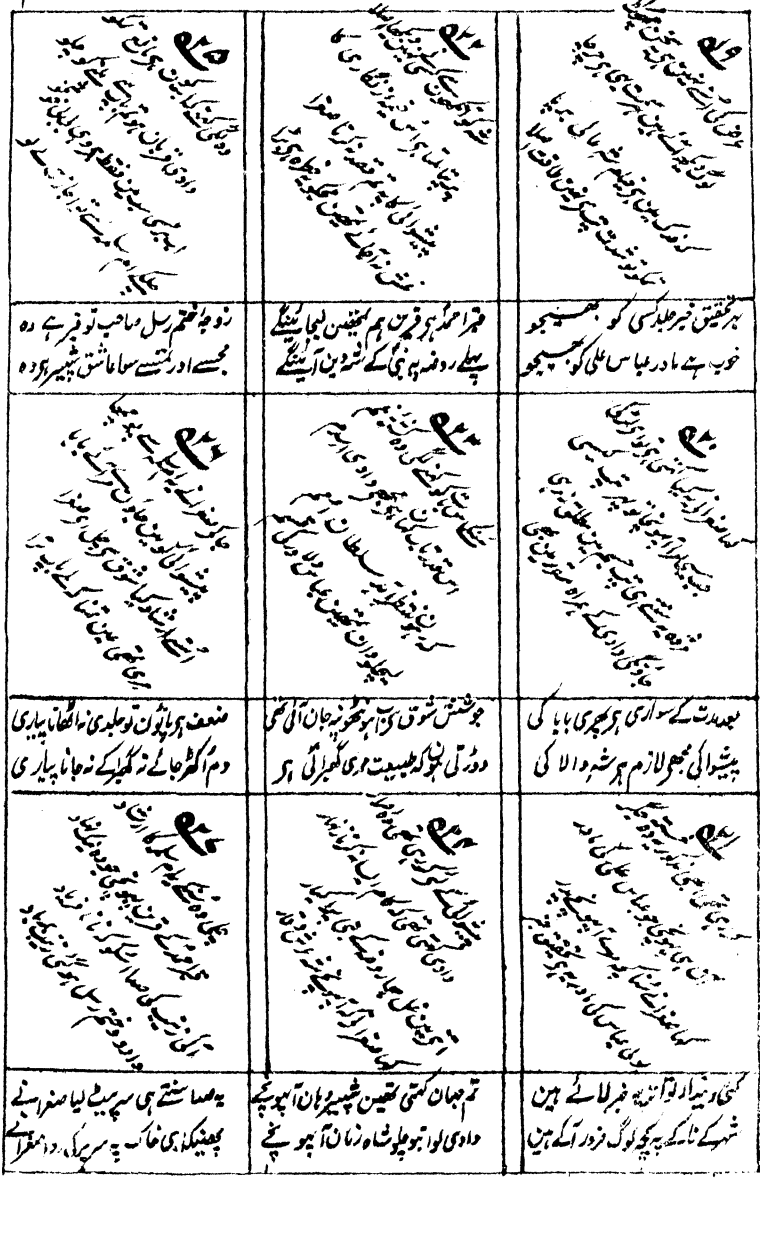

۲۹
[illegible]

۳۰
[illegible]

۳۱
[illegible]

قمر احمد ہی فرمیں ہم تمھیں لیجائینگے
پہلے روضہ پہ نبی کے تمھیں دین آئینگے

۲۴
[illegible]

۳۲
[illegible]

۳۳
[illegible]

۳۴
[illegible]

۳۵
[illegible]

ہر تحقیق خبر جلد کسی کو بھیجو
خوب ہے مادر عباس علی کو بھیجو

۲۰
[illegible]

۲۱
[illegible]

۲۲
[illegible]

۲۳
[illegible]

۲۶
[illegible]

۲۷
[illegible]

۲۸
[illegible]

زوجہ ختم رسل صاحب توقیر ہے وہ
مجھسے اور لمتسے سماماشق شبیر ہے وہ

۲۵
[illegible]

۲۶
[illegible]

۲۷
[illegible]

۲۸
[illegible]

۲۹
[illegible]

۳۰
[illegible]

۳۱
[illegible]

۳۲
[illegible]

۳۳
[illegible]

۳۴
[illegible]

۳۵
[illegible]

۳۶
[illegible]

۳۷
[illegible]

۳۸
[illegible]

۳۹
[illegible]

۴۰
[illegible]

۴۱
[illegible]

۴۲
[illegible]

۴۳
[illegible]

۴۴
[illegible]

۴۵
[illegible]

۴۶
[illegible]

۴۷
[illegible]

۴۸
[illegible]

۴۹
[illegible]

۵۰
[illegible]

۵۱
[illegible]

۵۲
[illegible]

۵۳
[illegible]

۵۴
[illegible]

۵۵
[illegible]

۵۶
[illegible]

۵۷
[illegible]

۵۸
[illegible]

۵۹
[illegible]

۶۰
[illegible]

۶۱
[illegible]

۶۲
[illegible]

۶۳
[illegible]

۶۴
[illegible]

۶۵
[illegible]

۶۶
[illegible]

۶۷
[illegible]

۶۸
[illegible]

۶۹
[illegible]

۷۰
[illegible]

۷۱
[illegible]

۷۲
[illegible]

۷۳
[illegible]

۷۴
[illegible]

۷۵
[illegible]

۷۶
[illegible]

۷۷
[illegible]

۷۸
[illegible]

۷۹
[illegible]

۸۰
[illegible]

۸۱
[illegible]

۸۲
[illegible]

۸۳
[illegible]

۸۴
[illegible]

۸۵
[illegible]

۸۶
[illegible]

۸۷
[illegible]

۸۸
[illegible]

۸۹
[illegible]

۹۰
[illegible]

۹۱
[illegible]

۹۲
[illegible]

۹۳
[illegible]

۹۴
[illegible]

۹۵
[illegible]

۹۶
[illegible]

۹۷
[illegible]

۹۸
[illegible]

۹۹
[illegible]

۱۰۰
[illegible]

۱۰۱
[illegible]

۱۰۲
[illegible]

۱۰۳
[illegible]

۱۰۴
[illegible]

۱۰۵
[illegible]

۱۰۶
[illegible]

۱۰۷
[illegible]

۱۰۸
[illegible]

۱۰۹
[illegible]

۱۱۰
[illegible]

۱۱۱
[illegible]

۱۱۲
[illegible]

۱۱۳
[illegible]

۱۱۴
[illegible]

۱۱۵
[illegible]

۱۱۶
[illegible]

۱۱۷
[illegible]

۱۱۸
[illegible]

۱۱۹
[illegible]

۱۲۰
[illegible]

۱۲۱
[illegible]

۱۲۲
[illegible]

۱۲۳
[illegible]

۱۲۴
[illegible]

۱۲۵
[illegible]

۱۲۶
[illegible]

۱۲۷
[illegible]

۱۲۸
[illegible]

۱۲۹
[illegible]

۱۳۰
[illegible]

۱۳۱
[illegible]

۱۳۲
[illegible]

۱۳۳
[illegible]

۱۳۴
[illegible]

۱۳۵
[illegible]

۱۳۶
[illegible]

۱۳۷
[illegible]

۱۳۸
[illegible]

۱۳۹
[illegible]

۱۴۰
[illegible]

۱۴۱
[illegible]

۱۴۲
[illegible]

۱۴۳
[illegible]

۱۴۴
[illegible]

۱۴۵
[illegible]

۱۴۶
[illegible]

۱۴۷
[illegible]

۱۴۸
[illegible]

۱۴۹
[illegible]

۱۵۰
[illegible]

۱۵۱
[illegible]

۱۵۲
[illegible]

۱۵۳
[illegible]

۱۵۴
[illegible]

۱۵۵
[illegible]

۱۵۶
[illegible]

۱۵۷
[illegible]

۱۵۸
[illegible]

۱۵۹
[illegible]

۱۶۰
[illegible]

۱۶۱
[illegible]

۱۶۲
[illegible]

۱۶۳
[illegible]

۱۶۴
[illegible]

۱۶۵
[illegible]

۱۶۶
[illegible]

۱۶۷
[illegible]

۱۶۸
[illegible]

۱۶۹
[illegible]

۱۷۰
[illegible]

۱۷۱
[illegible]

۱۷۲
[illegible]

۱۷۳
[illegible]

۱۷۴
[illegible]

۱۷۵
[illegible]

۱۷۶
[illegible]

۱۷۷
[illegible]

۱۷۸
[illegible]

۱۷۹
[illegible]

۱۸۰
[illegible]

۱۸۱
[illegible]

۱۸۲
[illegible]

۱۸۳
[illegible]

۱۸۴
[illegible]

۱۸۵
[illegible]

۱۸۶
[illegible]

۱۸۷
[illegible]

۱۸۸
[illegible]

۱۸۹
[illegible]

۱۹۰
[illegible]

۱۹۱
[illegible]

۱۹۲
[illegible]

۱۹۳
[illegible]

۱۹۴
[illegible]

۱۹۵
[illegible]

۱۹۶
[illegible]

۱۹۷
[illegible]

۱۹۸
[illegible]

۱۹۹
[illegible]

۲۰۰
[illegible]

۲۰۱
[illegible]

۲۰۲
[illegible]

۲۰۳
[illegible]

۲۰۴
[illegible]

۲۰۵
[illegible]

۲۰۶
[illegible]

۲۰۷
[illegible]

۲۰۸
[illegible]

۲۰۹
[illegible]

۲۱۰
[illegible]

۲۱۱
[illegible]

۲۱۲
[illegible]

۲۱۳
[illegible]

۲۱۴
[illegible]

۲۱۵
[illegible]

۲۱۶
[illegible]

۲۱۷
[illegible]

۲۱۸
[illegible]

۲۱۹
[illegible]

۲۲۰
[illegible]

۲۲۱
[illegible]

۲۲۲
[illegible]

۲۲۳
[illegible]

۲۲۴
[illegible]

۲۲۵
[illegible]

۲۲۶
[illegible]

۲۲۷
[illegible]

۲۲۸
[illegible]

۲۲۹
[illegible]

۲۳۰
[illegible]

۲۳۱
[illegible]

۲۳۲
[illegible]

۲۳۳
[illegible]

۲۳۴
[illegible]

۲۳۵
[illegible]

۲۳۶
[illegible]

۲۳۷
[illegible]

۲۳۸
[illegible]

۲۳۹
[illegible]

۲۴۰
[illegible]

۲۴۱
[illegible]

۲۴۲
[illegible]

۲۴۳
[illegible]

۲۴۴
[illegible]

۲۴۵
[illegible]

۲۴۶
[illegible]

۲۴۷
[illegible]

۲۴۸
[illegible]

۲۴۹
[illegible]

۲۵۰
[illegible]

۲۵۱
[illegible]

۲۵۲
[illegible]

۲۵۳
[illegible]

۲۵۴
[illegible]

۲۵۵
[illegible]

۲۵۶
[illegible]

۲۵۷
[illegible]

۲۵۸
[illegible]

۲۵۹
[illegible]

۲۶۰
[illegible]

۲۶۱
[illegible]

۲۶۲
[illegible]

۲۶۳
[illegible]

۲۶۴
[illegible]

۲۶۵
[illegible]

۲۶۶
[illegible]

۲۶۷
[illegible]

۲۶۸
[illegible]

۲۶۹
[illegible]

۲۷۰
[illegible]

۲۷۱
[illegible]

۲۷۲
[illegible]

۲۷۳
[illegible]

۲۷۴
[illegible]

۲۷۵
[illegible]

۲۷۶
[illegible]

۲۷۷
[illegible]

۲۷۸
[illegible]

۲۷۹
[illegible]

۲۸۰
[illegible]

۲۸۱
[illegible]

۲۸۲
[illegible]

۲۸۳
[illegible]

۲۸۴
[illegible]

۲۸۵
[illegible]

۲۸۶
[illegible]

۲۸۷
[illegible]

۲۸۸
[illegible]

۲۸۹
[illegible]

۲۹۰
[illegible]

۲۹۱
[illegible]

۲۹۲
[illegible]

۲۹۳
[illegible]

۲۹۴
[illegible]

۲۹۵
[illegible]

۲۹۶
[illegible]

۲۹۷
[illegible]

۲۹۸
[illegible]

۲۹۹
[illegible]

۳۰۰
[illegible]

۳۰۱
[illegible]

۳۰۲
[illegible]

۳۰۳
[illegible]

۳۰۴
[illegible]

۳۰۵
[illegible]

۳۰۶
[illegible]

۳۰۷
[illegible]

۳۰۸
[illegible]

۳۰۹
[illegible]

۳۱۰
[illegible]

۳۱۱
[illegible]

۳۱۲
[illegible]

۳۱۳
[illegible]

۳۱۴
[illegible]

۳۱۵
[illegible]

۳۱۶
[illegible]

۳۱۷
[illegible]

۳۱۸
[illegible]

۳۱۹
[illegible]

۳۲۰
[illegible]

۳۲۱
[illegible]

۳۲۲
[illegible]

۳۲۳
[illegible]

۳۲۴
[illegible]

۳۲۵
[illegible]

۳۲۶
[illegible]

۳۲۷
[illegible]

۳۲۸
[illegible]

۳۲۹
[illegible]

۳۳۰
[illegible]

۳۳۱
[illegible]

۳۳۲
[illegible]

۳۳۳
[illegible]

۳۳۴
[illegible]

۳۳۵
[illegible]

۳۳۶
[illegible]

۳۳۷
[illegible]

۳۳۸
[illegible]

۳۳۹
[illegible]

۳۴۰
[illegible]

۳۴۱
[illegible]

۳۴۲
[illegible]

۳۴۳
[illegible]

۳۴۴
[illegible]

۳۴۵
[illegible]

۳۴۶
[illegible]

۳۴۷
[illegible]

۳۴۸
[illegible]

۳۴۹
[illegible]

۳۵۰
[illegible]

۳۵۱
[illegible]

۳۵۲
[illegible]

۳۵۳
[illegible]

۳۵۴
[illegible]

۳۵۵
[illegible]

۳۵۶
[illegible]

۳۵۷
[illegible]

۳۵۸
[illegible]

۳۵۹
[illegible]

۳۶۰
[illegible]

۳۶۱
[illegible]

۳۶۲
[illegible]

۳۶۳
[illegible]

۳۶۴
[illegible]

۳۶۵
[illegible]

۳۶۶
[illegible]

۳۶۷
[illegible]

۳۶۸
[illegible]

۳۶۹
[illegible]

۳۷۰
[illegible]

۳۷۱
[illegible]

۳۷۲
[illegible]

۳۷۳
[illegible]

۳۷۴
[illegible]

۳۷۵
[illegible]

۳۷۶
[illegible]

۳۷۷
[illegible]

۳۷۸
[illegible]

۳۷۹
[illegible]

۳۸۰
[illegible]

۳۸۱
[illegible]

۳۸۲
[illegible]

۳۸۳
[illegible]

۳۸۴
[illegible]

۳۸۵
[illegible]

۳۸۶
[illegible]

۳۸۷
[illegible]

۳۸۸
[illegible]

۳۸۹
[illegible]

۳۹۰
[illegible]

۳۹۱
[illegible]

۳۹۲
[illegible]

۳۹۳
[illegible]

۳۹۴
[illegible]

۳۹۵
[illegible]

۳۹۶
[illegible]

۳۹۷
[illegible]

۳۹۸
[illegible]

۳۹۹
[illegible]

۴۰۰
[illegible]

۴۰۱
[illegible]

۴۰۲
[illegible]

۴۰۳
[illegible]

۴۰۴
[illegible]

۴۰۵
[illegible]

۴۰۶
[illegible]

۴۰۷
[illegible]

۴۰۸
[illegible]

۴۰۹
[illegible]

۴۱۰
[illegible]

۴۱۱
[illegible]

۴۱۲
[illegible]

۴۱۳
[illegible]

۴۱۴
[illegible]

۴۱۵
[illegible]

۴۱۶
[illegible]

۴۱۷
[illegible]

۴۱۸
[illegible]

۴۱۹
[illegible]

۴۲۰
[illegible]

۴۲۱
[illegible]

۴۲۲
[illegible]

۴۲۳
[illegible]

۴۲۴
[illegible]

۴۲۵
[illegible]

۴۲۶
[illegible]

۴۲۷
[illegible]

۴۲۸
[illegible]

۴۲۹
[illegible]

۴۳۰
[illegible]

۴۳۱
[illegible]

۴۳۲
[illegible]

۴۳۳
[illegible]

۴۳۴
[illegible]

۴۳۵
[illegible]

۴۳۶
[illegible]

۴۳۷
[illegible]

۴۳۸
[illegible]

۴۳۹
[illegible]

۴۴۰
[illegible]

۴۴۱
[illegible]

۴۴۲
[illegible]

۴۴۳
[illegible]

۴۴۴
[illegible]

۴۴۵
[illegible]

۴۴۶
[illegible]

۴۴۷
[illegible]

۴۴۸
[illegible]

۴۴۹
[illegible]

۴۵۰
[illegible]

۴۵۱
[illegible]

۴۵۲
[illegible]

۴۵۳
[illegible]

۴۵۴
[illegible]

۴۵۵
[illegible]

۴۵۶
[illegible]

۴۵۷
[illegible]

۴۵۸
[illegible]

۴۵۹
[illegible]

۴۶۰
[illegible]

۴۶۱
[illegible]

۴۶۲
[illegible]

۴۶۳
[illegible]

۴۶۴
[illegible]

۴۶۵
[illegible]

۴۶۶
[illegible]

۴۶۷
[illegible]

۴۶۸
[illegible]

۴۶۹
[illegible]

۴۷۰
[illegible]

۴۷۱
[illegible]

۴۷۲
[illegible]

۴۷۳
[illegible]

۴۷۴
[illegible]

۴۷۵
[illegible]

۴۷۶
[illegible]

۴۷۷
[illegible]

۴۷۸
[illegible]

۴۷۹
[illegible]

۴۸۰
[illegible]

۴۸۱
[illegible]

۴۸۲
[illegible]

۴۸۳
[illegible]

۴۸۴
[illegible]

۴۸۵
[illegible]

۴۸۶
[illegible]

۴۸۷
[illegible]

۴۸۸
[illegible]

۴۸۹
[illegible]

۴۹۰
[illegible]

۴۹۱
[illegible]

۴۹۲
[illegible]

۴۹۳
[illegible]

۴۹۴
[illegible]

۴۹۵
[illegible]

۴۹۶
[illegible]

۴۹۷
[illegible]

۴۹۸
[illegible]

۴۹۹
[illegible]

۵۰۰
[illegible]

۵۰۱
[illegible]

۵۰۲
[illegible]

۵۰۳
[illegible]

۵۰۴
[illegible]

۵۰۵
[illegible]

۵۰۶
[illegible]

۵۰۷
[illegible]

۵۰۸
[illegible]

۵۰۹
[illegible]

۵۱۰
[illegible]

۵۱۱
[illegible]

۵۱۲
[illegible]

۵۱۳
[illegible]

۵۱۴
[illegible]

۵۱۵
[illegible]

۵۱۶
[illegible]

۵۱۷
[illegible]

۵۱۸
[illegible]

۵۱۹
[illegible]

۵۲۰
[illegible]

۵۲۱
[illegible]

۵۲۲
[illegible]

۵۲۳
[illegible]

۵۲۴
[illegible]

۵۲۵
[illegible]

۵۲۶
[illegible]

۵۲۷
[illegible]

۵۲۸
[illegible]

۵۲۹
[illegible]

۵۳۰
[illegible]

۵۳۱
[illegible]

۵۳۲
[illegible]

۵۳۳
[illegible]

۵۳۴
[illegible]

۵۳۵
[illegible]

۵۳۶
[illegible]

۵۳۷
[illegible]

۵۳۸
[illegible]

۵۳۹
[illegible]

۵۴۰
[illegible]

۵۴۱
[illegible]

۵۴۲
[illegible]

۵۴۳
[illegible]

۵۴۴
[illegible]

۵۴۵
[illegible]

۵۴۶
[illegible]

۵۴۷
[illegible]

۵۴۸
[illegible]

۵۴۹
[illegible]

۵۵۰
[illegible]

۵۵۱
[illegible]

۵۵۲
[illegible]

۵۵۳
[illegible]

۵۵۴
[illegible]

۵۵۵
[illegible]

۵۵۶
[illegible]

۵۵۷
[illegible]

۵۵۸
[illegible]

۵۵۹
[illegible]

۵۶۰
[illegible]

۵۶۱
[illegible]

۵۶۲
[illegible]

۵۶۳
[illegible]

۵۶۴
[illegible]

۵۶۵
[illegible]

۵۶۶
[illegible]

۵۶۷
[illegible]

۵۶۸
[illegible]

۵۶۹
[illegible]

۵۷۰
[illegible]

۵۷۱
[illegible]

۵۷۲
[illegible]

۵۷۳
[illegible]

۵۷۴
[illegible]

۵۷۵
[illegible]

۵۷۶
[illegible]

۵۷۷
[illegible]

۵۷۸
[illegible]

۵۷۹
[illegible]

۵۸۰
[illegible]

۵۸۱
[illegible]

۵۸۲
[illegible]

۵۸۳
[illegible]

۵۸۴
[illegible]

۵۸۵
[illegible]

۵۸۶
[illegible]

۵۸۷
[illegible]

۵۸۸
[illegible]

۵۸۹
[illegible]

۵۹۰
[illegible]

۵۹۱
[illegible]

۵۹۲
[illegible]

۵۹۳
[illegible]

۵۹۴
[illegible]

۵۹۵
[illegible]

۵۹۶
[illegible]

۵۹۷
[illegible]

۵۹۸
[illegible]

۵۹۹
[illegible]

۶۰۰
[illegible]

۶۰۱
[illegible]

۶۰۲
[illegible]

۶۰۳
[illegible]

۶۰۴
[illegible]

۶۰۵
[illegible]

۶۰۶
[illegible]

۶۰۷
[illegible]

۶۰۸
[illegible]

۶۰۹
[illegible]

۶۱۰
[illegible]

۶۱۱
[illegible]

۶۱۲
[illegible]

۶۱۳
[illegible]

۶۱۴
[illegible]

۶۱۵
[illegible]

۶۱۶
[illegible]

۶۱۷
[illegible]

۶۱۸
[illegible]

۶۱۹
[illegible]

۶۲۰
[illegible]

۶۲۱
[illegible]

۶۲۲
[illegible]

۶۲۳
[illegible]

۶۲۴
[illegible]

۶۲۵
[illegible]

۶۲۶
[illegible]

۶۲۷
[illegible]

۶۲۸
[illegible]

۶۲۹
[illegible]

۶۳۰
[illegible]

۶۳۱
[illegible]

۶۳۲
[illegible]

۶۳۳
[illegible]

۶۳۴
[illegible]

۶۳۵
[illegible]

۶۳۶
[illegible]

۶۳۷
[illegible]

۶۳۸
[illegible]

۶۳۹
[illegible]

۶۴۰
[illegible]

۶۴۱
[illegible]

۶۴۲
[illegible]

۶۴۳
[illegible]

۶۴۴
[illegible]

۶۴۵
[illegible]

۶۴۶
[illegible]

۶۴۷
[illegible]

۶۴۸
[illegible]

۶۴۹
[illegible]

۶۵۰
[illegible]

۶۵۱
[illegible]

۶۵۲
[illegible]

۶۵۳
[illegible]

۶۵۴
[illegible]

۶۵۵
[illegible]

۶۵۶
[illegible]

۶۵۷
[illegible]

۶۵۸
[illegible]

۶۵۹
[illegible]

۶۶۰
[illegible]

۶۶۱
[illegible]

۶۶۲
[illegible]

۶۶۳
[illegible]

۶۶۴
[illegible]

۶۶۵
[illegible]

۶۶۶
[illegible]

۶۶۷
[illegible]

۶۶۸
[illegible]

۶۶۹
[illegible]

۶۷۰
[illegible]

۶۷۱
[illegible]

۶۷۲
[illegible]

۶۷۳
[illegible]

۶۷۴
[illegible]

۶۷۵
[illegible]

۶۷۶
[illegible]

۶۷۷
[illegible]

۶۷۸
[illegible]

۶۷۹
[illegible]

۶۸۰
[illegible]

۶۸۱
[illegible]

۶۸۲
[illegible]

۶۸۳
[illegible]

۶۸۴
[illegible]

۶۸۵
[illegible]

۶۸۶
[illegible]

۶۸۷
[illegible]

۶۸۸
[illegible]

۶۸۹
[illegible]

۶۹۰
[illegible]

۶۹۱
[illegible]

۶۹۲
[illegible]

۶۹۳
[illegible]

۶۹۴
[illegible]

۶۹۵
[illegible]

۶۹۶
[illegible]

۶۹۷
[illegible]

۶۹۸
[illegible]

۶۹۹
[illegible]

۷۰۰
[illegible]

۷۰۱
[illegible]

۷۰۲
[illegible]

۷۰۳
[illegible]

۷۰۴
[illegible]

۷۰۵
[illegible]

۷۰۶
[illegible]

۷۰۷
[illegible]

۷۰۸
[illegible]

۷۰۹
[illegible]

۷۱۰
[illegible]

۷۱۱
[illegible]

۷۱۲
[illegible]

۷۱۳
[illegible]

۷۱۴
[illegible]

۷۱۵
[illegible]

۷۱۶
[illegible]

۷۱۷
[illegible]

۷۱۸
[illegible]

۷۱۹
[illegible]

۷۲۰
[illegible]

۷۲۱
[illegible]

۷۲۲
[illegible]

۷۲۳
[illegible]

۷۲۴
[illegible]

۷۲۵
[illegible]

۷۲۶
[illegible]

۷۲۷
[illegible]

۷۲۸
[illegible]

۷۲۹
[illegible]

۷۳۰
[illegible]

۷۳۱
[illegible]

۷۳۲
[illegible]

۷۳۳
[illegible]

۷۳۴
[illegible]

۷۳۵
[illegible]

۷۳۶
[illegible]

۷۳۷
[illegible]

۷۳۸
[illegible]

۷۳۹
[illegible]

۷۴۰
[illegible]

۷۴۱
[illegible]

۷۴۲
[illegible]

۷۴۳
[illegible]

۷۴۴
[illegible]

۷۴۵
[illegible]

۷۴۶
[illegible]

۷۴۷
[illegible]

۷۴۸
[illegible]

۷۴۹
[illegible]

۷۵۰
[illegible]

۷۵۱
[illegible]

۷۵۲
[illegible]

۷۵۳
[illegible]

۷۵۴
[illegible]

۷۵۵
[illegible]

۷۵۶
[illegible]

۷۵۷
[illegible]

۷۵۸
[illegible]

۷۵۹
[illegible]

۷۶۰
[illegible]

۷۶۱
[illegible]

۷۶۲
[illegible]

۷۶۳
[illegible]

۷۶۴
[illegible]

۷۶۵
[illegible]

۷۶۶
[illegible]

۷۶۷
[illegible]

۷۶۸
[illegible]

۷۶۹
[illegible]

۷۷۰
[illegible]

۷۷۱
[illegible]

۷۷۲
[illegible]

۷۷۳
[illegible]

۷۷۴
[illegible]

۷۷۵
[illegible]

۷۷۶
[illegible]

۷۷۷
[illegible]

۷۷۸
[illegible]

۷۷۹
[illegible]

۷۸۰
[illegible]

۷۸۱
[illegible]

۷۸۲
[illegible]

۷۸۳
[illegible]

۷۸۴
[illegible]

۷۸۵
[illegible]

۷۸۶
[illegible]

۷۸۷
[illegible]

۷۸۸
[illegible]

۷۸۹
[illegible]

۷۹۰
[illegible]

۷۹۱
[illegible]

۷۹۲
[illegible]

۷۹۳
[illegible]

۷۹۴
[illegible]

۷۹۵
[illegible]

۷۹۶
[illegible]

۷۹۷
[illegible]

۷۹۸
[illegible]

۷۹۹
[illegible]

۸۰۰
[illegible]

۸۰۱
[illegible]

۸۰۲
[illegible]

۸۰۳
[illegible]

۸۰۴
[illegible]

۸۰۵
[illegible]

۸۰۶
[illegible]

۸۰۷
[illegible]

۸۰۸
[illegible]

۸۰۹
[illegible]

۸۱۰
[illegible]

۸۱۱
[illegible]

۸۱۲
[illegible]

۸۱۳
[illegible]

۸۱۴
[illegible]

۸۱۵
[illegible]

۸۱۶
[illegible]

۸۱۷
[illegible]

۸۱۸
[illegible]

۸۱۹
[illegible]

۸۲۰
[illegible]

۸۲۱
[illegible]

۸۲۲
[illegible]

۸۲۳
[illegible]

۸۲۴
[illegible]

۸۲۵
[illegible]

۸۲۶
[illegible]

۸۲۷
[illegible]

۸۲۸
[illegible]

۸۲۹
[illegible]

۸۳۰
[illegible]

۸۳۱
[illegible]

۸۳۲
[illegible]

۸۳۳
[illegible]

۸۳۴
[illegible]

۸۳۵
[illegible]

۸۳۶
[illegible]

۸۳۷
[illegible]

۸۳۸
[illegible]

۸۳۹
[illegible]

۸۴۰
[illegible]

۸۴۱
[illegible]

۸۴۲
[illegible]

۸۴۳
[illegible]

۸۴۴
[illegible]

۸۴۵
[illegible]

۸۴۶
[illegible]

۸۴۷
[illegible]

۸۴۸
[illegible]

۸۴۹
[illegible]

۸۵۰
[illegible]

۸۵۱
[illegible]

۸۵۲
[illegible]

۸۵۳
[illegible]

۸۵۴
[illegible]

۸۵۵
[illegible]

۸۵۶
[illegible]

۸۵۷
[illegible]

۸۵۸
[illegible]

۸۵۹
[illegible]

۸۶۰
[illegible]

۸۶۱
[illegible]

۸۶۲
[illegible]

۸۶۳
[illegible]

۸۶۴
[illegible]

۸۶۵
[illegible]

۸۶۶
[illegible]

۸۶۷
[illegible]

۸۶۸
[illegible]

۸۶۹
[illegible]

۸۷۰
[illegible]

۸۷۱
[illegible]

۸۷۲
[illegible]

۸۷۳
[illegible]

۸۷۴
[illegible]

۸۷۵
[illegible]

۸۷۶
[illegible]

۸۷۷
[illegible]

۸۷۸
[illegible]

۸۷۹
[illegible]

۸۸۰
[illegible]

۸۸۱
[illegible]

۸۸۲
[illegible]

۸۸۳
[illegible]

۸۸۴
[illegible]

۸۸۵
[illegible]

۸۸۶
[illegible]

۸۸۷
[illegible]

۸۸۸
[illegible]

۸۸۹
[illegible]

۸۹۰
[illegible]

۸۹۱
[illegible]

۸۹۲
[illegible]

۸۹۳
[illegible]

۸۹۴
[illegible]

۸۹۵
[illegible]

۸۹۶
[illegible]

۸۹۷
[illegible]

۸۹۸
[illegible]

۸۹۹
[illegible]

۹۰۰
[illegible]

۹۰۱
[illegible]

۹۰۲
[illegible]

۹۰۳
[illegible]

۹۰۴
[illegible]

۹۰۵
[illegible]

۹۰۶
[illegible]

۹۰۷
[illegible]

۹۰۸
[illegible]

۹۰۹
[illegible]

۹۱۰
[illegible]

۹۱۱
[illegible]

۹۱۲
[illegible]

۹۱۳
[illegible]

۹۱۴
[illegible]

۹۱۵
[illegible]

۹۱۶
[illegible]

۹۱۷
[illegible]

۹۱۸
[illegible]

۹۱۹
[illegible]

۹۲۰
[illegible]

۹۲۱
[illegible]

۹۲۲
[illegible]

۹۲۳
[illegible]

۹۲۴
[illegible]

۹۲۵
[illegible]

۹۲۶
[illegible]

۹۲۷
[illegible]

۹۲۸
[illegible]

۹۲۹
[illegible]

۹۳۰
[illegible]

۹۳۱
[illegible]

۹۳۲
[illegible]

۹۳۳
[illegible]

۹۳۴
[illegible]

۹۳۵
[illegible]

۹۳۶
[illegible]

۹۳۷
[illegible]

۹۳۸
[illegible]

۹۳۹
[illegible]

۹۴۰
[illegible]

۹۴۱
[illegible]

۹۴۲
[illegible]

۹۴۳
[illegible]

۹۴۴
[illegible]

۹۴۵
[illegible]

۹۴۶
[illegible]

۹۴۷
[illegible]

۹۴۸
[illegible]

۹۴۹
[illegible]

۹۵۰
[illegible]

۹۵۱
[illegible]

۹۵۲
[illegible]

۹۵۳
[illegible]

۹۵۴
[illegible]

۹۵۵
[illegible]

۹۵۶
[illegible]

۹۵۷
[illegible]

۹۵۸
[illegible]

۹۵۹
[illegible]

۹۶۰
[illegible]

۹۶۱
[illegible]

۹۶۲
[illegible]

۹۶۳
[illegible]

۹۶۴
[illegible]

۹۶۵
[illegible]

۹۶۶
[illegible]

۹۶۷
[illegible]

۹۶۸
[illegible]

۹۶۹
[illegible]

۹۷۰
[illegible]

۹۷۱
[illegible]

۹۷۲
[illegible]

۹۷۳
[illegible]

۹۷۴
[illegible]

۹۷۵
[illegible]

۹۷۶
[illegible]

۹۷۷
[illegible]

۹۷۸
[illegible]

۹۷۹
[illegible]

۹۸۰
[illegible]

۹۸۱
[illegible]

۹۸۲
[illegible]

۹۸۳
[illegible]

۹۸۴
[illegible]

۹۸۵
[illegible]

۹۸۶
[illegible]

۹۸۷
[illegible]

۹۸۸
[illegible]

۹۸۹
[illegible]

۹۹۰
[illegible]

۹۹۱
[illegible]

۹۹۲
[illegible]

۹۹۳
[illegible]

۹۹۴
[illegible]

۹۹۵
[illegible]

۹۹۶
[illegible]

۹۹۷
[illegible]

۹۹۸
[illegible]

۹۹۹
[illegible]

۱۰۰۰
[illegible]

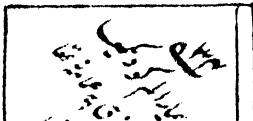

جسکو یہیں دیکھتی ہوں رو رو کے سر پٹکتا
کل یہیں کوئی مری آواز نہیں سنتا ہے

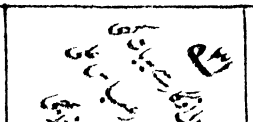

تم اس بنوہ کو آتے ہے ہشاد و عابد
شکل صغرا کی ہیں جلد دکھاد و عابد

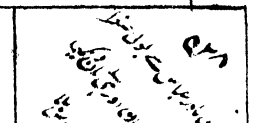

بولا کیا پوچھتی ہو راہ گذر ہیں صغرا
پوچھا حال پدر بیٹھے کے گھر ہیں صغرا

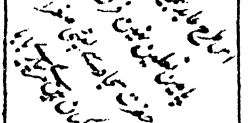

راہ دو ماہ دو نبت شہ والا آئی
پرسے کو زینب مضطر کے ہے صغرا آئی

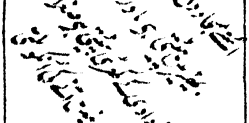

رو دو اب گھر ہی ہیں چلکر سپہ زہرا کو
ساتھ لو مادر عباس کو اور صغرا کو

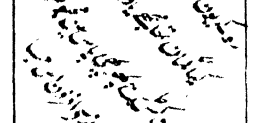

آئی خالی جو نظر جای حسین ابن علی
سکتے میں پڑ تھا یہی ہائے حسین ابن علی

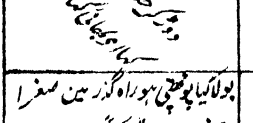

پوتی بھی پھپھی پر ہوا دی بھی چلاتی ہے
دیر سے دونوں کی آواز مجھے آتی ہے

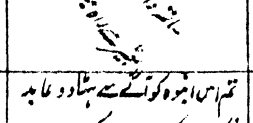

اسی کے والد مظلوم کو رو آئے ہم
اسی کے باپ کو پردیس میں کھو آئے ہم

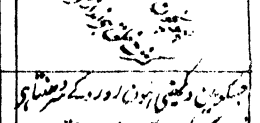

کس طرح قتل ہوا فاطمہ کا لال کہو
بھائی میں صدقے ترے بابا کا کچھ حال کہو

۴۴۴

کتنے ہیں اشک یہ بیدار جو زمیں پہ گئے لگے
لب نکر بین کر تیرے کی نہیں تاب مجھے
ہائے کیا کیجئے جو تھی مال نہ اب مجھے
ہائی اب بنک سرا میدلاقات نہ مجھے
تھیں بالوں کی وہ لٹیں ہو لی ہاتھ کے دن گن گن کے
ہجر میں ہاتھ ہیا ذاغ طور پہ لے دن کے

۴۴۵

الجھی ہے مال دفعتاً زلف تھیں خدا معلوم
تھی نہ ہو تھیں بلا بلائے شاں سلام
بیٹھ بیٹھ کر اٹھا ہوا بھی علوم
اسی دن ہی کیجئے ہوں لطف ایسا کہ نوم
ہکی اور تھی خوشی نہ ہو لیا کیا امید
آج تم ہو گئیں ہم کیسے ہو نا امید

۴۴۶

ہے اور دردہ سب کی نظروں سے بچا دیکھا
دیکھے سے جو کیجئے آتا ہے ہاری دہ تھا
قی بھی نہ ہو کی تھی حریم ہاری حضرا
کبھی کبھی تھی مجھے امید تھی حسرت کیا لیا
ہو لی ہاں مائل نہ ہو ہوش بابا حضرا
دی پھیلائے ہوئے دست تمنا حضرا

۴۴۷

پہلے سر کو لگی تھی یہ بلا کی بات
غمزے نہ دست ہو لی حضرا کو نہ ہاتھ میں جیات
پیٹھے اور نہ ہیں حریم ہو دن ہزار
آئے دلگیر جان ہائی کیجئے کیا دن
لب پہ ہر آن تھا ہی ذکر سب بابا بیا سے
اسی افسردہ میں آخر گئی دنیا سے

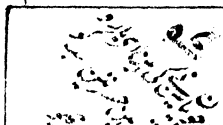

جب تو ہوتی ہے پسر کی عادت کی
یہ مان کا قول ہے کہ گو پدر نہ مری میں

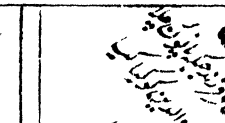

صغیر طفل کی گو بات سب کو بھاتی ہے
یہاں مثل ہے قالب میں جان آتی ہے

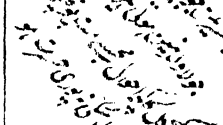

امید ہوتی ہے ماں باپ کو جو راحت کی
اسیر رنج و الم زیست بھر مدام رہی

خلف جو فضل خدا وند ان ہوتا ہے
تو والدین کو شادی کا دھیان ہوتا ہے

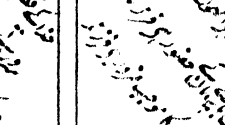

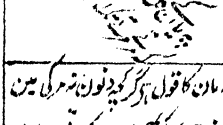

پسر کی جگہ ہر اک گھر میں ماں لگاتی ہے
یہ چاہ دل میں زمان باپ کے رہا یارو

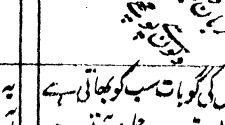

حقیقتاً نعمت ہے ہر ایک کی اولاد
پدر پدر کو کہا مان کو مان کہا یارو

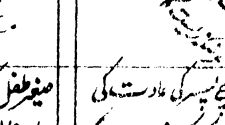

۱۰

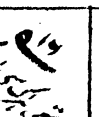

کھلی زبان جو اس رشک ماہ کامل کی
تو اسکی امان کے پہلے گرہ کھلی دل کی

۱۱

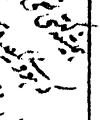

جو لاولد نہ کوئی بندۂ خدا ہوگا
وہ اس مرنے کو حقیقت مین جانتا ہوگا

۱۲

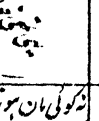

نشان شکل محمد جو اس مین پاتے تھے
فرشتے آنکھون سے خاک قدم لگاتے تھے

۱۳

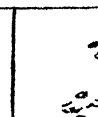

پسر جوان جو ہوا عجب تباہ حالی کی
بس ایک رہ گئی امید کنخدا لی کی

۱۴

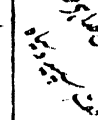

شہید ذبح ہوا صغر
نہ شہ سے بولا نہ مکتب نشین ہوا اصغر

۱۵

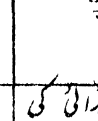

نہ شیر خواری سے فارغ تھا وہ صغیر ہوا
کہ اسکی مادر مخزون کا خشک شیر ہوا

۱۶

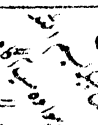

نہ کوئی ماں ہو زمانے مین اس مقدر کی
نہ نکلی ایک بھی حسرت نہ اسکی مادر کی

۱۷

مظلوم مین دنون اس فقیر کا ہوا
حسین امام کو بس سانحہ کا ہوا

۱۸

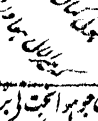

جب آئی لعبہ مین تب سامنا پھر اور ہوا
روانہ ہونے کا مسلم کے پہلا طور ہوا

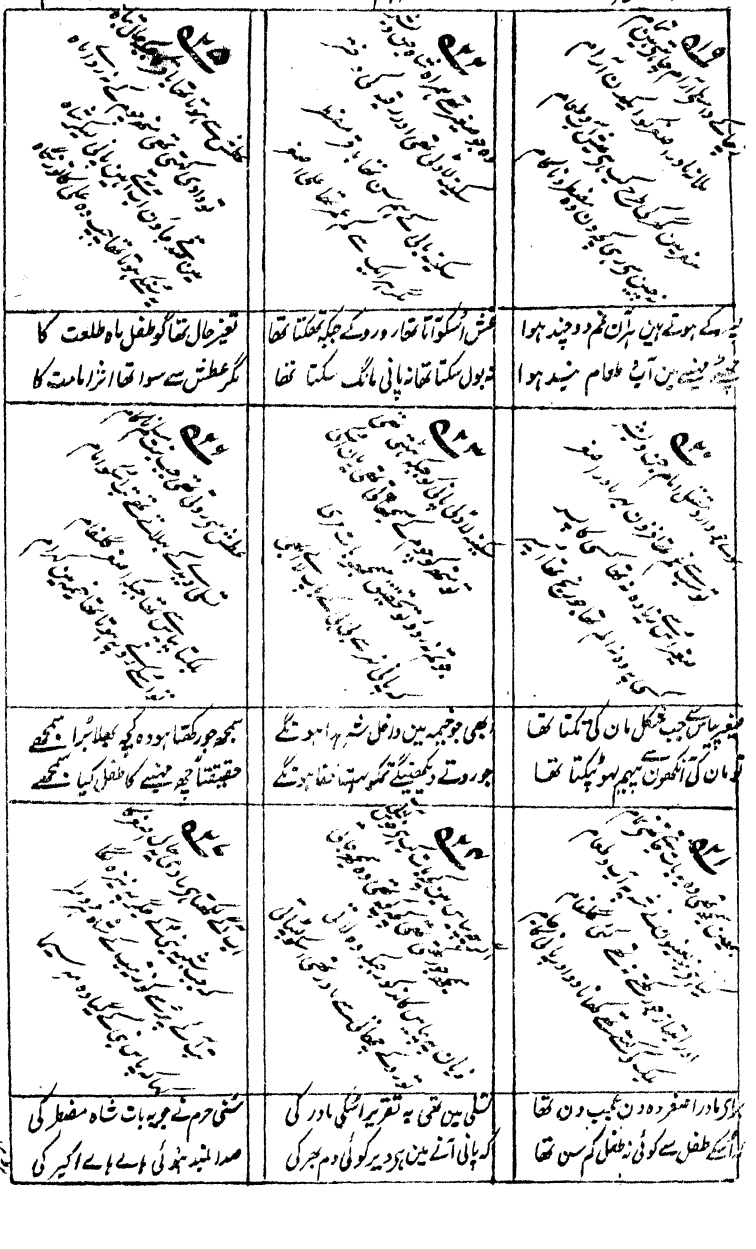

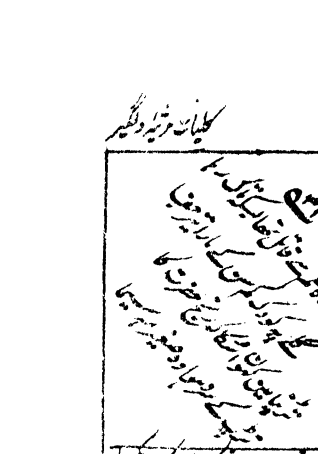

شتاب جاگ کہ یہ نیند میں تو سوتی ہے
ترے پسر کی شہادت میں دیر ہوتی ہے

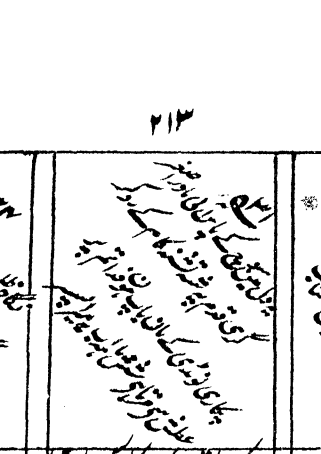

عدو کو حال تم اسکا دکھا کے لے آؤ
کنار نہر سے پانی پلا کے لے آؤ

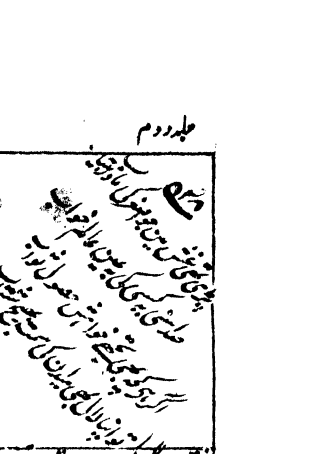

دم اخیر عباس سا تشنہ کام کو دیکھا
عجب نگاہ سے بچے نے شاہ کو دیکھا

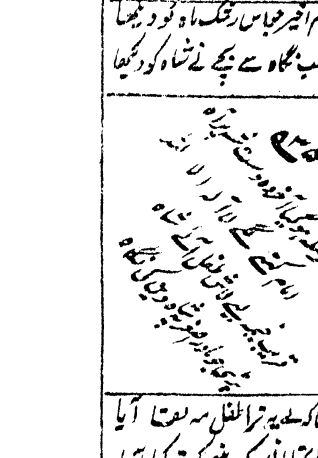

پکاری وہ کہ یہ تقریر کیا تمہاری ہے
ابھی تو فوج میں آخر کی رن میں باری ہے

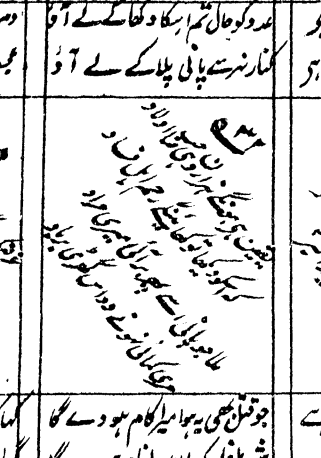

جو قتل بھی یہ ہوا میرا کام ہووے گا
شہید طفل کی ماں میرا نام ہووے گا

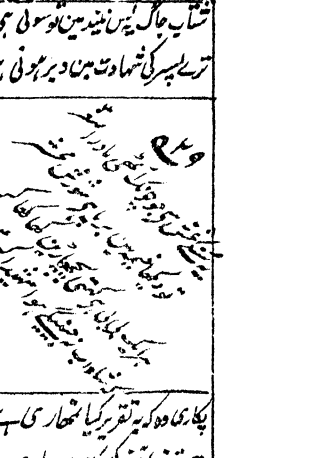

کہا کہ لے یہ ترا طفل مہ لقا آیا
گیا تھا پانی کے پینے کو تیر کھا آیا

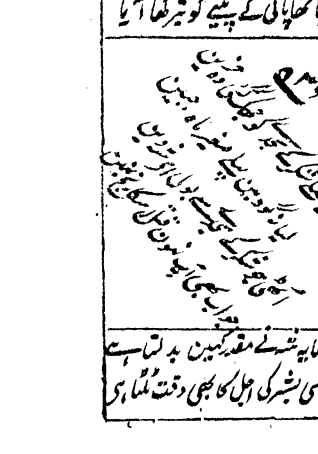

یہ دخل کیا ہو پس و پیش نیک و بد نہ کریں
کروں وہ عرض کہ حضرت سوال رد نہ کریں

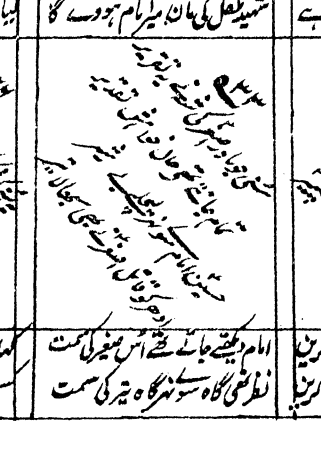

امام دیکھتے جاتے تھے اس صغیر کی سمت
نظر تھی گاہ سوئے نہر گاہ تیر کی سمت

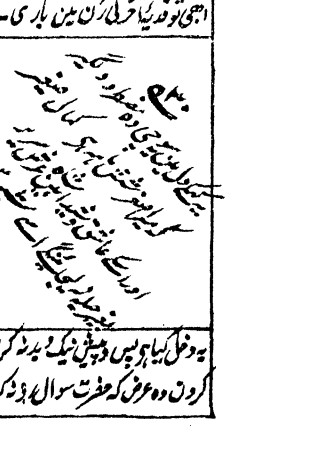

کہا یہ شہ نے مقدر کہیں بدلتا ہے
کسی بشر کی اجل کا بھی وقت ٹلتا ہے

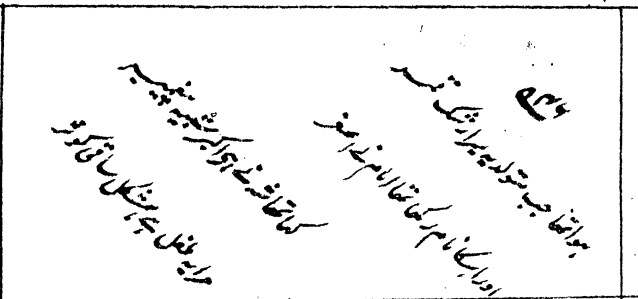

ہوا تھا جب متولد یہ پیارا نیک سیرت
اور اسکا نام اسکے نانا کا اصغر
کہا تھا خاتمہ نے آکے اکبر شبیہ پیغمبر
مرا یہ فضل ہے جو اسکی سات کرو
مین سمجھی تھی کہ ہین گویا نبی علی کے گھر مین
زیارتین ہین بزرگون کی ہر گھڑی گھر مین

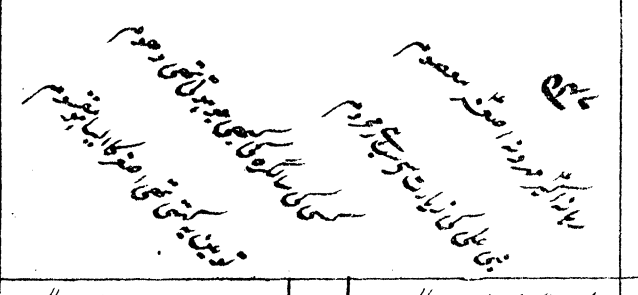

بہار اکبر و عون و محمد و اصغر معصوم
نبی علی کی زیارت کو جمع آئے ہین
سبھی کی سالگرہ کی سبھی ہیں آج رسومیں
نہ مین بھی آئی تھی اصغر کا ایسا ہوش
کہ اسکی سالگرہ کی لگین ہزار گرہ
ہوئی نصیب لگانی نہ ایکبار گرہ

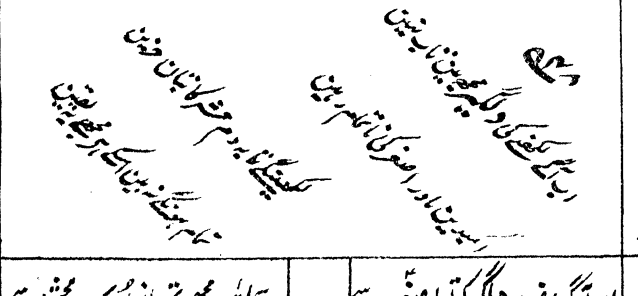

اب آگے کیفیت کی دلگیر کہتی ہین تاب نہین
اسیر مین اور اصغر کی تکلم ہین
کہینگے کیا یہ دم حشر کہ تو بان خدین
نہ ہم ہینگے نہ ہین اسکے اگر مجھے یقین
اب آگے عرض یہ دلگیر کر تو اصغر سے
بچا لیجیو مجھے تم باز پرس محشر سے

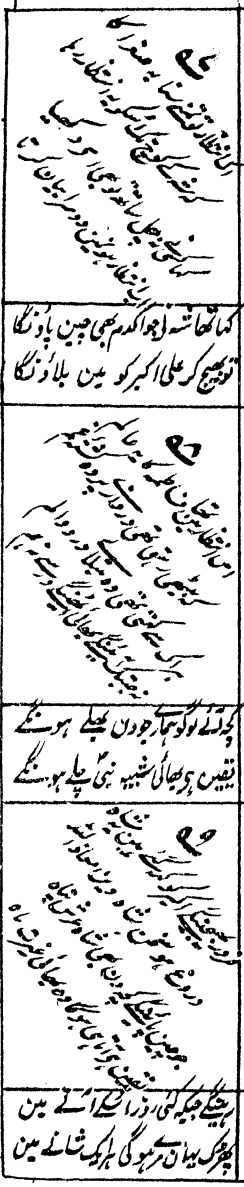

نصیب نے ہر ہوا و تیغ آبدار نصیب
اجل نصیب ہو پر ہو نہ انتظار نصیب

کہ کوئی اب بھی یہ بھجائے شاہ والا کو
بدا نکیجیے اپنے قدم سے صفدا کو

کہا تھا شہ نے جو اکدم بھی چین پاؤنگا
تو بھیج کر علی اکبر کو مین بلاؤنگا

ہمیشہ تازہ دل منتظر پہ داغ ہوا
نہ انتظار سے مرنے تلک فراغ ہوا

امید وار ہو نہین غنکستہ یا کہ نہین
مرے بھی چلنے نہ چلنے کو کچھ کہا کہ نہین

پڑے تے لوگو ہمارے جو دن بھلے ہونگے
یقین ہے بھائی شبیہ نبی چلے ہونگے

عجب نگاہ سے وہ دیکھتی تھی بابا کو
ہوا تھا پہلے یہی انتظار صفدا کو

ہوا نہ جانی کی ہر دل نگار کو جلدی
مجھے کوئی نہین کہتا سوار ہو جلدی

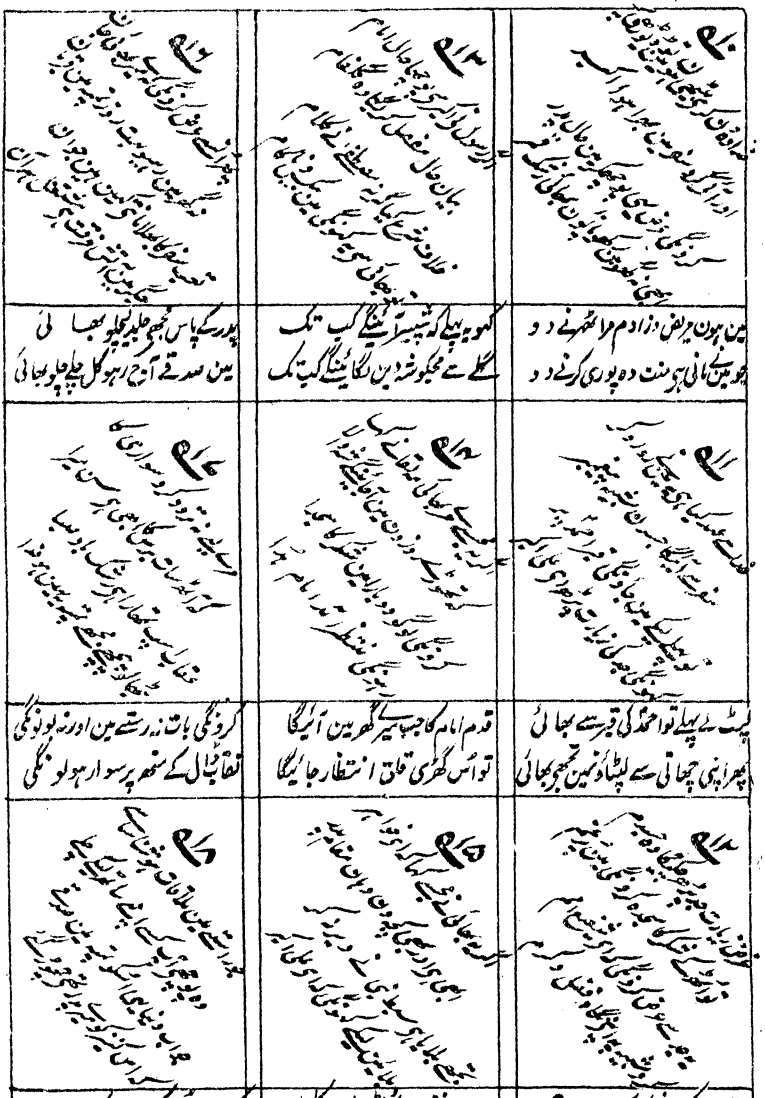

۱۱
نصف شب ہے سو رہو پاس نہ آنا ہرگز
ہم جو روئیں تو ہنسو ہم پہ نہ جانا ہرگز
ہاں اگر طبل بجے فوج نہ جانا ہرگز
گیت شادی کے نہ ہرگز کبھی گانا ہرگز
ہم جو روئیں تو ہنسو ہم پہ نہ جانا ہرگز

۱۲
اے رسول زمن و شاہ زمان و دوراں
بیکسوں کا ہے تمہارا روضہ ملجا و ماویٰ
ہے تمہاری ہی طرف سب کی نگاہ حاجت روا
ہے تمہارا ہی سہارا شہ ابرار و سخا
ہے تمہاری ہی طرف سب کی نگاہ حاجت روا

۱۳
ہے یہ بیکس کی دعا یا شہ ابرار و سخا
ہے تمہارا ہی سہارا شہ ابرار و سخا
ہے تمہاری ہی طرف سب کی نگاہ حاجت روا
ہے تمہارا ہی سہارا شہ ابرار و سخا
ہے تمہاری ہی طرف سب کی نگاہ حاجت روا

۱۴
ہے یہ بیکس کی دعا یا شہ ابرار و سخا
ہے تمہارا ہی سہارا شہ ابرار و سخا
ہے تمہاری ہی طرف سب کی نگاہ حاجت روا
ہے تمہارا ہی سہارا شہ ابرار و سخا
ہے تمہاری ہی طرف سب کی نگاہ حاجت روا

۱۵
خبر تو اسکی لی اے شاہ بحر و بر یا چھو
اور اُسکے آنے نہ آنے کی کچھ خبر یا چھو
یہ بات سنتے ہی غصہ ہوا مرا کجا ہے
مری سواری کو محمل بھی کوئی بھیجا ہے
کنیز سے یہ اسوکی میں جسکا جایا ہوں
پدر کا بھیجا ہوا لینے اسکو آیا ہوں

۱۶
پدر کے پاس مجھے جلد لیچلو بھائی
میں صدقے آج رہو کل چلا چلو بھائی
کہو یہ پہلے کہ شبیر آئینگے کب تک
گلے سے مجکو شہ دیں لگائینگے کب تک
میں ہوں مریض و زار دم مرا ٹھہرنے دو
جو میں کہے مانی ہو منت وہ پوری کرنے دو

۱۷
لپٹ رہے پہلے تو احمد کی قبر سے بھائی
پھر اپنی چھاتی سے لپٹاؤ نہ مجھے بھائی
قدم امام کا جب ہیگا گھر میں آئیگا
تو اُس گھڑی قلق انتظار جائیگا
کروگی بات نہ رستے میں اور نہ بولوگی
نقاب ڈال کے منھ پر سوار ہولوگی

۱۸
خبر تو اسکی لی اے شاہ بحر و بر یا چھو
اور اُسکے آنے نہ آنے کی کچھ خبر یا چھو
یہ بات سنتے ہی غصہ ہوا مرا کجا ہے
مری سواری کو محمل بھی کوئی بھیجا ہے
کنیز سے یہ اسوکی میں جسکا جایا ہوں
پدر کا بھیجا ہوا لینے اسکو آیا ہوں

۳۱

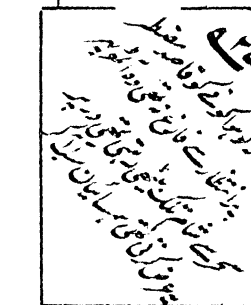

پدر کی سمت تم اپنے غلام کو بھیجو
اسے خدا کے لیے میرے کام کو بھیجو

۳۲

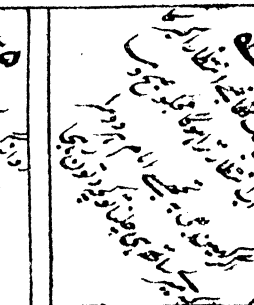

تو عرض کیجیو یا شاہ مجکو جانے دو
قریب فاطمہ اللہ مجکو جانے دو

۳۳

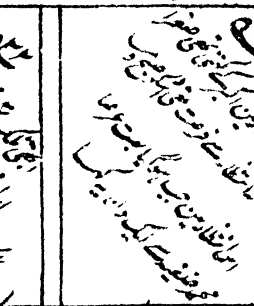

یہ در پہ بیٹھا تو تمہارا بھیجا ہے
خبر کے واسطے گھر کا غلام بھیجا ہے

۳۴

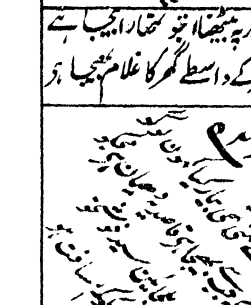

میں کیا کہوں تجھے معلوم سب حقیقت ہے
جو تو چلا نہیں تحریر خط کی حاجت ہے

۳۵

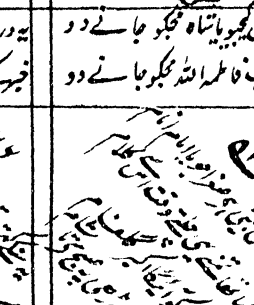

خلق ہے حد سے سوا اس علیل و مضطر کو
اب انتظار مرا ہوگا کاشفہ کی دختر کو

۳۶

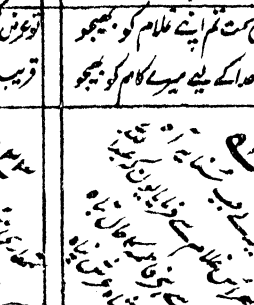

اگلی بحالی مراسلہ سے پیشتر آئے
رکاب تھام کر ہووے میرا نامہ بر آئے

۳۷

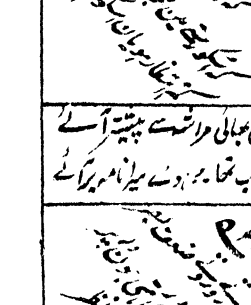

جو دیکھے جاتا ہے میرے پدر سے کہتا تو
خدا کے واسطے بھائی نہ بیٹھ رہتا تو

۳۸

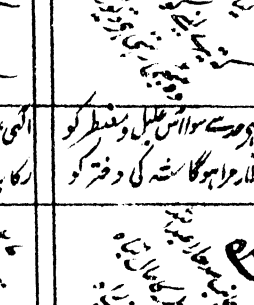

تب انتظار تھا شبیر کے بلانے کا
اب انتظار ہوا نامہ بر کے آنے کا

۳۹

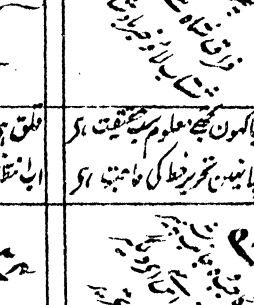

ہوا ہے بھائی سے اسطرح ساتھ قاصد کا
کہ ہے رکاب پہ اکبر کی ہاتھ قاصد کا

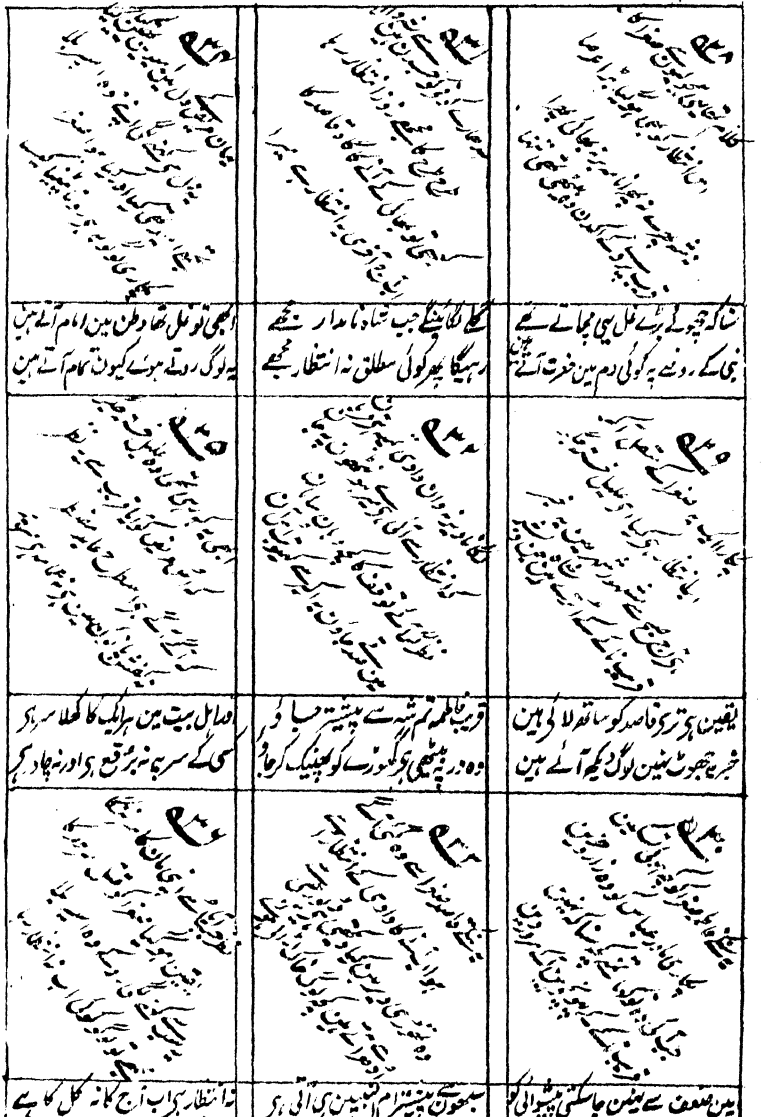

۳۷
نہ الیتام پدیر اب دل نوگار رہوا
کہ ایک بھی نہ مرا پورا انتظار رہوا

۳۸
اٹھو نہیں درسے اور اُسکی سنائی لیجاؤں
نشانی دو کہ میں گھر میں نشانی لیجاؤں

۳۹
وہ بھائی تو نہ پھرا پیرہن میں لالی ہون
جو نذر مانی تھی وہ پوری کرنے آئی ہون

۴۰
غلام بھیج کے یہ انتظار ہاتھ آیا
سو وہ غلام ہی اب مکیسون کے ساتھ آیا

۴۱
مریض فاطمہ کی چھاتی بھر بھر آتی تھی
جو پیرہن سے اُسے بوے اکبر آتی تھی

۴۲
رولا نہ قبر میں اب اپنے جدا مجید کو
غش آگیا ہی تری بین سے محمد کو

۴۳
نہ ناامید یہ فال امید وار ہوئی
تو نکلے قطع ہیں اب راہ انتظار ہوئی

۴۴
نشانی بھائی کی حضرت ہی یہ میں لائی
لہو میں غرق ہی اکبر کا پیرہن لائی

۴۵
رہا اجل کا سدا انتظار صغرا کو
سوائے گریہ نہ تھا اور کار صغرا کو

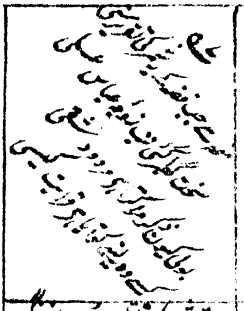

اہل بیت اچھے نبی اچھے امام اچھے تھے
مرد و زن آل محمدؐ مین تمام اچھے تھے

روح کو سبط پیمبرؐ کی اذیت ہو گی
آگے حاکم کے مری رفع خجالت ہو گی

مین تو شبیر کا قائل ہوا تم جانو گی
بات جو مانی نہ والی تھی وہ مین مانو گی

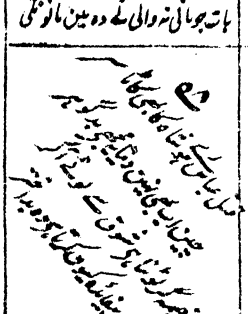

ہو غارت نہ ابھی پانون بڑھانا کوئی
مجھے کچھ کام ہے خیمے مین نجانا کوئی

سنکے زینب نے کہا دیکھ تو فضہ کیا ہے
کون دروازے پہ آیا ہے یہ کہتا کیا ہے

اپنی دانست مین تدبیر یہ ہو دشمن کرتا
بہنون کو شاہ کی وہ مجھسے ہے بدظن کرتا

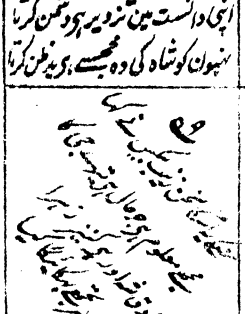

عقب خیمہ شبیر مین پھر جاتا ہون
جا کے مین زوجۂ عباس کو بہکاتا ہون

اسکی اب زوجہ کے لینے کے لیے آیا ہون
نہ کھلا لے کہین اسکا مین گھبرایا ہون

تو وفا پیشہ ہے کیون آتی ہے گھبراتی تو
ہوتی دشمن تو نہ ہرگز مرے گھر آتی تو

۱۱۰

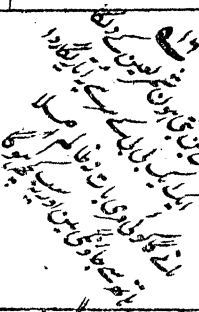

پانی پلوایگا ظالم ترے سمجھانے سے
زندگی ہوگی سکینہ کی ترے جانے سے

۱۱۱

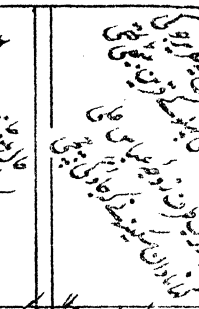

تم جہاں جاؤگی واں میرا بھی جانا ہوگا
ہونگے اکبر علی اماں دوسرا بھی ہونگے

۱۱۲

کچھ جیا نہیں مری عترت بر بھی گی زینب
روح عباس کی کیا فجکو کہیگی زینب

۱۱۳

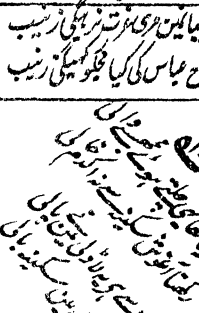

بے رد اگر یہ اک شب کی دولھن ہوگی
تجھسے خوش روح جگر بند حسن ہوویگی

۱۱۴

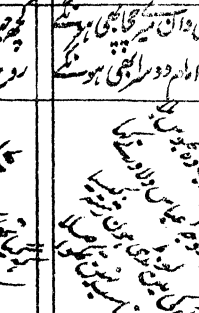

گر میں بھاوج ہوں تو تقریر یہ کیا کرتی ہو
بھتیجی ہے غیر مجھے تب تو وجد اکرتی ہو

۱۱۵

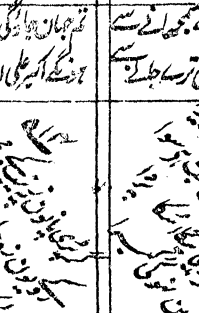

پانی کے واسطے عباس علی نے چھوڑا
شمر و دود کے کہنے سے وجی نے چھوڑا

۱۱۶

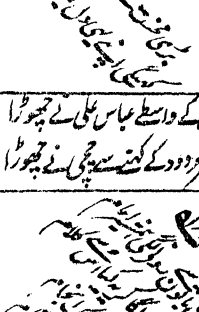

چلنی سے نہیں تقریر دراکرتی ہون
اپنی عزت کیلیے تجکو وجد اکرتی ہون

۱۱۷

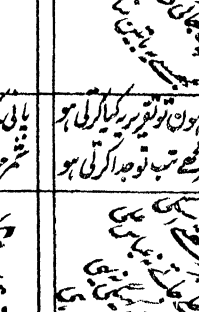

بجھسے سوگت مصیبت میں کنارا نہ کرو
ہمدمے ہو تو مری مرا ننگ گوارا نہ کرو

۱۱۸

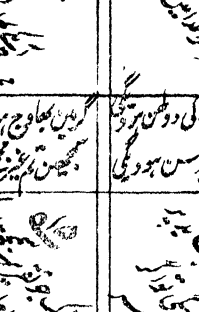

تو تو ہو احمد مختار کی عترت کی شریک
تو ہو زہرا سے دل افگار کی عترت کی شریک

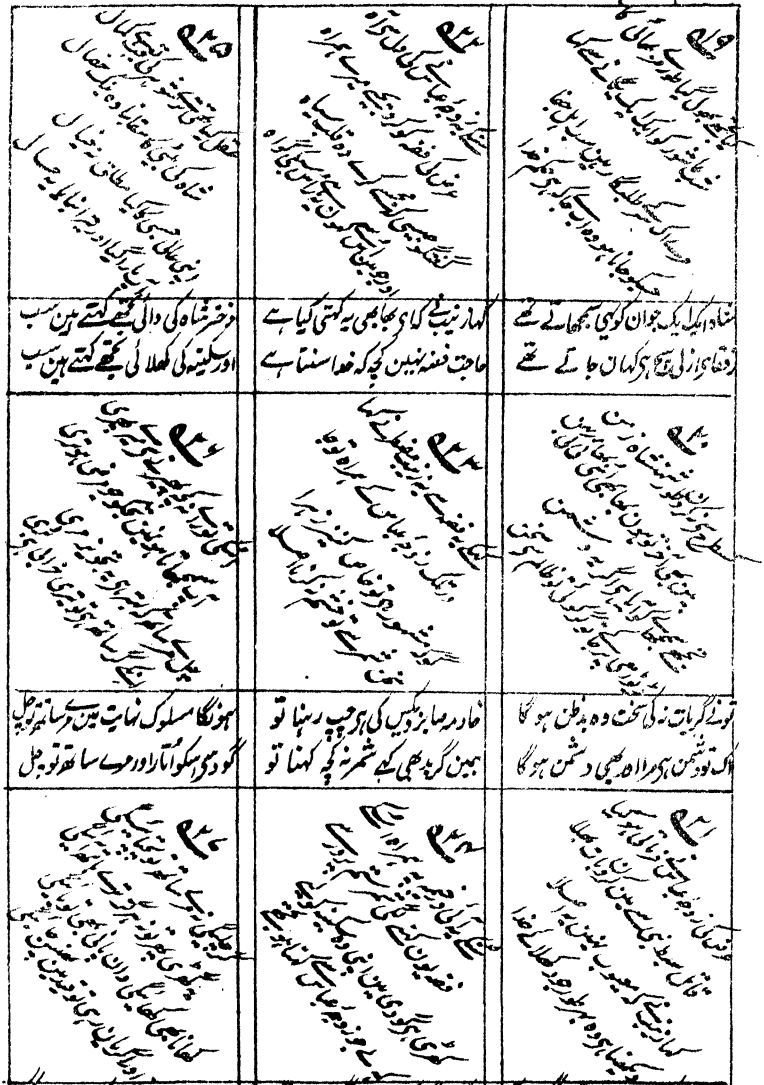

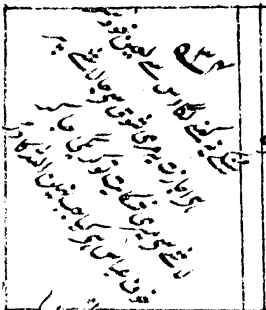

۳۰

نبت سرور کا مجھے پاس نہ دے کیونکر
اثر صحبت عباس نہ دے کیونکر

۳۱

صلہ خدمت کا سکینہ کی یہ پاؤنگی میں
اسے گودی میں لیے خلد میں جاؤنگی میں

۳۲

حیف ہے اب تجھ پہ ندامت نہ تجھے آئی کچھ
بات مانی نہ مری دیکھ سزا پائی کچھ

۳۳

تیغ جو حکم سے عباس کے باہر نکلوں
یہ تمنا ہے کہ اس گھر سے میں مر کر نکلوں

۳۴

شکے یہ پھولے نہ پھر لشکر سرور سارا
لوٹا اشرار نے گھر کا رزو زیور سارا

۳۵

تمہری باتوں کو بس اب پوچ ہی جانا میں نے
مجھے کیا کیا کہا پر کچھ بھی نہ مانا میں نے

۳۶

مجھسے تقریر یہ تو یہ مکر کی پھر کرتا ہے
روح عباس ذرا دے نہیں دیتا ہے

۳۷

آرزو ہے یہی اک اک کا فزوں سر مجھکو
جانے دے لاشۂ عباس علی پر مجھکو

۳۸

جس طرح بنے نہ سلطان زمین کو چھوڑا
یوں ہمیں نے بھی نہ حضرت کی بہن کو چھوڑا

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

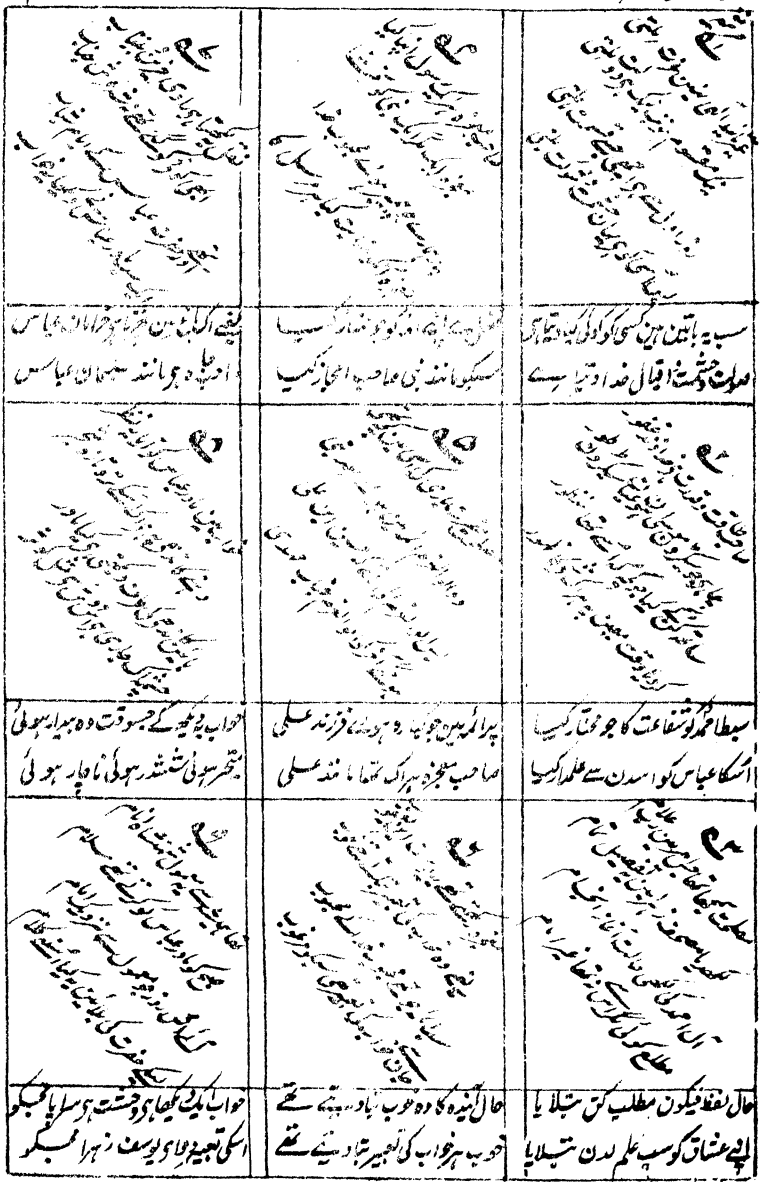

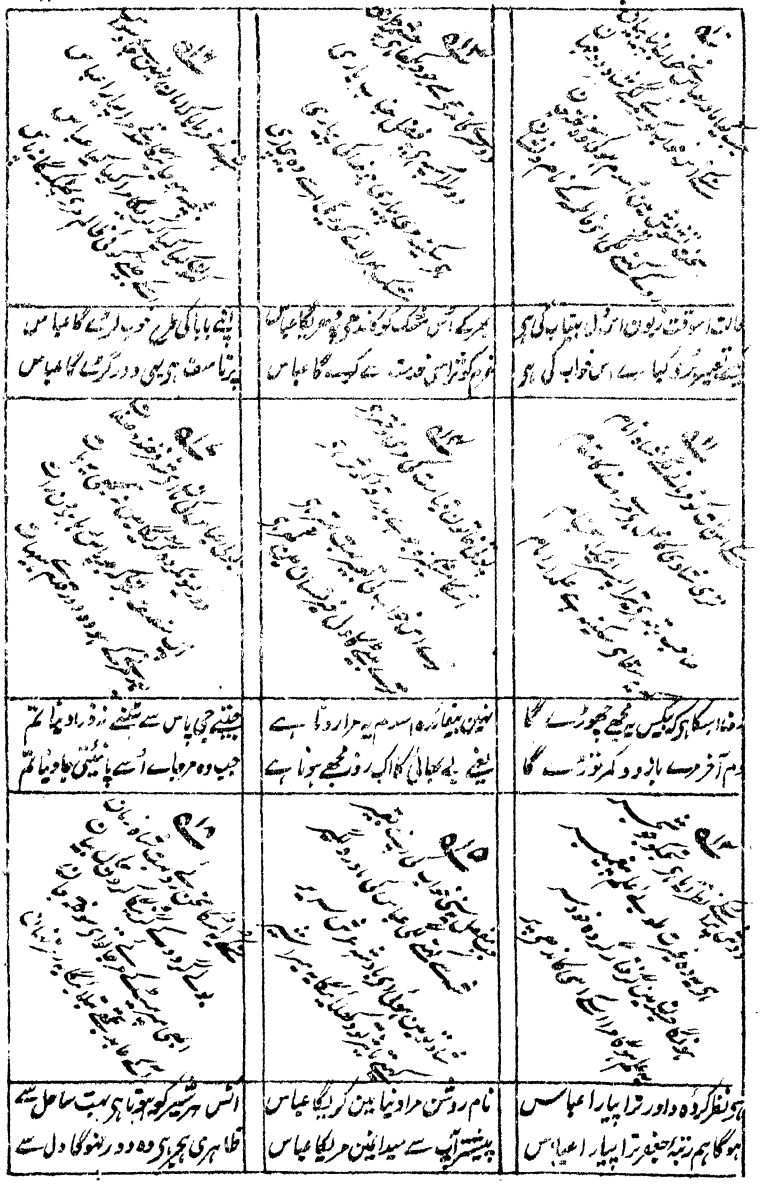

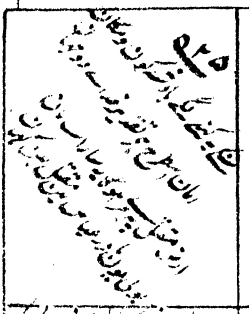

آغوش میں صغیر کو مادر کے جو آئے عباس
سات باری ہوئی وہ اٹھ کے فدا عباس

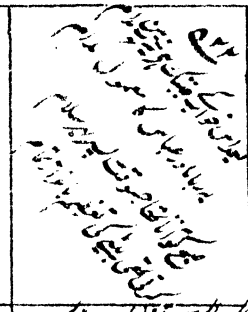

اگر کوئی کہتا ہے تعظیم کا باعث کیا ہے
جسکے وہ کہتی تھی شبیر کا یہ خدا یا ہے

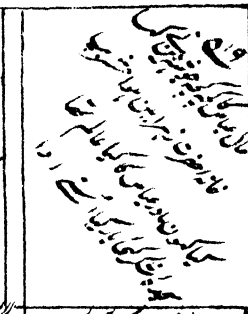

روئے چلے روئے کو یہ تابہ آخران کہکو
مری قسمت نے دکھایا یہ سمان کہکو

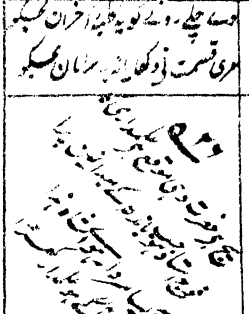

تانی جعفر طیار ہوئے نیزہ باس
جان زہرا کے علمدار ہوئے تم عباس

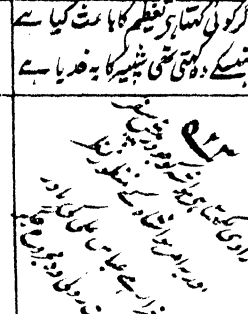

چار بیٹوں کی جدائی کا نہ مطلق غم تھا
پھر سے شاہ کے بر سر پہ مکٹ کے اوپر دم تھا

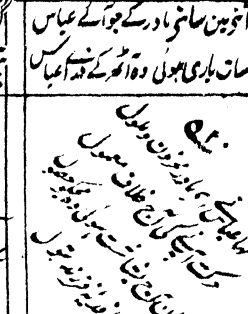

پانی جب بند ہوا اور رفت ہوئی تنہائی کا
سچ ہے پاشاہ ہی موقع وہی سقائی کا

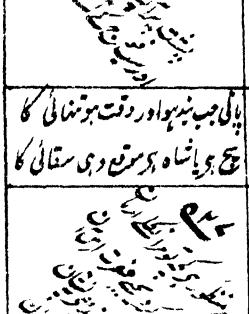

بولا ماں سے ہوں میں روانہ انجام خیر
یہ دعا کیجے ہوا میرا خدا کا انجام بخیر

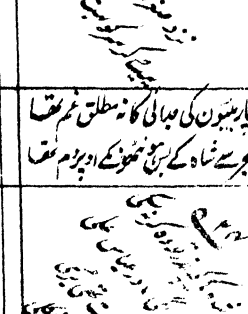

خواب کا ایسا نہ کچھ ان نے نتیجہ دیکھا
نہ علمدار زیادہ کچھ نہ سقہ دیکھا

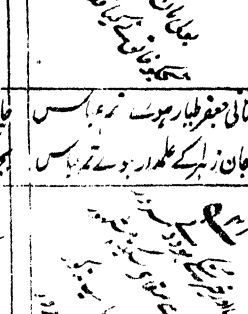

دوسرا کاندھے پہ اک مشک لئے تھا عباس
یہ بھی ارمان مرے دل کے نکالے عباس

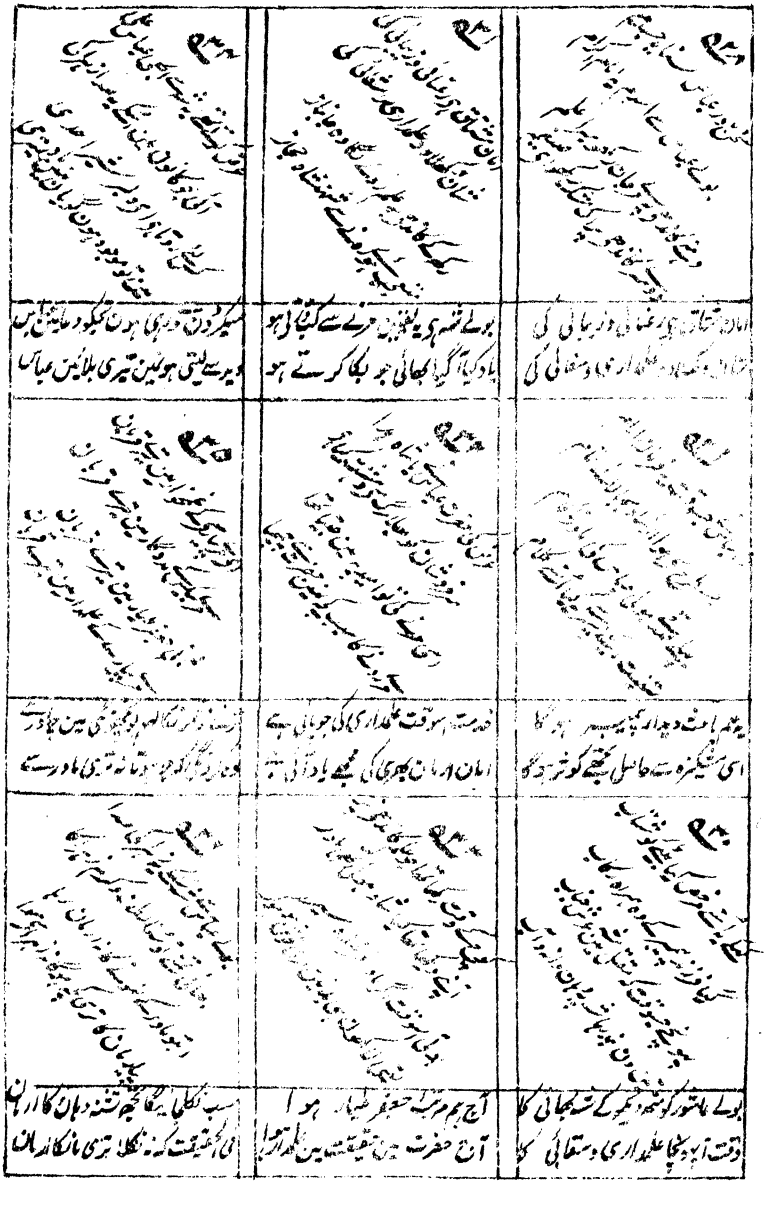

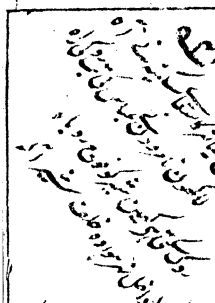

مانڈ کا بیٹا ہوں نہیں نذر بھلا کیا دونگا
ایک سر ہی تو ہیں اس نام پہ کٹوا دونگا

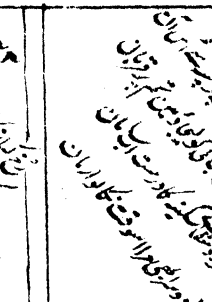

مشک کا مندھی پہ رکھے نہر سے آئے عباس
راہ میں ہولو نہیں اے جان فدا اے عباس

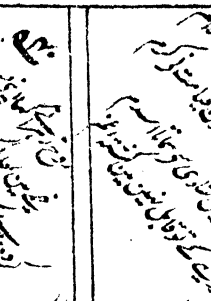

بھر کے مشکیزہ کو عباس دلاور نکلے
لڑنے اعدا کے جب نہر سے باہر نکلے

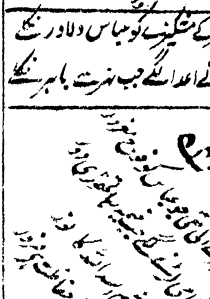

جھیل لی فرقۂ اعدا کی لڑائی اس نے
اور زرہ جامے میں دو مشک چھپالی اس نے

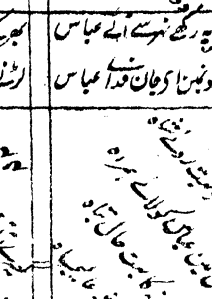

او نزدیک رے پوچھ کے تم آنک شتاب
حکم نہر ہے کہ عباس کو دو مشک شتاب

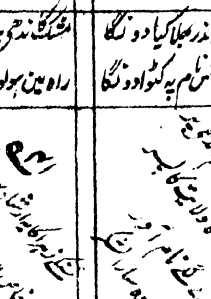

جھیل لی فرقۂ اعدا کی لڑائی اس نے
اور زرہ جامے میں دو مشک چھپالی اس نے

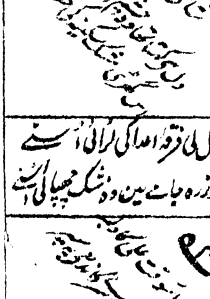

جاؤ جیسے ہیں کہ جی کھولتی ہے پیاس میری
مشک ہاتھوں میں ہے روتی ہے پیاس میری

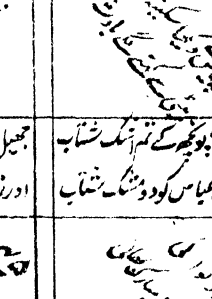

عشق بھتنی ہوئی وہ مشک چھپا کو رکر
چلے عباس علی مشک سکینہ لیکر

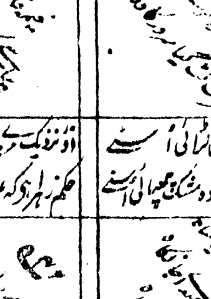

پس گردن کی طرف دیکھے نہ تھا مقدور
ایسے کے منھ پہ نظر کوئی کرے کیا مقدور

فائدہ کیا ہو دکھا کر ین عبث تلوار
جب نظر تم پہ نہ ٹھہرے تو کرین کیا تلوار

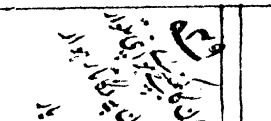

کھڑا رہ نہ سکا تو دشمن جانی کبھو لا
خوف سے میرے تو وہ چرپے پانی بھو لا

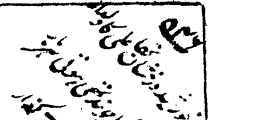

دیکھ کر یکدل غلمہ شق ہوتا ہے
تم جو روتے ہو انیس دل ما قلق ہوتا ہے

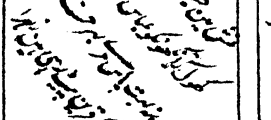

یون تو لکھیئے یہ خوبی نہ بہ ہر گھوڑے سے
تنگ تک کاٹ کے موجائین شتاور گھوڑے سے

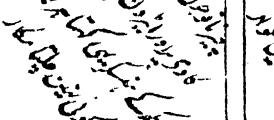

یون ندا آئی کہ تشنون کو کٹاؤ عباس
پانی پہونچانے سے اب ہاتھ اٹھاؤ عباس

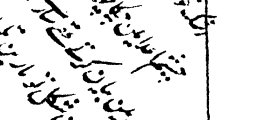

نہ جوانی کا ہو مذکور نہ رعنائی کا
ذکر ہر دم ہو علمداری و دستگیری کا

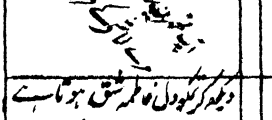

مینے لوگا سے سب فوج مین دھنسکر مارا
جو کہ رونے لگا ظالم اُسے ہنسکر مارا

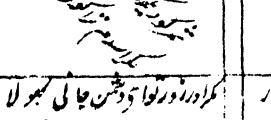

کتنے مارا نہین اس قوم نے مارا تمکو
داد غیرت کہ نہ مرتے بھی پکارا تمکو

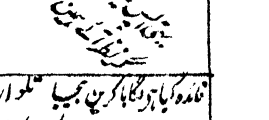

ہای ای قوت بازو و مدد گار حسین
ہای ای ملجا مرجع ہمہ اے علمدار حسین

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

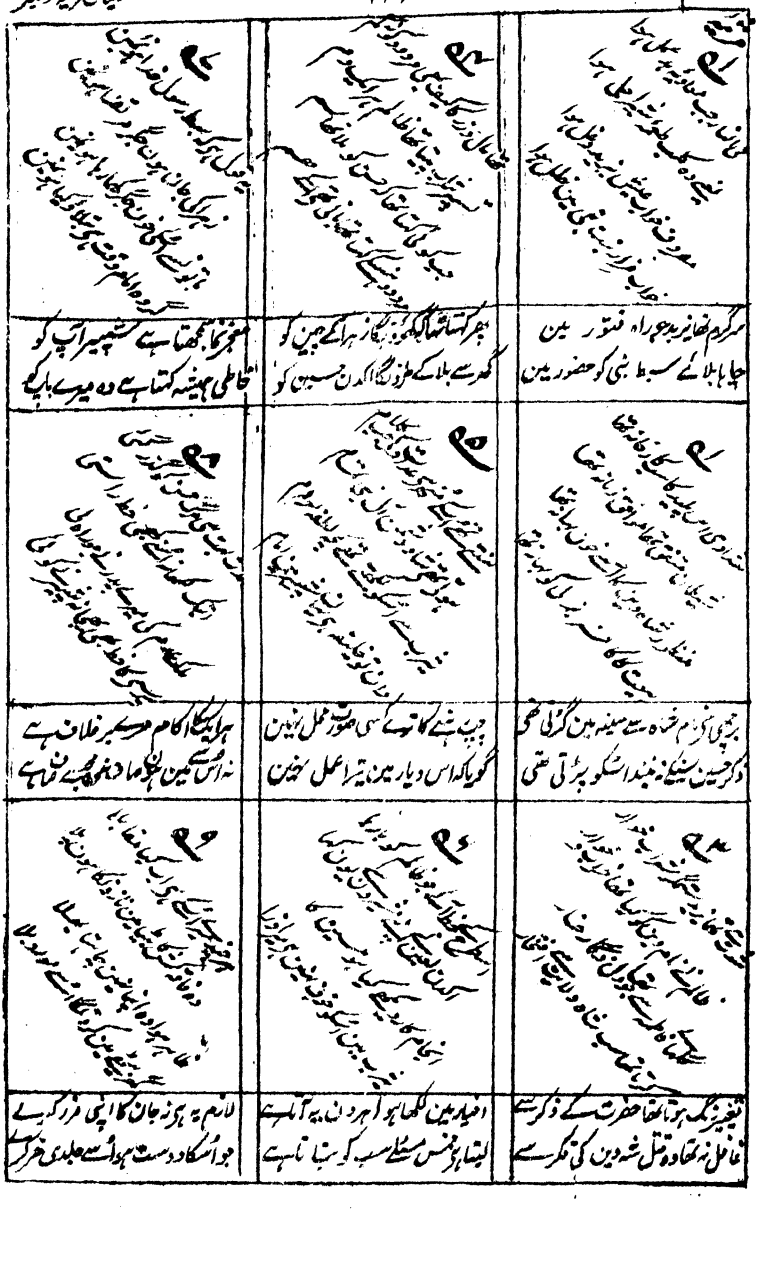

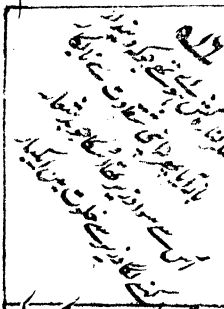

ہنے تو سہی اس میں عزد ہے
تیرب میں رہنے ہی کی کربت بھی دور ہے

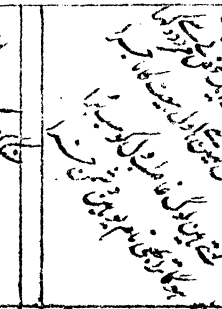

ماحول پر کھے جسے یہ سرزد عمل نہو
ایمان ظاہری میں بھی تیرے خلل نہو

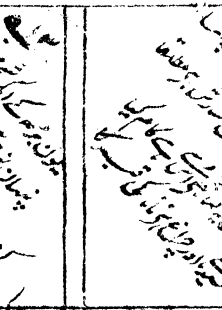

صورت تو اب نکال مرے دل کے چین کی
تدبیر جلد کر کوئی قتل حسین کی

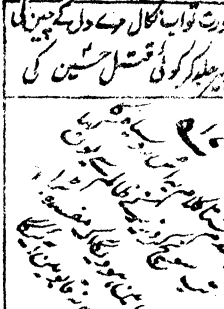

ہوے رکی کی تھی بیعت جو آلی تھی
جنگل سے ہرنی اسکے لئے بچہ لالی تھی

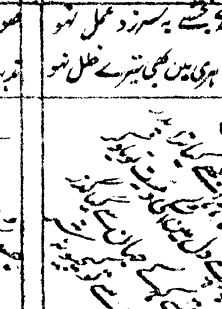

دین نبی میں پاس وبیعت زیادہ ہے
یہ جا ہو دھیان تیرا یہ بجا ارادہ ہے

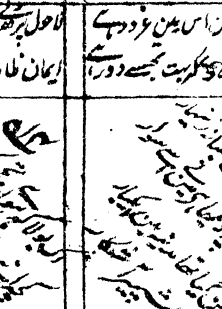

گو آدمی ہو پیر میں چلن اس میں تیر کے
تیور کبھی مجھے سے نہیں رہتے دلیر کے

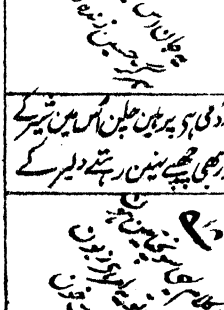

ظاہر میں تھے تو تین ہی پر جو ہم حسین
پر بدیں سمیر قدر و ملایک خصم حسین

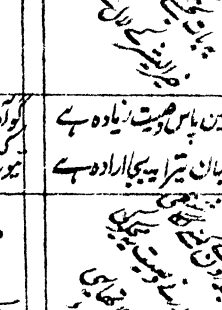

مارو نگاہیں حسین کے ہر شہر خوار کو
لشکر میں لاؤ نگاہیں نبی کے مزار کو

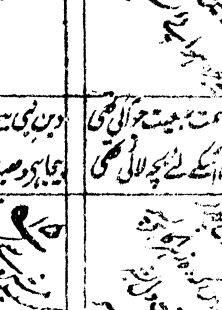

لکھو حاکم مدینہ کو خط اپنے نام سے
بیعت کے واسطے وہ مصر ہو امام سے

۳۱

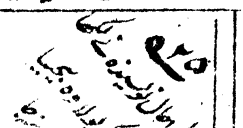

سوئے عدم جہان سے سدھارا پدر مرا
جاری ہوا ہی حکم اب آفاق پر مرا

۳۲

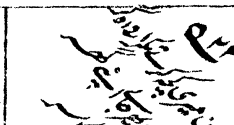

گر آکے تیرے پاس سلامت وہ جائیگا
پھر تیرے ہاتھ سخت خرابی سے آئیگا

۳۳

ہو مومنو چلا ہے عجب شور و شین کی
جلدی تھی کیا یزید کو قتل حسین کی

۳۴

پیغام بھیجا نہ جو ہے ذی شعور تو
بلوانا اپنے سامنے اسکو ضرور تو

۳۵

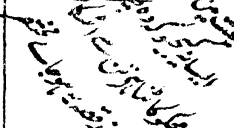

بلایا اسکو حضرت خیر الانام نے
مسند پہ بیٹھیو نہ کبھی انکے سامنے

۳۶

اور نکلا یہ کلام زبان امام سے
اب بچ کے چلیو مدینہ خیر الانام سے

۳۷

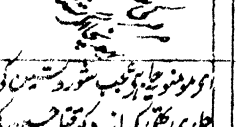

آئے نہ گر حسین محمد کی قبر سے
بلوانا اپنے سامنے تو ظلم و جبر سے

۳۸

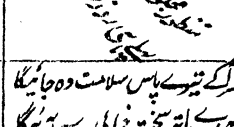

مشہور ہے یہ بات تو ساری زمانے میں
چھوٹے بڑے جری ہیں نبی کے گھرانے میں

۳۹

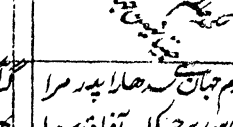

تا صبح کچھ خیال رنج و حسن نہ تھا
عترت کے منہ سے گاہ ثنا بے تخن نہ تھا

۲۹

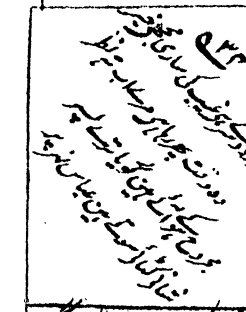

دو زخم ہیں جو بجا باپ یزید پلید کا
ہیبت کے واسطے خط آیا یزید کا

۳۰

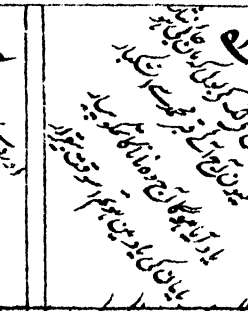

مدت گئی ہے کیا تہ شمشیر شکن کی یاد
تازہ جدید آئی ہے بھائی حسن کی یاد

۳۱

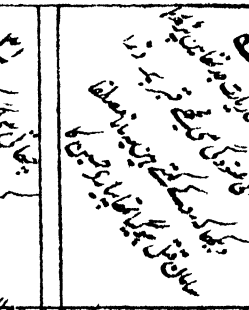

اِس حسن کار کی ہیں یہ حال ہو گیا
سارا بدن ہڈا پوں سے پامال ہو گیا

۳۲

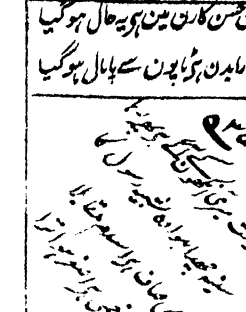

سنکر یہ بات نکلی زبان امام سے
آگاہ ہم ازل سے ہیں اس تیرے کام سے

۳۳

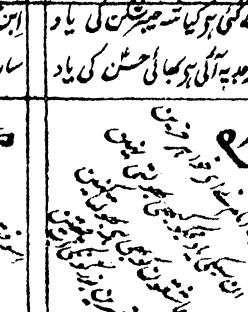

اول ہی میں یہ تنگ تھا اندر کے آنے سے
آخر کو دشمنوں نے نکالا مدینے سے

۳۴

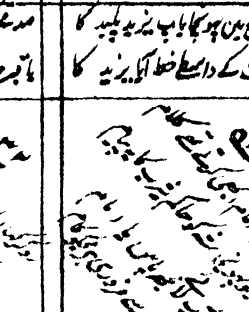

منھ مل رہا ہوں اپنا میں دو ہتھڑ سے
مُدّت ہی اک لہو کی روان زخم تیر سے

۳۵

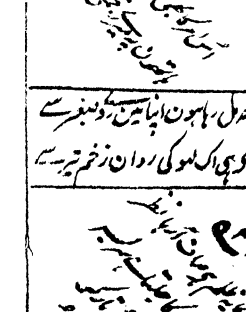

قربان اماں جائے لے ہونے لگی بہن
روتا جو دیکھا بھائی کو رونے لگی بہن

۳۶

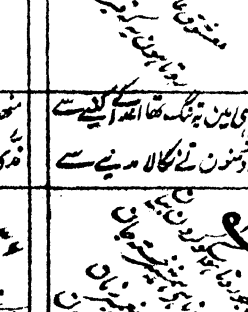

اب جو رہ کو چھوڑ دیجئے اپنے وطن کے ہم
ہونگے جدا نوار سے بھائی حسن کے ہم

۳۷

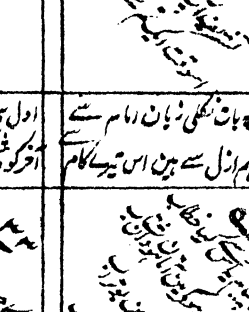

عابد کا میرے پاؤں ہے زنجیر میں پھنسا
نازک گلا ہے طوق گلوگیر میں پھنسا

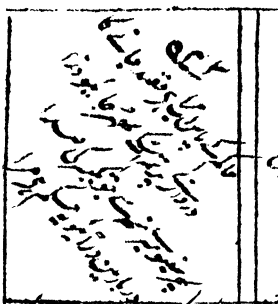

کل جو ملعام شب یکتین بیت کھلایا تھا
اس سائلکی کا کچھ تنین مذکور آیا تھا

صغرا پڑھی تھی تب ہین بدن تھرتھرا گیا
پنڈا لوتن تین ڈوب گیا اور غش آگیا

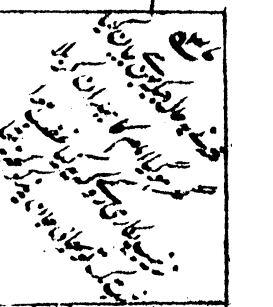

بن کیا کہون بزید کو اب آرزو ہی کیا
دیکھون دبید عقبہ کی دان گفتگو ہی کیا

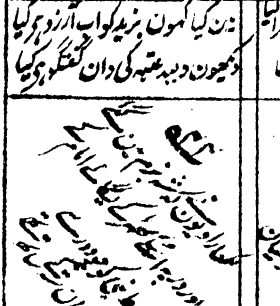

حاکم کو یا نکے تمام سے خط ایک زا یہ
تکو دلبہ خبہ نے اسم بلایا خدا

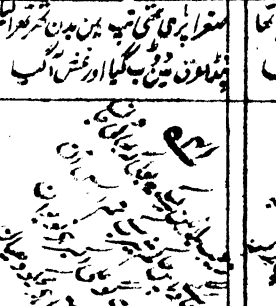

شہ بولے طور گو ہوا یا تھون کے یان کا
لیکن ہو در وقت الہی نکوار چلنے کا

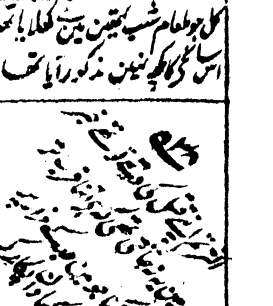

دیکھا جو شاہ زمن کا پنے لگا
یہ رعب تھا کہ اسکا بدن کا پنے لگا

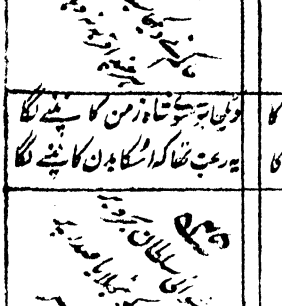

وہ بھا ابھی ہو احمد رسل کو خواب مین
نا ناہ سخت ہین اب اضطراب مین

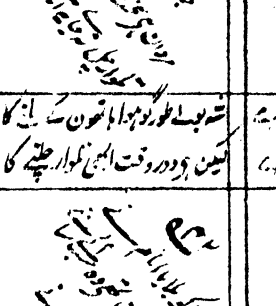

ابن معاویہ کو معصومت زیادہ ہے
یہ جان لو کہ آج شروع فساد ہے

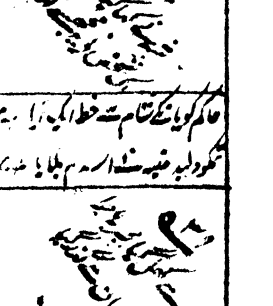

سر کو جھکا کے اٹھ کا دربار دان کیا
پھر مطلب پزید بداختر بیان کر

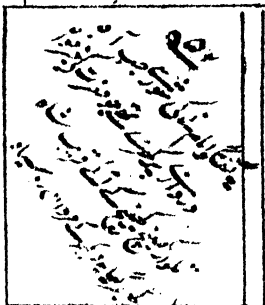

بربادو دین شاہ رسالت کرے حسین
کیونکر نہ فرخ اپنی بیعت کرے حسین

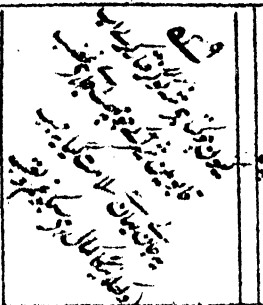

فرخ نہ مرثیے کا یہ نیکو خصال ہے
بے کشتہ دفن ہاتھ پہ آنا محال ہے

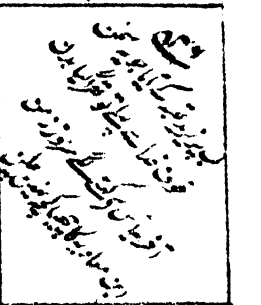

بولا وہ سن کے کرتو احمق زیادہ ہے
تو دیکھ تو یہ کام کا فرکا ارادہ ہے

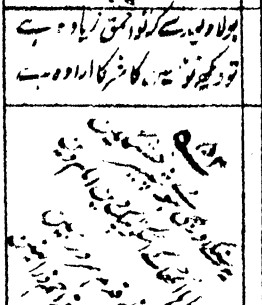

فرخ میں مرثیے سے خجالت نہ تھی مجھے
ڈر ہی تمہارے خون میں شرکت نہ تھی مجھے

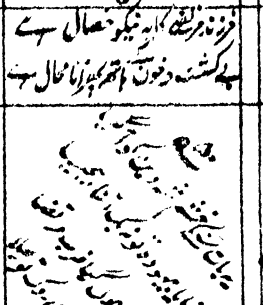

ملوار کھینچتا جو نہیں اب امام ہے
پاس مزار حضرت خیر الانام ہے

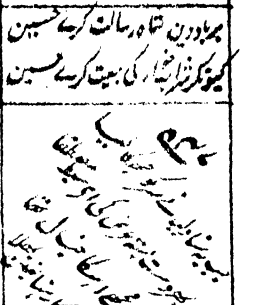

بیہودہ بکنے دیکھیے اس بیحیا کو آپ
ہر رسول بتا دو دولت سرا کو آپ

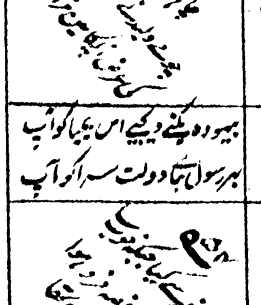

بولا وہ لب سے کہ یہ جو گھر کو جا یگا
لٹتا ہوا حسین نہ پھر ہاتھ آیگا

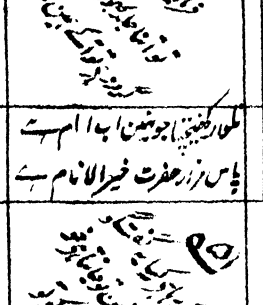

چھڑوایا تو نے مجھ کو نبی کے مزار سے
اب تو یہ جان لے میں چلا اس دیار سے

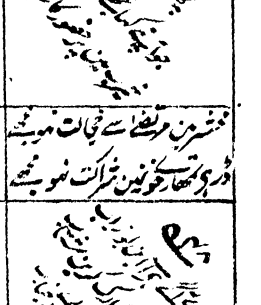

زینب بھی رو کے یوں کہا اس غمگسار سے
آخر ہمیں چھڑایا نبی کے مزار سے

۵۶

ہو کر امام کہو کہ یہ کار زبون کر دن
شاہ رسل کی قبر پہ میں گشتہ خون کر دن

۵۷

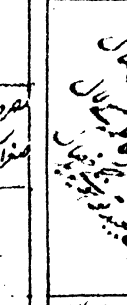

مرنے سے اپنے جان بچاتا ذرا نہیں
بیعت اگر تمام نہ کی تو مزا نہیں

۵۸

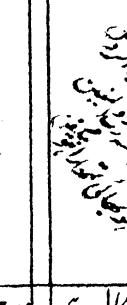

فریاد تھی کہ روضۂ شاہ زمن چھٹا
ہر ایک کی زبان پہ یہی تھا وطن چھٹا

۵۹

ہمراہ اپنے سارے گانون کو لیچلو
گر یہ نہین تو ہند کی جانب چلے چلو

۶۰

ہرائک کو ترس آئیگی غربت پہ آپکی
واں تو یزید آکے نہ تکوستا ئیگا

۶۱

خبر کو نہ ادر جا ہین جانا محال ہے
راہ رضا سے پانون بڑھانا محال ہے

۶۲

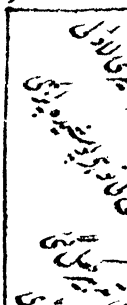

مصروف حکم شہ ہین ہین نوحہ گر ہوئی
صغرا کو سب سے پہلے ولیکن خبر ہوئی

۶۳

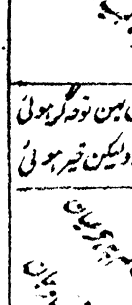

بیعت نہ کی کسی نے شہ مشرقین نے
دیکھا سر کٹا دیا اپنا حسین نے

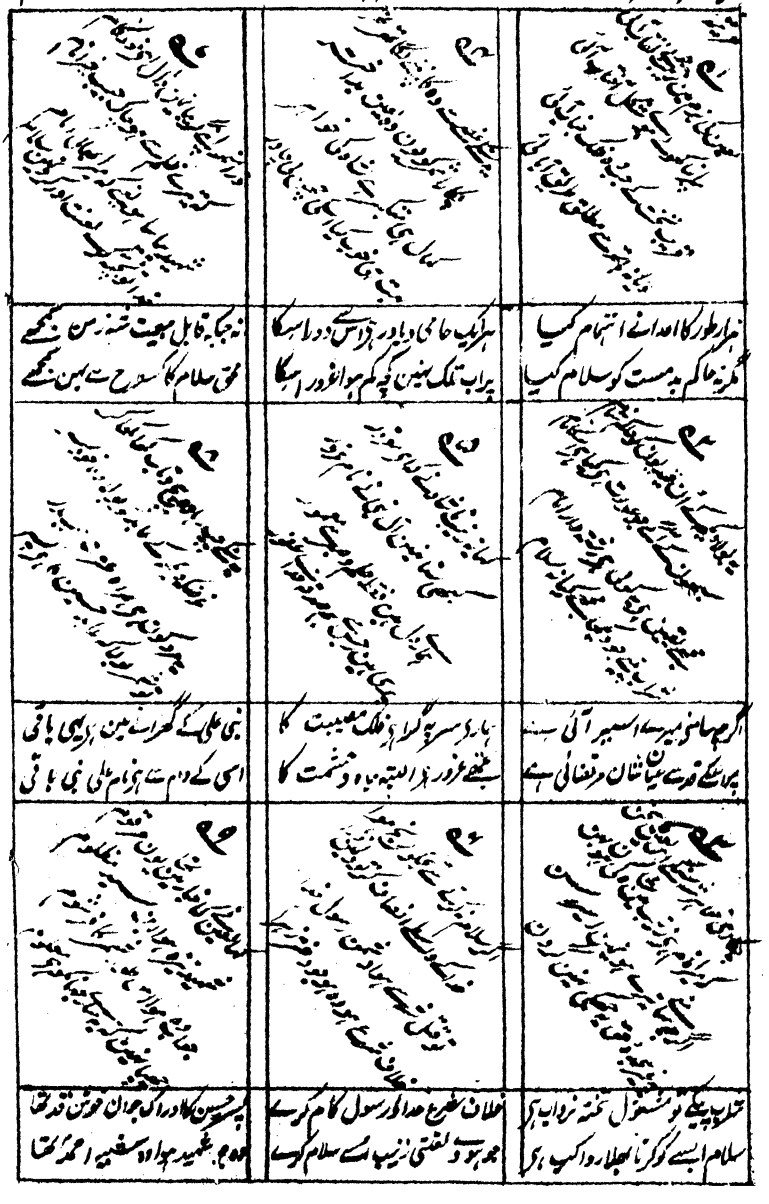

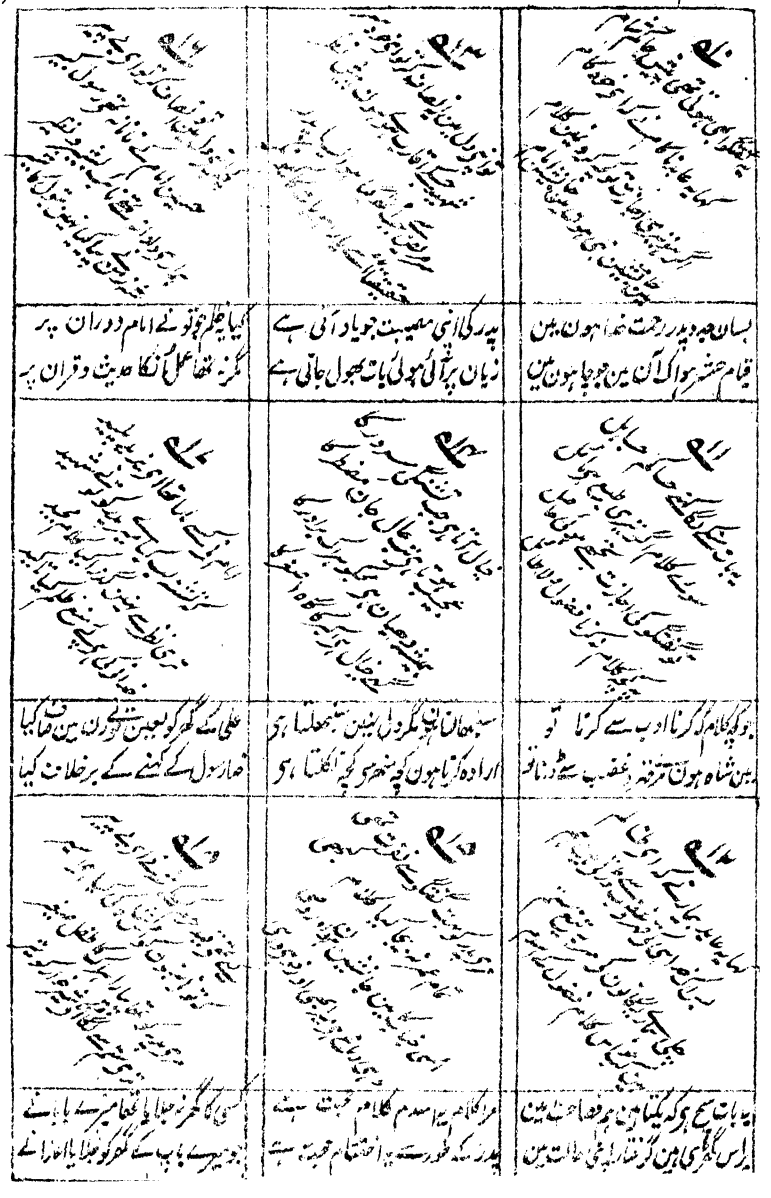

۱۰
بسان جد و پدر رحمت خدا ہوں میں
قیام حشر ہوا کل آن میں جو جا ہوں میں

۱۲
پدر کی اپنی مصیبت جو یاد آتی ہے
زبان پر آئی ہوئی بات بھول جاتی ہے

۱۴
کیا ظلم تو نے امام دوران پر
مگر نہ تھا عمل تا کہ حدیث و قران پر

۱۱
جو کچھ کلام کرنا ادب سے کرنا تو
میں شاہ ہوں ترفقہ بغضب سے ڈرنا تو

۱۳
سنو مہان اپنے مگر دل میں نہ جھلنا ہی
ارادہ کر تا ہوں کہ منھ سے کچھ نکلتا ہی

۱۵
علی کے گھر کو لعین تو نے ان میں صاف کیا
خدا رسول کے کہنے کے برخلاف کیا

۱۶
یہ بات سچ ہے کہ کیتا میں ہر فصاحت ہیں
پر اس گھڑی ہیں گرفتار غم حالت میں

۱۸
مرا کلام یہ اسدم کلام حجت ہے
پدر کے طور سے یہ اختتام حجت ہے

۱۷
کسی کا گھر نہ جلایا تھا میرے بابا نے
جو میرے باپ کے گھر کو جلایا اعدا نے

۱۹

بہن جو دیکھتی تھی دیدۂ محبت سے
لہو ٹپکتا تھا ہر بار چشم حضرت سے

۲۰

سکینہ بالی ہے تیسرے زبانیان کرتی
مرا امام ہے پیچان کر فغان کرتی

۲۱

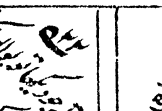

جو ہے شہید رہ حق نہیں وہ مرتا ہے
حقیقتاً نہیں مردہ کلام کرتا ہے

۲۲

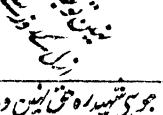

پسر شہید کا سر ہے جو سکر آتا ہے
مجھے کمال ہی اس سر پہ پیار آتا ہے

۲۳

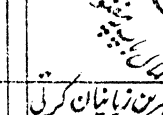

زیادہ رکھنے کے مشغول آہ و شیون میں
نہیں بعید مر آجائے اسکے دامن میں

۲۴

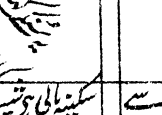

یعنی کہ مامنی فرزند سے کلام کرو
مرے کلام کی تصدیق یا امام کرو

۲۵

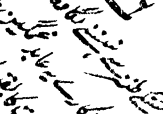

یہ سر جو ہاتھ لگے رکھ لوں دیدۂ تر میں
مرے پدر کی شباہت بہت ہے اس سر میں

۲۶

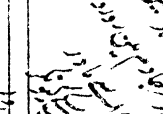

یہ قول حق ہے جو حق پر شہید ہوتا ہے
ہمیشہ جیتا ہے کھاتا ہے اور سوتا ہے

۲۷

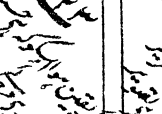

کلام طفل ہے مردود بے ادب کرتا
پدر سے کہہ یہ ہے معجزہ طلب کرتا

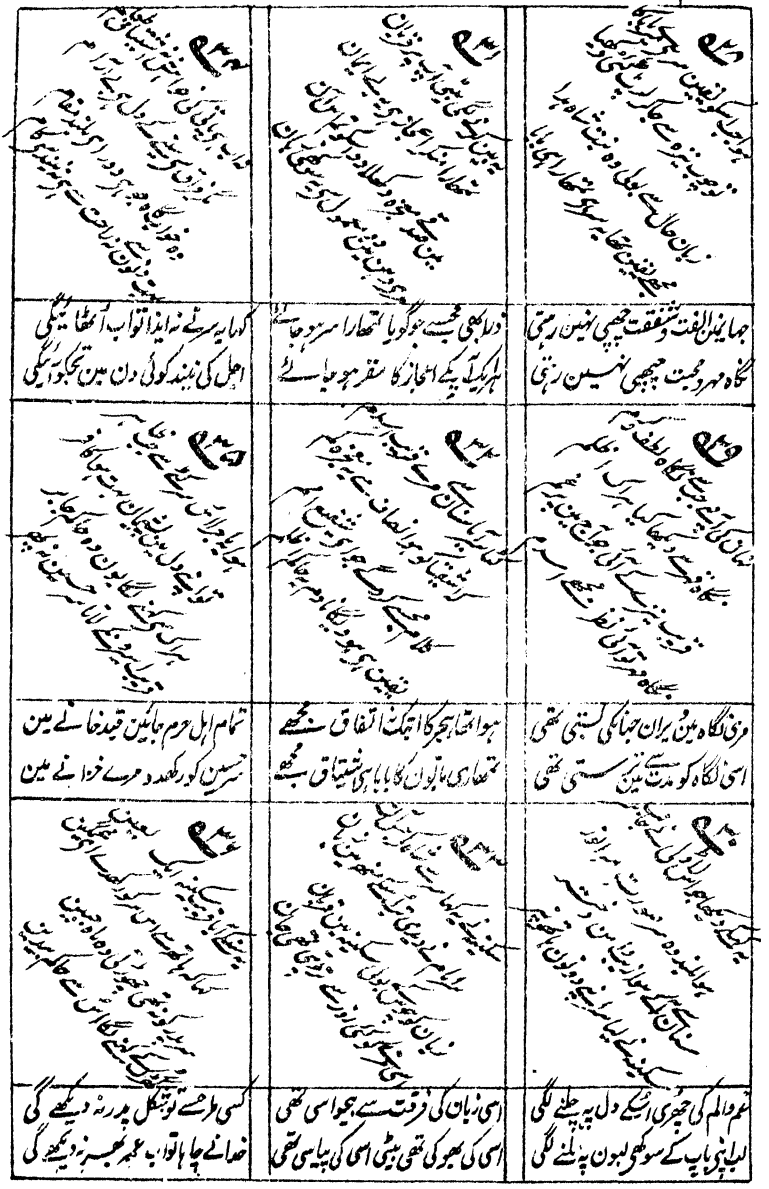

جہاں میں الفت و شفقت چھپی نہیں رہتی
نگاہ مہر و محبت چھپی نہیں رہتی

ذرا بھی مجھ سے جو گویا تمھارا سر ہو جائے
ہر ایک آپکے اعجاز کا مقر ہو جائے

کہا یہ سر نے نہ ایذا تو اب اٹھائیگی
اجل کی نیند کوئی دن میں تجکو آئیگی

فرنگاہ میں ویران جہانکی بستی تھی
اسی نگاہ کو مدت سے میں ترستی تھی

ہوا تھا ہجر کا اتفاق مجھے
تمھاری باتوں کا بابا ہی اشتیاق مجھے

تمام اہل حرم جائینگی قید خانے میں
سر حسین کو رکھدو مرے خزانے میں

غم والم کی چھری اسکے دل پہ چلنے لگی
لبِ اپنے باپ کے سوکھی لبوں پہ ملنے لگی

اسی زبان کی فرقت سے یہ اسی تھی
اسی کی بھوک کی تھی بیٹی اسی کی پیاسی تھی

کسی طرح سے تو بیکل پدر نہ دیکھے گی
خدا نے چاہا تو اب عمر بھر نہ دیکھے گی

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

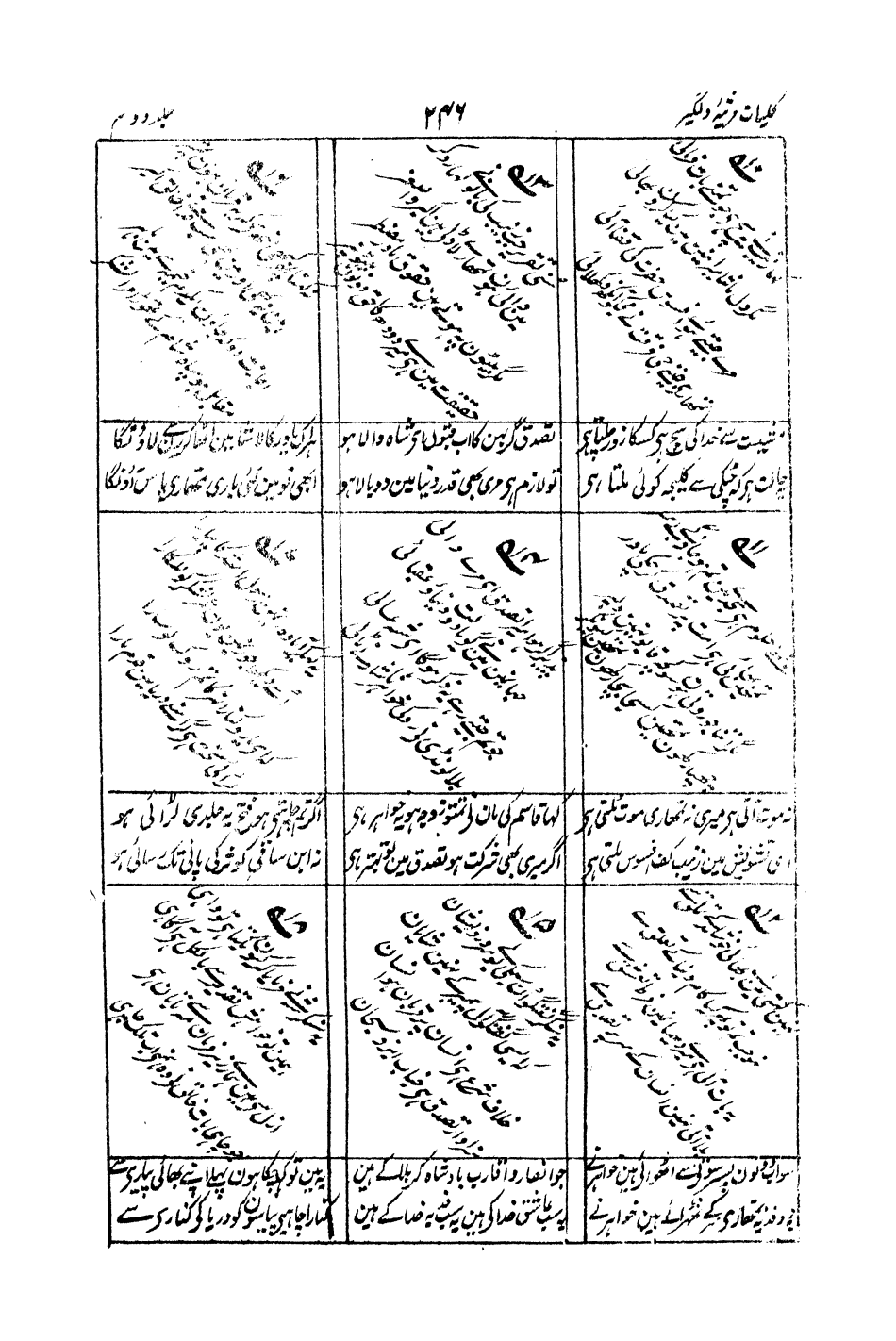

۱۹

ہو دم سب بسطرح میں بھی یو ہیں بندہ خدا کا ہوں
فقط اتنا شرف ہے ہیں نواسا مصطفا کا ہوں

۲۰

قتیل تیغ کین بحر شہادت کا تمنا ور ہوں
نثار راہ خالق ہوں شہیدوں کا یاور ہوں

۲۱

کبھی اٹھتی تھی گاہے پانوں پہ بھائی کی گرتی تھی
کبھی پر انسان چاروں طرف بھائی کو پھرتی تھی

۲۲

میں اُس کو دیکھ لوں اور مجھکو بیٹی دیکھ لے اسدم
کہ میں اسکو بیٹی وہ مجھے بابا کہے اسدم

۲۳

تشنہ دہن ہے کو جاؤ ہیں تم کس نیند سوتی ہو
اٹھو جانی اٹھو پیاری کہ بے بابا کی ہوتی ہو

۲۴

میں اُن کی فدا ایسے ہزاروں رنج پاؤں ہیں
فدا اُن پر کے جتنے بہتر داغ اُٹھائے ہیں

۲۵

وداع آخری کو فاطمہ کا لال آیا ہے
ترے بابا نے پیاری تجکو رخصت کو بلایا ہے

۲۶

مصیبت کی گھڑی میں تجھے نہ کو توڑے جاتے ہو
اس اپنی لاڈلی بیٹی کو کسپر چھوڑے جاتے ہو

۳۱

ہم خوبوقت ہمراہ شہ خوش خو نکل آئے
جرجی گھوڑی پہ لیکن شاہ کا آنسو نکل آئے

۳۲

بی کہتی ہی بابا کو مری لیجانا ای گھوڑے
مجھے دکھلا تو اسمدم داغ بابا کا نہ ای گھوڑے

۳۳

کہین بیٹی بھی دیوار بد سے سیر ہوتی ہی
مگر وقت شہادت مین ہماری دیر ہوتی ہی

۳۴

اطاعت تجکو لازم ہی محمد کے نواسے کی
رفاقت چھوٹتا ہی کس لئے محمد بھوکی پیاسے کی

۳۵

نہین تیرے دیکھے وعدہ روز قیامت ہی
پدر کو دیکھ لینا تجکو کوئی دم غنیمت ہی

۳۶

زبان خشک سے ہر بار جاری ذکر حق ہووے
نہ مرنے کا قلق ہووے نہ جیانے کا قلق ہووے

۳۷

رفاقت چھوڑ دینے کا نہ طعنہ دیجیے صاحب
مری بانو کی جانب کو نظر تو کیجیے صاحب

۳۸

تمھارا گر کہ سن چھوٹا ہی پر پوتی ہو صابر کی
کرو منزل نہ کھوٹی اپنے اس بابا مسافر کی

۳۹

یہ پیاری آپ کی یا ہر نہین ابکے سنیے گو
تمھین کا تھا بہی نے فقط اک بات کہنے کو

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

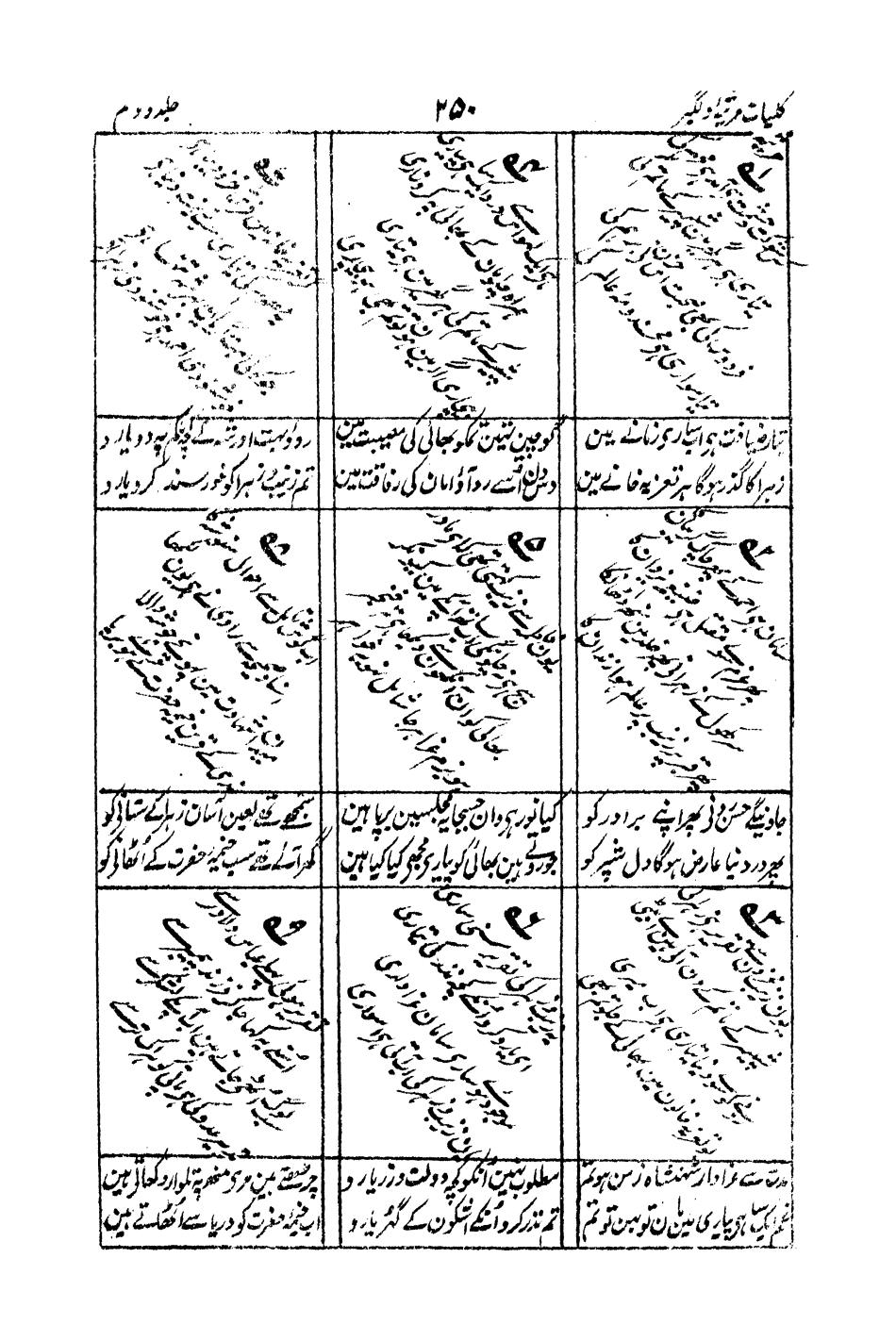

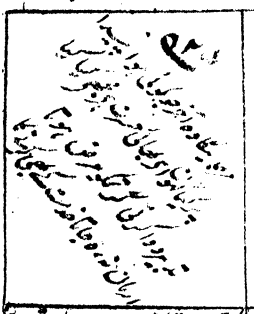

اذ ہر ہوا دم صبح دم اس کشتۂ اول کا
حضرت نے کیا ناز اس اپنے ہر اول کا

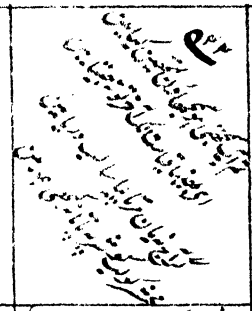

یہ جاتی ہوا کھا کر بتیاں نہ سدا بھالی
اس ورنے سے یہ کچھ تا حشر جلا بھالی

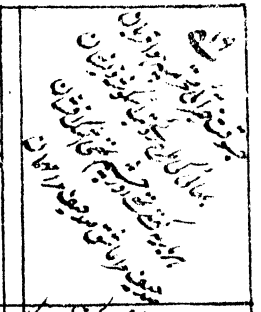

گر قید میں تم پھنستے امید ہالی تھی
اس من کی خبر تجکو واللہ نہ بھالی تھی

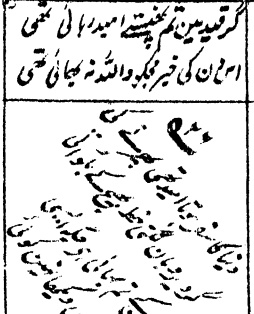

ہو فوج سب ہوئی آغاز احمد کے لیگانوں سے
لڑنے لگے سب ابدا تھوڑی سی جوانوں سے

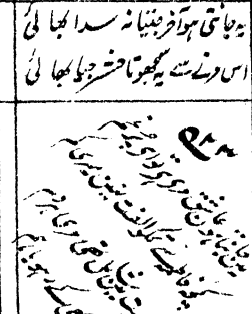

بے صبری کا تم کہنا مت سنے سے سخن ہرگز
مت چھیڑیو اے زینب ہرا کا چلن ہرگز

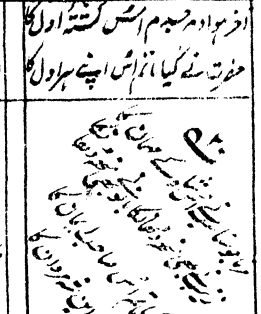

تدبیر کا ہی موقع نہ دخل دعا کو ہے
فرقت میں مرا پھنسنا منظور خدا کو ہے

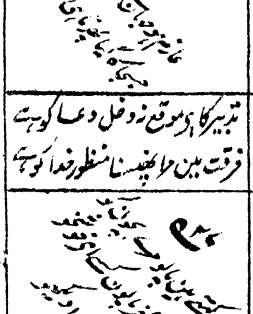

تم دادی فرقت کو طے کرنا صبوری سے
گر پر بوست خواہر ہرگز مری دوری سے

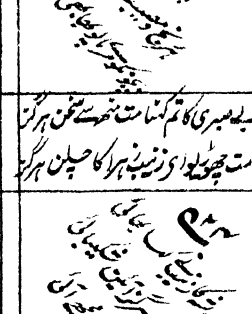

امان سو ندامت ہے اللہ بڑی مجھکو
تم پھنس گئے آفت میں کچھ بن نہ پڑی مجھکو

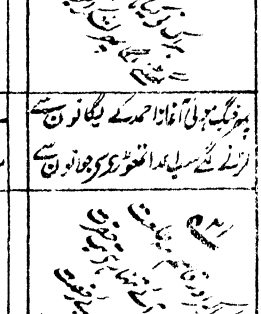

چھٹنے کے قابل جو جو نہ رہے بھائی
خیر مفصل ہر شکر تو پا لو نین کیسے بھائی

۲۹

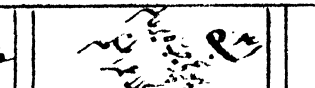

بانو کی سفارش کیا بھابی وہ گھاری ہی
کیا تجھین پیاری ہی صغرا تجھین پیاری ہی

۳۰

تیرہ ترے لشکر مین ہی دشمن دین تیرا
تلوار نہ کی ہمسے تو نام نہین تیرا

۳۱

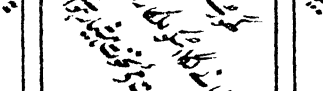

اس امر سے یا سرور آگاہ خدائی ہی
ہی طور دغا اپنا یتیرون کی لڑائی ہی

۳۲

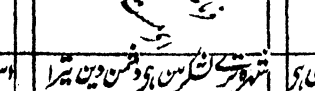

پھر یون ظالم کہنے لگا چلا کر
بیعت کرو یا سر کو کٹو اور شتاب آکر

۳۳

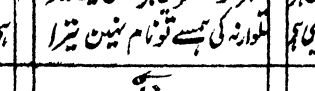

فرزند پیمبر ہون حیدر کا وصی ہو لین
ہنام عمر ہی تو ہمشان علی ہو لین

۳۴

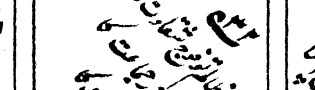

اس ضعف مین طاقت ہی کیا شاہ کو طاقت کی
کشتون کے لگے پشتے یہ داد شجاعت دی

۳۵

جیسے کہ کل آئے پیمبر جو رو برو کر
تحقیق روایت ہی زینب گری غش ہو کر

۳۶

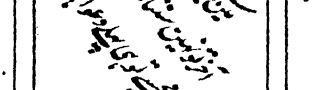

گو خون ہوا اسدم کیا کیا مرے پیارو نکا
پر خون ہوا بیر ہے ہاتھون سے ہزارون کا

۳۷

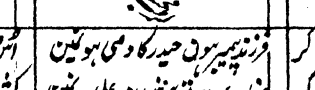

ایک ایک کو مین مارون یہ تو مجھے طاقت ہی
پر سوچ اسی کا ہی یہ آگے امت ہی

۳۷

سکتہ شہ دیں سے ہر اک کو کیا چپ
رو رہے سارے ہوا دم بہ خود شہ
درمیان بیدار کے سب کو دیکھ کر یہ ماجرا
سر جھکائے بیٹھی ہے شرمندہ والا
تن نہ سکے کیا ہوئی بیٹی ترا منکا بہ
دست چپ کو کی کرنا اسم کا قاتل پہ

۳۸

اک راوی ہے خیمہ میں کلثوم آئی تو
آندھی ہوئی حضرت دیکھ کے کٹا نے پہ
چیخ کے فرمایا آگے قاتل کی ہے گئی
رانڈ ہوئی فضہ اور شہ کے ماتم پہ رو
تھا قاتلوں کا بلوہ مقتل اکیلا تھا

۳۹

شاہ بیماری نے خاتم العین لال
جی جا نہیں ہو جیسے اظہار کروں
کہتے لگے قاتل سے آہستہ تم
اسم کو سنکے کر دوڑا یہ جلدی جا
کہتے کوئی دیوار گرا کے سکینہ کو
دوڑ کے آئی خیمہ کو لاش سکینہ کو

۴۰

خاتم حضرت نے جو تن کیا دلبر
آواز نہ بول آ کی کیا کہتے نواسی دلبر
اب الفت دختر ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
خالق جو نظر کرے ہو ہو ہو ہو ہو ہو
معبود حقیقی کا دھیان اب ہو ہو ہو ہو
اللہ کے عاشق ہو اولاد کا غم کب ہو

۴۱

احوال راوی کہ ہو ہو ہو ہو ہو ہو
کہیں ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو

۴۲

ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو

۴۱

غم سے شہزادی کے آئش شاہزادی ہو گئی
شیون و غم سے مبدل اسکی شادی ہو گئی

۴۲

پانون خیمہ سے نہ نکونکالا چاہیے
ہو چکی شادی تو چہ تھی اور چالا چاہیے

۴۳

مرگ قاسم کی بڑی فسادی ہی حق کی راہ مین
گھر کا لٹنا خانہ آبادی ہی حق کی راہ مین

۴۴

جنگ کا سامان سب ظالم اوٹھ کرنے لگے
بان و دلھن دولھا فھو وقت سحر کرنے لگے

۴۵

قسمت کیا مین ہو دکھ درد بھرنا بیبیو
خانۂ زندان مین چالا رسکا کرنا بیبیو

۴۶

پاس کبکا بھی ہوا بن حسن کرنا ضرور
رات کی بیاہی سو بھی کوئی سخن کرنا ضرور

۴۷

سرفراز اب قاسم مضطر کو حضرت کیجیے
رخصت میدان سلامی بین عنایت کیجیے

۴۸

گر پدر بارے گئے شادی کی پھر راحت کہان
بیوی اور انکی بھلا آفاق مین عزت کہان

۴۹

ہٹ گئین سب بیبیان دولھا دلھن کے پاس سے
فاصلہ کیرا آور ابن حسن کے پاس سے

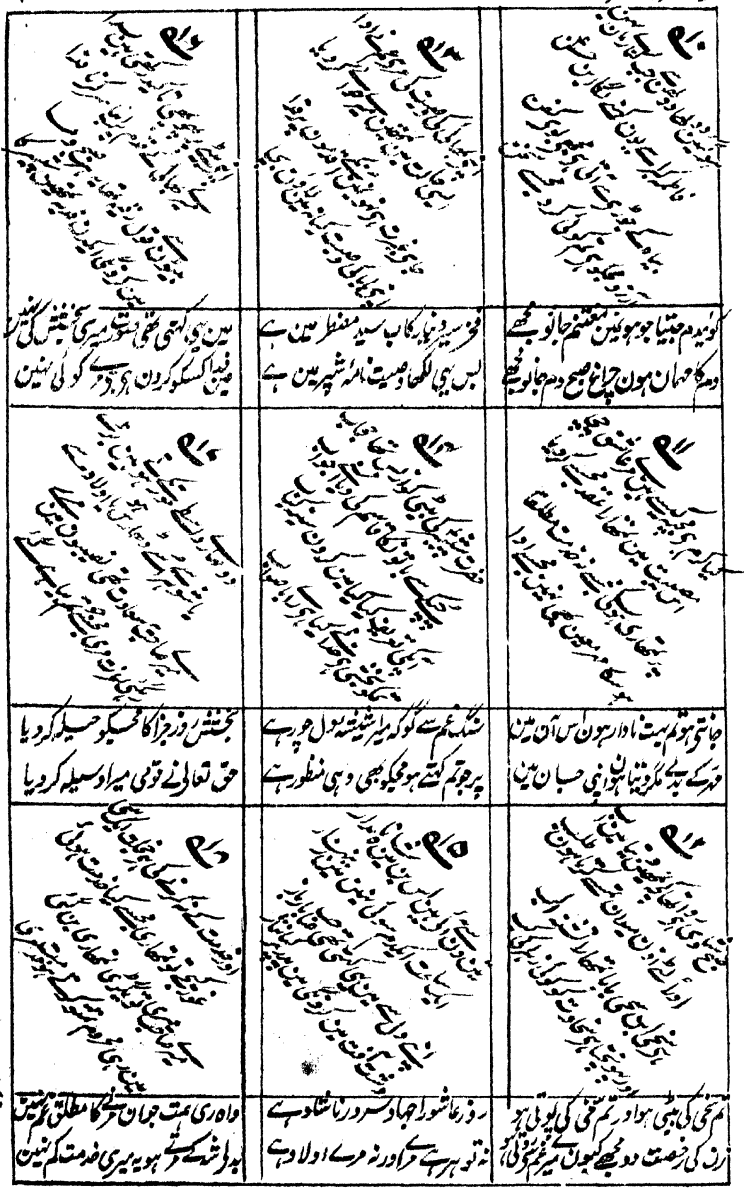

۱۰

کویدم جیتا جو ہوں مین مغتنم جانو مجھے
دم کا مہمان ہوں چراغ صبح دم جانو مجھے

۱۱

فخر سید و نجار کا باب سعید مغفور ہے
بس یہی لکھا وصیت نامہ شبیر مین ہے

۱۲

مین ہی لکھتی تھی اشہد میری بخشش کی سند
فیصلہ اسکو کرون ہی دے کوئی نہین

۱۳

تم سخی کی بیٹی ہو اور تم سخی کی پوتی ہو
زر کی رخصت دو مجھے کیون میرے غم کی ہو دوا

۱۴

نہ تو ہرے ہے مرا اور نہ مرے اولاد ہے
روز عاشورا جہاد سر در نا شاد ہے

۱۵

واہ ری ہمت جوان حر کا مطلق غم نہین
ہو لڑائی کے لئے ہو یہ بیری خدمتگار نہین

۱۶

جانتی ہو تم بہت نادار ہون اس آن مین
مرکے بیٹے کے مگر دیتا ہزاروں جان مین

۱۷

سنگ غم سے گو کہ میرا شیشہ دل چور ہے
پر جو تم کہتے ہو مجھکو بھی وہی منظور ہے

۱۸

بخشش و فرزانگی کا مجھکو حوصلہ کر دیا
حق تعالی نے تو می میرا وسیلہ کر دیا

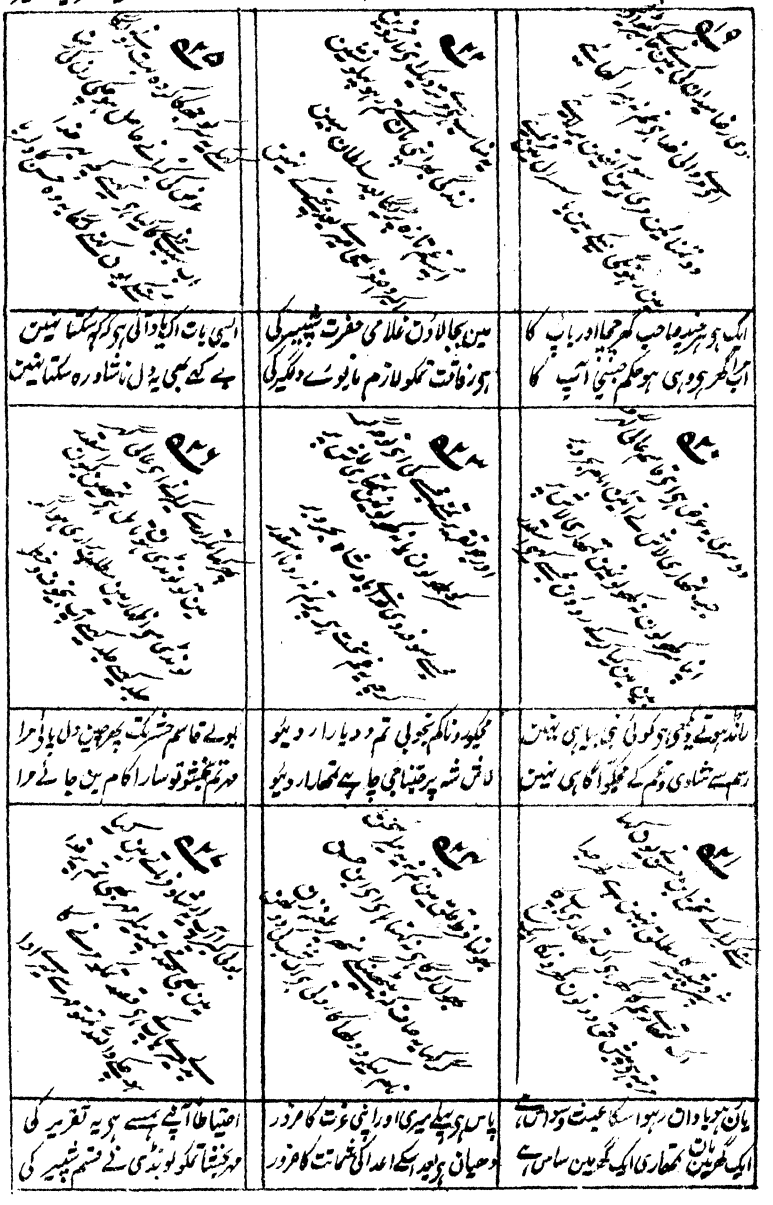

۲۹
ایک ہی ہمشیرہ صاحب گھر چھپا اور باپ کا
آپ گھر ہے وہی ہے حکم جیسا آپ کا

۳۰
ہے تمہارے دیکھنے ہی کو کوئی یا ہی نہیں
تم سے شادی و غم کے مجھ کو آگاہی نہیں

۳۱
یاں ہے دادا رہو اسکا عیش و عشرت سے
ایک گھر میں بات تمہاری ایک گھر میں ساس ہے

۳۲
میں بجا لاؤں غلامی حضرت شبیر کی
ہے رفاقت تمکو لازم مانیو دلگیر کی

۳۳
ایسی بات اکیا دال ہے کہ کہہ سکتا نہیں
بے کہے بھی یہ دل ناشاد رہ سکتا نہیں

۳۴
محمود نام کہ تجھ بن تو دیا رار دیو
دانش شہ پر قیاس جی چاہے تمہارا دیو

۳۵
بولے قاسم حشر تک پھر چین دل پاؤں مرا
مہر تم بخشو تو سارا کام بن جائے مرا

۳۶
پاس ہی پہلے میری اور اپنی عزت کا مزور
دھیان ہی بعد اسکے اعدا کی غنمت کا مزور

۳۷
احتیاطاً آپ سے ہے یہ تقریر کی
مہر فرمانا تمکو لونڈی نے قسم شبیر کی

۳۰

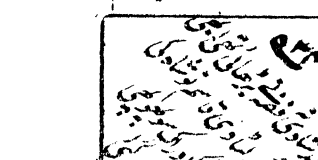

نازی چالاک قاسم کا جنازہ ہو گیا
رخ داغ سید سموم تازہ ہو گیا

۳۱

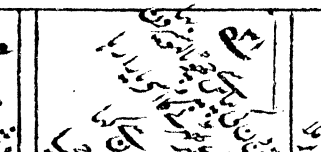

اصغر تیر سادہ پسر گا شبیر کے
پہونچی قاسم کے قرین کتنی صفون کو چیر کے

۳۲

پرسک کر زینب غرون بیان کرنے لگی
بین اس لشکر پہ اس روٹھا کی تا کرنے لگی

۲۹

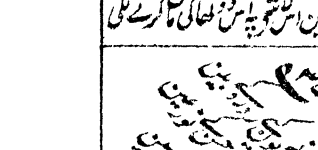

لہ العالمین یہ وقت ہے امداد کا
علی جنگ در سن ہے چھوٹا قاسم نا شاد کا

۳۴

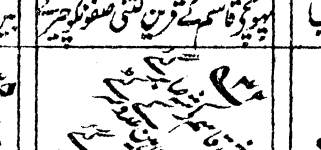

متصل دو نہر خون انکھون سے شدی بہتے تھے
لپٹے اس سے ہا قاسم ہا قاسم کہتے تھے

۳۵

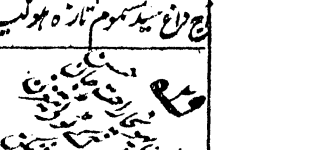

لشکر ہے آگے چار صد تھے عمون پر ہوے
جان دیکر اپنی پیارے صد عمون پر ہوے

۳۰

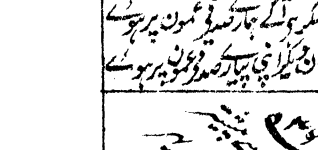

شکر کشا رنے حربے اٹھا ئے سیکڑون
کھا ئین تلوارین بہت اور تیر بھالے سیکڑون

۳۲

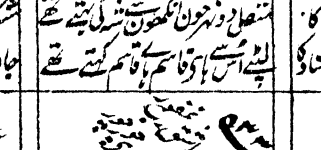

کہکے چہیہ ہین قاسم کو اٹھا لا امام
حل تعالا شہ قاسم نوشاہ کا لا ئی امام

۳۷

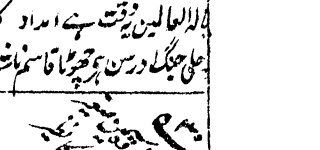

سرخ رو تم لجہ خونین نہا کے ہو گئے
سیری چیہ جی ادا حق سے چچا کے ہو گئے

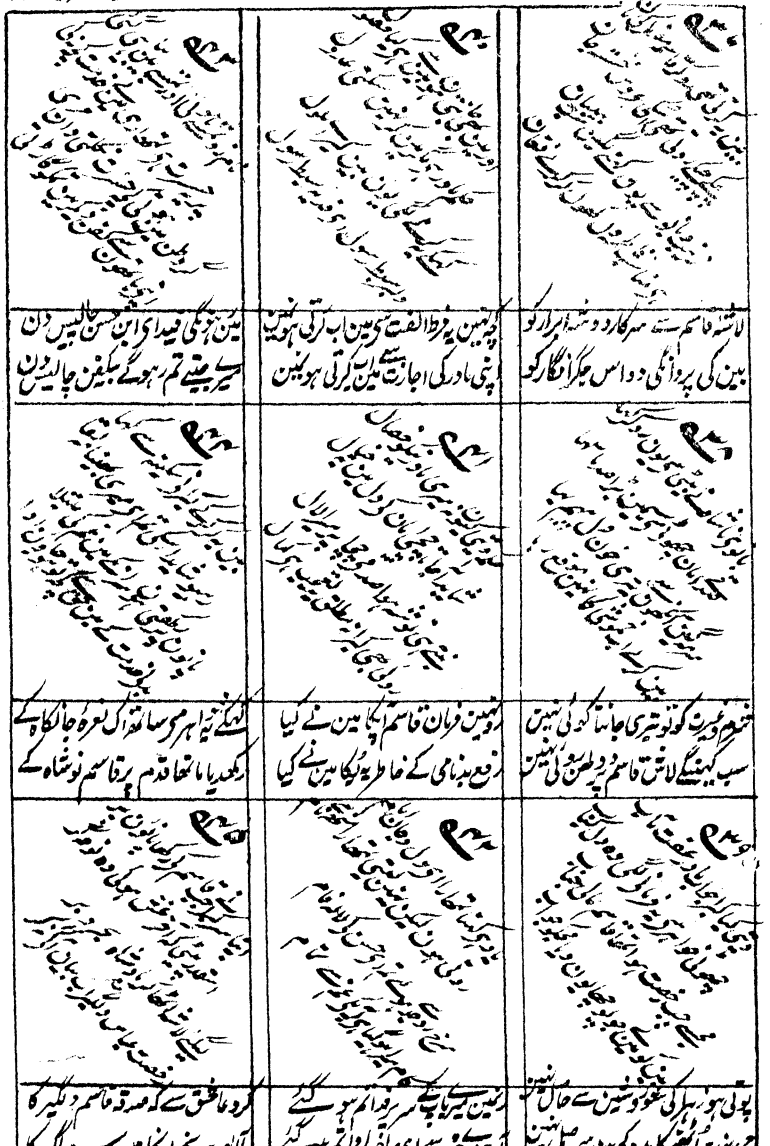

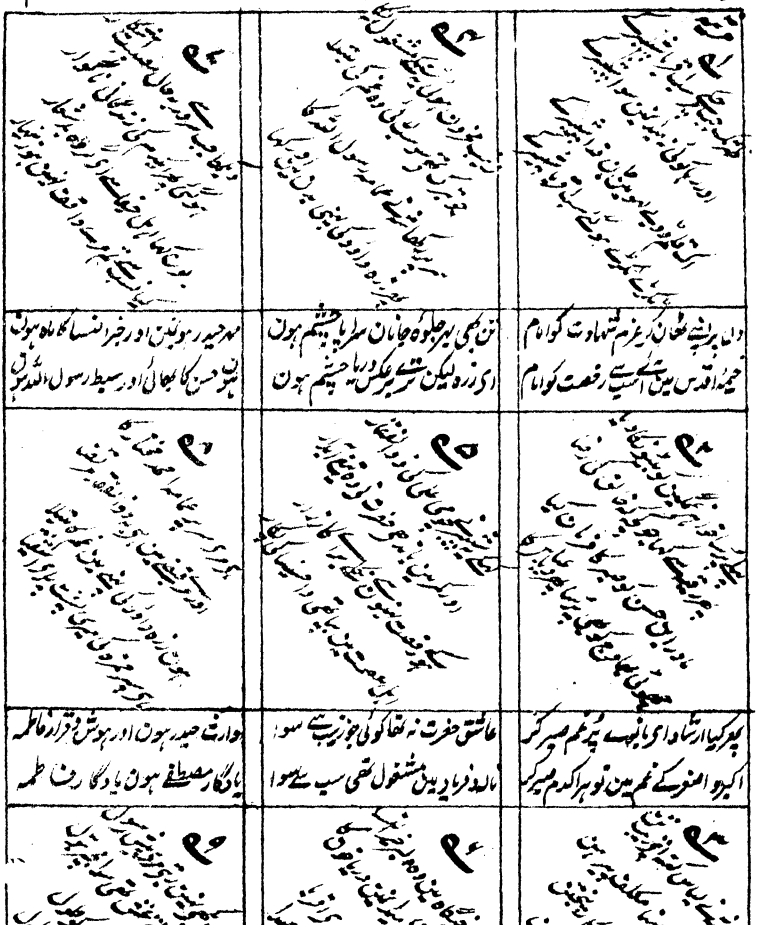

۴۱

دل پر لئے طعن زخم شہادت کو امام
خیمۂ اقدس میں سے اس سے رخصت کو امام

۴۲

تن بھی بہر جلوۂ جاناں سراپا چشم ہوں
ای زرہ لیکن ترے پرتو سے دریا چشم ہوں

۴۳

مہر حیدر ہوں میں اور خیر النسا کا ماہ ہوں
ہوں حسن کا بھائی اور سبط رسول اللہ ہوں

۴۴

پھر کیا ارشاد ای بانیٔ بے ثمر صبر کر
اکبر و اصغر کے غم میں نوحہ کر اور صبر کر

۴۵

عاشق حضرت نہ تھا کوئی جز زینب سے سوا
نالہ و فریاد میں مشغول تھی سب سے سوا

۴۶

وارث حیدر ہوں اور ہو شور و قرار فاطمہ
یادگار مصطفےٰ ہوں یادگار فاطمہ

۴۷

آج تمکو آخری بھائی کی خدمت ہو میسر
از دہن سر پر مرے بھائی کی شرکت ہو میسر

۴۸

کر یہ زینب کی سنتے ہی صغرا رونے لگے
بی تنہائی پہ شاہ کربلا رونے لگے

۴۹

غیر نعشِ تم نہ کچھ پاؤ گے مجھکو مار کر
میں کہے دیتا ہوں پچھتاؤ گے مجھکو مار کر

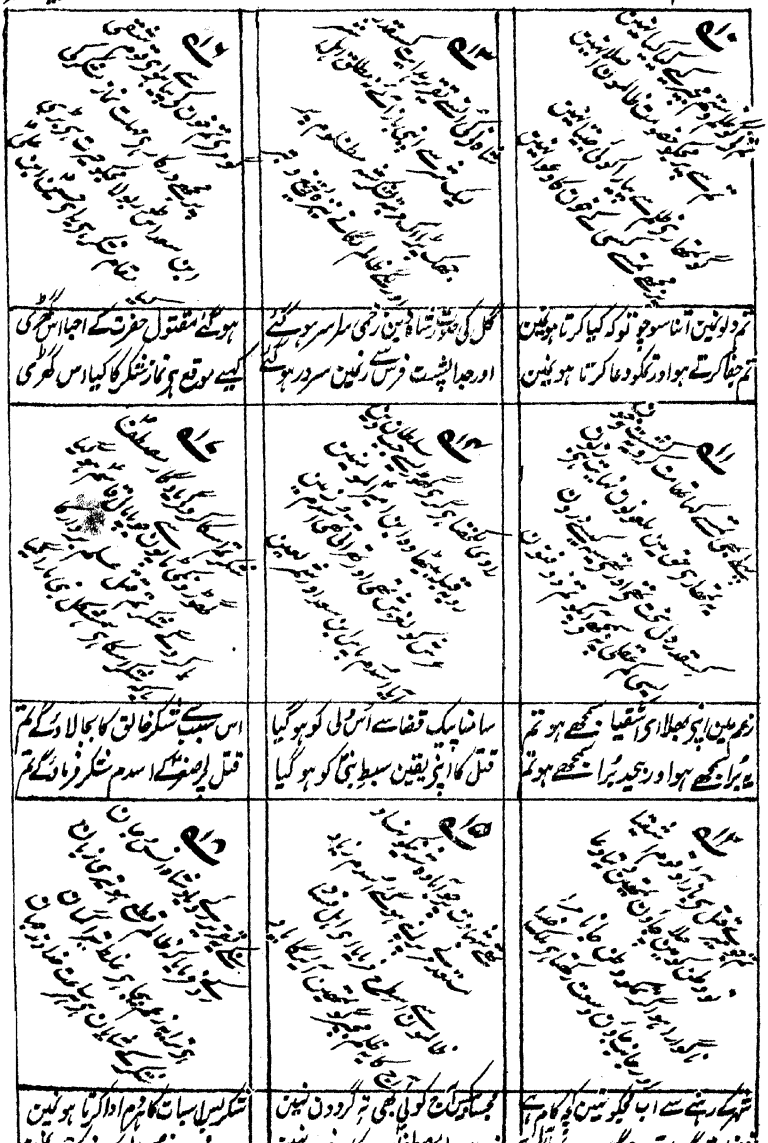

۱۹

اب بھی گر حامی کی بیعت ای شہہ اکرم کرو
زندگی پھر پھر خدا کی بندگی ہم کرو

۲۰

شکر کا سجدہ میں سر دم اوا کیونکر کروں
ادا بہر بخشش امت دعا کیونکر کروں

۲۱

ہم ادا ای فرض میں قاصر ہوں ہمسے دو رہی
تو نماز اسم نہ پڑھنے دی یہ کیا مقدور ہے

۲۲

تیر ہا اور زہر کی خلقت ہی ہوتی اس سبب سے
اس گھڑی محکم یقینوں کے بچا ہیبت سے

۲۳

سکت حیرت ہے مین کیا اسم تمام بنا لونگی
فاطمہ کے روبرو جب آبرو ہو جاؤنگی

۲۴

چاہتا ہو کین مدد اسوقت تجھسے ذوالفقار
تو ارادے سے مجھے محفوظ رکھ اے ذوالفقار

۲۵

کس طرح جنگ کا ہو یاد شجاعت کا ہو
راوی کا ذکر ہو یا ذوالفقار کا ہو

۲۶

بیچ ہوای مولا کرم خالق ہی کیا لیا کیا
محکم اور زہر کو ہی اک سبب سے پیدا کیا

۲۷

ہم ادا ای فرض میں قاصر ہوں ہمسے دو رہی
تو نماز اسم نہ پڑھنے دی یہ کیا مقدور ہے

۲۸

تو کہا کیرے الم سے ہی بہت مضطر حسین
دیکھ پڑھتا ہی نماز آخری کیونکر حسین

۲۹

چاہتا ہو کین مدد اسوقت تجھسے ذوالفقار
تو ارادے سے مجھے محفوظ رکھ اے ذوالفقار

۳۰

صورت مورو ملخ گونگا سکر معذور ہے
پر ستا ای آپکو اب کوئی کیا مقدور ہے

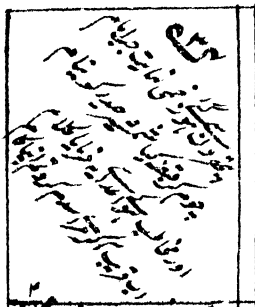

دمیدم جاری زبان پاک سے تکبیر تھی
کبریا اللہ اکبر قدرت شبیر تھی

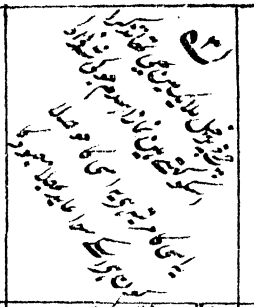

یہ حضور قلب ہی طاعت ہی بندگی یہ ہی
درحقیقت میں عبادت ہو یہی

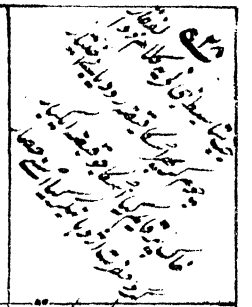

مستعد مرنے پہ ہو اب راہ خالق میں حسین
سُرخ روئی پائی جا کر درگاہ خالق میں حسین

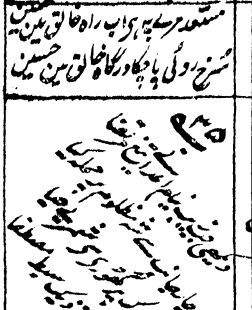

عاشق صادق ہی میرا کیا حضور قلب ہے
کیا نماز بے ریا ہی کیا حضور قلب ہے

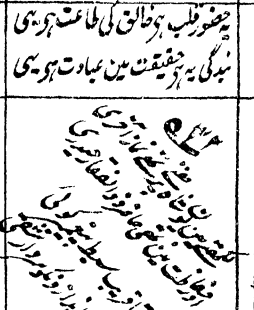

تیغ و خنجر سے نہیں اسلام مقہور خلق ہے
محو طاعت ہیں شہ مظلوم کا رنگ ہے

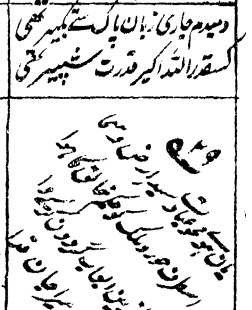

گو کہ عشق طاری تھا پر ذکر خدا کرتے تھے شاہ
اور زبان خشک سے کا ادا کرتے تھے شاہ

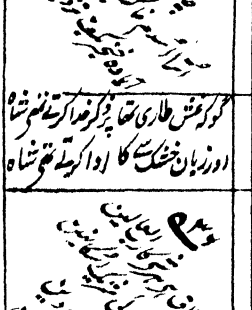

تھی پیمبر میں دعا سرور دیں کی بعد
آئی تھی افلاک سے ہر بار آمین کی صدا

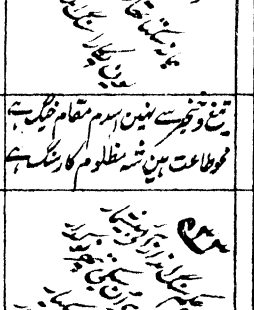

اور بھی زخمی علی کا نازپرور ہو گیا
سُرخ سارا خون سے روئے منور ہو گیا

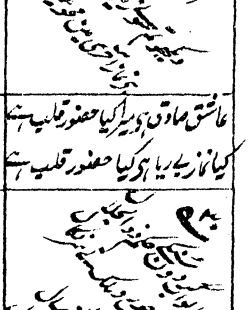

میرا بھائی ہی حسن ہی مری مادر کا ثمر
پاس میرے ہی کھڑی اسلم کھلے سر فاطمہ

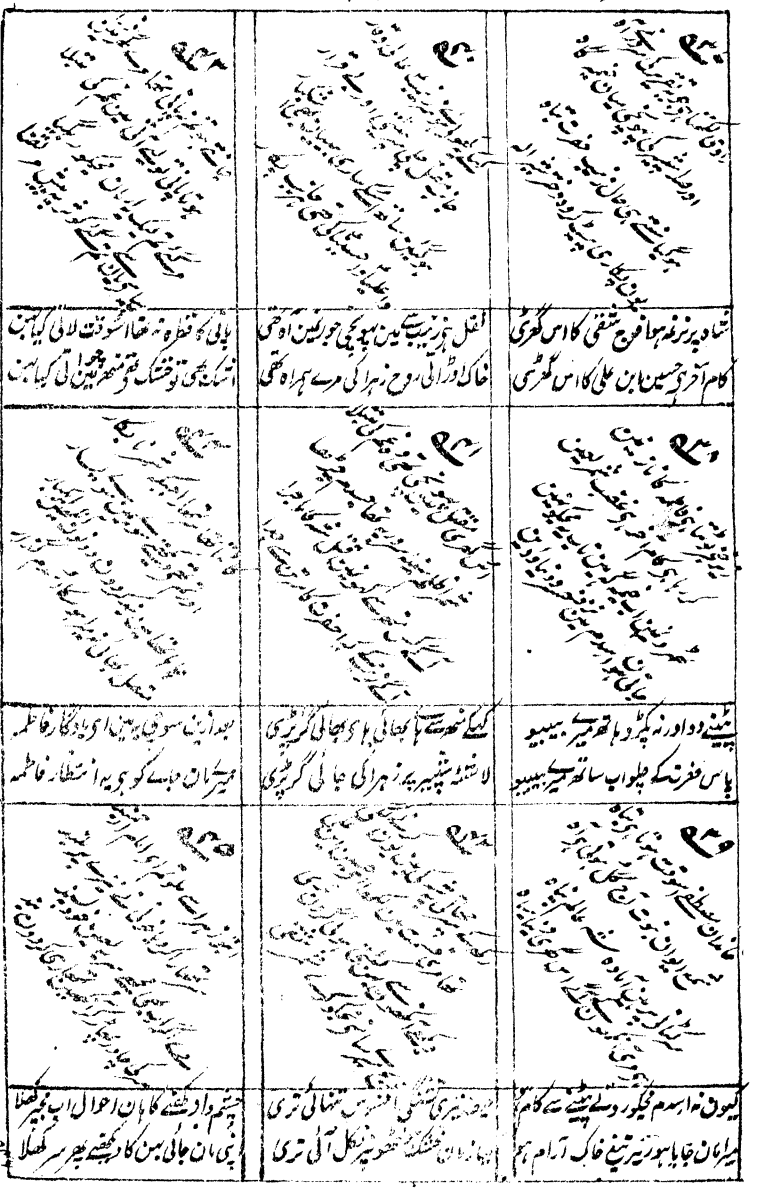

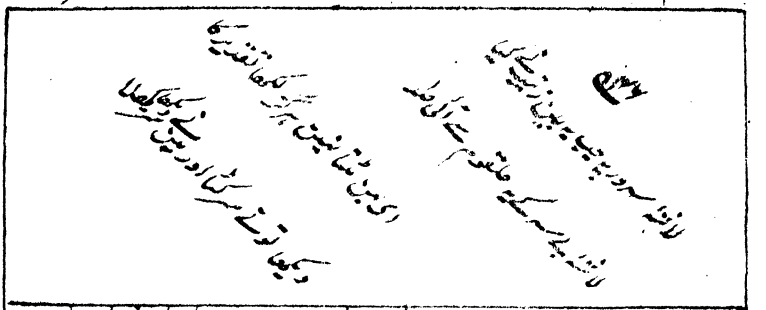

اب گیا ہر لشکر اہل فنا سوئے خیام | تو بھی سب اہل حرم کو لیکے جا سوئے خیام

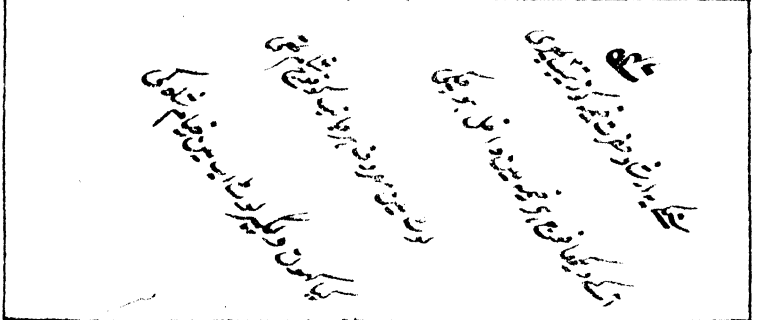

کر دعا خالق سے دیکر واسطہ شبیرؑ کا | جلد سامان ہو غرائے سرور دلگیر کا

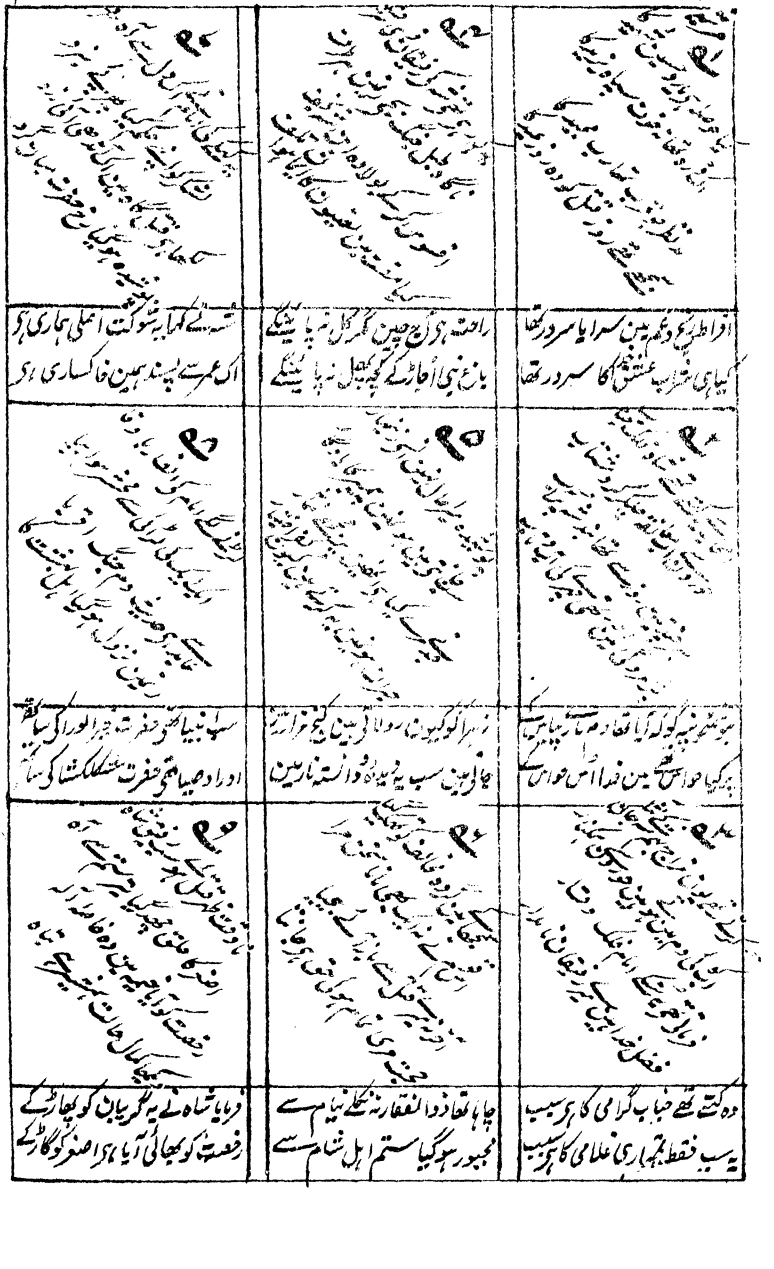

۷۰

ظاہر ہوا کہ مذہب دلی میں اثر نہیں
فرزند دفن ہو گیا ماں کو خبر نہیں

۷۱

نیزہ ستم نے گاڑ دیا اصغر کے گلے پر
پانی پلانا اسکو ہوا آب تیر کے

۷۲

تیر ستم گلے پہ صغیر نے کھایا تھا
کیسا تڑپنا تیر لپسر کو سکرایا تھا

۷۳

دفن اسکا بے سبب تو مری سمجھ میں نہیں
اب تک کسی شہید کا لاشہ گڑا نہیں

۷۴

اسکی تو عمر تھی ابھی گودی میں بیٹھ کی
تشویش ہو گئی مجھے اسکے کھلنے کی

۷۵

تربت میں اسکو خون بھرے کرتے سے دیکھا
چھوٹے پسر کو مصلحتاً دفن کر دیا

۷۶

اصغر کی قبر پر نہیں رفقا کا وقت ہے
رخصت کرو بچے مری رخصت کا وقت ہے

۷۷

بھائی تمہارے جاں پہ ہیں آفت کا کام کو
اکبر قریب بھیجیے رخصت امام کو

۷۸

والد ہے اسی میں برا امام ای میں
کرنا نہ کچھ خلاف شریعت کام ای میں

۱۹

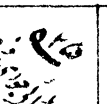

جانی بڑی کا مرتبہ کیا کم ہی باپ سے
کچھ پوچھنا ہی کیا ہے تو پوچھو جو آپ سے

۲۰

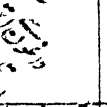

فرمایا شہ نے غسل ہین چاہئے نہین
جو شہید اُسکو کفن چاہیے نہین

۲۱

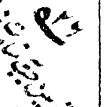

عاہر جو قید ہوکے سوئے شام جائینگی
بھائی تباؤ خاک بہن سے بن آئیگی

۲۲

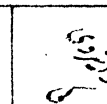

اعجاز خاندان دلھا یہ بیکا ہی ہین
سجاد کا رنے مجھے آیا ہی ہین

۲۳

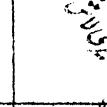

ایقاء وعدے کا جو خیال اُنکو آگیا
تلوار رکھدی صاحبدن تھرتھرا گیا

۲۴

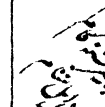

یارب اجل کا وقت نہایت شدید ہے
آسان جو ہو کرم سے تری کیا بعید ہے

۲۵

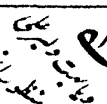

آسان مجھپہ منزل اول ہوای کریم
راحت سے رنج موت مسہل ہوای کریم

۲۶

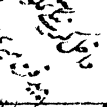

پہونچی نہین ہی داعون سے نوبت فراغ کی
باقی ابھی ہی سینہ پہ اک داغ کی

۲۷

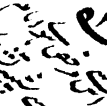

جیسے سے چل چکا وہ جری دلیر ہے
بس اب اُسی کی تیری شہادت میں دیر ہے

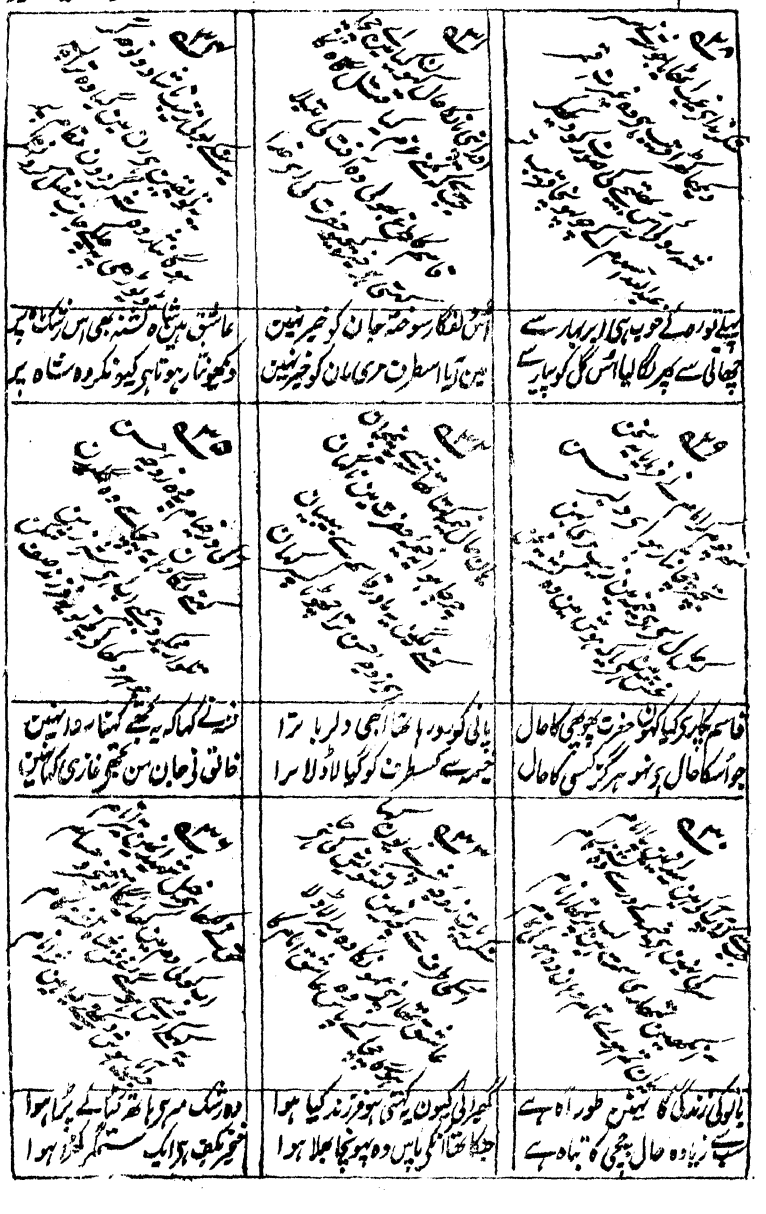

۴۱۸

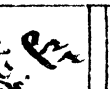

اے شخص فرط غش سے کہاں ہوش تھا تجھے
کس طرح اسکو قتل کیا یہ بتا مجھے

۴۱۹

عازم یہ سرو ہو گیا جنت کے باغ کا
مجکو تو انتظار اسی کے نہاد اغ کا

۴۲۰

کیا ماہ یا سواب تھی اس رشک ماہ کی
کٹوا کے ہاتھ گر پڑا گودی میں شاہ کی

۴۲۱

تدبیر اسکے مارنے کی جس گھڑی ہوئی
میں اسکے پاس بیٹھ رہی تھی کھڑی ہوئی

۴۲۲

بولی امید پوری ہوئی نا امید کی ؛
شکر خدا کہ ہو گئی مان و شہید کی

۴۲۳

وا حسن اپنے غم کے جدا وہ گرانہیں
چہرہ پہ مردنی پھری پر منھ پھرا نہیں

۴۲۴

کم عمر کو یہ تھا پہ بڑا نام کر گیا
تکو بچایا ناتھ یہ کٹوا کے مر گیا

۴۲۵

جسکی خدا بنائے نہ ہر گز بگڑ سکے
کیا دخل شیر کو کوئی حیلا پڑ سکے

۴۲۶

سجدے کو اس نمازی نے سر تو جھکایا پر
تلوار لیلے شمر قرین شہ کے آیا ہے

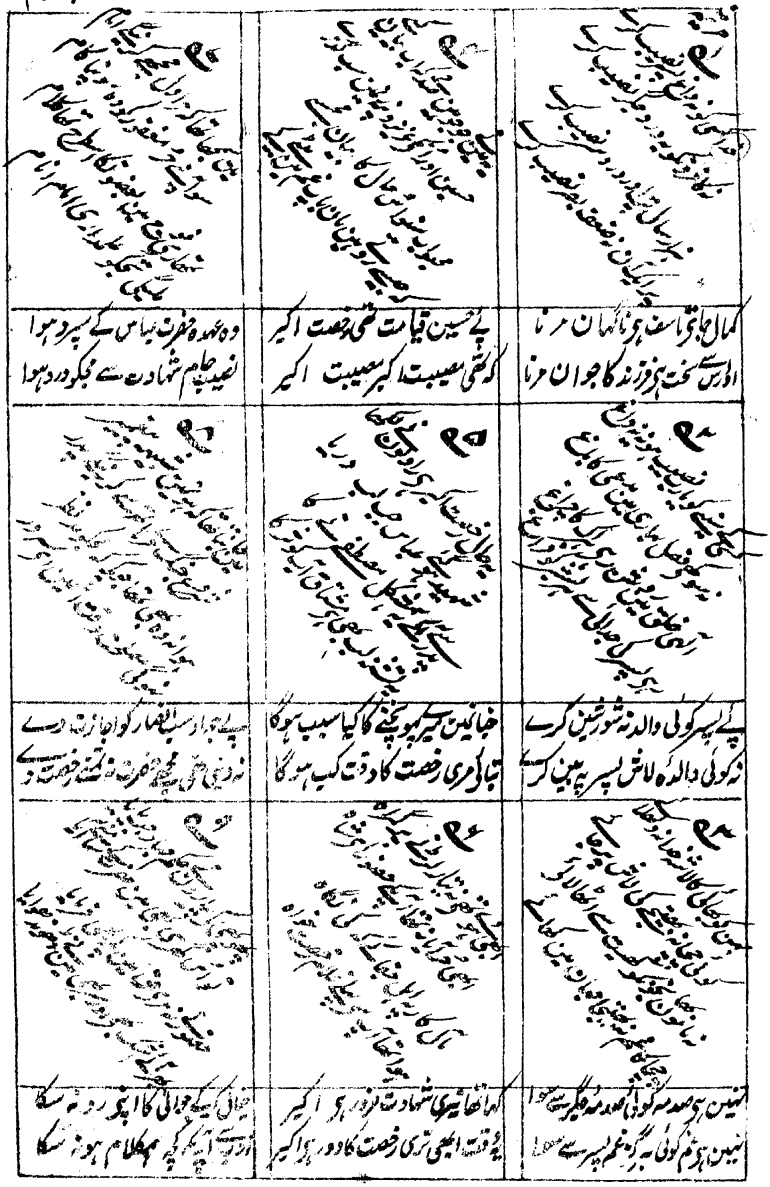

کمال جامۂ یاس ہے زیب تن مرنا
اور اس سے سخت ہے فرزند کا جوان مرنا

پے حسین قیامت تھی رخصت اکبر
کہ تھی مصیبت اکبر مصیبت اکبر

وہ عہدہ حضرت عباس کے سپرد ہوا
نصیب جام شہادت سے فیکو درد ہوا

پے پسر کوئی والدہ شور شین کرے
نہ کوئی والدہ لاش پسر پہ بین کرے

خبا نہیں سکینہ پہونچنے کا کیا سبب ہوگا
بتا کہ مری رخصت کا وقت کب ہوگا

پہلے ہی ار سب انصار کو اجازت دے
نہ دی تھی مجھ کو حضرت نہ تم رخصت دے

نہیں ہے صدمہ کوئی صدمہ دگر سے سوا
نہیں ہے غم کوئی یہ گرد غم پسر سے سوا

کہا تھا یہ کہ شہادت نزدیک ہے اکبر
یہ وقت ابھی تری رخصت کا دور ہے اکبر

خیال ایک جوانی کا اپنو رو نہ سکا
زبان سے اپنے کچھ کہہ کلام ہو نہ سکا

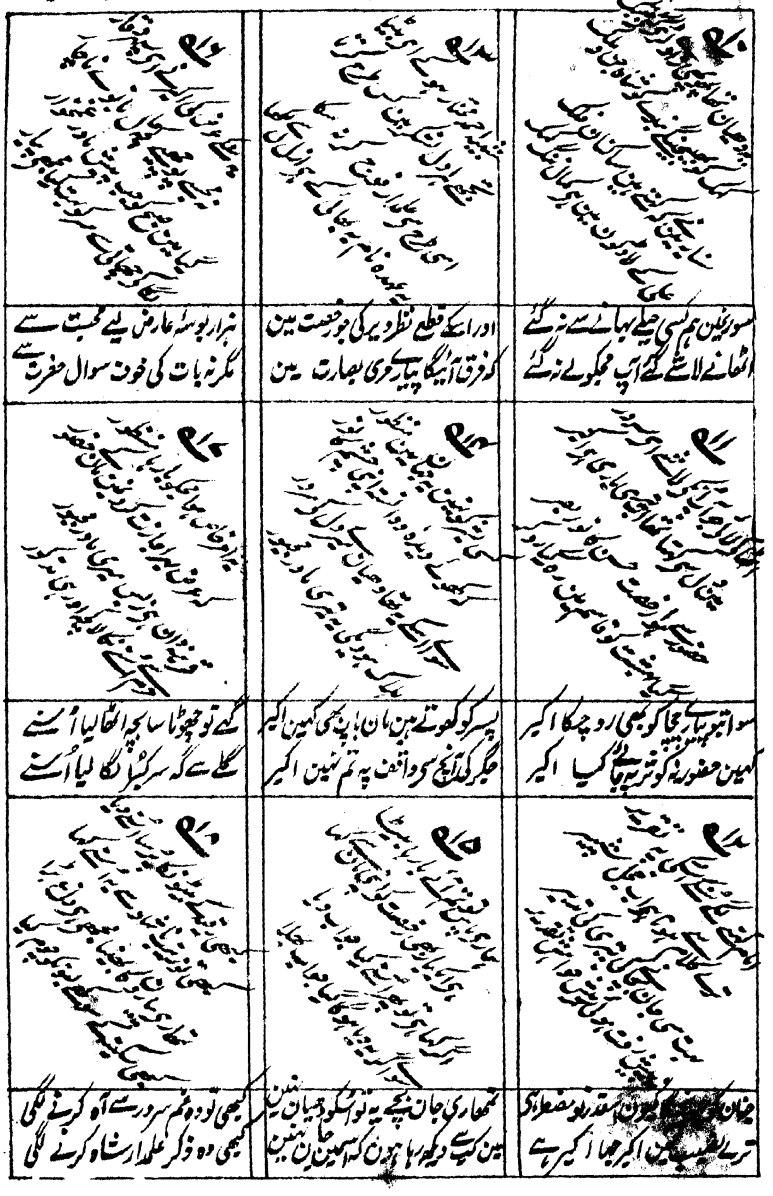

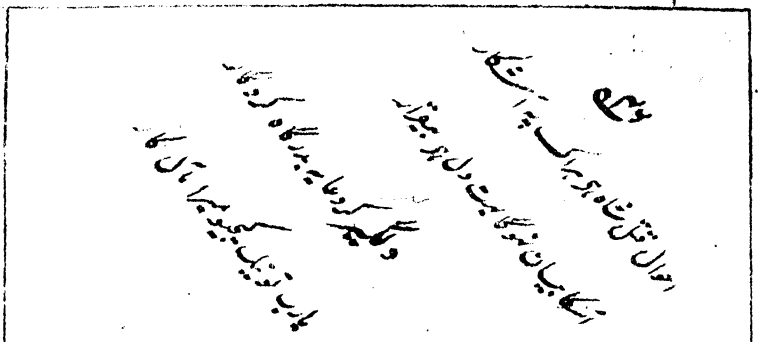

مطلق نظر نہ کرمرے فرط گناہ پر
پہونچا دے مجکو روضۂ پر نور شاہ پر

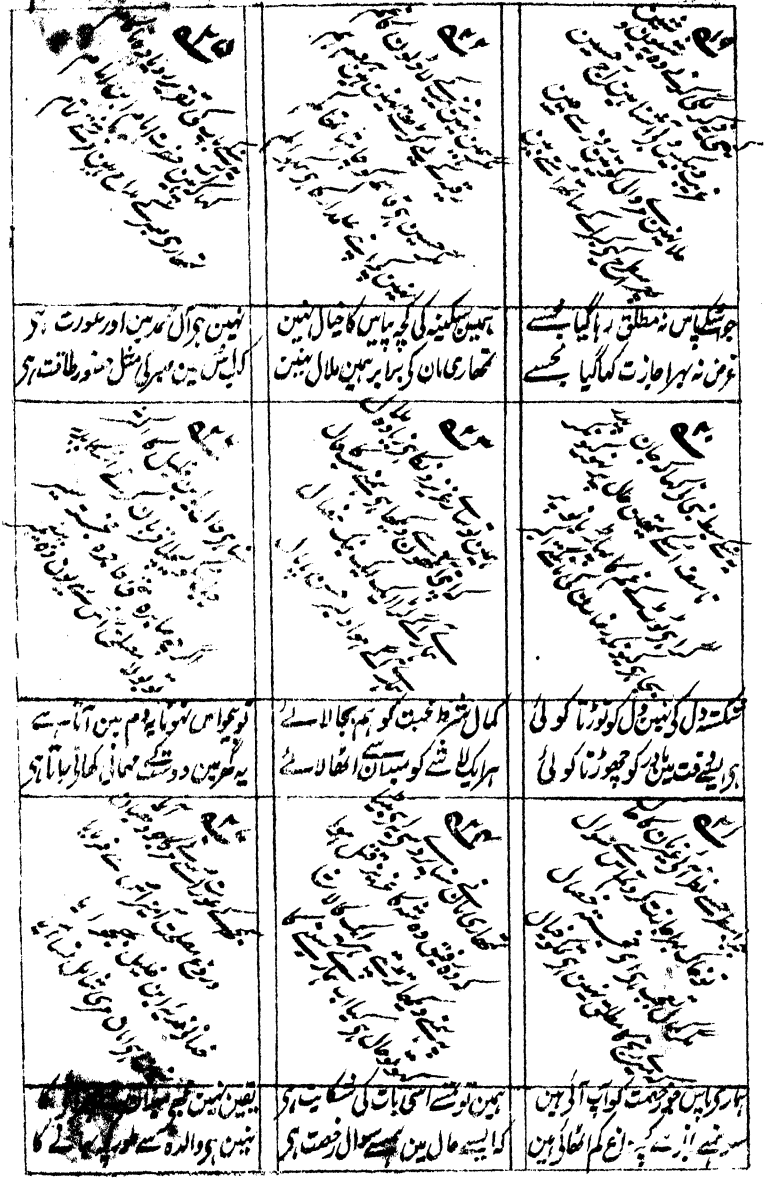

۳۴
جو شکایت نہ مطلق رہا گیا مجھسے
عرض نہ میرا اجازت کہا گیا مجھسے

۳۵
ہمین سکینہ کی کچھ پیاس کا خیال نہین
تمھاری ماں کی برابر ہمین ملال نہین

۳۶
نہین ہمارا مدینہ اور سورت ہند
کہ اس سفر مین مہر امثل منور طلعت ہی

۳۷
شکستہ دل کی نہین دل کو توڑنا کوئی
ہی لیفے فقط یادگار کو چھوڑنا کوئی

۳۸
کمال شرط محبت کو ہم بجا لائے
ہر ایک لاشے کو میدان سے اٹھا لائے

۳۹
تو یہ واس نہ ہو یا دوم مین آتا ہے
یہ گھر مین دوست کے مہمان کھانا جاتا ہی

۴۰
ہماری پاس فقط رحمت کو آپ آئی ہین
سر نہیے از کے پہ انعام کم اٹھائی ہین

۴۱
ہمین تو صرف اسی بات کی شکایت ہی
کہ ایسے حال مین ہم سے سوال رخصت ہی

۴۲
یقین نہین کہ بچا لائے
نہین ہی والدہ سے طور

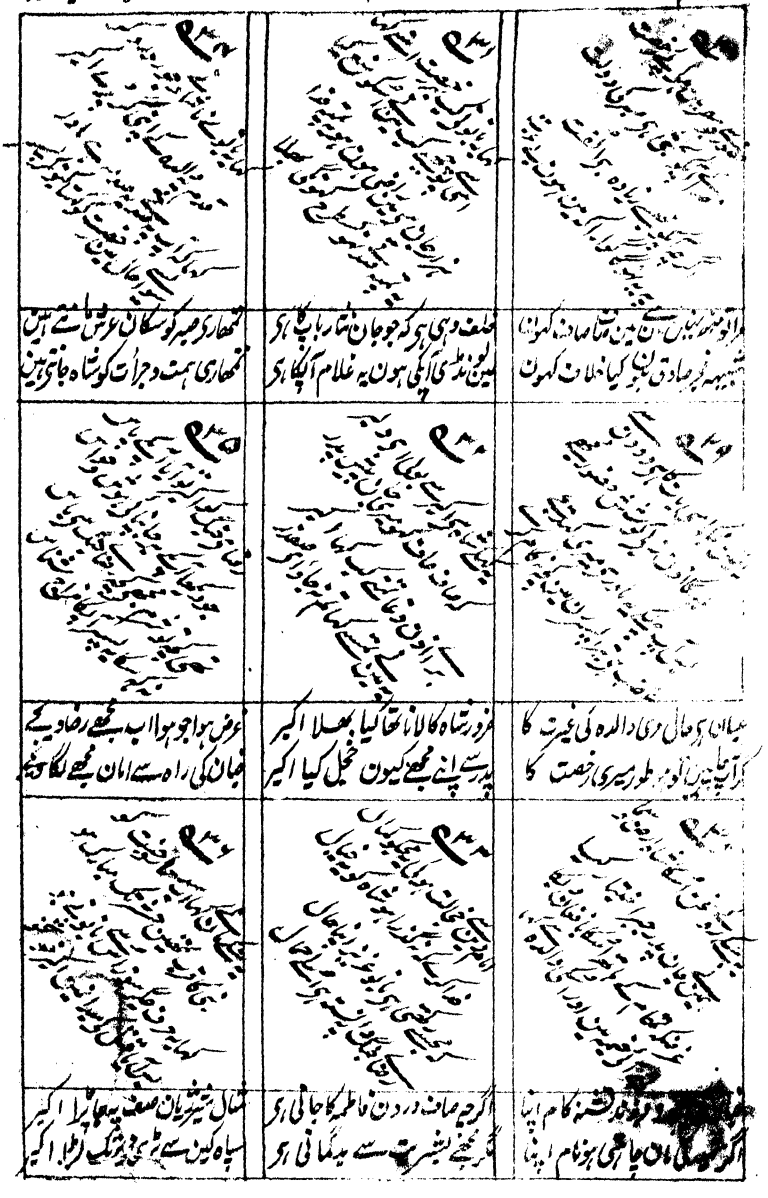

۳۷

گرادہ گھوڑے کی پیٹھ پر جو دشت آفت مین
حسین امام کی فرق آگیا بصارت مین

۳۸

ہوا کمال ہی رقت کا جوش سرور کو
جو پوچھا باپ سے اکبر نے حال مادر کو

۳۹

جب آیا ہوش اسے سنہ کی شکل تکتا تھا
حسین امام سے کچھ عرض کرنہ سکتا تھا

۴۰

تمھارے پاس ہین کسطرح سے پسر اون
نظر کو پھیر لیتے ہین سے آتا نہین کدھر آدن

۴۱

کہ دولرائی ہین ہمصورت محمد نام
الٰہی خلق مین یہ رانہ دوہ ہو بدنام

۴۲

جو اس گھڑی تمھین رقت زیاد آتی ہی
ذرا بتاد تو کیا بات یاد آتی ہی

۴۳

سر شک سرخ گریبان پہ آئے بہہ بہہ کر
گلے لگا لیا بیٹے جوان پسر کہہ کر

۴۴

تمھاری بیٹے پہ مشکل کا وقت اسدم ہی
تمھاری ذات تو مشکلکشای عالم ہی

۴۵

مگر یہ بات ہی کیا کہ مرے کو
نہین ہی آپکا لاحشہ کولی اٹھانے کو

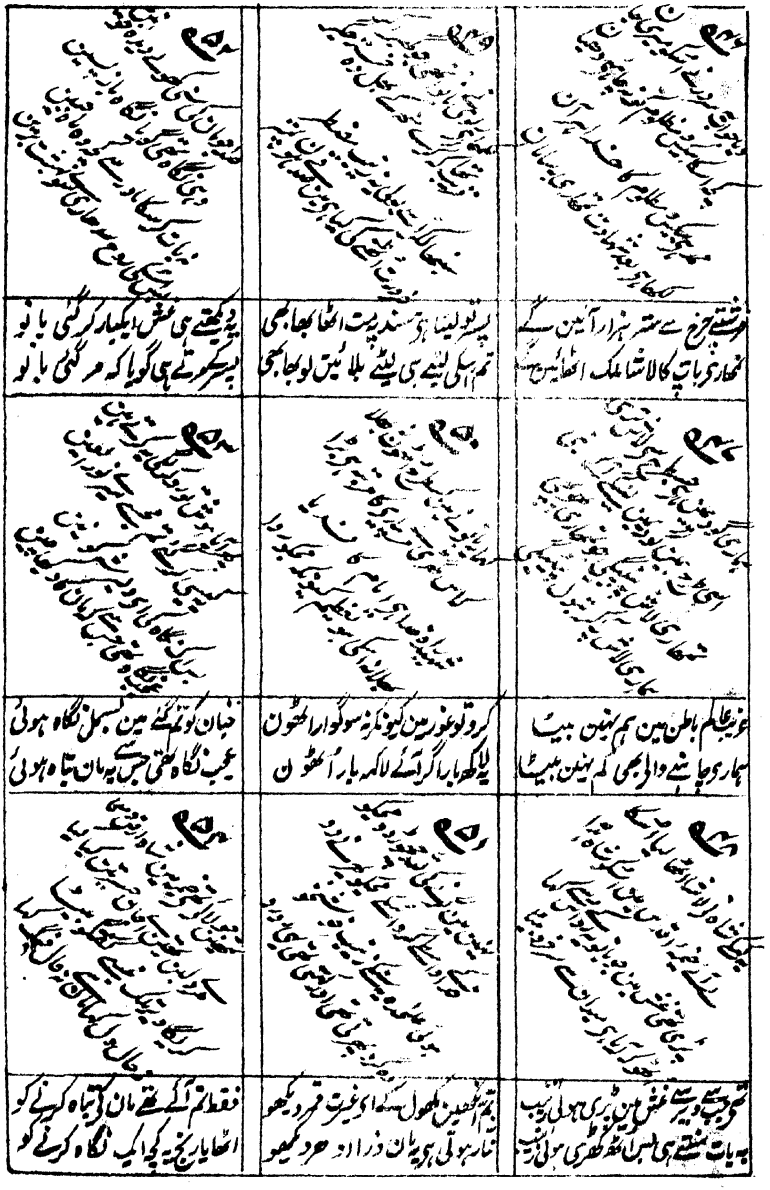

۵۵

یہ ہم جو بچ گئے ہیں بلائے وقت سے دلدار
خدا کا شکر ہے بیمار اٹھا ہے بستر سے
ہوا ہے نذر بلا ہر عزیز صادق الاقرار
ہوئے ہیں خاک کے تودے وہ سب تھے جو زیور سے
ہوئی ہے خانہ خرابی کی صلعت ہر دو جہاں میں عطا
ہوا نصیب ہمیں کیا مقام عالم دیگر

۵۶

ہم آفتاب ہیں ملکِ فلک ہے اپنا گھر
ہمیں ہیں چھپتے ہیں ہم کو ہے ڈوبنا ہی ہنر
ہمارا قدر ہے ہر جا ہمارا ہے ہر جا
ہمیں ہیں ہم کو ہے ہر شب نئی نئی منزل
ہمارا قدر ہے ہر جا ہمارا ہے ہر جا
ہمیں ہیں ہم کو ہے ہر شب نئی نئی منزل
ہمارا قدر ہے ہر جا ہمارا ہے ہر جا
ہمیں ہیں ہم کو ہے ہر شب نئی نئی منزل

۵۷

یہ ہے بہشت بریں ہے ارم ہے باغ جناں
ہمیں کہیں کہ نہیں ہے بیٹھے کہ ہے یہ ہے وہاں
ہزار شکر کہ جنت سے ہم ہیں دور یہاں
ہزار شکر کہ جنت سے ہم ہیں دور یہاں
ہزار شکر کہ جنت سے ہم ہیں دور یہاں
ہزار شکر کہ جنت سے ہم ہیں دور یہاں

۵۸

یہ کہکشاں ہے وہ دلکش فضا ہے موج و دریا
کہ جس کے نور سے ہے مہر و ماہ کی ضو ماند
کہ جس کے نور سے ہے مہر و ماہ کی ضو ماند
کہ جس کے نور سے ہے مہر و ماہ کی ضو ماند
کہ جس کے نور سے ہے مہر و ماہ کی ضو ماند

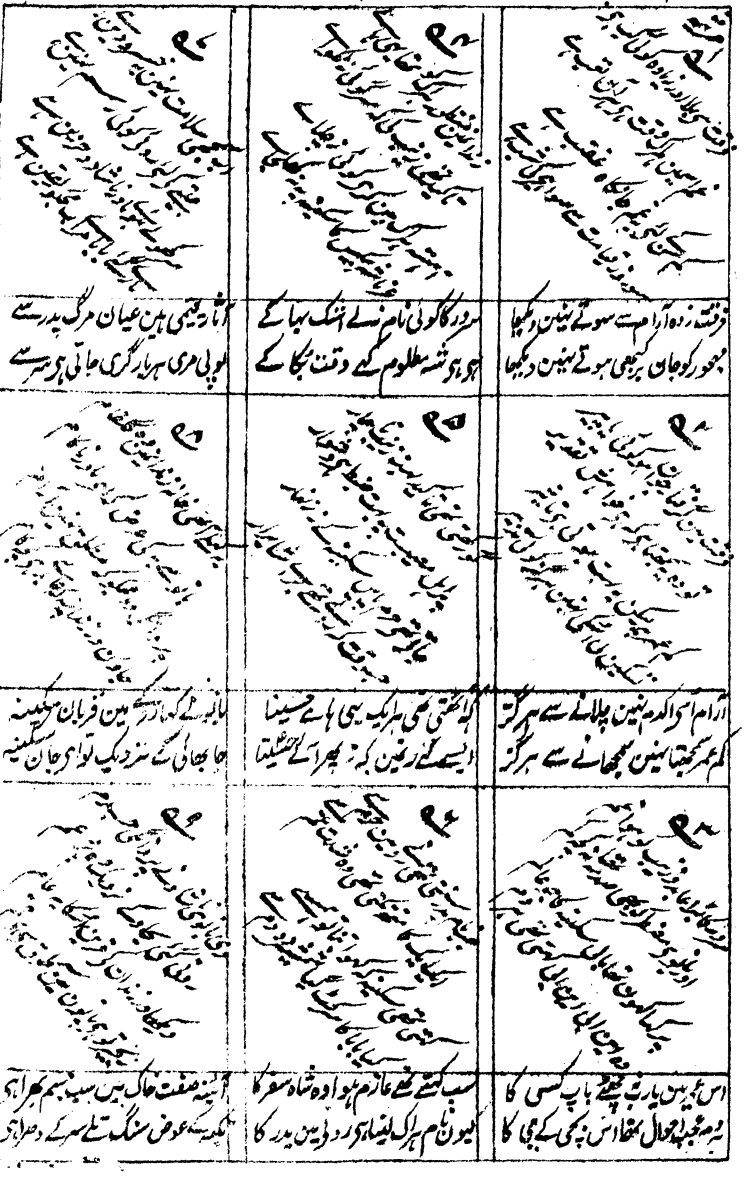

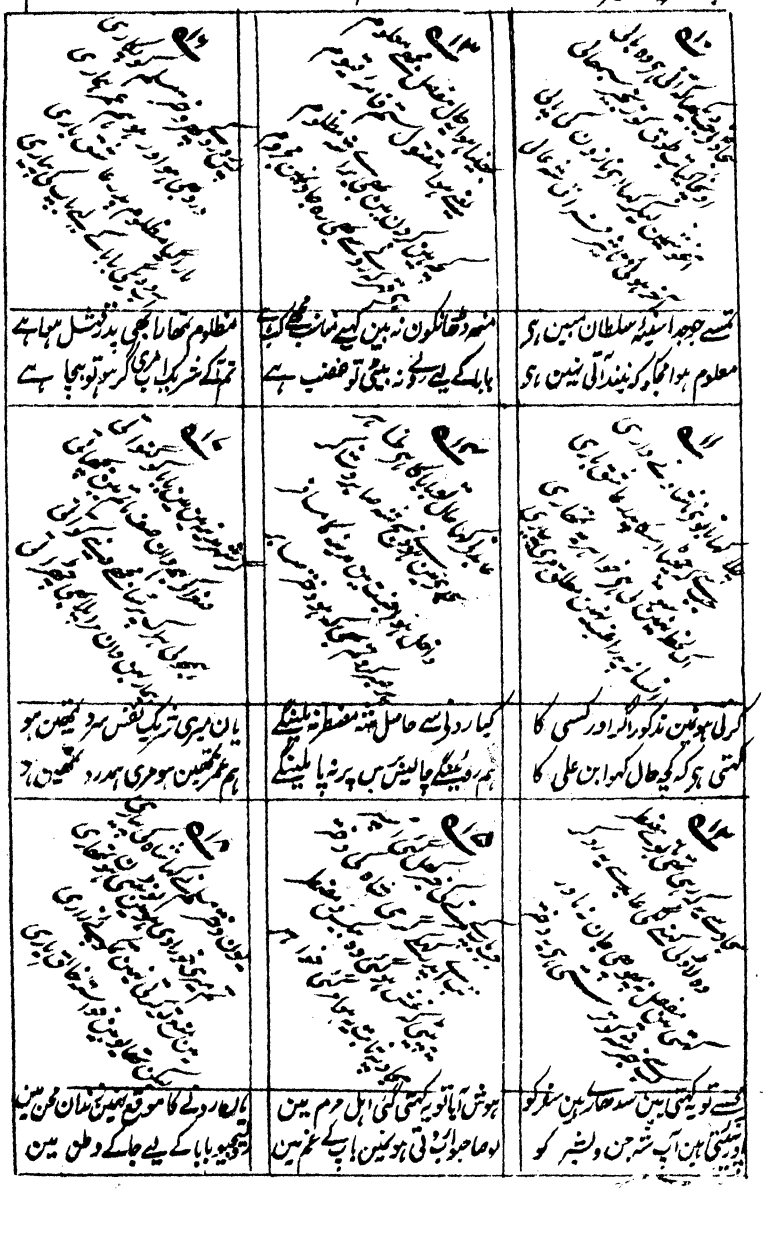

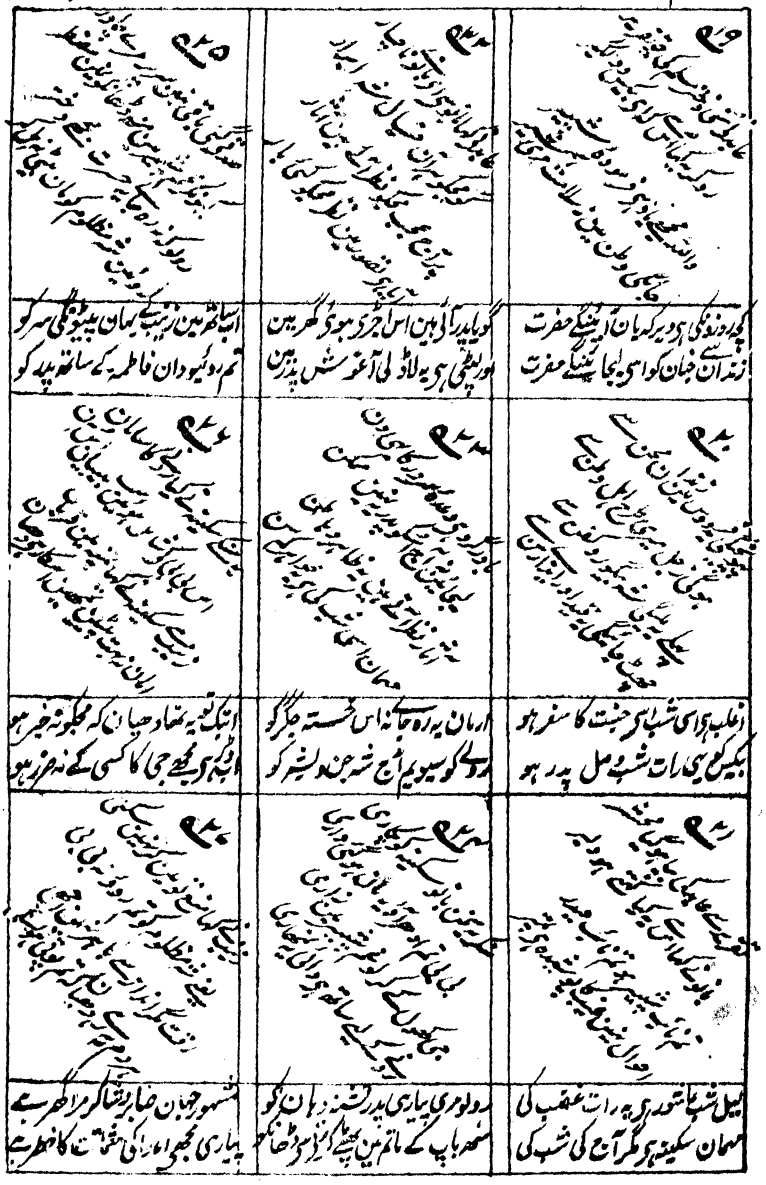

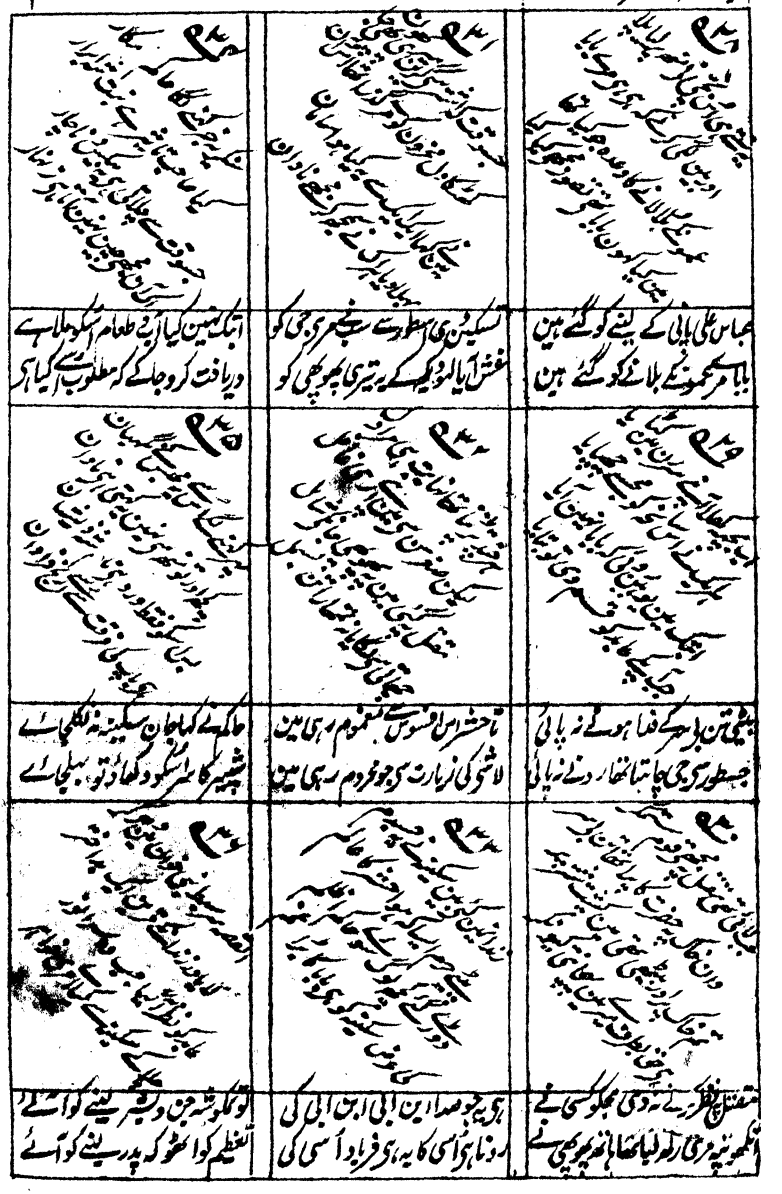

۳۰
عباس علی پانی کے لینے کو گئے ہین
بابا مرے مجمعے کے بلانے کو گئے ہین

۳۱
تسکین دی اس طور سے بچے مری جی کو
غش آیا مؤنث کے یہ تیری پھوپھی کو

۳۲
آبستن کے بدلے
آبتک نہین کیا آپنے طعام اسکو ملا ہے
دریافت کرو جاکے کہ مطلوب سے کیا ہے

۲۹
بیٹی تن بیمار کے فدا ہونے نہ پائی
جسطور سے جی چاہتا تھا رونے نہ پائی

۳۲
ناحشر اس افسوس سے مغموم رہی مین
لاشے کی زیارت سے جو محروم رہی مین

۳۵
حاکم نے کہا جان سکینہ نہ نکلجائے
شبیر کا سر اسکو دکھاؤ تو بہلجائے

۳۰
متصل نظر نے نہ دی مجھکو کسی نے
آنکھو پہ مری رکھ لیا ہاتھ پھوپھی نے

۳۳
ہی یہ صدا ابن ابی ابن ابی کی
رونا ہی اسی کا یہ ہی فریاد اسی کی

۳۶
تو کھولو شہ جن و بشر لینے کو آئے
تعظیم کو اٹھو کہ پدر لینے کو آئے

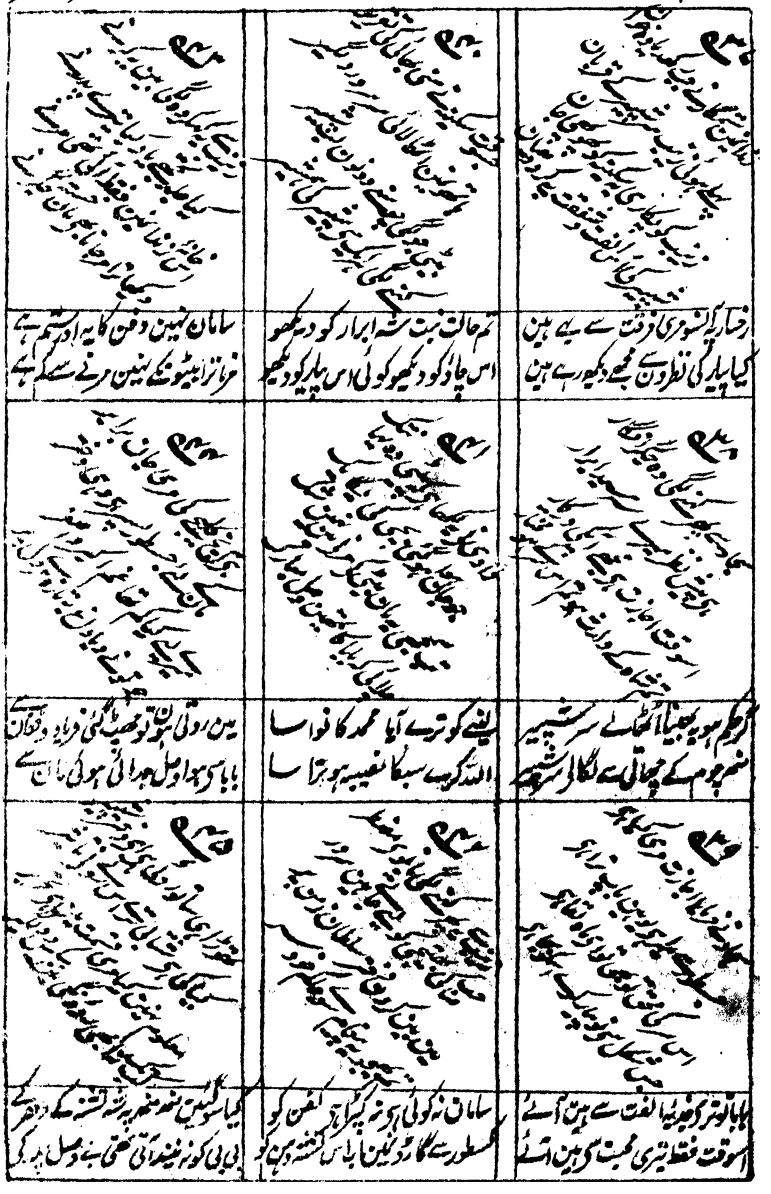

۵۰

ایسا نہو دان جاکے مری یاد بھلا دو
دادی سے یہ کہنا مری والی کو بلا دو

۵۱

فرماہر کو مری رتبہ شہادت کا ملا ہے
درکار کفن کچھ ہی نہ غسل اسکو رواہے

۵۲

ہم سبکی رہائی نہوئی محبس غم سے
اور دفتر شہ چھوٹ گئی قید ستم سے

۵۳

کپڑا کوئی بھجوادو ن سکینہ کے کفن کو
عابد سے کہو دفن کرو اپنی بہن کو

۵۴

جسوقت مین گاڑا دونگا ہیشیر کو ظالم
پھر آپ مین لوگا مین زنجیر کو ظالم

۵۵

پرسا تھ مین عمون ہین ہمارے نہین آئے
عباس علی شرم کے مارے نہین آئے

۵۶

بیمار ابھی کہہ رہا تھا سب سے یہ روداد
پھر غش سے سلاسل مین مقید ہوئے سجاد

آپہونچے دہین طوق کے پہنانے کو حداد
دلگیر نہ کہہ آگے تو اُس قوم کی بیداد

بانو پہ یہ قدغن رہا زندان ستم مین
منھ ڈھانپ کے رونے نہ دیا بیٹی کے غم مین

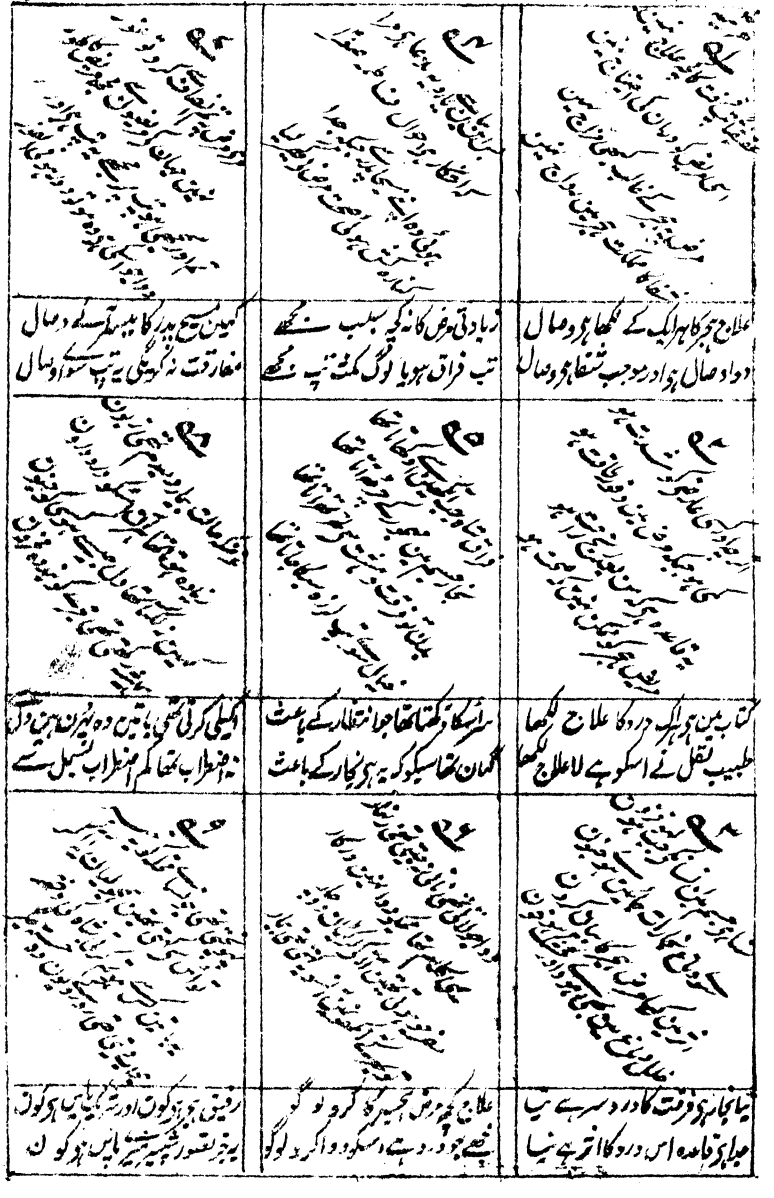

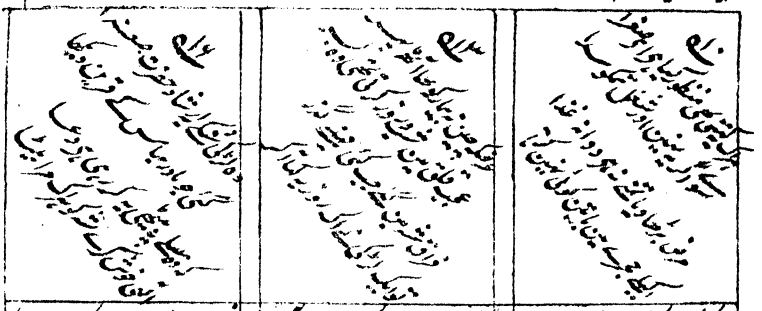

ور بابک کا سفر کو گیا اور آیا ہے
سی نے حال تمھارا سا کب پایا ہے

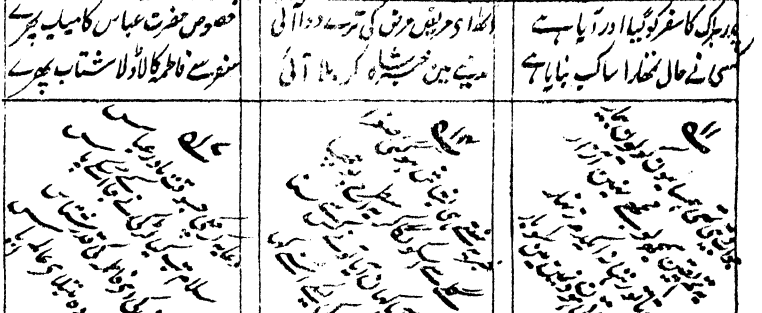

خصوص حضرت عباس کا میلہ پھرے
سفر سے فاطمہ کا لاڈلا شتاب پھرے

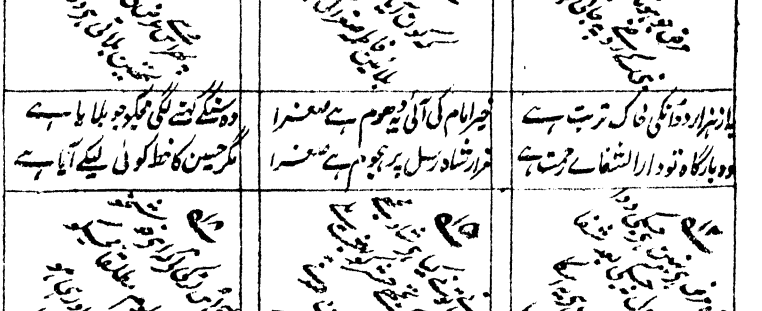

یارِ زہرا دوانکی خاک تربت ہے
وہ بارگاہ تو دارالشفاء حرمت ہے

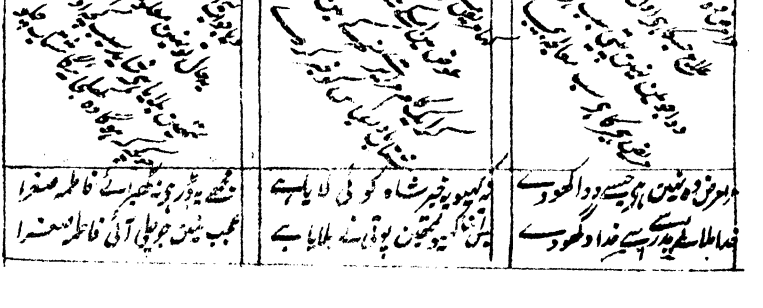

عرش وہ ہیں ہم جیسے دوالعودے
خدا بلائے یہ در ہے خدا دو گھودے

مجھے یہ ڈر ہے نہ ٹھہرائے فاطمہ صغرا
عجب نہیں جو پلٹ آئی فاطمہ صغرا

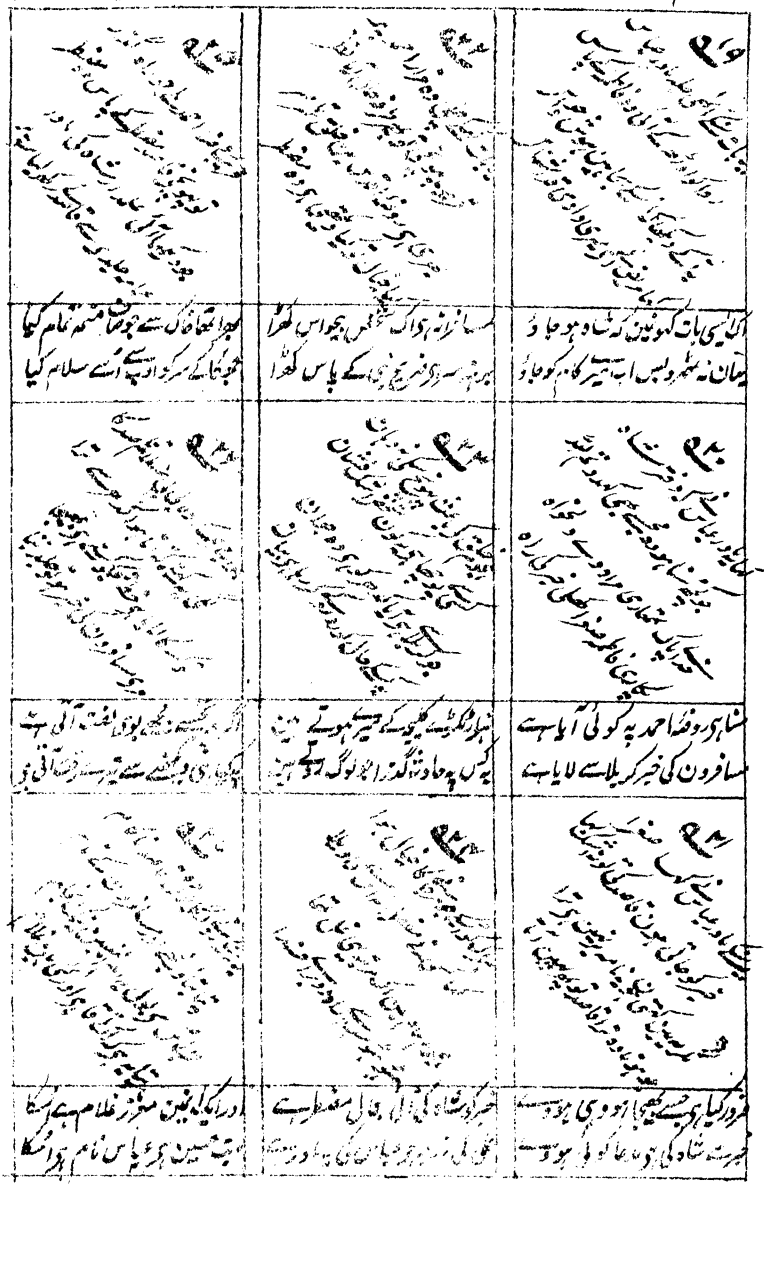

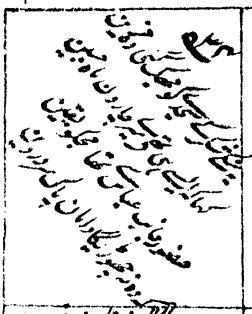

چھپا نہیں ہے کہ وہ وارث محمد ہے
بڑا مجھ پہ ہے اسکا شبیہ احمد ہے

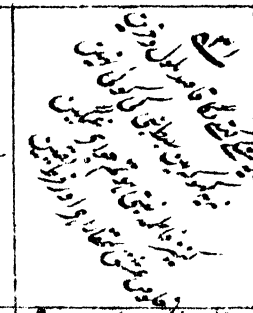

کنیز فاطمہ بیشک اے باوقار ہو تم
سنا ہے ماہ رو عباس نامدار ہو تم

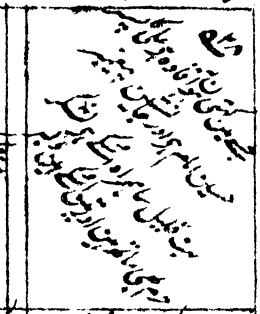

جوان جاں جگر گوشہ نکا بڑا غم ہے
حسین امام کی گر خیر ہو تو کیا غم ہے

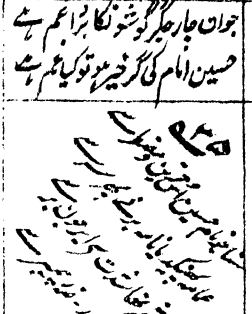

پکاری وہ کہ نہیں ہیں عزیز زہرا ہوں
مراخواہ زادہ ہو وہ ہیں کنیز زہرا ہوں

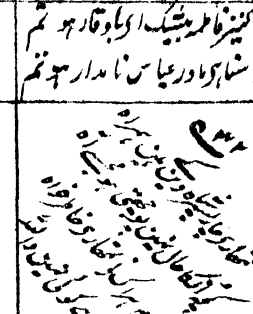

مراخواہ زادہ ہو زہرا کا لاڈلا غلام حسین
پسر حسین ہے آقا حسین امام حسین

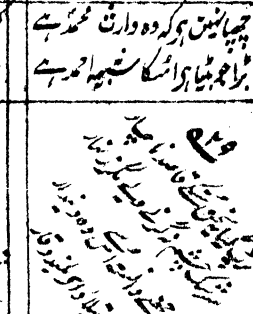

مانند تنبہ ہو نا موس شاہ مردان ہو
روا نہیں کہ یہاں سر تمہارا عریاں ہو

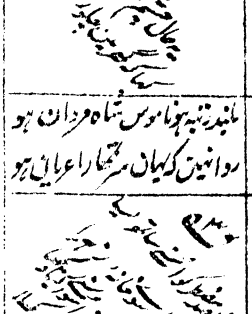

تو دیر کرتا ہو باتوں میں ٹیکو یہ ڈرتے ہے
چلی نہ تیر وہ لڑکی کہ سخت مضطر ہے

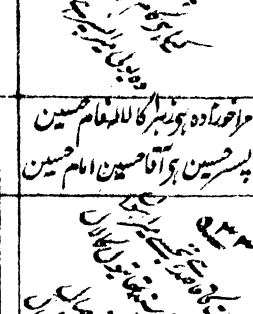

مخصوص حضرت عباس نے وہ کام کیا
کہ بیٹی حیدر زہرا تمہارا نام کیا

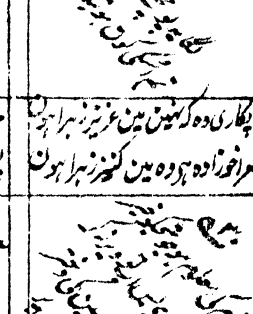

کسیکو ساتھ لیے گرمی پڑی آتی ہے
ہر ایک کام پہ اٹھتی ہو بیٹھ جاتی ہے

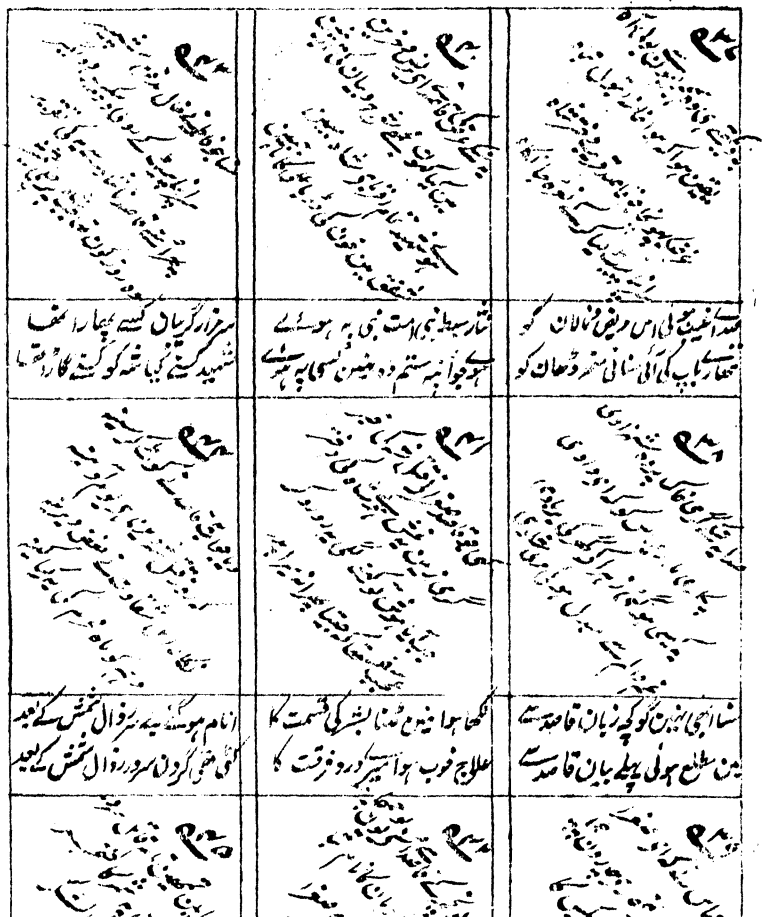

۳۷
صدائے غیب سنی جب اس مریض خیالات کو
تھا کے باپ کی آئی سنائی منہ دھان کو

۳۸
ستارہ سیطہ نبی ہاشمی ہوئے
ہوئے جو آبنہ ستم وہ مہین کسی پہ ہوئے

۳۹
ہزار گریباں کیسے بیمار الف
شہید کرنے کیا شہ کو کرنے کار رقصا

۴۰
سنا ابھی نہیں گوکہ زبان قاصد سے
بیان مطلع ہوئی پہلے بیان قاصد سے

۴۱
لکھا ہوا نہیں مقدر بشر کی قسمت کا
علاج خوب ہوا اسیر درد و فرقت کا

۴۲
انام ہوگئے سب سرنگوں نشیب کے بعد
کئی ہوئی گردن سرور زوال شمس کے بعد

۴۳
عجب استکار ہی ہر اک سخن سے قاصد کے
سنو تو جان مفصل دہن سے قاصد کے

۴۴
مقام اس سے زیادہ کوئی مہیب نہیں
فرات دور ہے بستی کوئی قریب نہیں

۴۵
قریب لاش کے آتی تھی جو خلق جاتی تھی
تو ایک بی بی کی زاری کی نوحہ آتی تھی

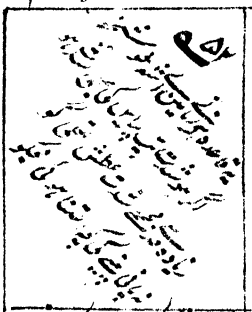

یہ بات کہتے ہی بیہوش ہو گئے سجاد
اِدھر کو آیا مَیں اور شام کو گئے سجاد

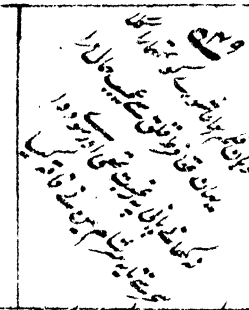

یہ یاد ہے کہ جو مغرب کا وقت آیا تھا
طعام نانی نے لا کر مجھے کھلایا تھا

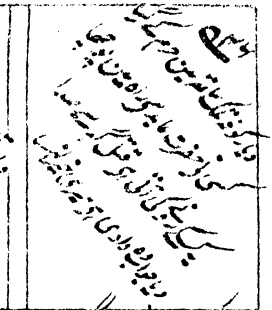

خیال پانی کا کیا اہلِ تشنہ کے جانی ہو
ستم کے دشت میں ہر تشنہ نیند پانی ہو

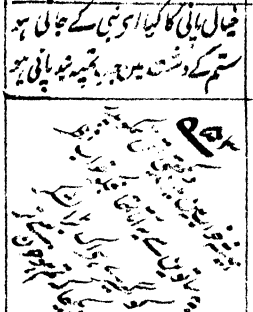

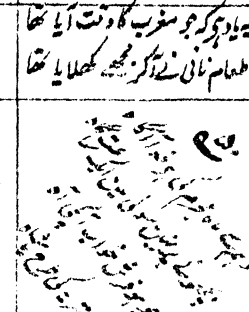

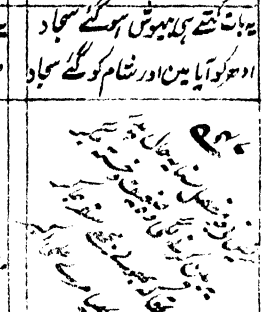

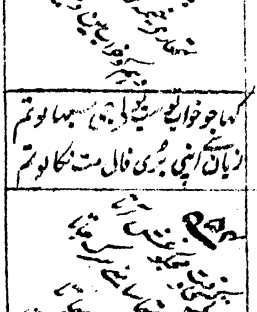

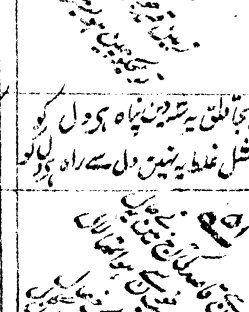

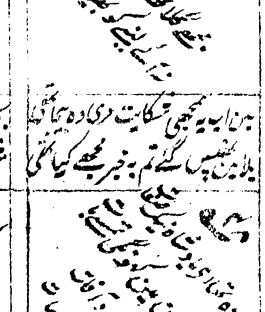

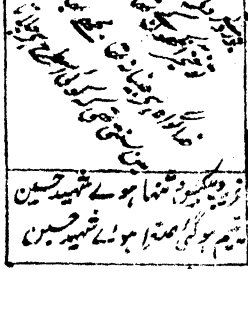

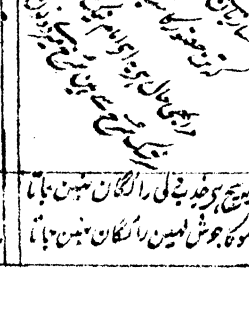

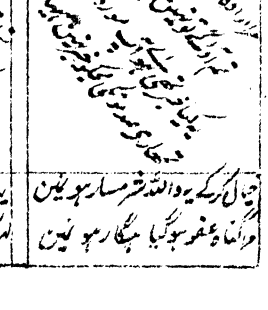

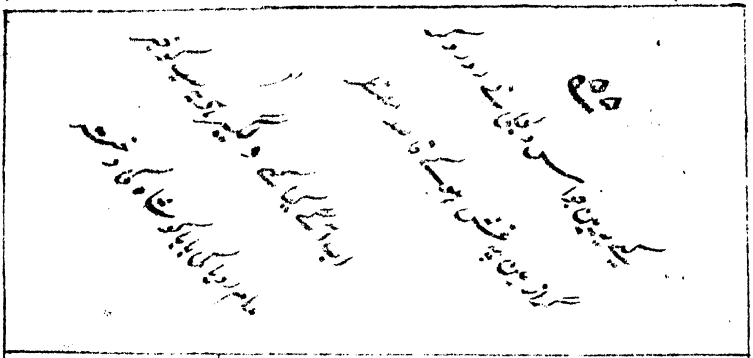

ہمیشہ آنکھوں سے ندی لہو کی بہتی رہی

لبِ فاطمہؑ بابا ہی بابا کہتی رہی

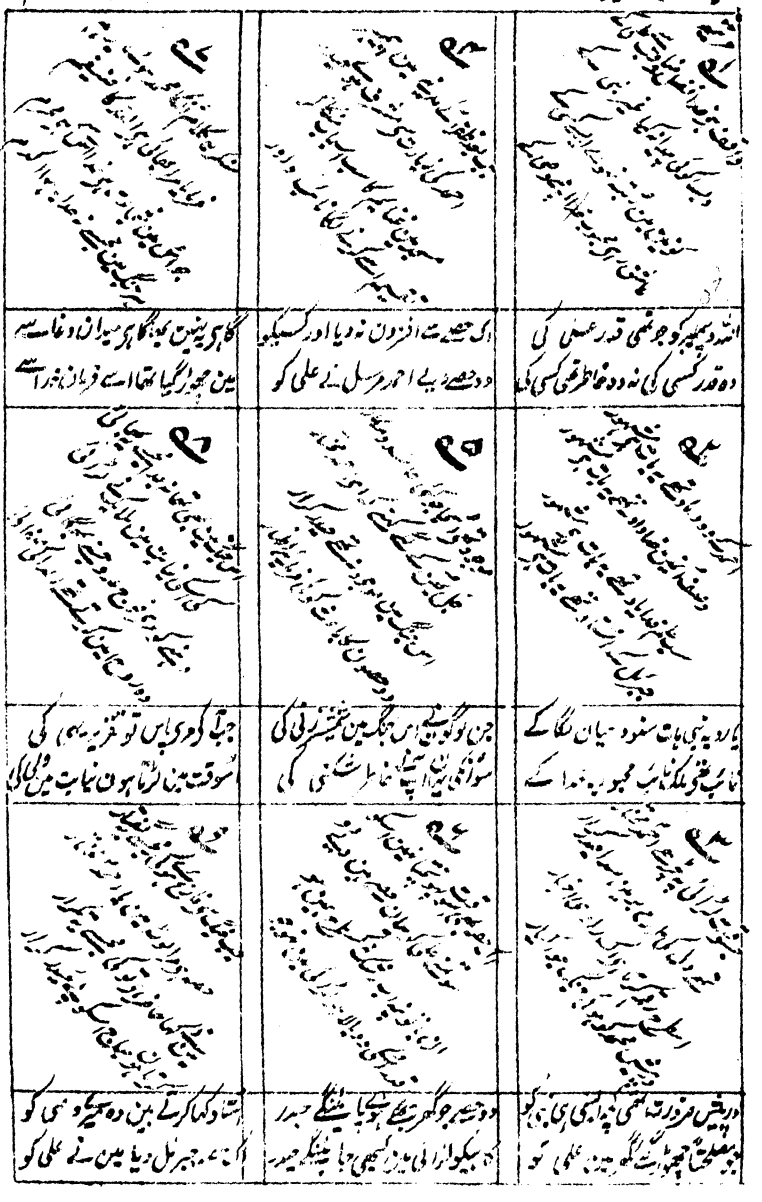

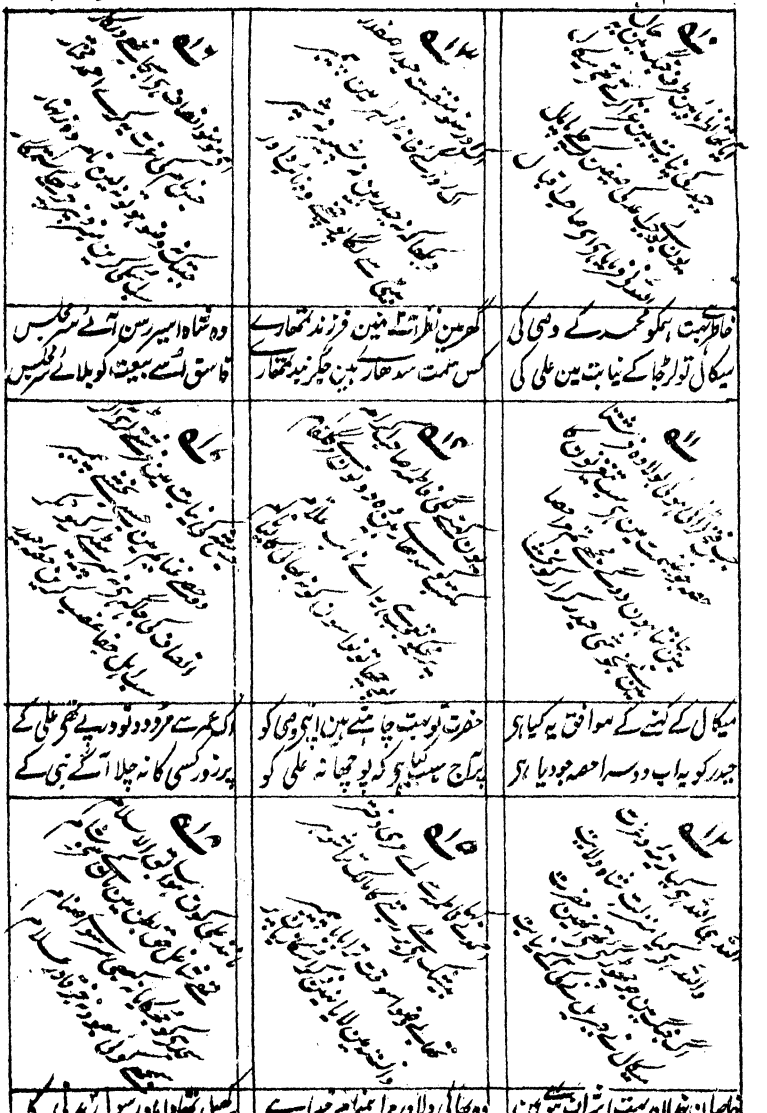

۱۹

مشغول ہمیشہ ہی بہ تخریب صنم میں
اور کثرت آثار نہایت ہی حرم میں

۲۲

فانی کہے کیوں تجھ کو دم کوئی کھایا
تا زیست بجز جو نہ کبھی گندم کوئی کھایا

۲۵

واللہ نہیں حیرت سے غافل میں ذرا ہم
جوہر کہ ہو چھوڑی کیوں کیجیے فراہم

۲۸

چارا کمد گریگانہ کوئی میرے خلف سے
ہرم اسے تائید ہی خالق کی طرف سے

۲۶

وہ بولیا اسدم تھا جو بستر میں علی کے
چلا وہ ہوا سکے نہیں گھر میں علما کے

۲۹

جس گھر میں دیدہ رو ہی ہر یک بستر کو
درکار تا نہ بھی ہے ہوا اسی گھر کو

۳۱

واللہ کہ ہی نائب احمد مرا فرزند
صالب میں بھی حق کا موید مرا فرزند

۳۳

تشریف سے حضرت کی مجھے حضرت حق ہے
گر اور دن کا یہ حق ہی تو حضرت کا بھی حق ہے

۳۰

ہر چند بہت طول ہی احوال شہادت
تھوڑا سا مگر لکھتا ہوں میں حال شہادت

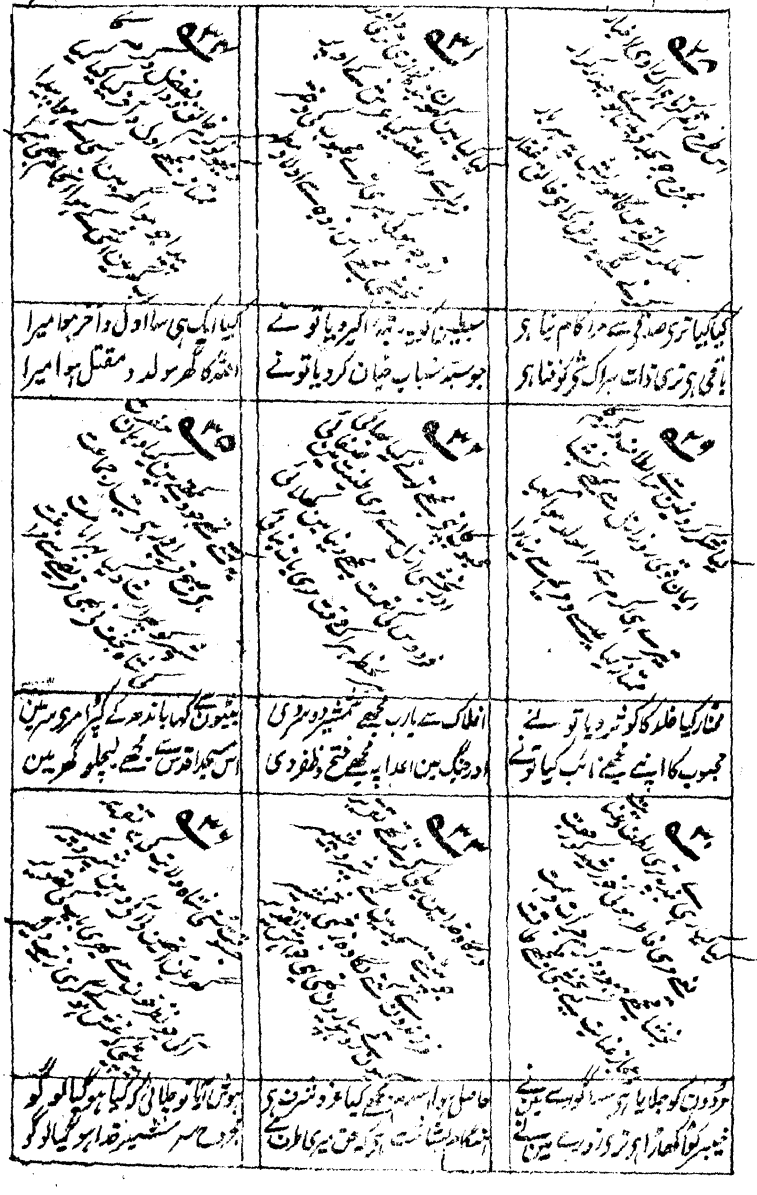

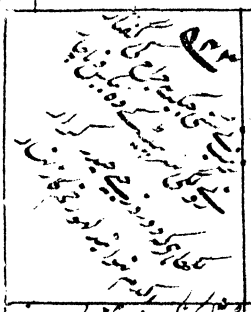

آلودہ بخون عش مین وہ مرغ تڑپا تھا
ہر رگ کی فریاد سے کہرام پڑا تھا

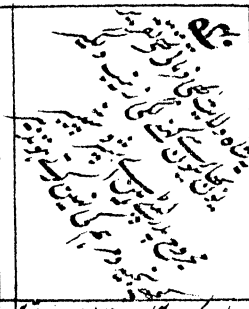

جراح کہے آؤ مین قربان ہون تم پہ
سر تا پا کہ وطلا دہ مین قربان ہون تم پہ

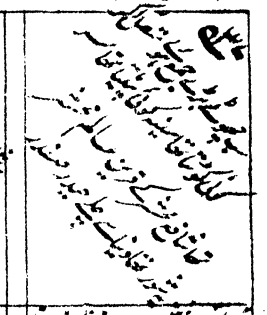

اس شاہ کی آنکھین ہم آخر ہوئین جب بند
زخم سر حیدر کا لہو ہو گیا تب بند

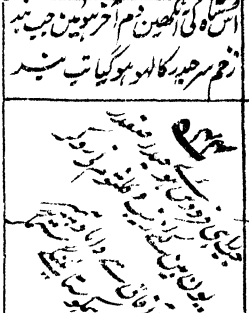

حاصل نہین کچھ نالہ و فریاد و بکا سے
انسان کو دنیا ہو رواخوف خدا سے

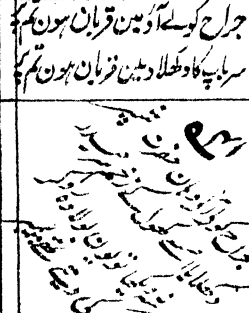

زخم سر حیدر در فرہ دس برس ہے
کچھ کام یہان نجیہ و مرہم کا نہین ہے

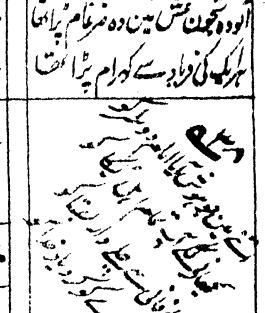

احمد کا یہ طرح چلتی ہین تھا رعب علے کا
اب خوف رہا اہل جفا کو نہ کسی کا

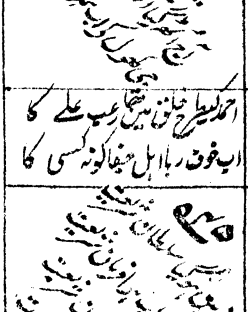

لکھا ہوا قسمت کا بدلتا نہین ہرگز
جو امر مقدر ہو وہ ٹلتا نہین ہرگز

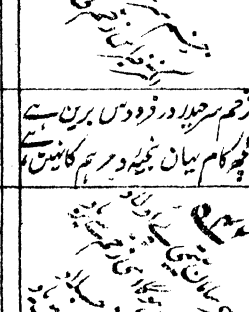

اس سپہ شام جو بیداد کریگی
زینب بہت اس زخم کو تیار کریگی

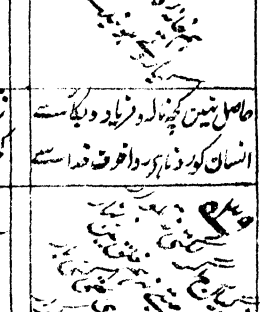

مرہم ہوا مقتل مین مہیا ہد گیا مارا
مقبول خدا عابد دنا ہد گیا مارا

۴۴

اسلام میں موقوف ہے اب آج تو ان کی
نیزے کی نوکوں کی اذاں صدا کی بتا آئی
مشکل میں کارگر ہوئی ساری خدائی
اب خلق میں موقوف ہے نقارہ کشائی
کفار سے اب جگر کون کر لیتا
شیطاں ہے اب انسان کی حسرت کون کر لیتا

۴۵

بیعت کی شہادت کی خبر جب سنی اکبر
سب بات سمجھ گئے شاہ ابرار
بس ہو چکی اب کشتی امت ہے سراسر
اس تیغ اجل کی ہے مزہ تجھ کو میسر
اب جی کے بھی زینب کو بھلا کیا ہے بچانا
ناقہ کو بھی ہمراہ لئے اٹھ کھڑا ہونا

۴۶

فرمانے لگے یہ امام مجبور کہ اے حضرت
شبیر کو تو دفن بھی کیا کار امامت
پیغمبر زیبا کے جو ہے آپ ہی رحلت
تلوار کی تیغوں کی کہ ہے آپ ہی زینت
تلوار سے کیونکر نہ ہو اسلام کی عزت
اس تیغ سے رکھتا ہے یہ دین نبی کا

۴۷

جب زینب مظلوم کو اک یاد سی آئی
زینب کی شہادت کی خبر غیب سے پائی
یوں کہنے لگیں حضرت سجاد کو جا کر
اب صبر ہے مشکل مرا بابا ہے کہاں پر
غمخوار ہے پھپھی کا کہ فرماتے ہیں بھتیجے
دلگیر ہے بے حال ذرا اٹھ کے تو دیکھ

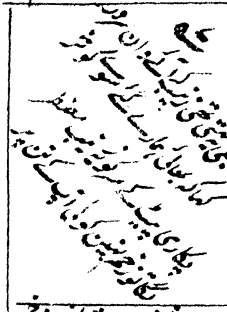

بجا ڈھل بستا شت سپاہ مرتضےٰ
کمر جوباندھی شیبہ احمدؐ نے

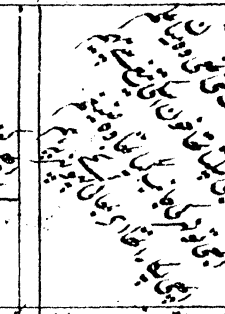

ابھی تو شور ہوا تھا یہ فوج اعدا مین
غضب ہوا کہ علمدار اُتر آدریا مین

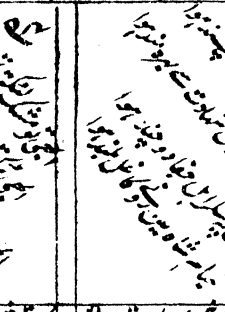

کہا امام نے ظاہر ہین تن نہین زخمی
کلیجہ زخمی ہی جسم لے بہن نہین زخمی

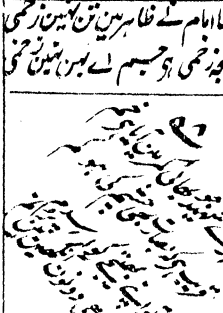

جگر خراش ہی آواز ستادیلون کی
الٰہی خیر ہو میدان مین دونون جانون کی

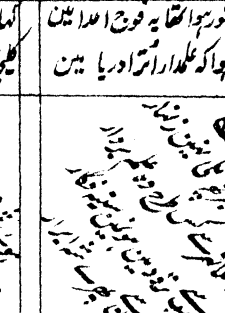

عبث نہین مری آنکھون سے خون بہتا ہی
یہ رن مین ہائے علمدار کون کہتا ہے

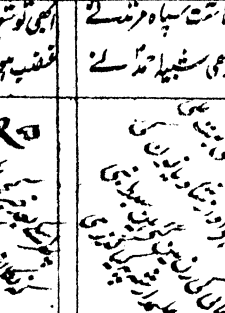

کمر کو باندھ کے اسدم تو ہی درست ہوا
پئے اعدا دارا وہ ہی اسکا چست ہوا

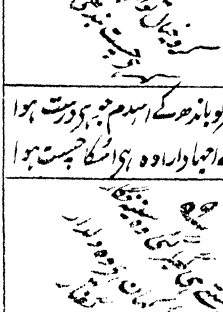

ابھی تو کرتی تھی تعریف بیبیان سن کی
ابھی بن سنتی تھی للکار اپنے بھائی کی

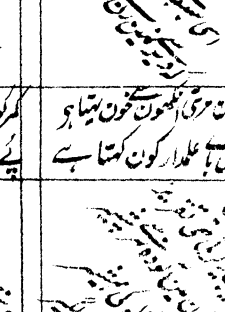

ہوا یقین کہ عباس رن مین کام آئے
کلے لگا کے علمدار کو امام آئے

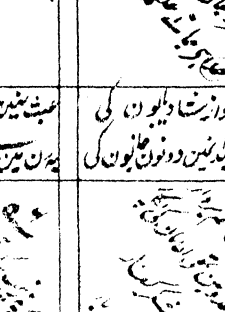

کمر کو باندھ کے رخصت طلب ہو مرد سے
مجھسے پوچھا نہ کچھ پوچھا اپنی مادر سے

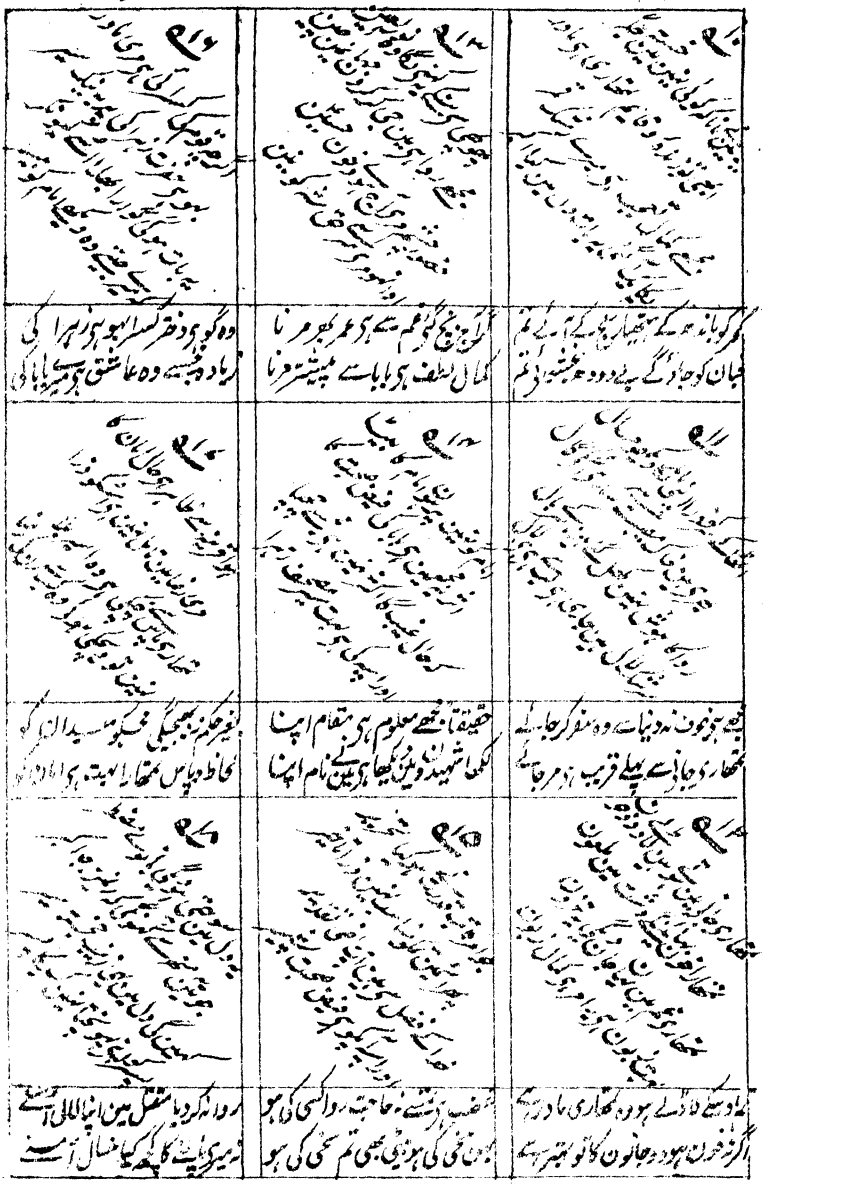

۴۱

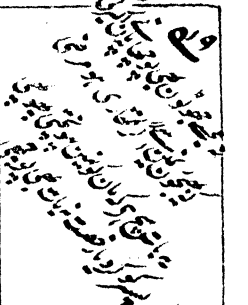

حقیقتا یہ ہوا مجھسے امر لاحاصل
بھتیجا پالا جو بیٹے کی طرح کیا حاصل

۴۲

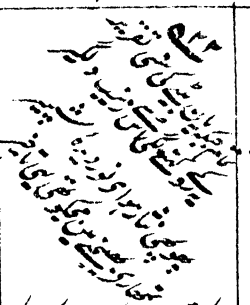

عزیز کرتی ہیں بھائی سے اپنے کیا تمکو
تمھاری مان جو رہتے تو دون رضا تمکو

۴۳

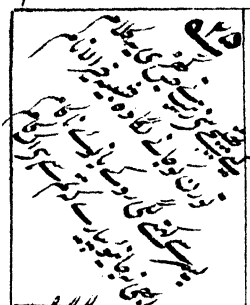

کنار رہ چل کے ذرا میری التگو سنلو
اب آخری یہ مراحرف آرزو سنلو

۴۴

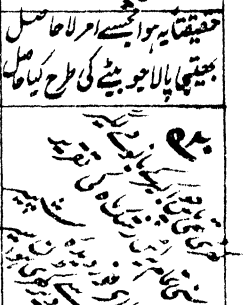

غلط نہیں کہ تصور یہ مجکو تھا اکبر
خیال مجکو دیتا تھا کہ کھل گیا اکبر

۴۵

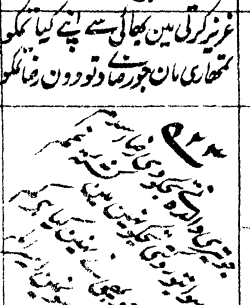

سیاہ ظلم پر آنکھون سے دیکھون وار ترے
خبر ہین لینا مرا نام ہین نثار ترے

۴۶

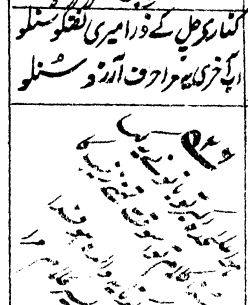

لہوین ڈوبے تغفل سے جبکہ آنا تم
تو سیدھے زینب بیکس کے پاس جانا تم

۴۷

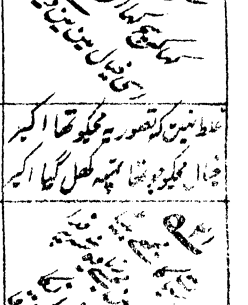

ابھی تھیں تو ہدا رہین اجازت دون
جو اکبار یہ سب ہار ہین اجازت دون

۴۸

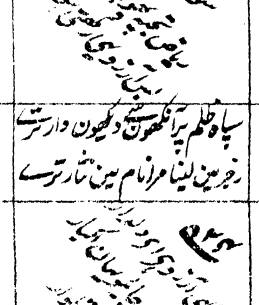

زیادہ کیا بھی تمکو دعا ہین دونگی میں
تمھارے ماتھون کی کیا کیا بلائین لونگی میں

۴۹

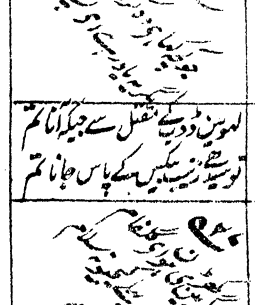

یہ بات سن کے رہندکو خاطر ای اکبر
کہ مان پھوپھی ہین تو فرق ظاہری اکبر

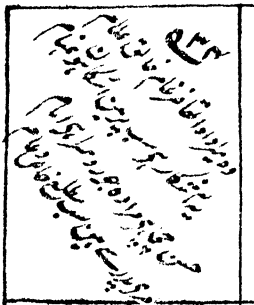

یہ بیوا ان ہری فاطمہ کی جائی ہے
جو مجکو پوچھے کوئی کہیو میری دائی ہے

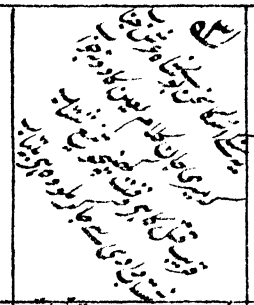

غرا کا وقت ہوا وجان اور قتال کا وقت
نہ اب جواب کا ہی وقت نہ سوال کا وقت

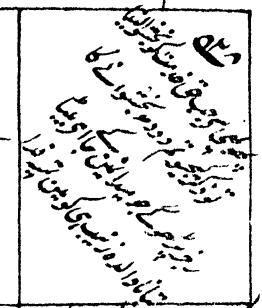

مری بپر سے سوا اور کسکا رہتا ہے
کہ سنئے مہر نبوت پہ پانون رکھا ہے

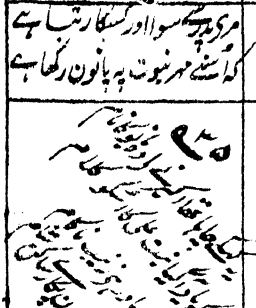

امام مرچکے جب اپنا نازنین بھیجا
یہ تم سمجھ لو اسے جیتے جی نہین بھیجا

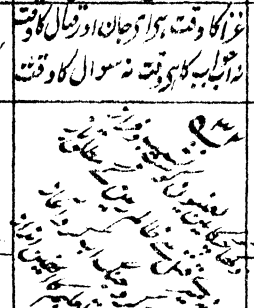

تم اس لعین کی بہت ہمکلام ہوتے ہو
ہی اسکا نام عمر نم علی کے پوتے ہو

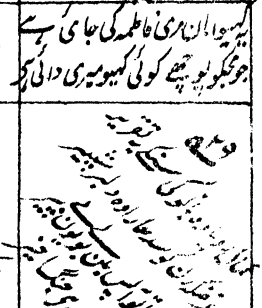

یہ آشکار ہی نہ تم علی سے پالا ہے
حقیقتاً تمکو اکبر بھی نے پالا ہے

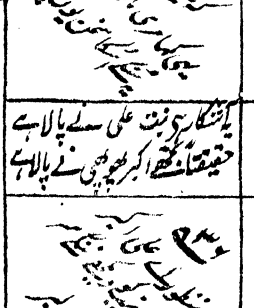

ہوئے ہین عاشق اللہ بھی کہین بکیں
تمنا ہو سبکا مددگار وہ نہین بکیں

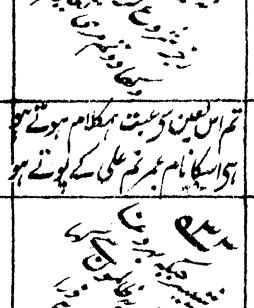

حسب نسب مین کوئی تجسے کب سوا ہی
جناب حیدر کرار میرا دادا ہی

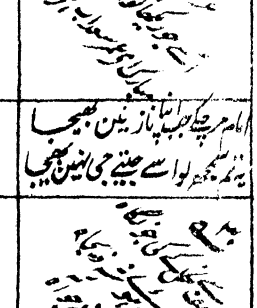

علی کا حکم ہے شاہ انام کو مارین
جو مجکو مار چکین ہم امام کو مارین

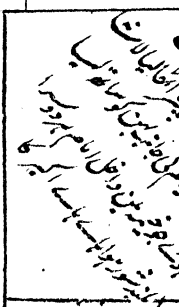

یعنی یہ کہتے تھے ظاہر دعا سے ہتھیار
حقیقتاً یہ علی ولی کا پوتا ہے

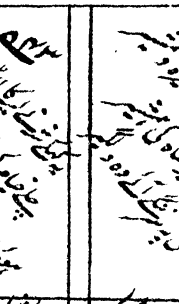

جو کچھ کہ حکم خدا ہو وہی اس آن کرو
ابھی سے جہیز کے جانے کا تم نہ دھیان کرو

سوائے شیخ کوئی حیف میں خموش نہ تھا
جب اُس لاش تو اکبر کی ماں کو ہوش نہ تھا

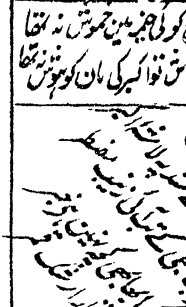

زیادہ زخم اگر اس سے لگ گئے تن پر
ٹھہر سکو گے نہ زنہار پشت تو سن پر

خیام شاہ میں اکبر کی جب پہونچی
تو پیاسے شاہ سے لاشے یہ اپنے پہونچی

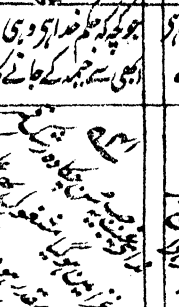

یہ سنکے عرش سے اٹھی وہ الٹی رداسر پر
یہی تھا ورد زبان میں نثار اکبر پر

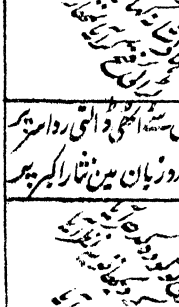

اگر چہ آپ نہیں دودھ بخشو اکریم
لوگے زندہ مگر مان پھوپھی سے جا کریم

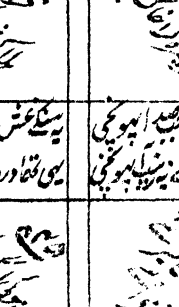

یہی تھا حکم خدا کیوں ہلاک ہوتی ہو
مگر کھڑا ہوا ہنستا ہی تم جو روتی ہو

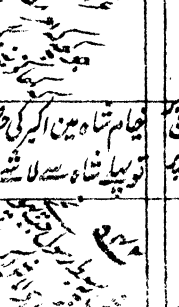

پکاری رن سے لہو میں یہ بھر کے آیا ہی
یہ زندہ آیا ہی ہو گو کہ مر کے آیا ہی

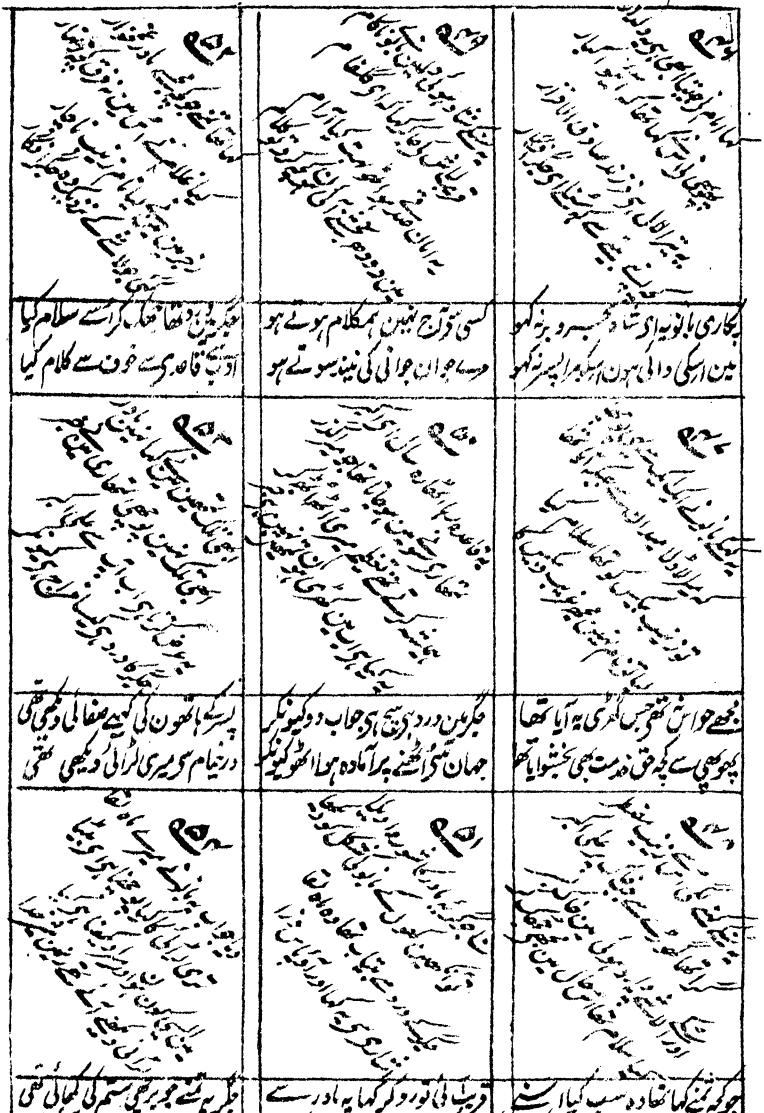

۵۴

نیچے ہو اور نقوش جگر کا حال فراخ
عدو کی ہو زبان جو بیان حال فراخ
کریں ہے بیچ ہے تشنہ کر ہو فشان
نشے دور دور ہو آرزو ہیں جہاں ہیں علاج
علاج اسکا نہیں ہیچ آسمان کے پاس
جگر کا درد دوا ہے نہیں ہماری جان کے پاس

۵۵

یہ باتیں ہی تھی بیچ بیچ بجال تباہ
سر دل شیشہ جانب روانہ خلق خدا
یہ ہیں کہ کہ گلی ہے بیچ نہیں آہ
جب ہو گی اب ہیں فضا کر سکا گوارہ
جب ہو گی گلی ہے یہ نماز کا پانی
دل ہے کوئی دوا حال پوچھے واں

۵۶

ہیں اسکے آنسو بیچ ہیں اور فضا ہے
کر دو ہیں ہیں تھا ہیں ہے
یہ ہیں کہ کہ ہے
ہیں پوری حال اگر ہے
جگر کا درد ہے یہ بیچ آئی

۵۷

عجب ہے گلی ہے بیچ
جگر کے نہ ہے ہے
سر ہے جگر ہیں حال بھی
جب کہ ہے یہ ہیں نماز آئے گی
نہ ہے یہ ہیں آئے گا

۵۸

یہ ہیں کر ہے ہیں ہے
ہے کہ ہے ہے
ہیں ہے ہے
ہیں ہے ہے
ہے ہے ہے

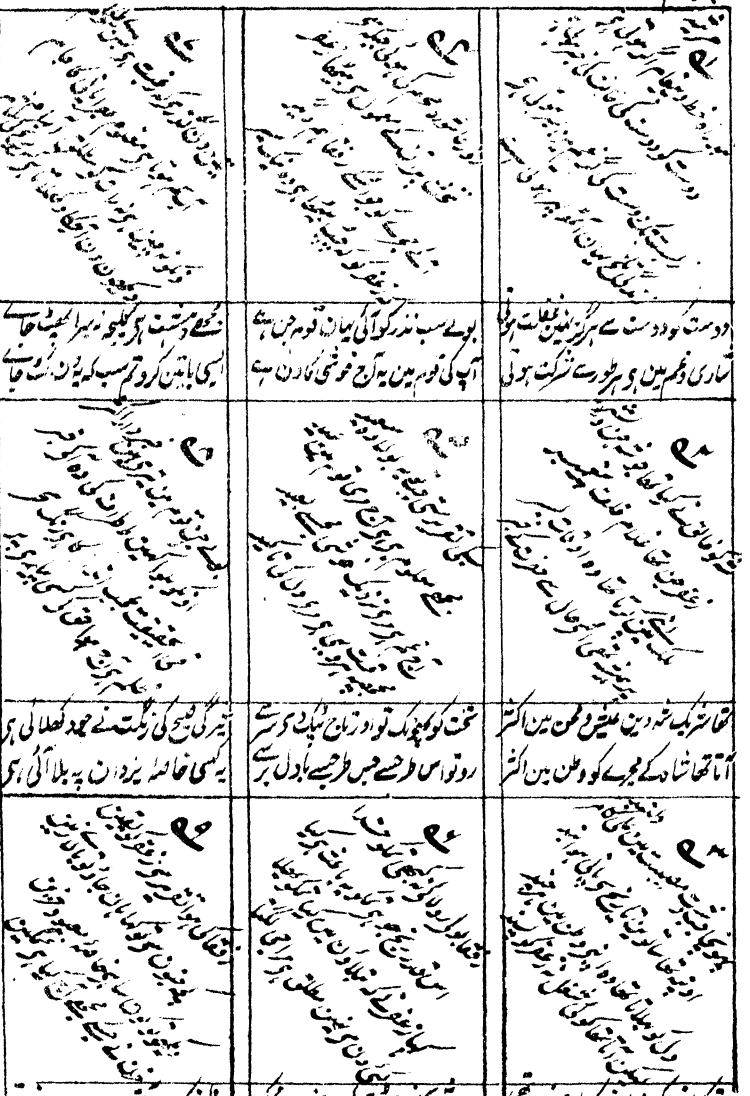

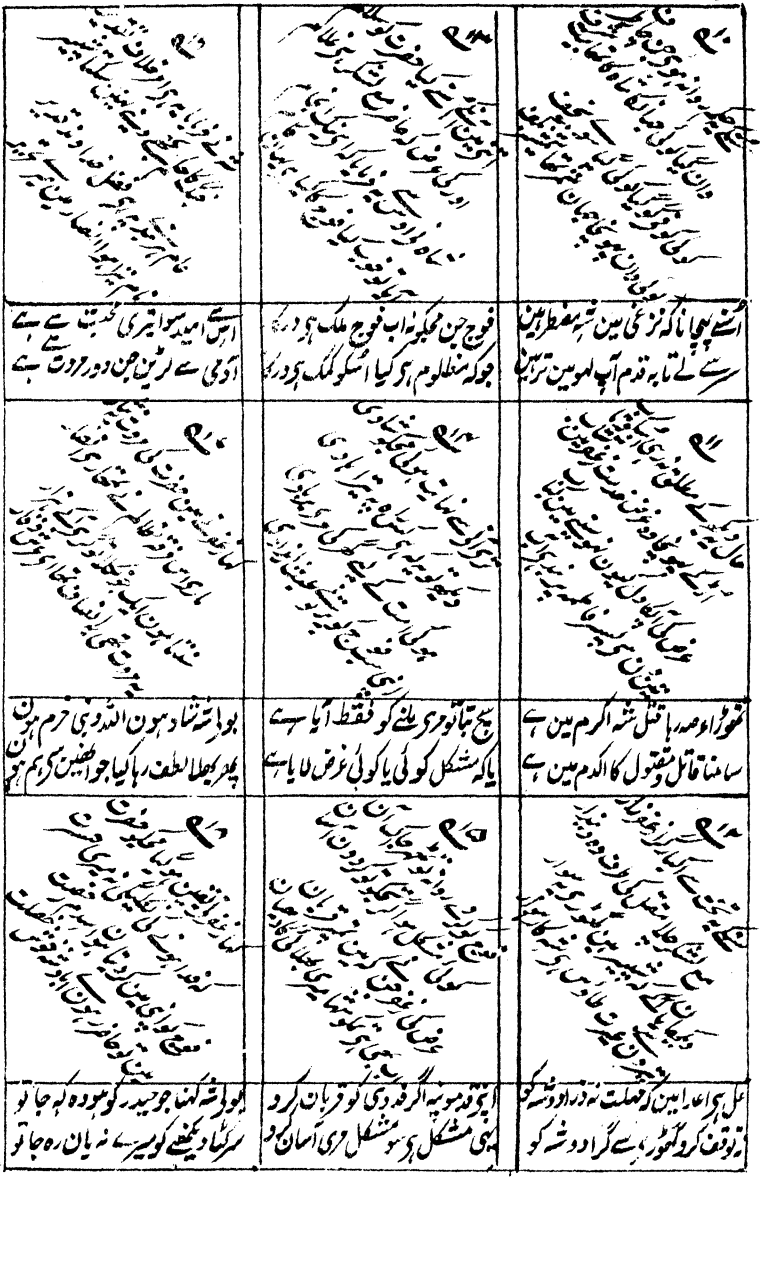

۲۹

مری سرگئے کی جسوقت خبر پاؤ تو
مرے لاشے کی حفاظت کے لیے آؤ تو

۳۰

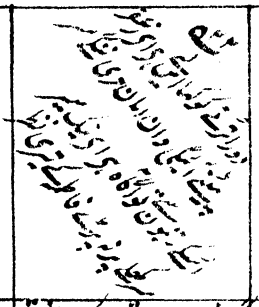

گذر قافلہ جب ہو تو سرک جانا تو
جب وہ ہو راہی فردوس تو واں آنا تو

۳۱

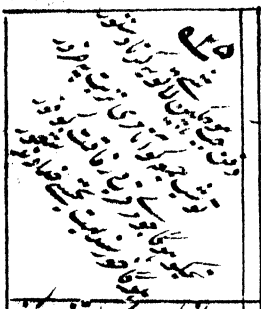

پھر مزاروں کے ساتھ محبت کرنا
جب تلک جیتا ہی اُن سب کی حفاظت کرنا

۳۲

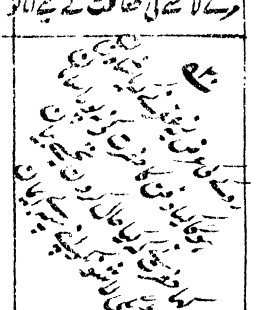

جلتی ریتی پہ مرا لاشہ عریاں ہوگا
تا سوم کہنہ ترے دفن کا ساماں ہوگا

۳۳

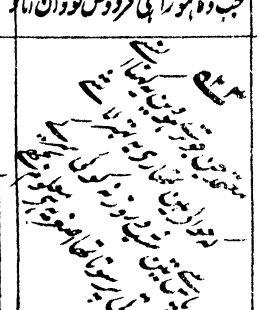

اپنا جیبا مجھے اکدم کا بیٹھ جاتا ہی
خاک پر سونیکا جب اسکے خیال آتا ہی

۳۴

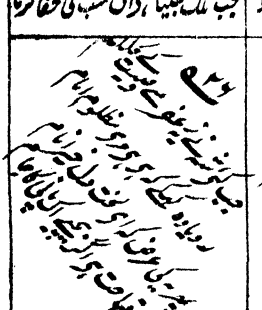

مرا مدیہ جو قبول آج تمہا ہووے گا
قوم مین میری بڑا نام مرا ہووے گا

۳۵

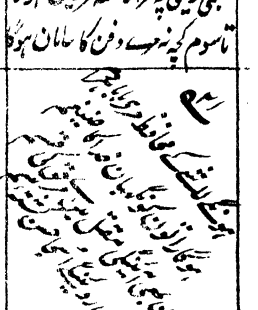

تو بھی واں آما کرے دست ہی میرا غفر
دور منزل سے مرے بھیجو ڈیرا زغفر

۳۶

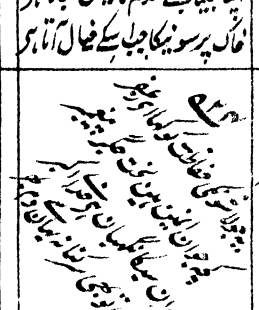

تجھسے خورسند بہت ایزد سبحان ہوگا
لاشہ ہائے شہدا کا جو نگہبان ہوگا

۳۷

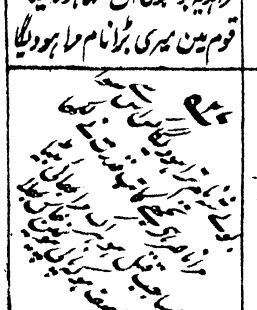

اب پیتگے نہ سوا ہی لب کوثر پانی
طفل ہی پیچے پیاسون کو پلا کر پانی

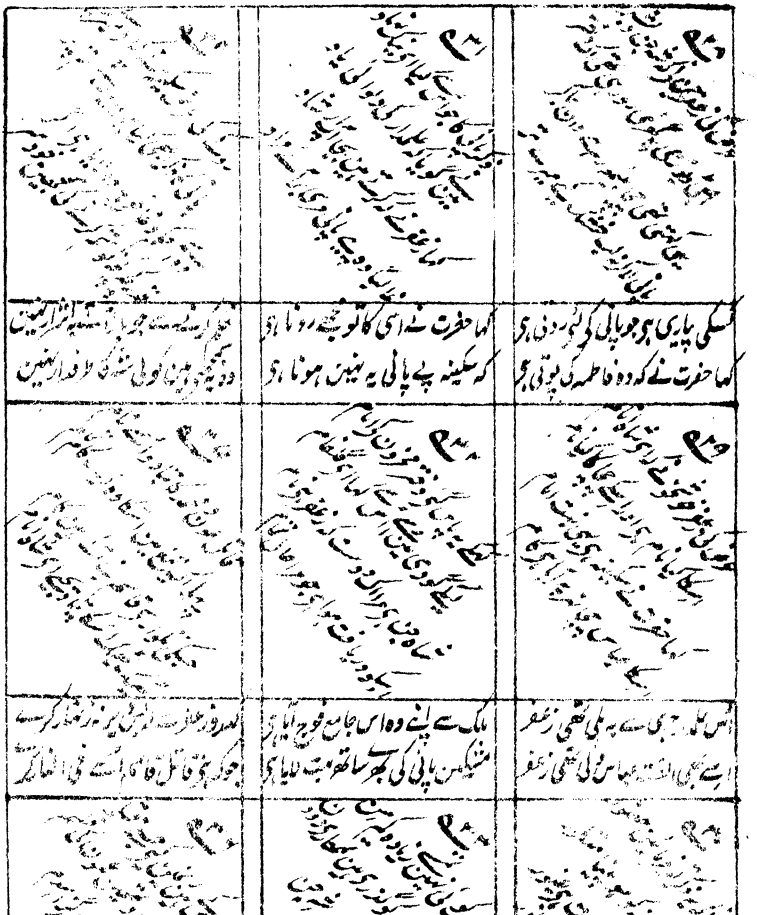

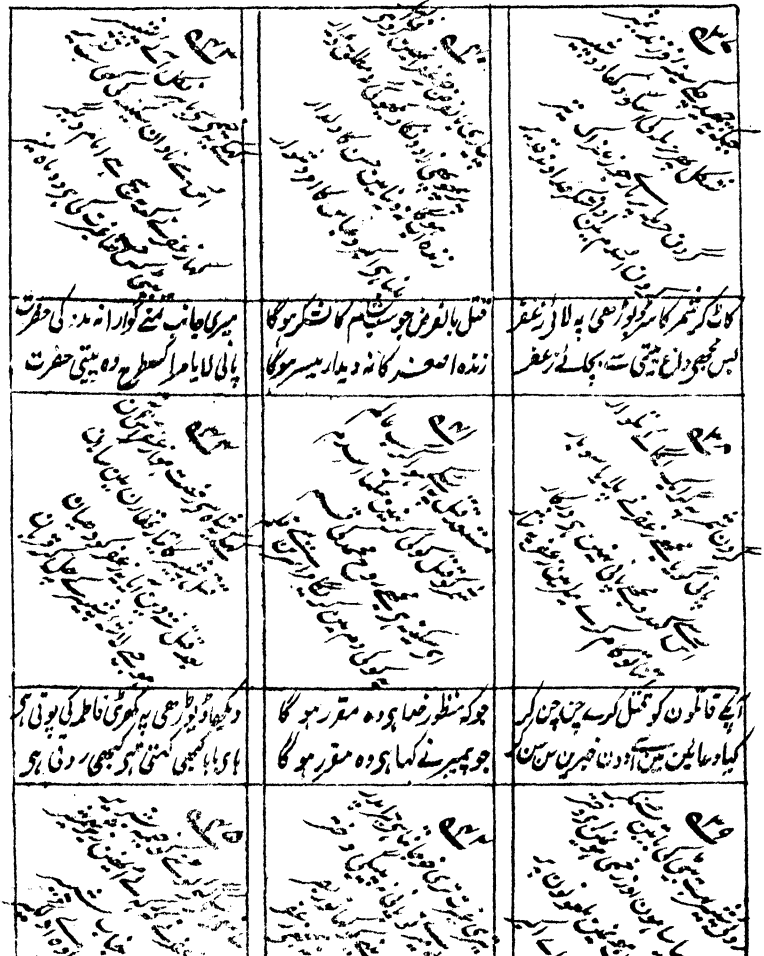

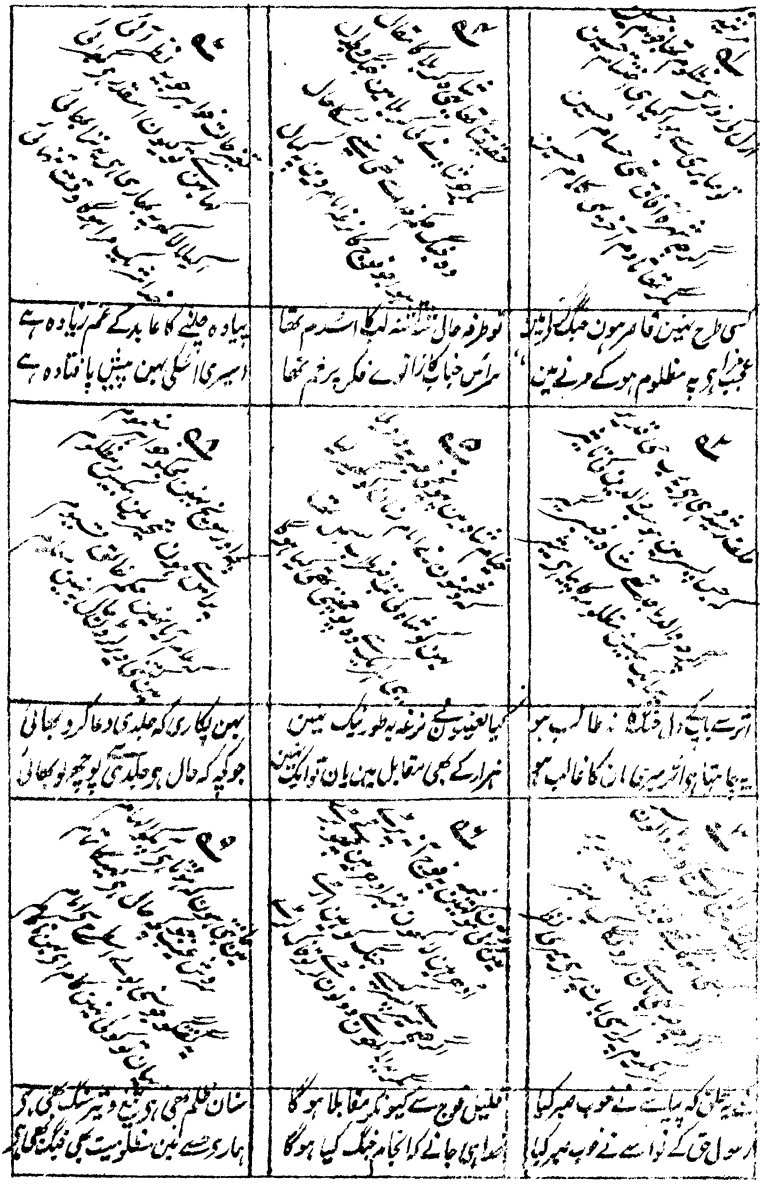

۱۱۰

ہماری سر سے نہیں اب یہ جنگ ٹلتی ہی
گر روح فاطمہ یاں شب کو ہاتھ ملتی ہی

۱۱۱

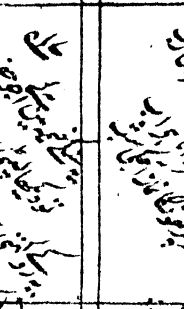

اُدھر ہی فوج بہت کم ہمارا لشکر ہی
گر ایک ایک سے اب مدعا لڑے تو بہتر ہو

۱۱۲

تم اپنے گھر کو نہ جاؤ جان کچھ حیل کرو
کرو جہاد رہ حق میں اور قتال کرو

۱۱۳

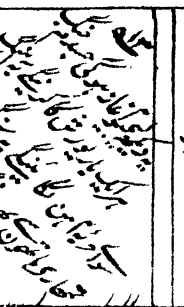

یہ لوگ ایک پہ سو ملکے ٹوٹ پڑتے ہیں
نہیں اکیلے یہ مردوں کی طرح لڑتے ہیں

۱۱۴

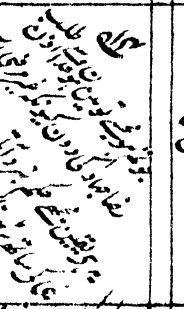

خبر تو لو کہ کچھ آیا ہی ہوش اُسے غش سے
ضرور کہتا ہی کچھ عابد تعب کش سے

۱۱۵

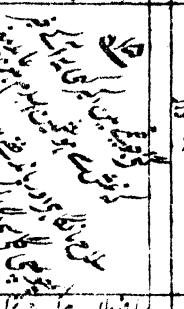

اب ضد اب ہی یوں کہتا ہوا سقد بیٹا
پدر کو آنکھ دکھا باز جیسے پر بیٹا

۱۱۶

چچا کے ساتھ نہ جو باپ کو گئے سجاد
کمال ضعف ہی مجبور ہو گئے سجاد

۱۱۷

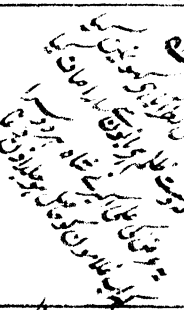

سنا ہی پہلے یہ اکثر زبان حضرت سے
کہ کام ابھی نہیں سجاد کو شہادت سے

۱۱۸

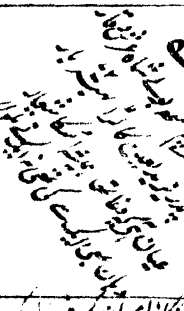

نہیں غلام شہادت پہ باندھتا ہی کمر
ادا ہی فرض مصیبت یہ باندھتا ہی کمر

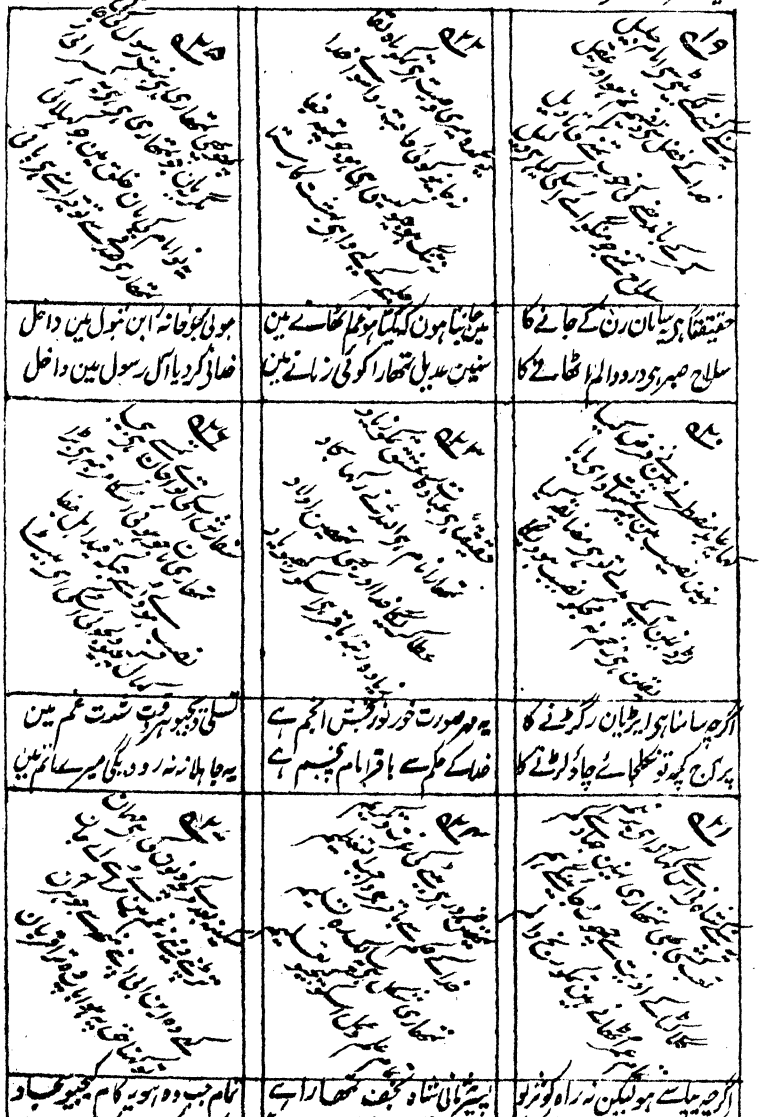

۲۱
سلام جس پہ پیمبر نے بھیجا اور جلیل
خدا کے فضل سے تم بھی ہو اس کے آل و سلیل
کرے جو بغض تمہاری طرف سے دل میں بخیل
سلام بھیجتے ہو اس پہ کس لیے تم لوگ

۲۲
یہ کہہ کے بھیجی ہے تسلیم اس کو بارگہ خدا
نہ جانے کون سا خانہ ہے اس کا اے مولا
تمہارے بھیجنے کی ہی ہو وہ تجھ پہ جا
تمہارے بھیجنے کی کیا ضرورت اس کو ہے

۲۳
تمہارے بھیجنے کی ہی ہو وہ تجھ پہ جا
تمہارے بھیجنے کی کیا ضرورت اس کو ہے
ہوئی بجوخانہ ابن بتول میں داخل
خدا نے کر دیا آل رسول میں داخل

۲۴
حقیقتاً ہی سامان رن کے جانے کا
سلاح صبر ہی درد و الم اٹھانے کا
میں جانتا ہوں کہ کیسا ہو غم اٹھانے میں
سنین عدیل تمہارا کوئی زمانے میں

۲۵
تمہارے نام سے ہے اس کو بھی شرف حاصل
تمہارے نام پہ ہے اس کا نام بھی موسوم
تمہارے بھیجنے کی ہی ہو وہ تجھ پہ جا
تمہارے بھیجنے کی کیا ضرورت اس کو ہے

۲۶
اگرچہ ساتھ ہی ایمان رگ رگ نے کا
پر کج کچھ تو نکلتا ہے جاؤ لڑنے کا
یہ مہر صورت خورشید قبس انجم ہے
خدا کے حکم سے با قرار نام مجسم ہے

۲۷
تمہارے نام سے ہے اس کو بھی شرف حاصل
تمہارے نام پہ ہے اس کا نام بھی موسوم
تسلی دیجیو ہر وقت شدت غم میں
یہ جا بلا نہ رہو گی میرے ماتم میں

۲۸
اگرچہ چلتے ہو لیکن نہ راہ کو تر لو
جو کچھ میں کہتا ہوں دل سے رقم کر لو
پیمبر و شاہ نجف تم سے خلف تمہارا ہے
تمام جب وہ ہو یہ کام کیجیو سجاد

۲۹
تمہارے بھیجنے کی ہی ہو وہ تجھ پہ جا
تمہارے بھیجنے کی کیا ضرورت اس کو ہے
ہوئی بجوخانہ ابن بتول میں داخل
خدا نے کر دیا آل رسول میں داخل

۳۰
اگرچہ ساتھ ہی ایمان رگ رگ نے کا
پر کج کچھ تو نکلتا ہے جاؤ لڑنے کا
یہ مہر صورت خورشید قبس انجم ہے
خدا کے حکم سے با قرار نام مجسم ہے

۳۱
تمہارے نام سے ہے اس کو بھی شرف حاصل
تمہارے نام پہ ہے اس کا نام بھی موسوم
تسلی دیجیو ہر وقت شدت غم میں
یہ جا بلا نہ رہو گی میرے ماتم میں

۳۲
اگرچہ چلتے ہو لیکن نہ راہ کو تر لو
جو کچھ میں کہتا ہوں دل سے رقم کر لو
پیمبر و شاہ نجف تم سے خلف تمہارا ہے
تمام جب وہ ہو یہ کام کیجیو سجاد

۳۴۰

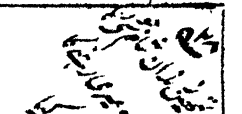

جو میری قبر پہ رہنا تمہیں خوش آئیگا
کوئی دمن میں نہ اہل حرم سے جلیگا

۳۴۱

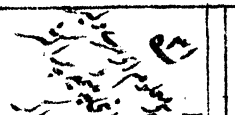

خبر ذرہ غریبوں کی نہ لیجیو سا بہ
یہ ارث ہاتھ سے اپنے نہ دیجیو عابد

۳۴۲

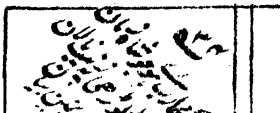

بہت سے خیمۂ اعدا بھرے ہوئے خالی
زہے جری کہ ہزاروں پر سے ہوئے خالی

۳۳۹

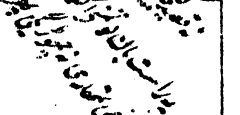

کوئی نہ بیٹی ہو کوئی بہو بتول کی ہے
جہان میں یہ امانت خدا رسول کی ہے

۳۴۰

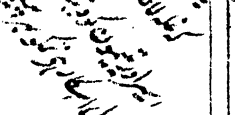

کمال ہیر سے فیصلو نکا پھیر ہی حضرت
کہ آتی اپنی شہادت میں دیر ہی حضرت

۳۴۱

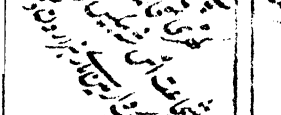

یعنی نہ مانتے تھے جب تو وار کرتے تھے
جو بھاگتا تھا نہ اسکو شکار کرتے تھے

۳۳۸

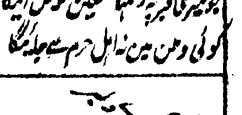

تو مجھے قبر کے وہ خاکسار ہے یہ
غریب بیکس و مظلوم کا مزار ہے یہ

۳۳۹

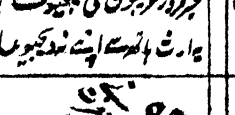

رہا وہ خیمہ میں جنگاہ کو امام گئے
حضور فوج شہنشاہ تشنہ کام گئے

۳۴۰

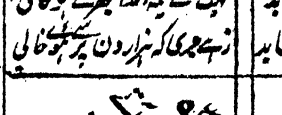

تمہارے لیئے کو خالق کا ہی حبیب آیا
زوال ملک بنکا بھی وقت ہی قریب آیا

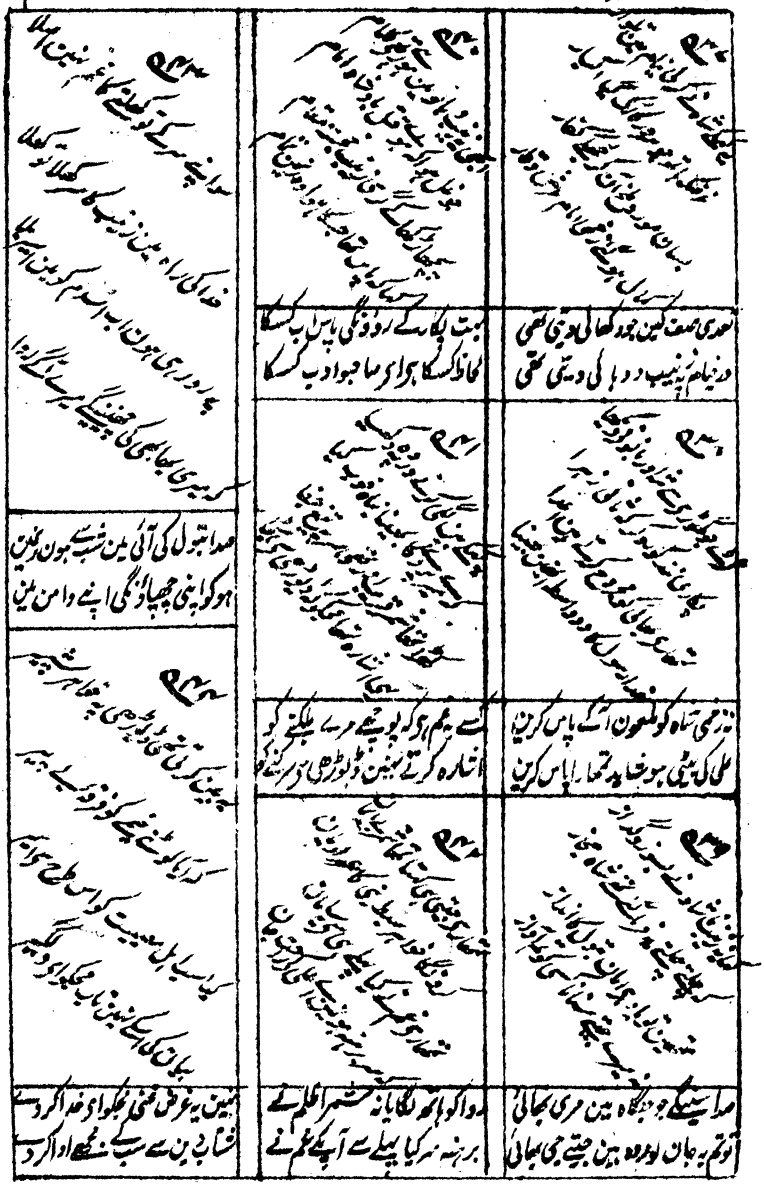

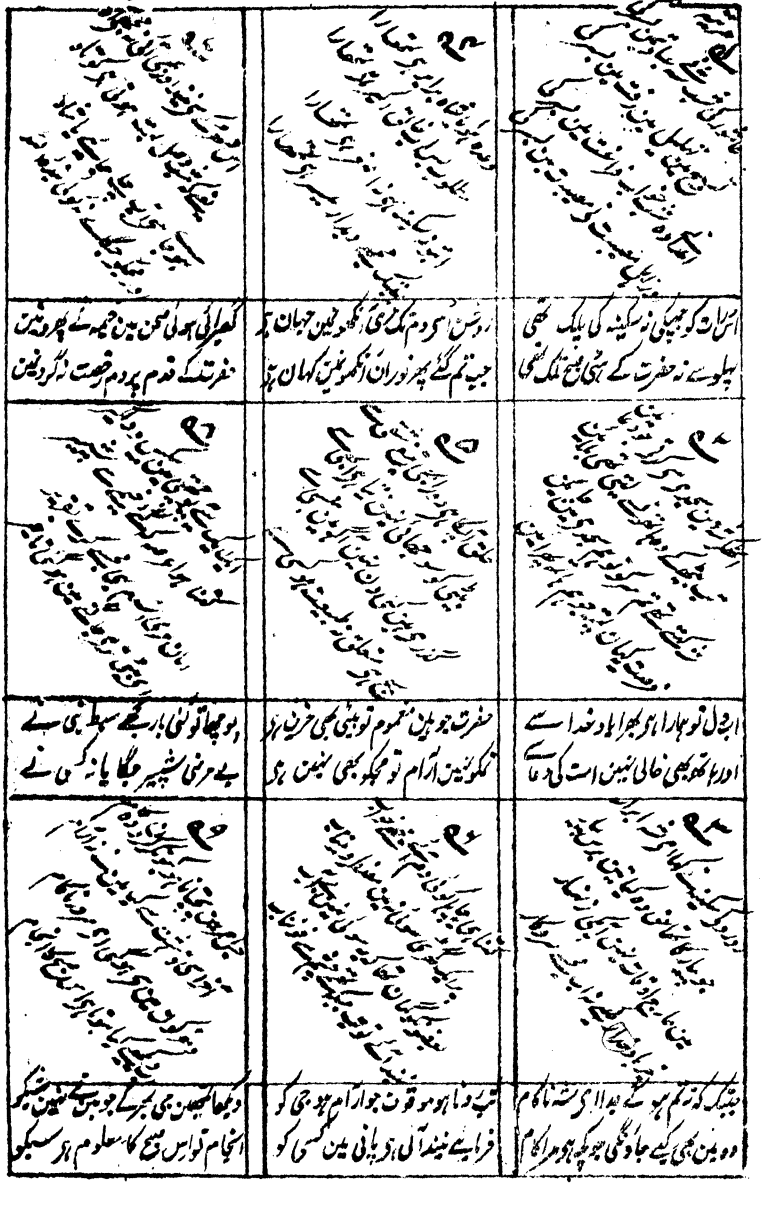

اس رات کو جھپکی نہ مگر میں نے پلک تھی
پہلو سے نہ حضرت کے ہٹی صبح تلک تھی

رخسار کو دم تک نہ مری آنکھ نہیں جھپکی
جب تم گئے پھر نور ان آنکھوں میں کہاں ہے

گھبرائی ہوئی صبح میں جیسے نے پھرو میں
مفرت تک قدم پر دم رخصت نہ گرو میں

اب دل تو ہمارا ہے بھرا یاد خدا سے
اور ہاتھ بھی خالی نہیں است کی دعا سے

حضرت جو ہیں معصوم تو میں بھی ہوں خریں ہر
تمکو نہیں آرام تو مجکو بھی نہیں ہے

پوچھا تو کہی بار مجھے سبط نبی نے
بے مرضی شبیر جگا یا نہ کسی نے

جبتک کہ تم ہو نے بدا ای شتہ ناکام
وہ میں بھی کیے جاؤنگی جو کچھ ہو مرا کام

تب دنیا ہو موقوف جو آرام ہو جی کو
فرا ہے نیند آئی تو پانی میں کسی کو

دیکھا تمیں جی بھر کے جو میں نے نہیں بیکر
انجام تو اس صبح کا معلوم ہے سبکو

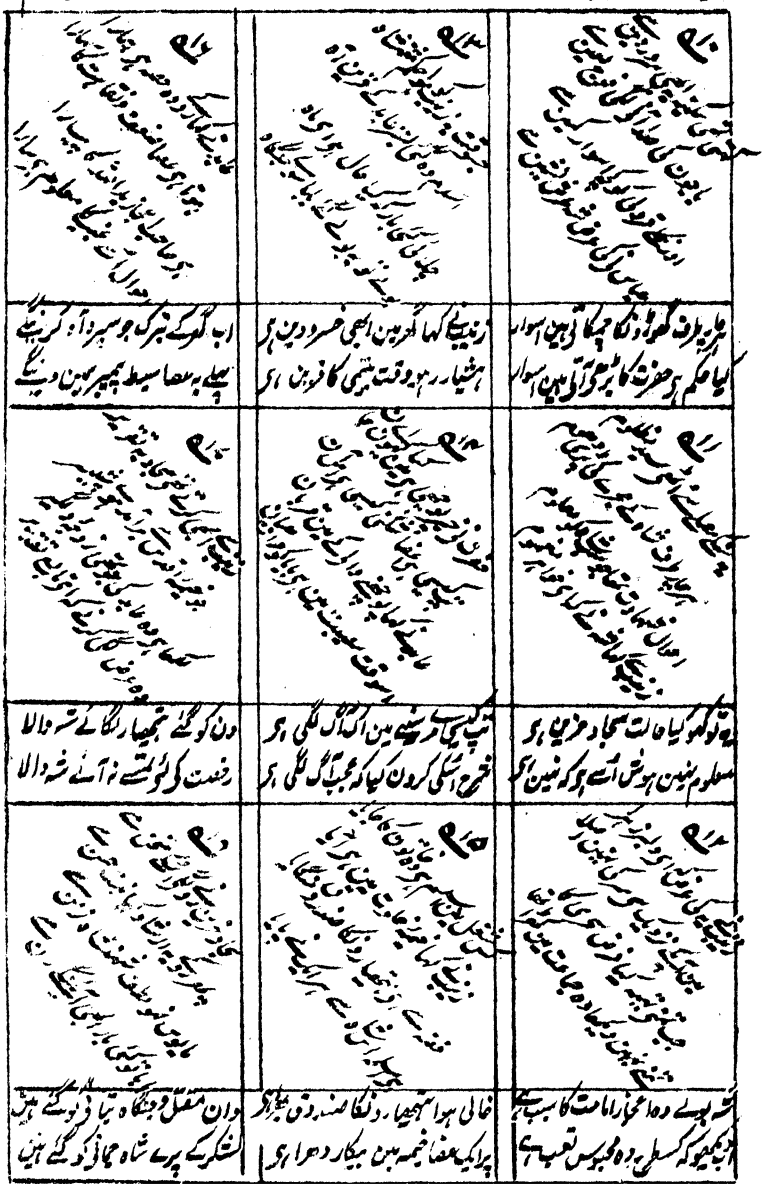

۲۴

تھوڑا سا جو یہ ناب حیدر کا ہے لشکر
تو کا لشکر ہی پیمبر کا ہے لشکر

۲۵

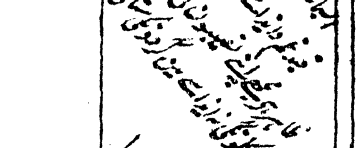

ماں صدقے تری اب سے حق میں تو دعا کر
یا رب کی والی کو بہت صبر عطا کر

۲۶

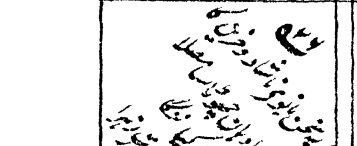

وادا کی کسی جنگ میں شامل تو نہ ہم تھے
تے ہیں کہ چھے یوں ہیں ہر وقت میں کم تھے

۲۷

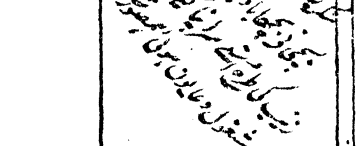

منھ چاند سا اس بی کبھی کا می سے بھرا تھا
رہر کا مجھ بھی مسئلے پہ دھرا تھا

۲۸

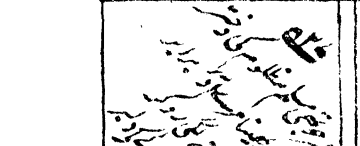

موقع یہ ترے فضل کا ہی رب علا ہے
ان جا یا ما آج لڑائی پہ چڑھا ہے

۲۹

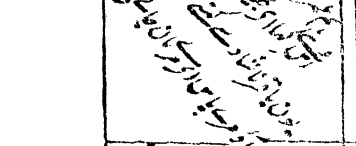

قید الم و غم سے رہائی ہو مری بھی
حمد تے ترے عقد کشائی ہو مری بھی

۳۰

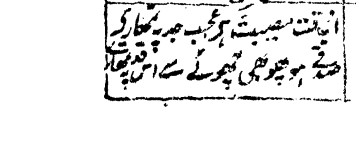

انیت مصیبت ہر عجب جد پہ تھا رکے
صدقے ہو پھوپھی تھوتے سے اس پہ تھا رکے

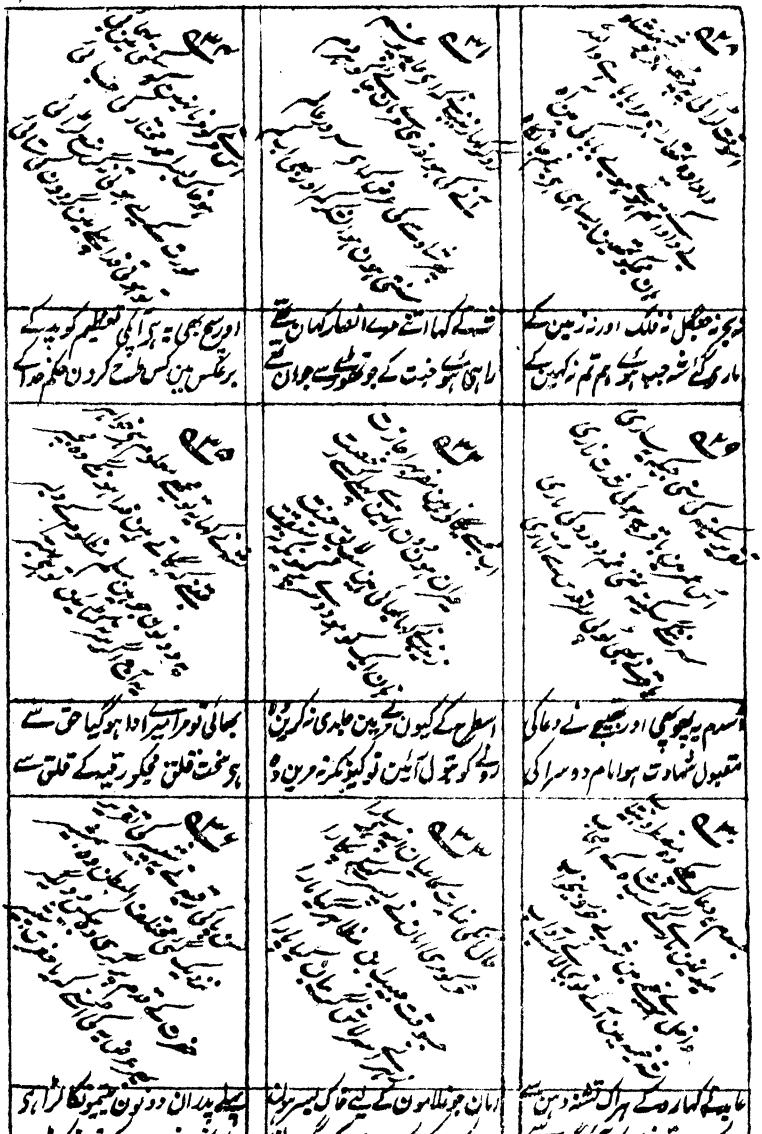

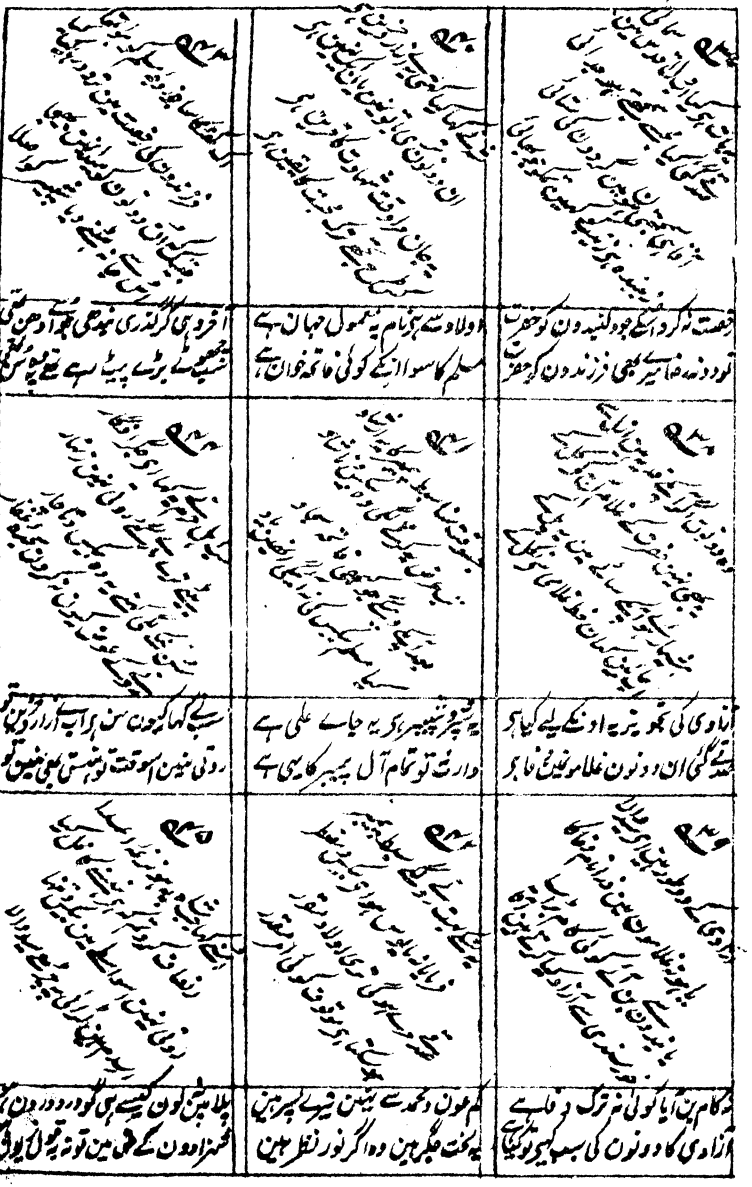

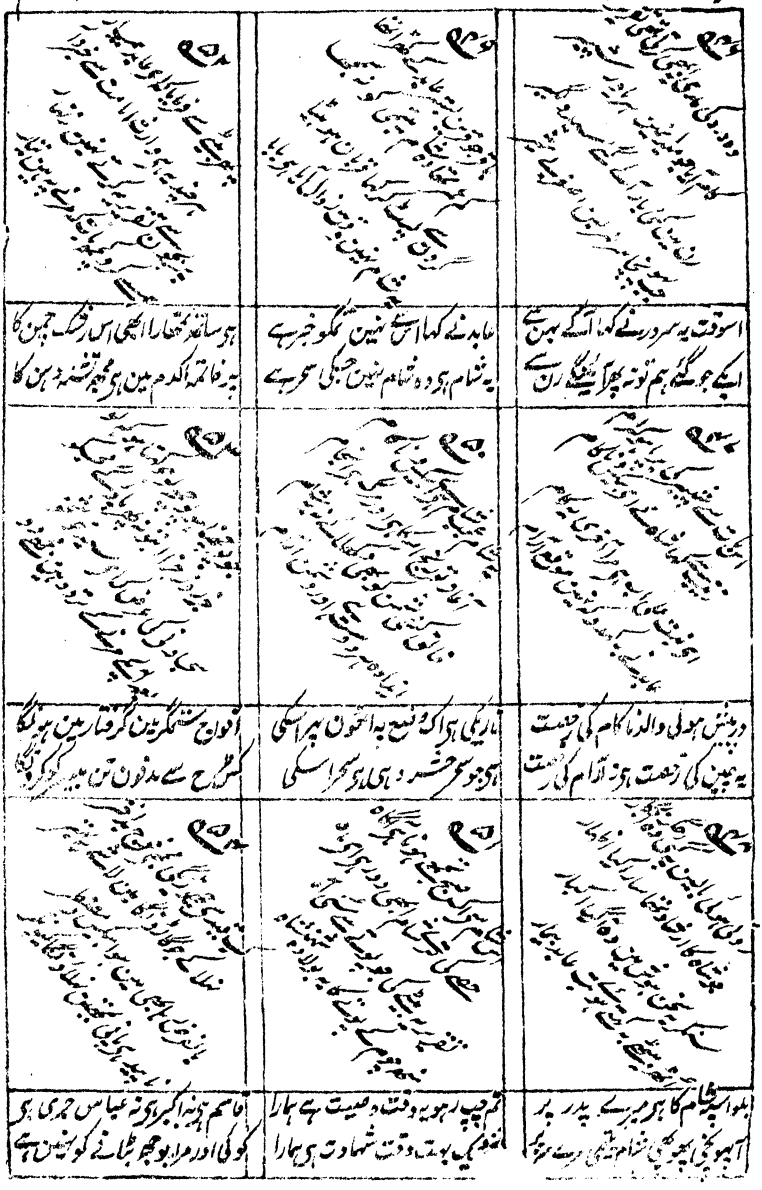

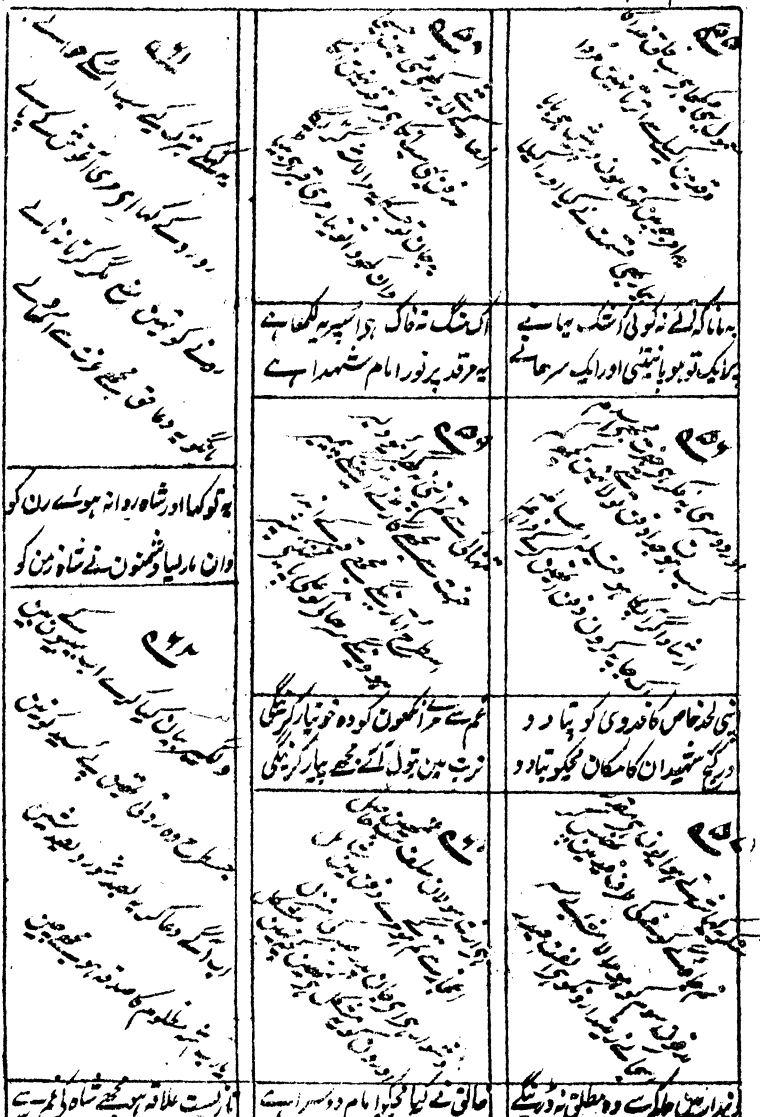

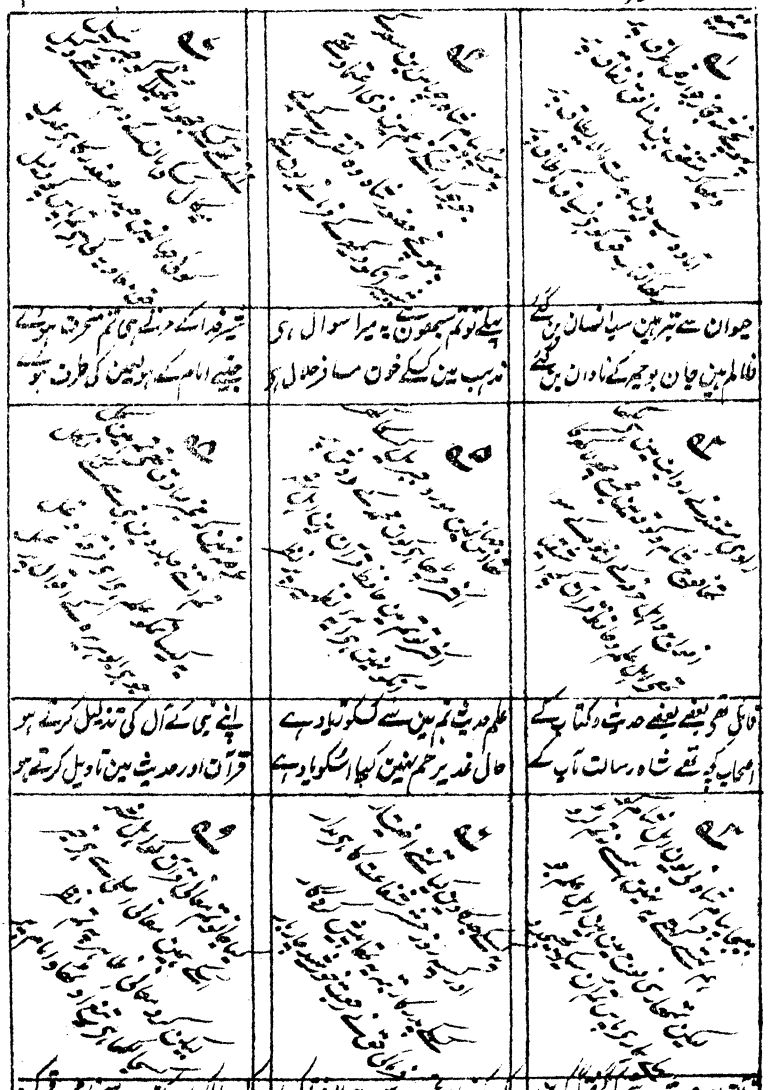

حیوان سے تبر ہیں سبا انسان بن گئے
ظالم ہیں جان بوجھ کے نادان بن گئے

پہلے تو تم سمجھو نہ یہ میرا سوال ہے
مذہب ہیں کس کے خون مسافر حلال ہے

تیر خدا کے مرتے ہی تم منحرف ہوئے
جنبش امام کے ہوئے ہیں کی طرف ہوئے

قائل تھے جتنے لفظ حدیث و کتاب کے
اصحاب کہتے تھے شہ رسالت مآب کے

علم حدیث تم ہیں سے کس کو زیادہ ہے
حال غدیر خم نہیں کہتا اسکو یاد ہے

اپنے نبی کے آل کی تذلیل کرتے ہو
قرآن اور حدیث ہیں تاویل کرتے ہو

قرآن و حدیث سے جو کہ تقلید کریں
باطل ہیں حق ہیں فرق مرے روبرو کریں

کس کو زبان غیب سے ہے لافتا کہا
ہے بے نیاز نے کسے دست خدا کہا

کس جا لکھا ہے کذب سے نامی رقم کرو
کس جا لکھا ہے گمشدن زہرا علم کرو

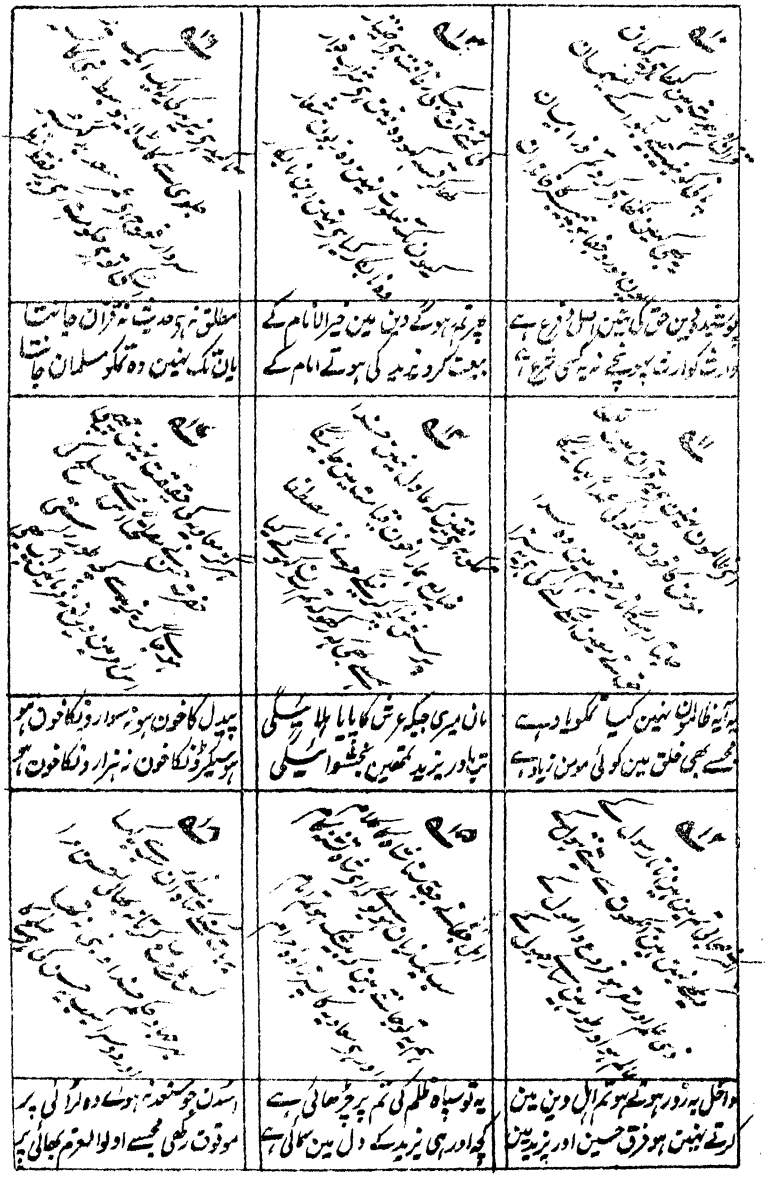

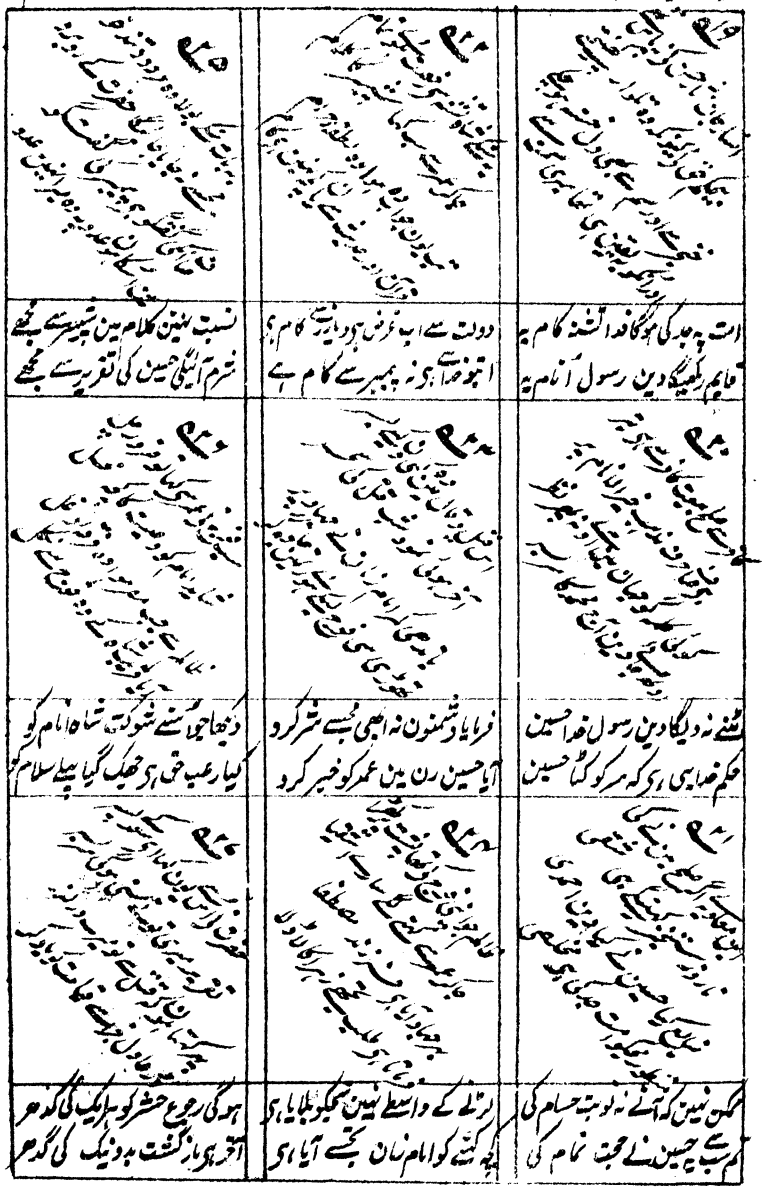

۲۹

جب آفتاب حشر ترا ہوش کھو دیگا
یہ چیز زنگار ترا واں نہ ہو دیگا

۳۰

اکبر کہ جیتے جی نہ مخاطب ہونگا میں
جو کہنا ہوگا پیار سے اپنے کہونگا میں

۳۱

یہ قول ہو خدا و رسول انام کا
اخلاق میں امام و نبی ہو امام کا

۳۲

تقریر کون آپ کے پھر روبرو کرے
جس سے سروش غیب سا گفتگو کرے

۳۳

ممکن نہیں کہ سر نہ جدا آپ کا کروں
ممکن یہ ہے کہ اور وصیت ادا کروں

۳۴

یہ بات اس سے کہ جو تجھے جانتا نہو
بس ہکلا ہے جسے ابا ہی بھیا نہو

۳۵

تقریر میں کروں پدری کیا مجال ہے
سن لو وصیت آپکی بس یہ خیال ہے

۳۶

یہ تاکہ ہر خیال بابا بے شعور ہے
ہر اک نبی کو عدل و امانت ضرور ہے

۳۷

ممکن نہیں سوا مری خواہر کو دیگا تو
ظالم یہ ہے گمان تو ہی چین لیگا تو

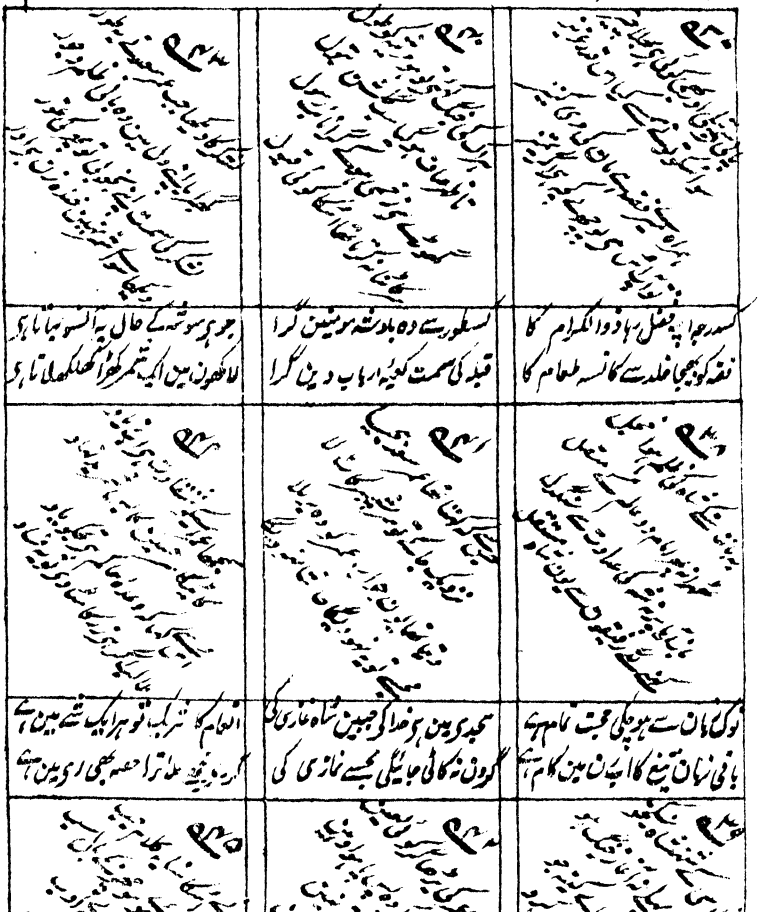

۴۷۶

دو چار شعر تو چاہوں تو پیش شاہ
ہر ایک کو ہوا ہے وہاں رعب شاہ
سب آہ کر کوں وہاں ہو کھڑا منجمد کرہ
کہاں کہتا ہو کر دلی ہر ہر بیکل راہ
چہ دام ہم انھوں کا ہو گھبرا نہ تو
بلند نام ہے جی ہو سدا تو رہ جاوید تو

۴۷۷

جب یہ غزل شہ نے سنی کہا
خوب کہا خوب کہا خوب کہا
جب کہ ہوا مرغ کا کون سے تو دنگ
نیر کی روح اور ہی ہو غل مچا مچا
نکل نہیں لو نظر سکو نہ آن تھی
چار طرف دیر دیر تھی چھائی تھی

۴۷۸

زد عا لکھ کے ہاتھ اتا سے نہ کل
منظور ہو آ شک ہو تا ہو کوں ہی
پیش کیے کو کہتا ہو سنے کو کوں
آمد و رفت سے شکل شد ارجمند تھی
چھپ چھپ کے جاری تھے اور آ رہی تھی

۴۷۹

پوچھا شہ نے کہ کیا ہے تیری تا ہو نام
بن خوش ہو کے کہا کہ ہو ری تا ہو نام
اسوق کوں آیا تھا ہو ہار سا تھ
شاہ نے کہا کہ ہو ہا فا نوس لو ح جا ہو ہا ہی
سکرات موت ہو ہا ہی تھی ہو ہا ہی

۴۸۰

نکلے یہاں سے شاہ ہو ا ذر یا ہے شتی
دست دعا سے کشتی ہو سکر ان میں
زیر ہو ہے گیا ہو ا ہو سب پے ہے
کہاں ہو ہے ہو ہے ہو ہے ہو ہے

۴۸۱

بیان کیا جب گیا یہ حسن معا مہ
شہ بیان نے ہو ا ہے کیا جلد ا نجا م
دلگیر فکر نے ہے ہیں طا قت سلا م
سر و غزل پیرایہ ای شاہ شہ کلام
دعا کو صدق سے بیچے ہو ا ہے ارادی
سن بیچے ہو ا ہم شتا ہو ا ہی

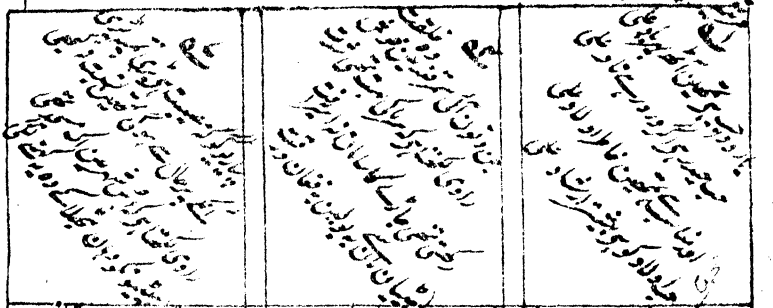

اس محبت کو پیمبر کی محبت جانو
اور اسے بدر و اکو نور و محبت جانو

نہیں خالق کے سوا کوئی ہمارا ارمان
بے اجل بھوکے نے اور پیاسے نے مارا ارمان

نہ بیان ہیچ کہ بازار میں جالی پہ بیان
لگ گیا ہاتھ جو کچھ ہر تو نے آتی ہے زبان

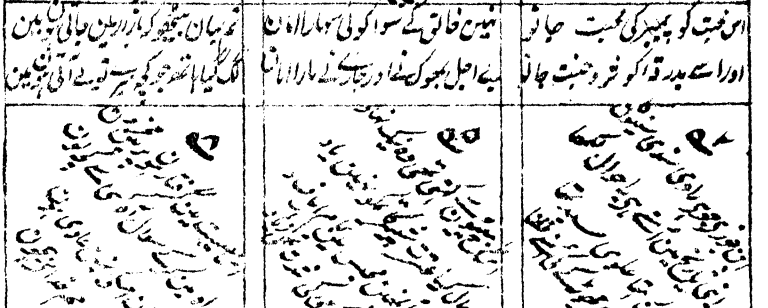

زوج سے اپنے جدا زوجہ جو اکبر ہوئی
سخت افلاس و مصیبت میں گرفتار ہوئی

جس جزا میں مقدر الخیر سے آیا تھا
نہ تو ہمراز میں تھی نہ وہاں سایا تھا

بیٹے نے باپ کا گو ہو کر کیا غیرت سے
مانگنے کی نہیں اسکو بھی کبھی عادت تھی

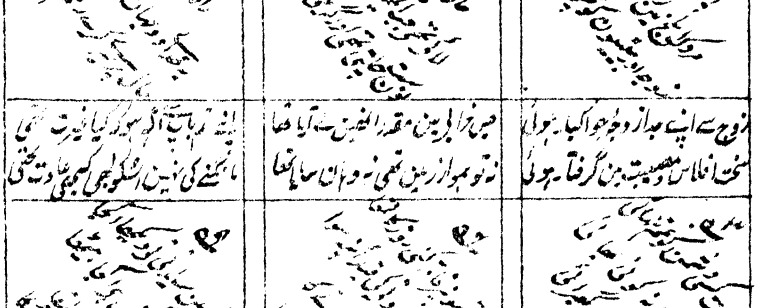

تھی خبر باکو بھی اور علی سے واقف
اس سے واقف تھا کوئی اور نہ کسی سے واقف

ماں پہ بھی کی کبھی آغوش میں نے نہ دیا
روئی گر بانی سکینہ اسے رونے نہ دیا

وہ لگا کہنے کہ کافر میں ترا ہی یہ
یہ ملازم ہیں مسیں اس تخت کے وزیر ہی یہ

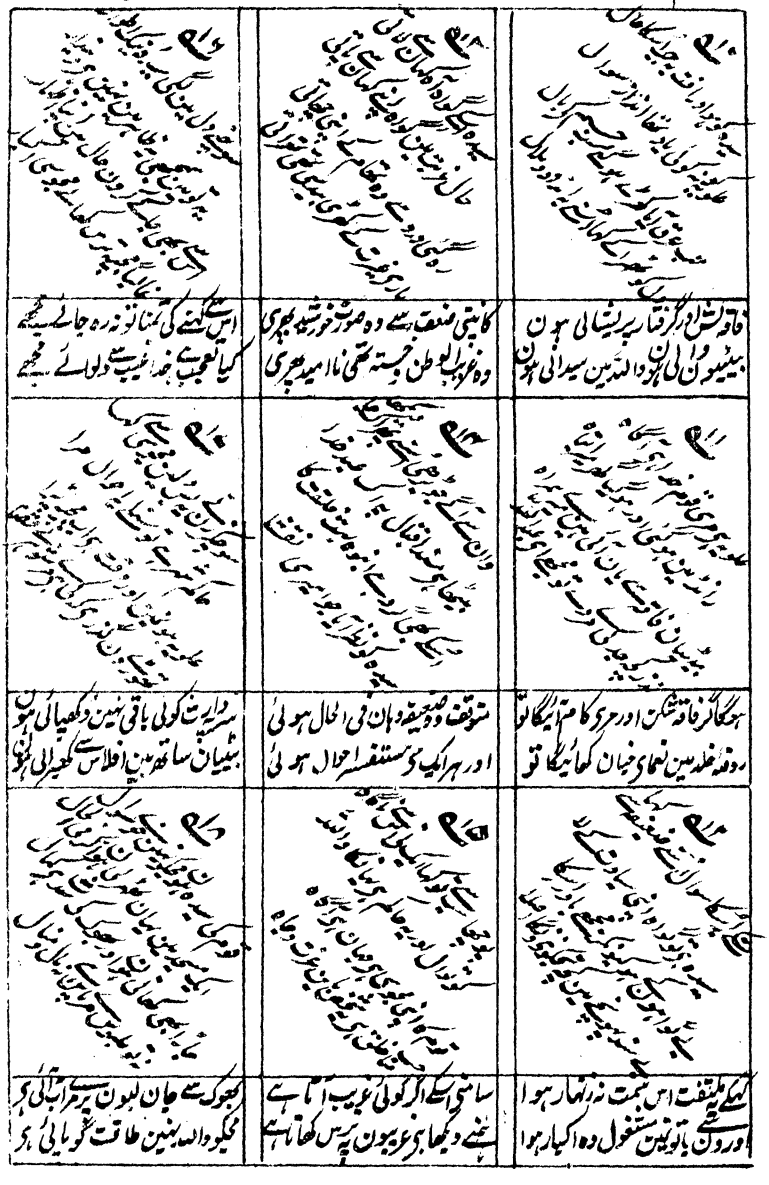

۱۰
فاقہ کشی اور گرفتاری پر پریشانی ہوں
بیٹیوں کی والی ہوں والدین سیرانی ہوں

۱۱
کانپتی ضعف سے وہ صورتِ خورشید پھری
وہ غریب الوطن و خستہ تھی نا امید پھری

۱۲
اس سے کہنے کی تمنا تو نہ رہ جائے مجھے
کیا تعجب ہے خدا غیب سے دلوائے مجھے

۱۳
ہو گا گر فاقہ کشی اور حرج کام آئیگا تو
روضۂ خلد میں نعماے جناں کھائیگا تو

۱۴
متوقف وہ صغیفہ وہاں فی الحال ہوئی
اور ہر ایک سے مستفسر احوال ہوئی

۱۵
ہیں بیٹیاں ساتھ بن اِفلاس سے گھبرائی ہوں

۱۶
کہکے ملتفت اس بہت نہ زنہار ہوا
اور دن بھی باتوں میں مشغول وہ اکبار ہوا

۱۷
سامنے اسکے اگر کوئی غریب آتا ہے
تجھے دیکھا ہی غریبوں پہ ترس کھاتا ہے

۱۸
بھوک سے جان لبوں پر سے مرا آئی ہے
مجکو واللہ نہیں طاقت گویائی ہے

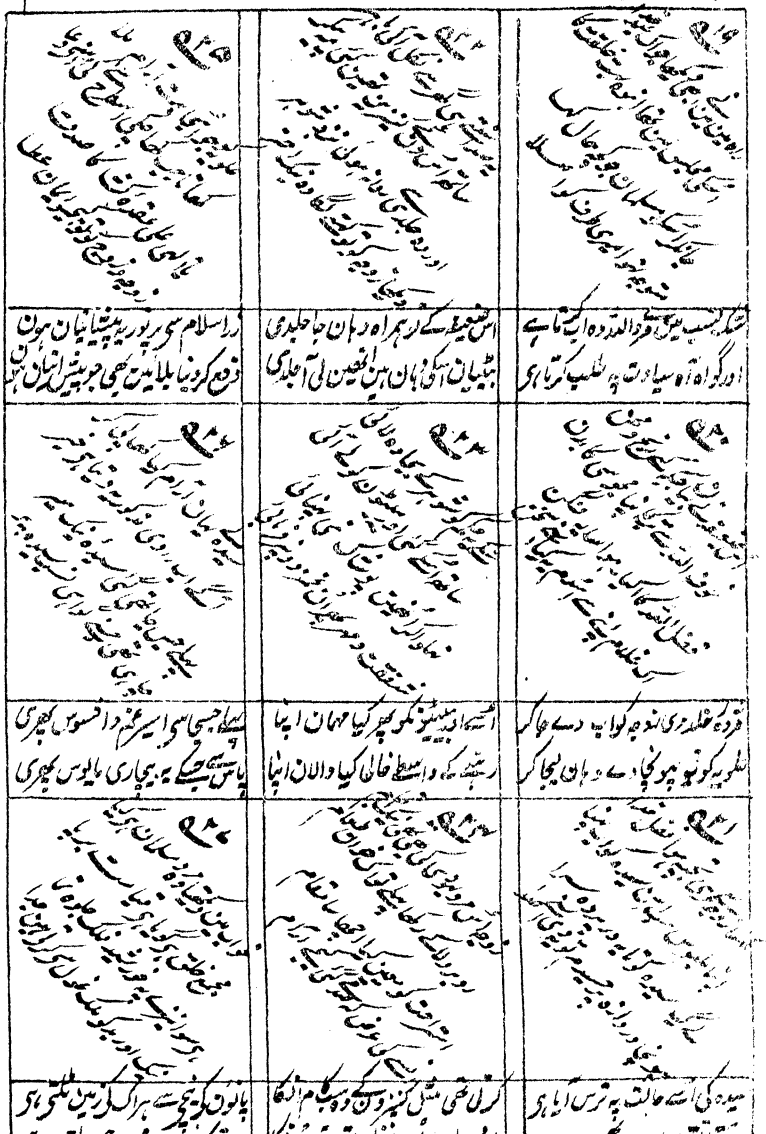

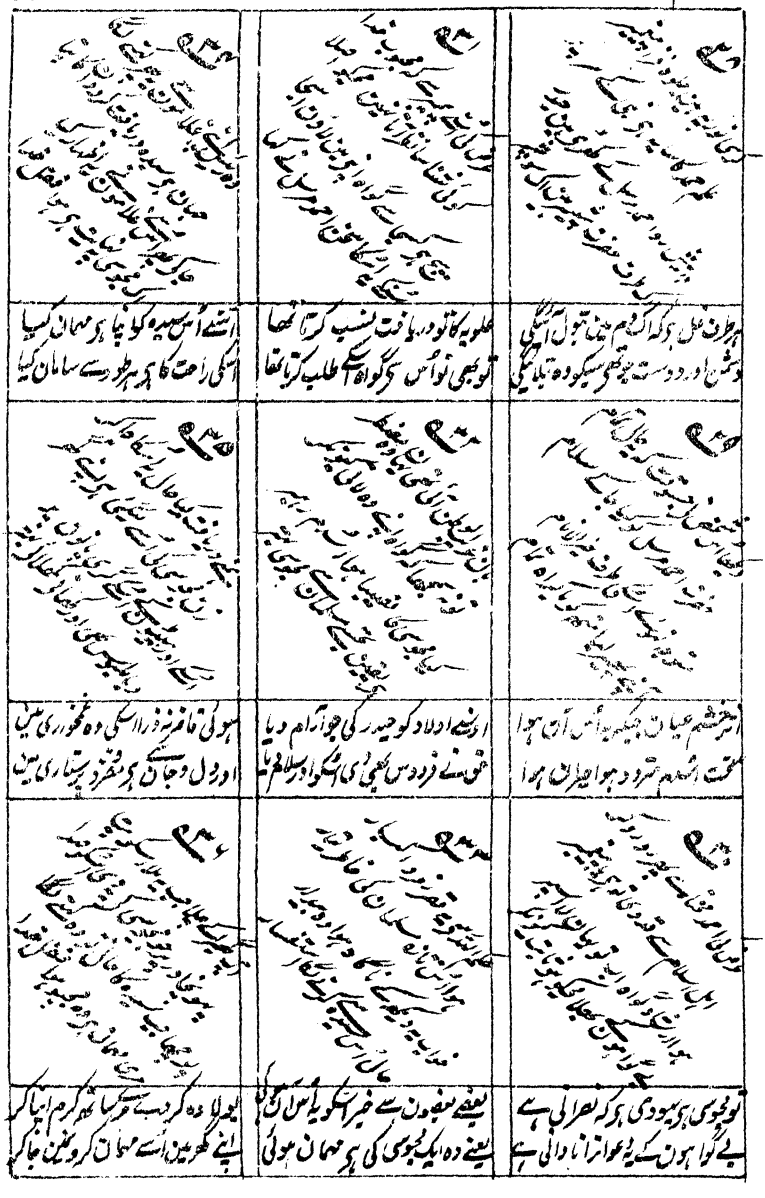

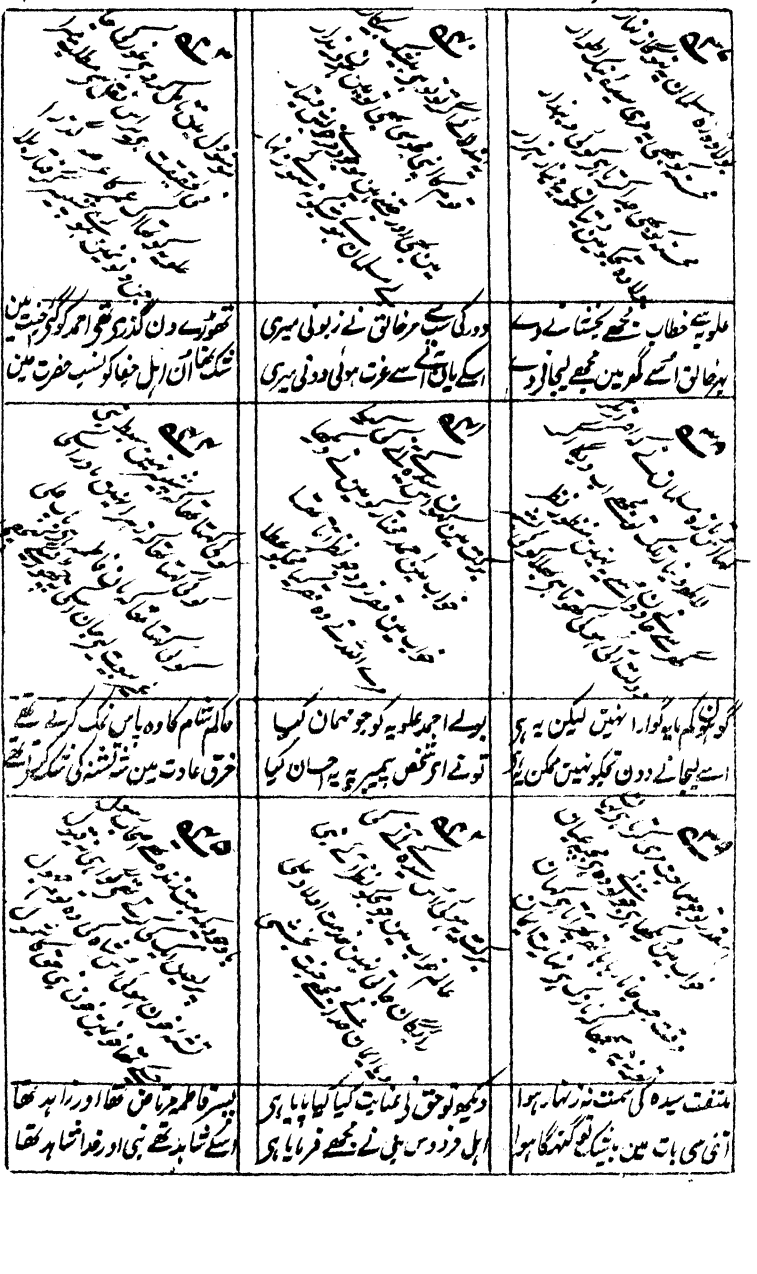

۴۴

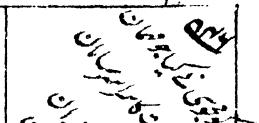

زندان پہ تمام کے لیے آتے تھے
پانی کے واسطے اطفال کو تڑپاتے تھے

۴۵

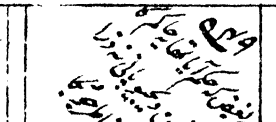

یہ صدا دیتے تھے جب برچھیوں والے منھ سے
کوئی رونے کی نہ آواز نکالے منھ سے

۴۶

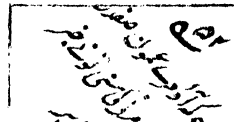

بھولی سب کچھ ہیں فقط شمر دین یاد رہا
شمر کا ظالم کا طاغی کا وہ لعین یاد رہا

۴۷

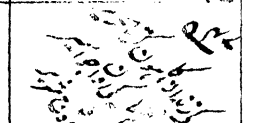

منعقد جن کے ہاں ہو سر شاہ سے ہیں
گہنہ کار ہیں کب اس آرام سے ہیں

۴۸

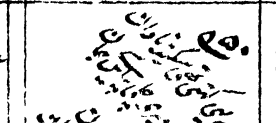

سب کو اک جام تو اے ماہ جبیں ملتا ہے
دو بدم قیدیوں کو پانی نہیں ملتا ہے

۴۹

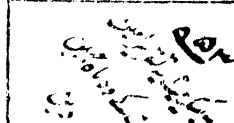

ہے ہو گزرنا چاہتے کہ یا ہوتے
قید اہل حرم شاہ نا اصلا ہوتے

۵۰

لوگ کچھ قیدیوں کو دیں تو نہ دیں
یہ جو لینے کا کریں قصد نہ لینے پائیں

۵۱

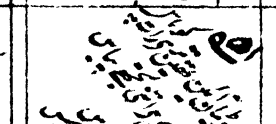

خاک اڑاتی ہے کہ مشغول بکا ہو گی تو
بے اجل آئے نہ زنداں سے رہا ہو گی تو

۵۲

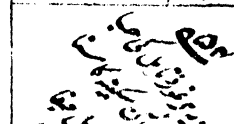

چین اولاد علی کو نہ دیا اعدا نے
نام اسلام کا بدنام کیا اعدا نے

۵۵

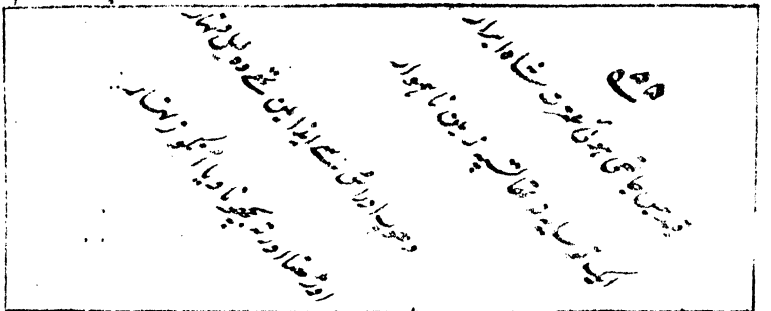

کیا قیامت ہے مسلمان وہ کہلاتے تھے | آل احمد پہ نہ زنہار ترس کھاتے تھے

۵۶

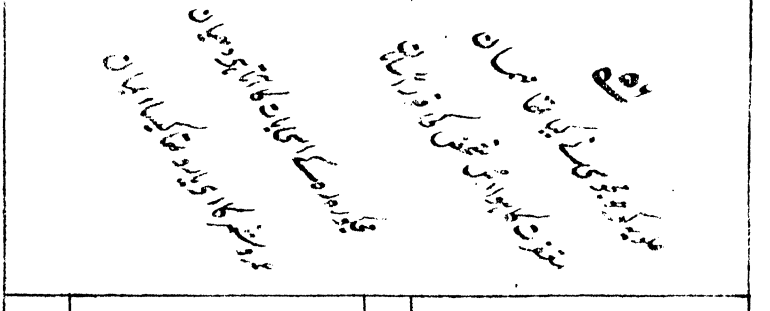

یاد دلس قوم کو سوچ تو دل آزاریون کو | کھانا پانی نہ دیا فاطمہ کی پیاریون کو

۵۷

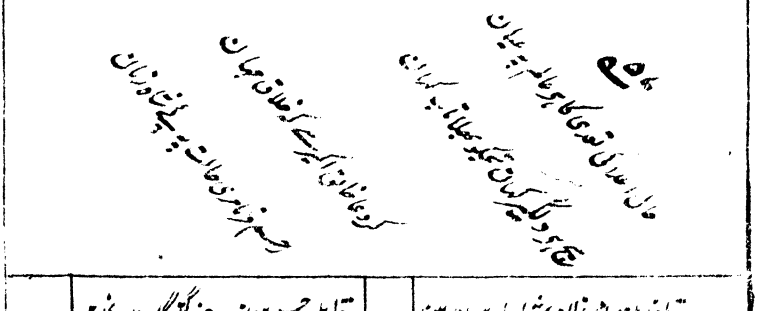

تڑپا کرتے ہون غلام شہ ابرار ہون مین | قابل رحم ہون ہر چند گنہگار ہون مین

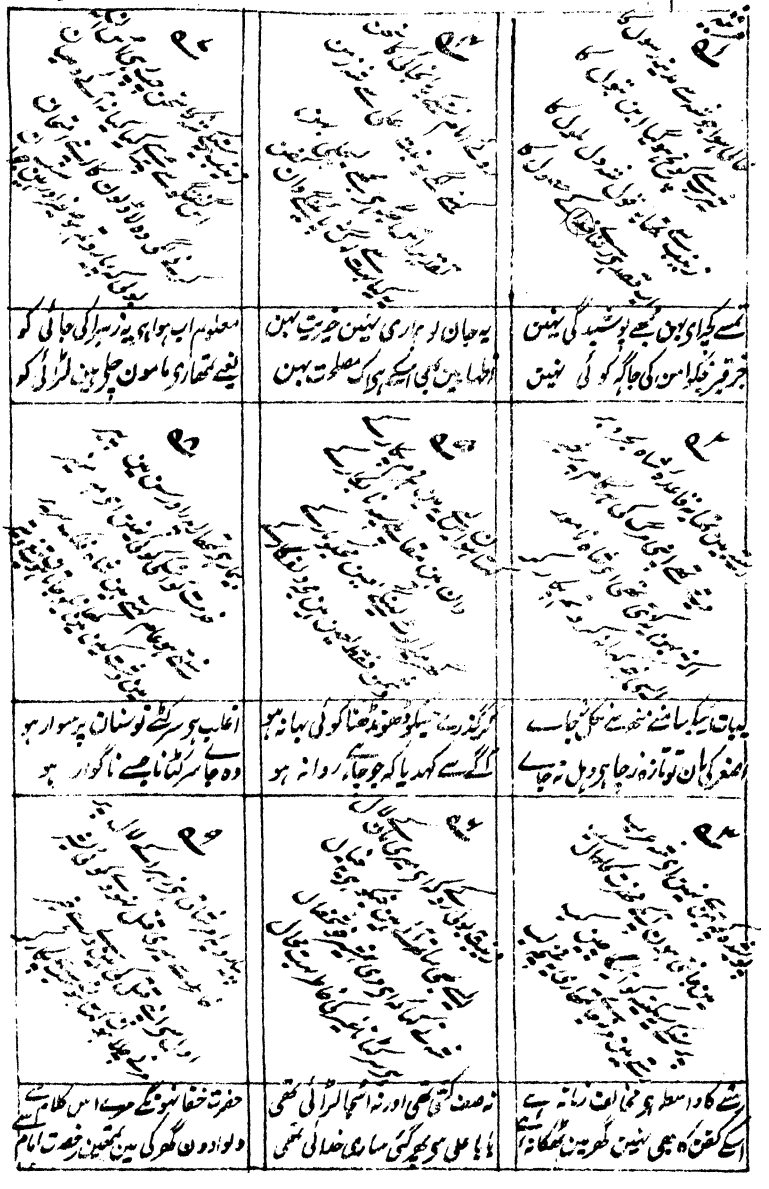

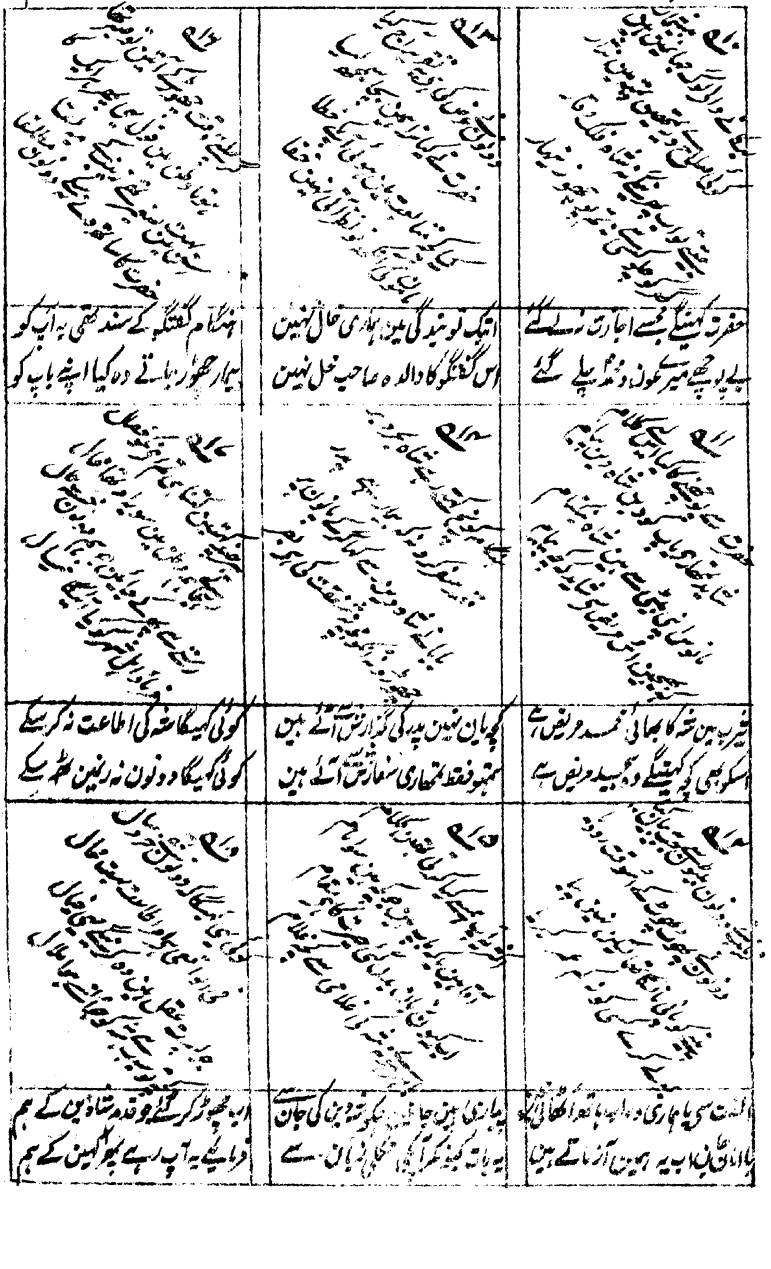

۴۱

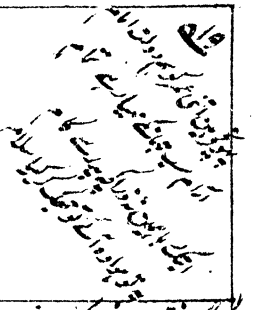

۴۲

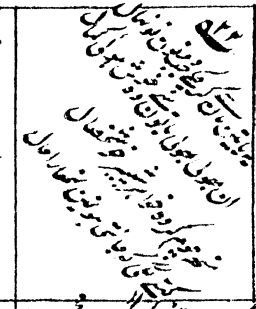

۴۳

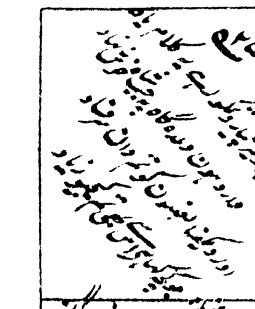

۴۴

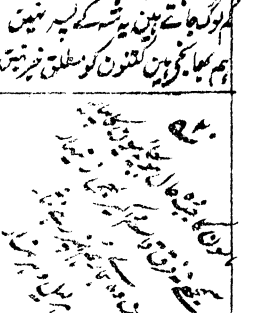

۴۵

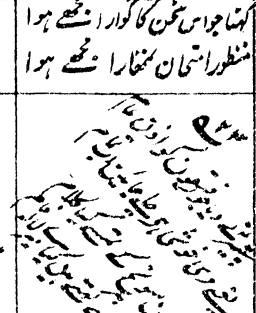

۴۶

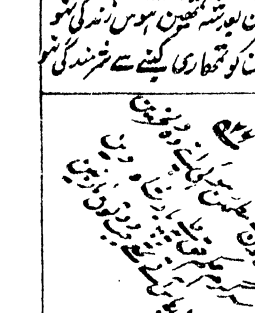

۴۷

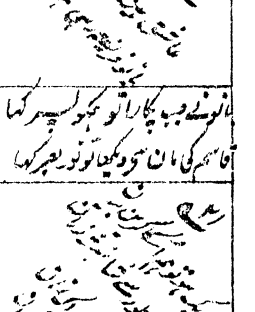

۴۸

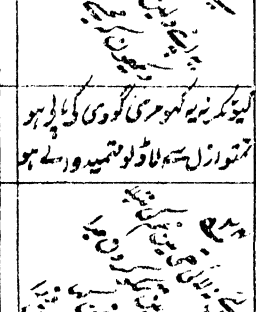

۴۹

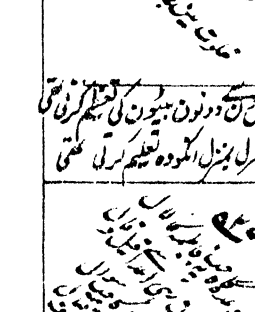

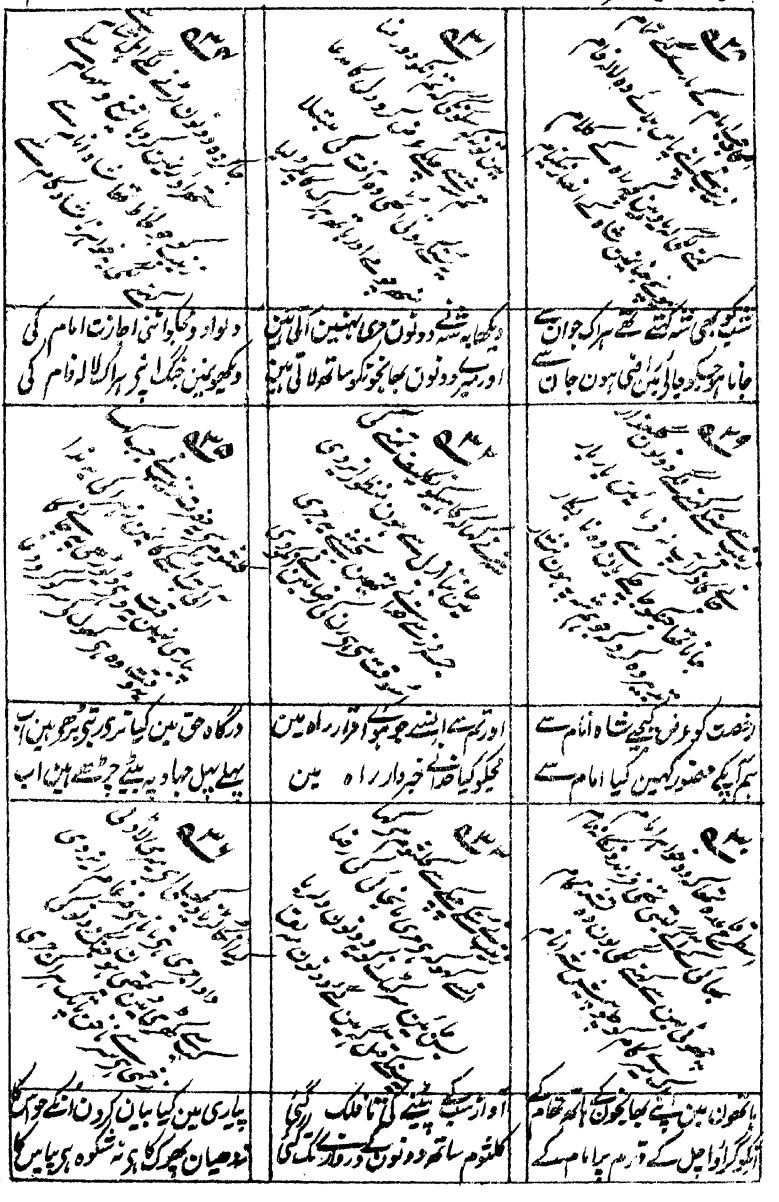

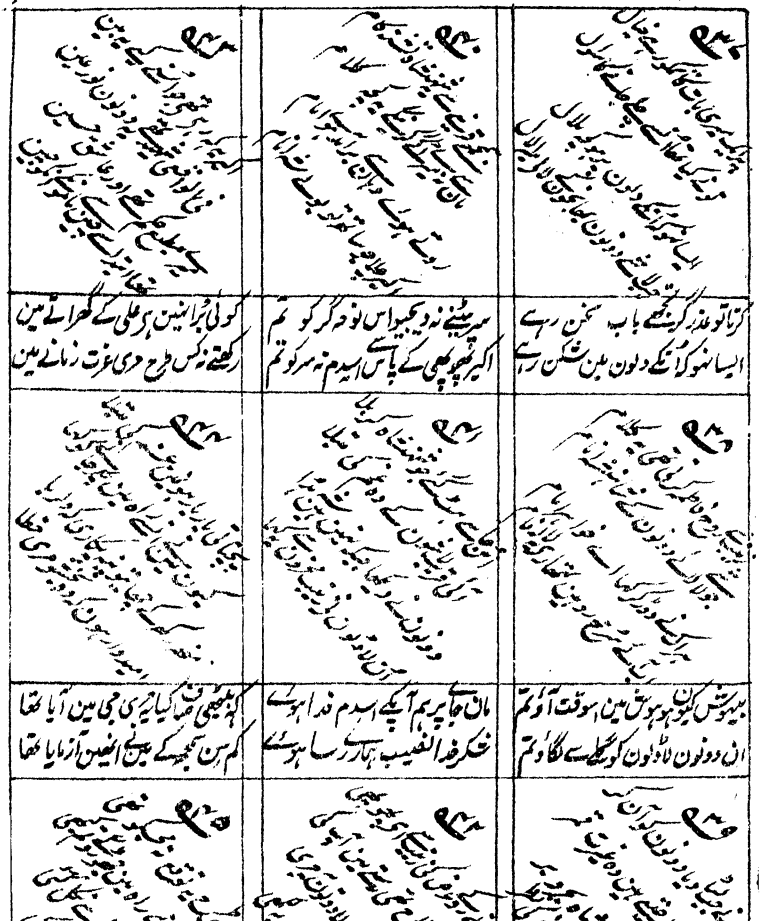

۳۳۸
کرتا تو عذر کرتے تجھے باب سخن رہے
ایسا نہو کہ تم کے دلون بیچ سخن رہے

۳۳۹
سر پیٹنے نہ دیجیو اس نوحہ گر کو تم
اکبر پھوپھی کے پاس اسیدم نہ مر کو تم

۳۴۰
کوئی برا نہیں ہے علی کے گھرانے میں
رکھتے نہ کس طرح دری عزت زمانے میں

۳۴۱
بیہوش کیون ہو ہوش میں ہوقت آؤ تم
ان دونون لاڈلون کو گلے سے لگاؤ تم

۳۴۲
ماں جائے پر ہم آپکے اسیدم فدا ہوئے
خنکر خدا نصیب ہمارے سا ہوئے

۳۴۳
کہہ بیٹھی صاف کیا کیا میری جی میں آیا تھا
کم سن سمجھ کے ہیچ انھیں آزمایا تھا

۳۴۴
بیہوش نے سنہ پایا کہ جو اسیدم نگاہ کی
سر کو جھکا کے رہ گئے اور دل سے آہ کی

۳۴۵
اس طرح کی جری کوئی سید ان سے ملے ہین
انسان تو بھلے لوگ کسی کا ہر نکلتے ہین

۳۴۶
کو بولنے کا اب تمھین یارا نہ انھین
پیار و انشا تمایہ کہو ہم سخنا نہین

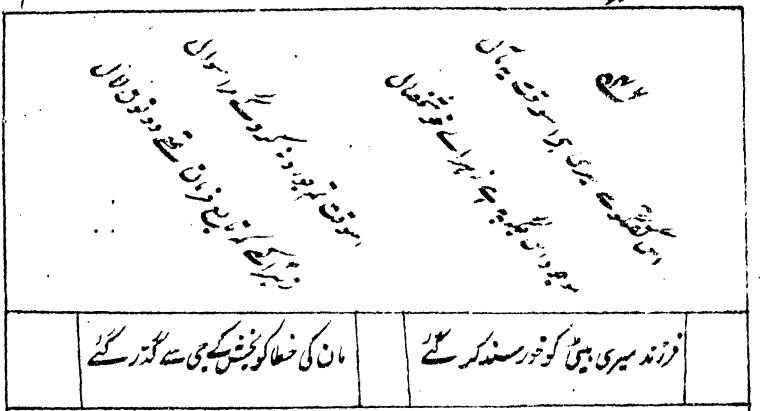

فرزند میری بیٹی کو خورسند کر گئے | ماں کی خطا کو بخش کے جی سے گذر گئے

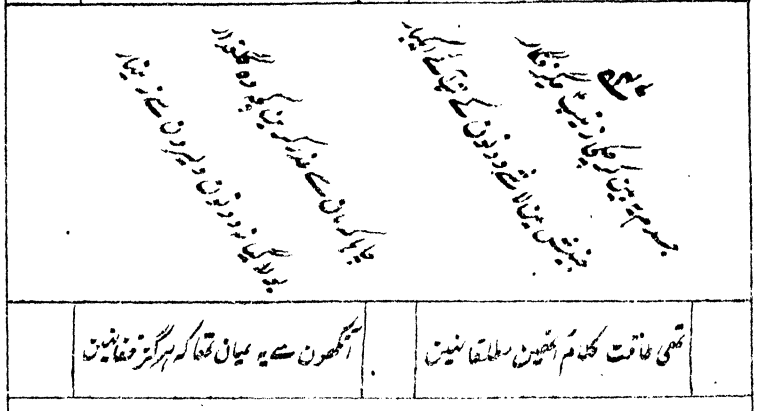

تھی طاقت کلام انھیں سلطنا نہیں | آنکھوں سے یہ بیان تھا کہ ہرگز خفا نہیں

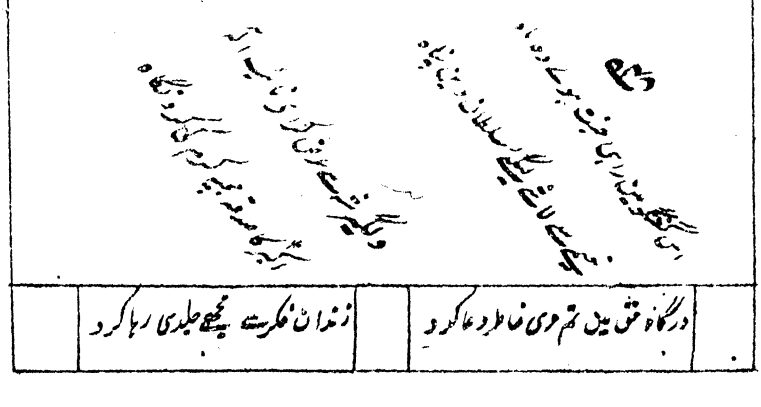

درگاہ حق میں تم مری خاطر دعا کرو | زندان فکر سے مجھے جلدی رہا کرو

۴۱

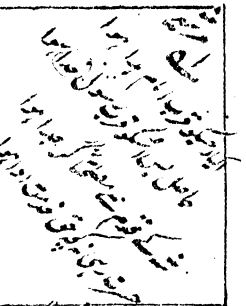

ہر ہر جمال شاہ کا پیش نگہ رہا
ذرات وصف کیسو و رخسار شہ رہا

۴۲

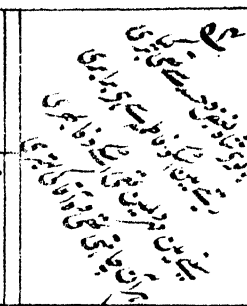

مسطور بس یہی تھا کہ آقا کو چین ہو
ہر دم یہی تلاش تھی راضی حسین ہو

۴۳

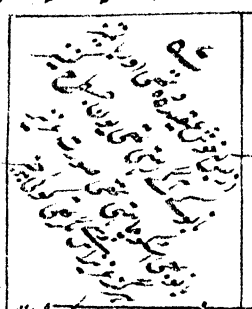

اُس عاشق حسین سے بس سکینہ اُنس تھا
کلثوم کو رقیہ کو زینب کو اُنس تھا

۴۴

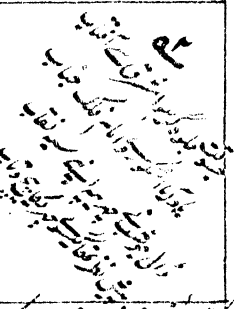

اکثر مؤلف نے تصنیف جو صحبت حسین کی
بعد ولی تمام عمر نہ صورت حسین کی

۴۵

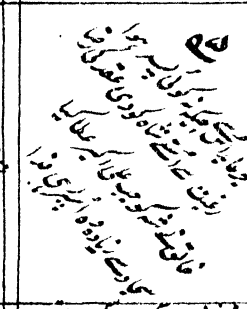

بیٹی خود اپنی اُن سے زیادہ سمجھتی تھی
ہر لمحہ اُس پسر کو شہ بحر و بر زادہ سمجھتی تھی

۴۶

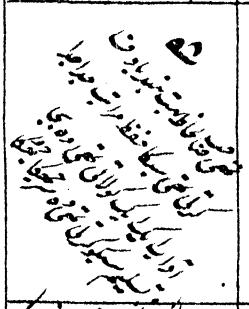

مجرا وہ پہلے کرتی تھی شاہ انام کو
پھر جاتی تھی وہ بنت علی کے سلام کو

۴۷

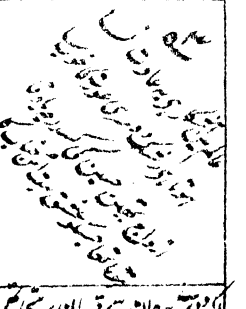

اک دختر پیمبر جاں سے قربان رہتی تھی
روحی فداک اشکو ہر آن کہتی تھی

۴۸

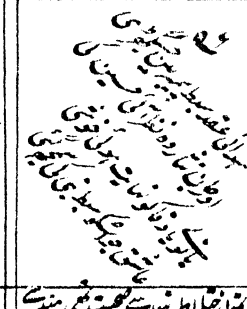

تھا اختلاط ہند سے تحبت تھی ہند سے
مانو کہ اخوا ہمراہ نہ صحبت تھی ہند سے

۴۹

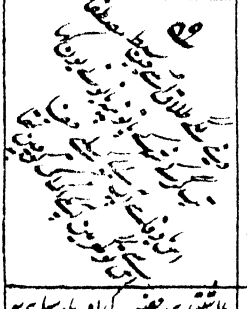

عاشق ہی وہ مضمر کی اور یار سا ہی یہ
آل نبی کی دوست ہزار ریے ریا ہی یہ

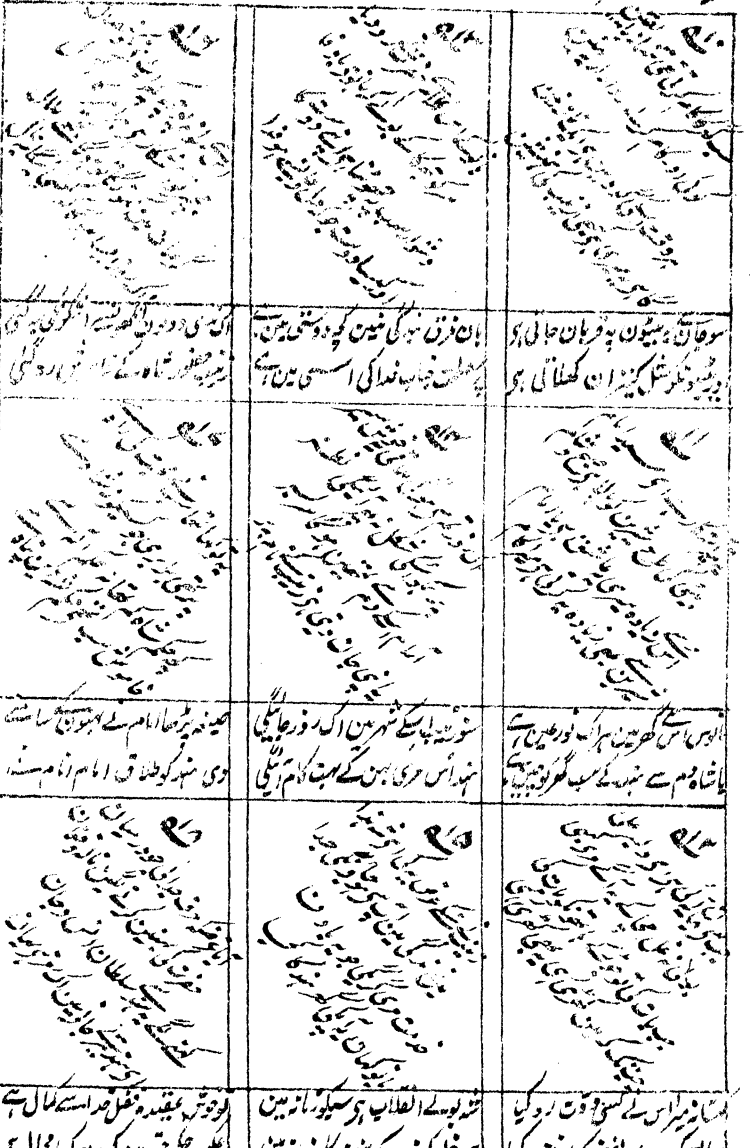

۲۹
ایدا ہین صبر ہی کر شام ہجر
صحبت کا ابن فاطمہ کی نام لیجیو

۳۰
رہتی تھی یا جناب امام سعید مین
یا آئی ہند عقد یزید پلید مین

۳۱
نکلی ہوے الیسے مری یاد مین نہین
عترت نبی امیہ کی اولاد مین نہین

۳۲
جو خانمان خرابون کے کچھ کام آیگا
تصدق نیہ وہ ترے ہمسایہ پاے گا

۳۳
ہوتے ہین اسکی ذات سے ظلم و جور سب
جو کچھ کہا ہی شتے وہ ہوگا فرو لب

۳۴
یغما حرمین کی فوج کنتی ہی امام پر
تلوار چل گئی شہ گردون مقام پر

۳۵
احوال دل کا کہتے ہین سب خیر خواہ سے
تکرار کا محل نہین لگ اپنی راہ سے

۳۶
ہان رزق آدمی کا تو رزاق کا ہاتھ ہی
ایمان جو کہ اپنا ہی وہ اپنے ساتھ ہی

۳۷
ہی سامنا کمال جرمی وہ بسر کا
رویا ہون سے مقابلہ اسجا ہی پسر کا

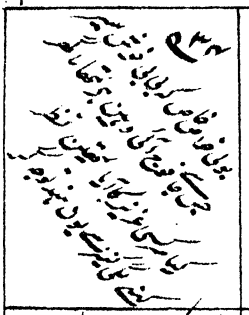

ڈوبتا ہی یہ تو ڈوبتا ہی بیشک حسین سے
دنیا ہی یہ نور فاطمہ کے نور عین سے

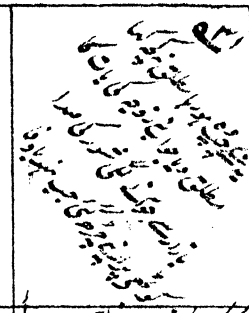

دیکھا کہ ہی دکانون مین خلقت بھری ہوئی
اور ہر ملک کو تھی یہ نوبت دھری ہوئی

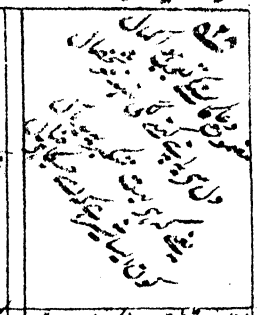

بہر عزیز محمد نین اب ملال ہے
آقا نہ قتل ہوگئے ہنوز یہ خیال ہے

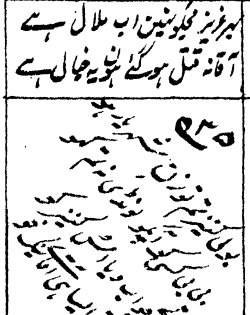

یہ وقت کہا ہی نیک ہر دن کیا سعید ہے
ہر ہی لیے ہر روز یہ ازروز عید ہے

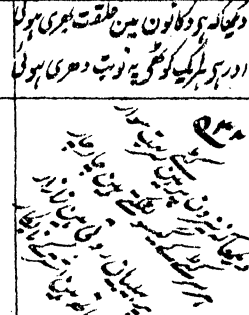

کپڑا نہین سروں پہ پے آفتاب ہی
بالون کی اُن اسیرنکے منھ پر نقاب ہی

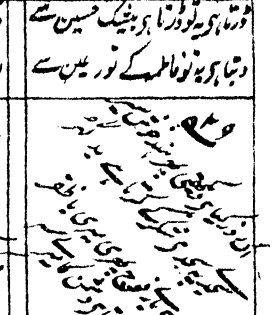

سب مرد و زن جہانین جواہی نکنام ہین
سب بندیان ہین اور سب کے غلام ہین

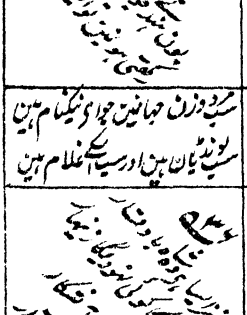

کیسا ہی شاد ہون کہ مین ہون غم مین گھر رہی
آقا کی شکل ہی مری آنکھون نین پھر رہی

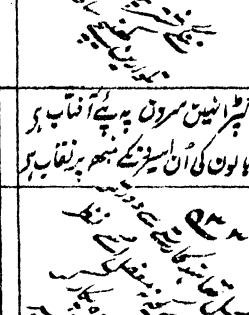

تم دیکھی ہو کتنے دنون سے اُداس ہون
ایسا نہین شک پڑا ہی کہ مین بیحواس ہون

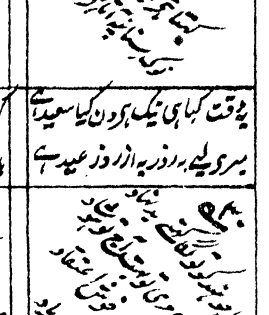

ہر یک وقت مشتعل آشک آہ ہے
کتنے دنون سے حال تمہارا تباہ ہے

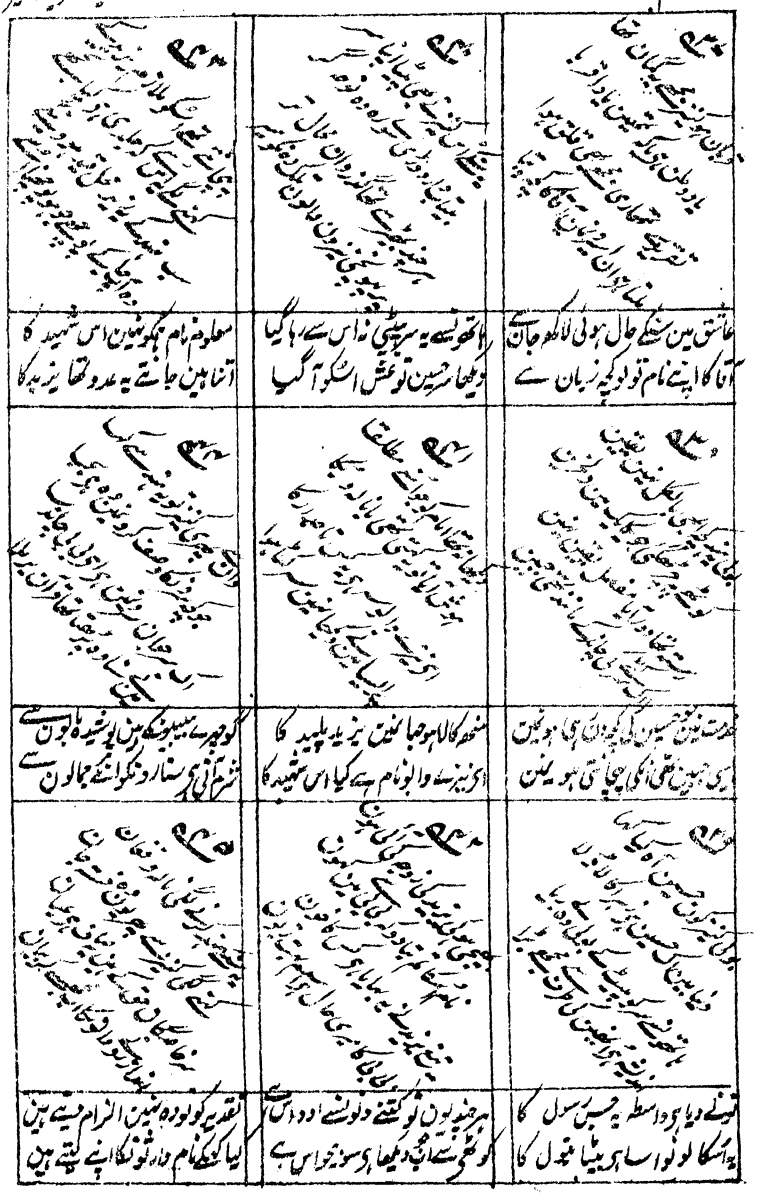

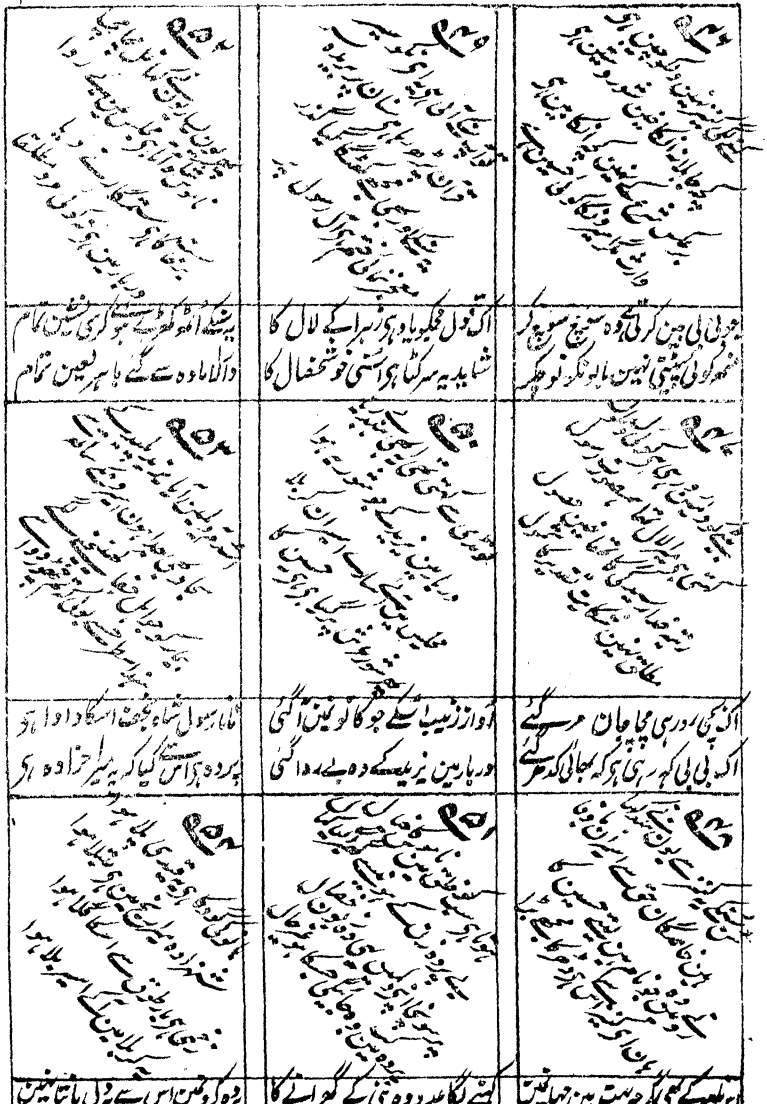

جو بی بی نے سن کر کہی وہ سنیے سو پے در
اک قول مجکو یاد ہی زہرا کے لال کا
یہ سنکے اٹھ کھڑے ہوئے کہری نشان تمام

مقہور کوئی چھپتی نہیں مانو نکر تو چکر
شاید یہ سر کٹا ہی اسی خوشخصال کا
والا ماوہ سے گئے باہر یقین تمام

اک بچی رو رہی مچا جان مر گئے
اک بی بی کہہ رہی ہی کہ بھائی اکبر گئے
گو آواز زینب سے جو کانوں نہیں آگئی
دربار ہین یزید کے وہ بے ردا گئی

اس ملکے بھی گرچہ بہت ہین جہانیان
مغرور نما پہ کوئی نہین میرے صبا نہین
پردہ کرو نہین اس سے یہ دل مانتا نہین
ہین جانتی ہون یہ مجھے پہچانتا نہین

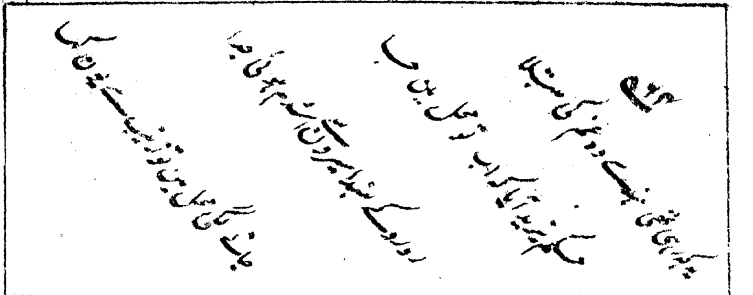

ناشام کھانا پانی نہ لب سے لگاؤنگی | آب و طعام لے کے میں زندان میں آؤنگی

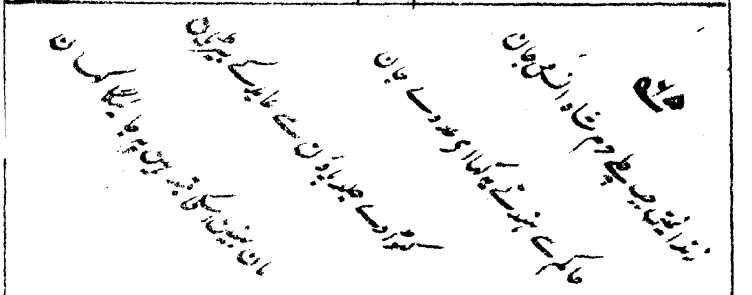

ایمان دالے لوگ اسیروں کے پاس بھیج | آب و طعام بھیج شتاب اور لباس بھیج

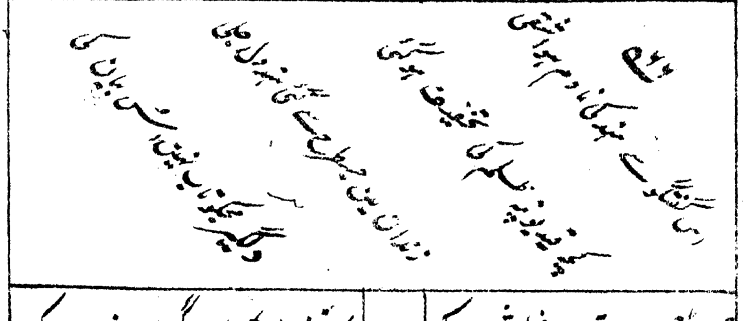

چھوٹے حسن جو قید ہے شاہ شہید کے | پھر تو نہ بند بھی رہی گھر میں یزید کے

۱

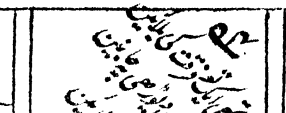

بیمار محبت کو صدا یاد خدا تھی
یا منہ سے فقط گریہ بقا یاد خدا تھی

۲

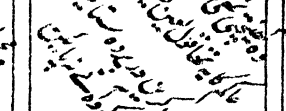

جب کاہ الم فاقہ کشی شدت پہ تھی
اور عرش میں پڑی فاطمہ ہر روز شب تھی

۳

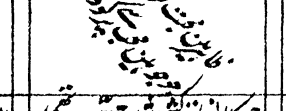

اموات کے ماتم نہیں گویا کسی دن ہے
کیا مری ماں کے نہیں وہ کھویا کسی دن ہے

۴

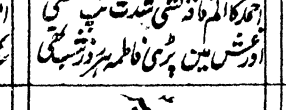

بسمل آٹھ پہر نام پدر ورد زبان تھا
غش کیسے تو کیسے وہ بھلا خواب کہاں تھا

۵

گھٹیا ہیگی طاقت اگر آزار بڑھیگا
راتو نکی نمازیں یہ بھلا کون پڑھیگا

۶

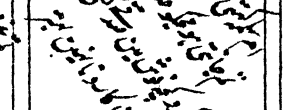

وقت آتا ہی جب آمد جبریل امین کا
تب حال عجب ہوتا ہی مجھ زار و حزین کا

۷

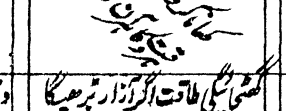

ہر ایک گھڑی گریہ و فریاد و بکا ہی
معلوم یہی ہوتا ہی نزدیک قضا ہی

۸

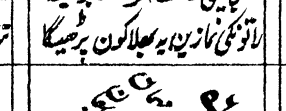

ماتا کے لئے خاک بسر ہوتے ہین وہ بھی
روتے جو بٹھین دیکھتے ہین روتے ہین وہ بھی

۹

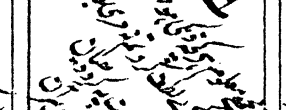

باطل ہی مرا زعم غلط میرا گمان ہے
جس پاس وہ آتے تھے وہ اس گھر میں کہان ہے

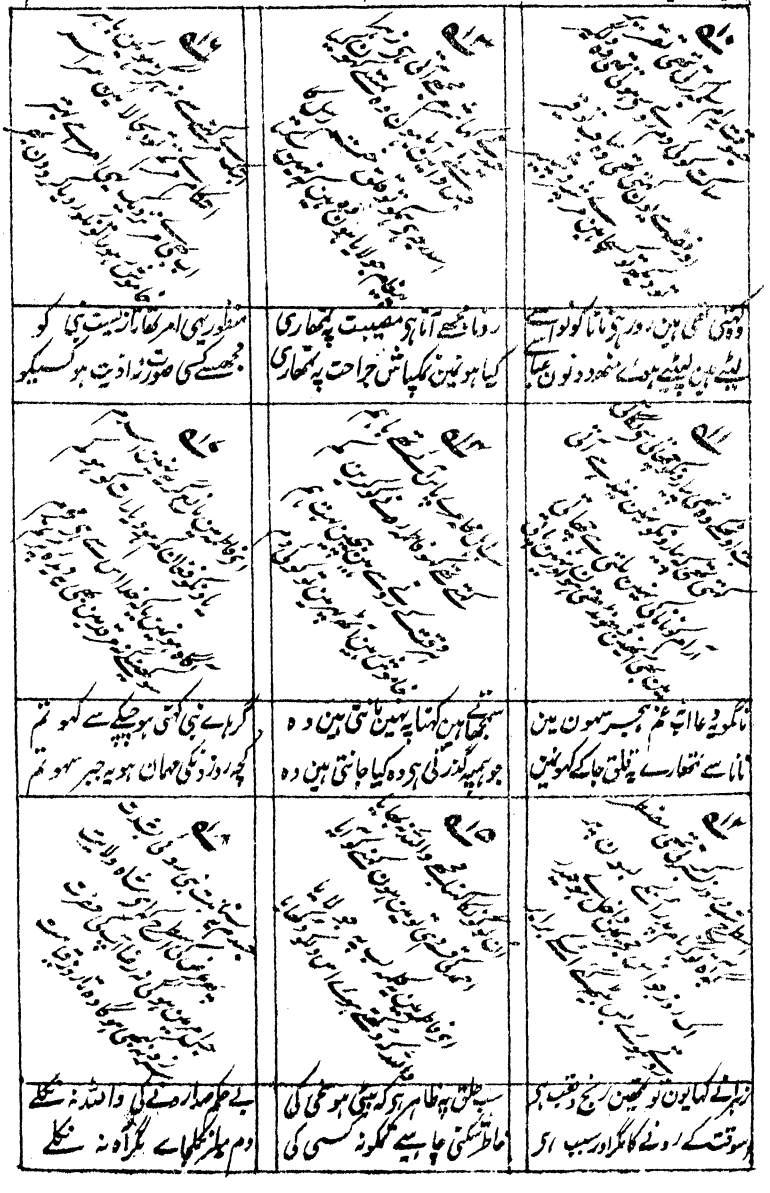

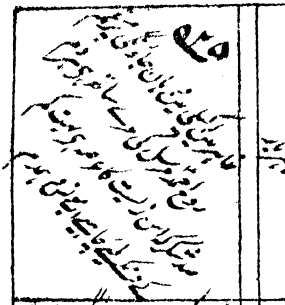

روکم بھی اے شاہ شہان کر نہین سکتی
مجبور ہو نین ضبط فغان کر نہین سکتی

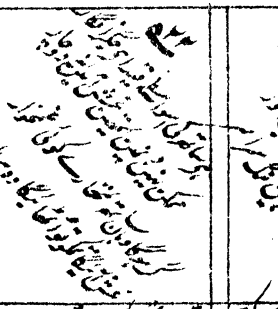

تو تم جسے مجبور کرو ساتھ وہی جاے
منظور یہی ہے کہ وہا ساتھ کوئی جاے

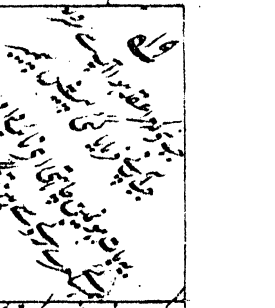

یہ فاطمہ اکدن یہ بھین مرجائیگی حضرت
کچھ روز دنیا مین زیست گذر جائیگی حضرت

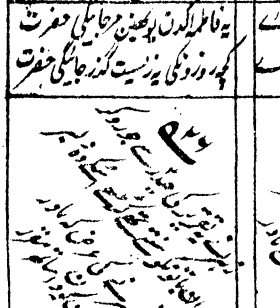

چلانا مرا ایک پہ بھی بار نہ ہو گا
واں رونے کا مانع کوئی زنہار نہو گا

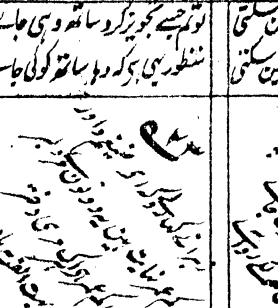

غمخوار تو معلوم مگر کتنے کو سب ہین
اسلم ہین تو گر فنار نقب ہین

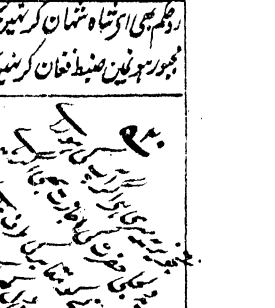

کچھ ہو گا جو در کار تو ہم کس سے کہینگے
ہم گھر مین کسی طرح اکیلے نہ رہینگے

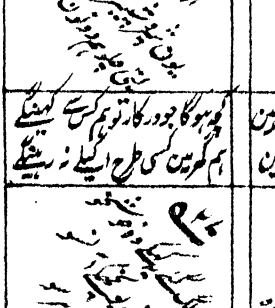

یہ مین نہین کہتا ہون نہ تم رو دو ہی کو
واں رونے کو جا ہی ہو تو لو ساتھ کسی کو

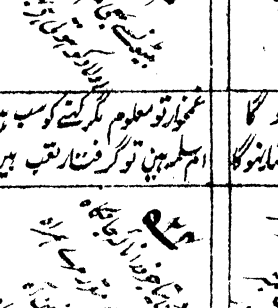

کوئی جو ہوا ساتھ تو کیا سلف ہی شہا با
تنہائی کے رونے مین بڑا لطف ہی شہا با

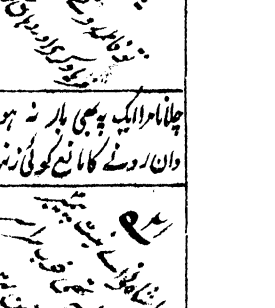

مشکل ہا ہی بیتابی کے مارے مجھے پیارو
یاد آتے ہین نانا جو تمھارے مجھے پیارو

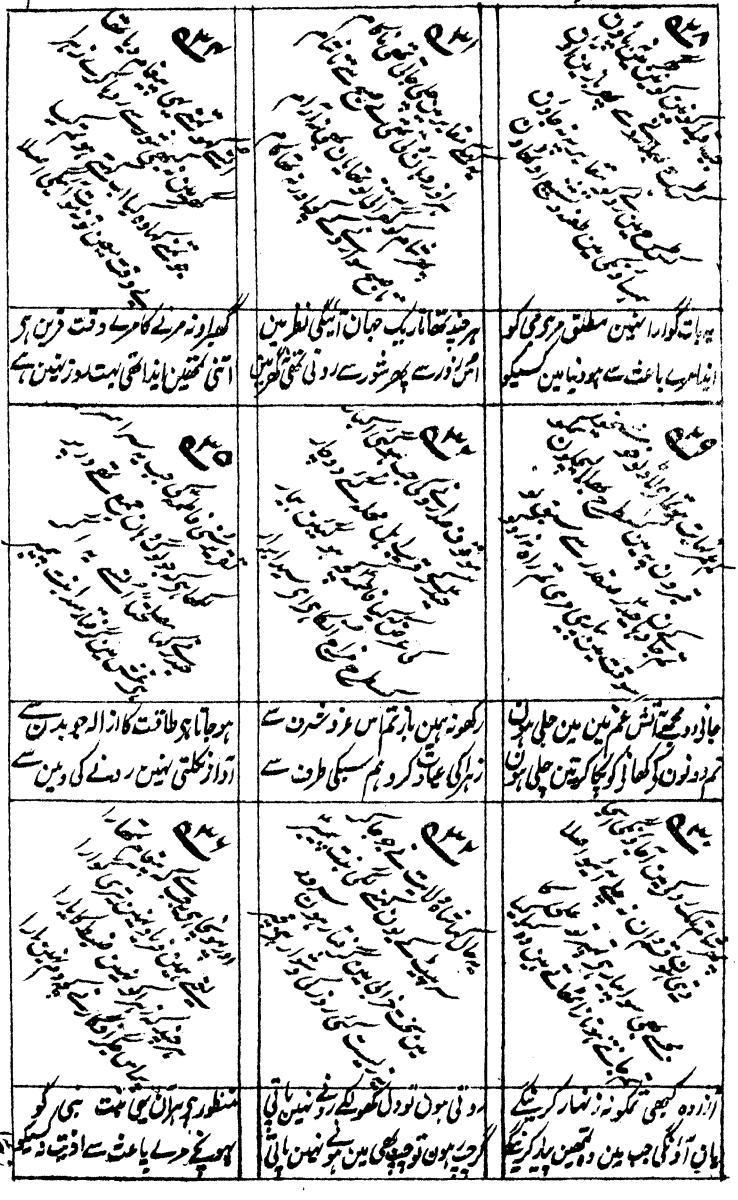

۳۳۰
یہ بات گوارا نہیں مطلق مرے جی کو
ایذا سے باعث سے ہو دنیا میں کسیکو

۳۳۱
ہر چند تھا تاریک جہاں آنکھ کے لطف میں
اس زور سے پھر شور سے رونی تھی مگر میں

۳۳۲
گھبرا کے نہ مرنے کا مرے وقت قرین ہے
اتنی تمھیں ایذا تھی بہت سوز نہیں ہے

۳۳۳
جاؤ دو مجھے آتش غم میں میں جلی ہوں
تم دونوں کو کھا کر جو کہیں جا کر چلی ہوں

۳۳۴
رکھو نہ ہیں باز تم اس عزو خرف سے
زہرا کی عیادت کرو ہم سب کی طرف سے

۳۳۵
ہو جاتا ہے طاقت کا ازالہ جو بدن سے
آواز نکلتی نہیں رونے کی دہن سے

۳۳۶
از دہ کبھی تمکو نہ آزار کریگے
جاں آؤنگی جب میں وہ تمھیں پیدا کرینگے

۳۳۷
رونی ہوں تو دل کھول کے رونے نہیں پاتی
گر چپ ہوں تو چپ بھی میں ہونے نہیں پاتی

۳۳۸
منظور ہے ہمراں یہی مت ہی کو
ہونچے مرے باعث سے اذیت نہ کسیکو

۴۳۶

یا اشک بہانا تھا دیا ذکر حسن کا تھا
جانا بھی سفر کا وہ موقوف ہوا تھا

۴۳۷

طاعت کے پر انداز میں کچھ فرق نہیں ہے
آنکھیں کی آواز میں کچھ فرق نہیں ہے

۴۳۸

اکثر یہ تھی زہرا کو جو فرزند کی خاطر
کھانا کیا تیار جگر بند ہوں کی خاطر

۴۳۹

پہلے تو یہ عیش تھا اور کم آنھیں غش تھا
پھر تو یہی عالم تھا کہ دم آنھیں غش تھا

۴۴۰

سر رکھوئے کو تہ زادیوں کے کتنی تھی شب تک
پر صبح سے ہوش انکو نہیں آیا ہوا اب تک

۴۴۱

سینہ پہ مرا داغ اٹھالو مرے پیارو
قدمے گئی کچھ کھانیکو کھالو مرے پیارو

۴۴۲

موقوف نہیں ہوتا ہے اک آن عیش اب تو
کچھ روز کی مہمان ہے یہ فاقہ کشی اب تو

۴۴۳

اک ہجر کا اور دشمنوں کے جور کا صدمہ
کیا جان پہ ہے ہو جو ہر اک طور کا صدمہ

۴۴۴

ہر چند کہ گھبرا ہی رہیں لشکر غم سے
بے آپکے کھانے کو کبھی کھایا ہی ہمنے

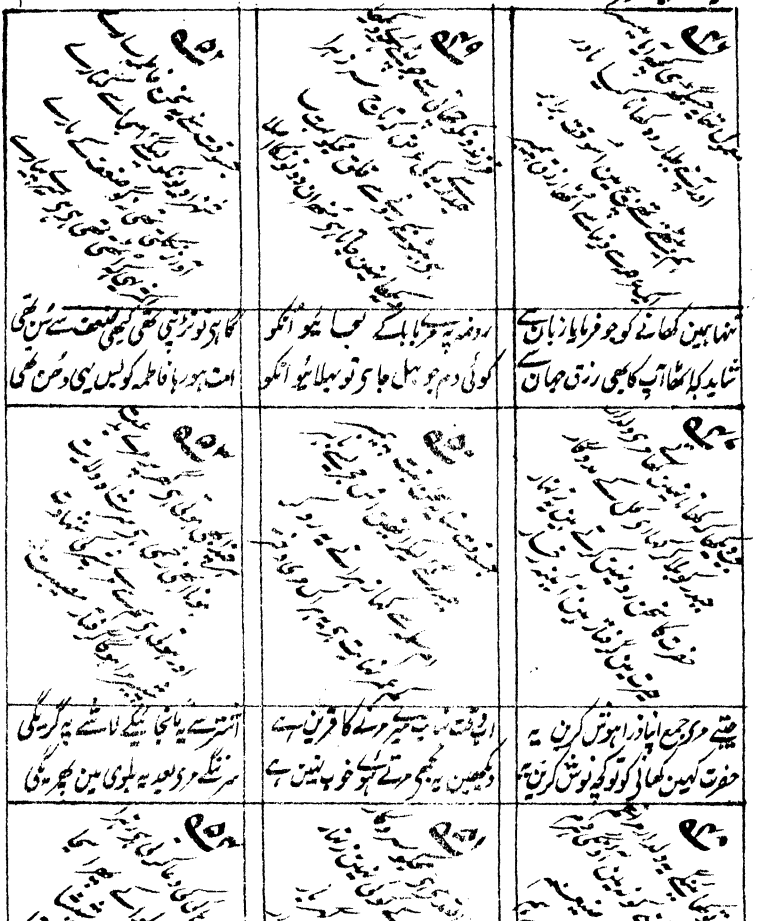

تنہا ہیں کھانے کو جو فرمایا زبان سے
شاید کہ اٹھا آپ کا بھی رزق جہان سے

روضہ پہ جا کے بھائی کو بھائی یہ کہہ گئے
کوئی دم جو پہلے جاؤں تو بھلائیو انکو

گاہے تو نرتی تھی کبھی کھیلتے سن تھی
امت ہو رہا فاطمہ کو بس یہی دھن تھی

جیتے مرے جمع اپنا ذرا ہوش کریں یہ
حضرت کہیں کھانے کو تو کچھ نوش کریں یہ

اس وقت تو اب تیرے مرنے کا قرین ہے
دیکھیں یہ کبھی مرتے ہوئے خوب نہیں ہے

آنسو سے یہ بانجی بھیگے لاشے پہ گرے گی
سر ننگے مری لعد پہ بلوی میں پھریگی

تھوکیا وان سے اسد اللہ نے ہنکر
رونے لگے حیرانی سے مادر کی لپٹکر

اس وقت فقط ہے یہ تمنا مرے جی کی
محشر میں اذیت نہ ہو امت کو نبی کی

اے کاش اس شیشہ کو میں تجھ پہ فدا ہوں
اس خاک کی پوتی کے میں مشتاق سوا ہوں

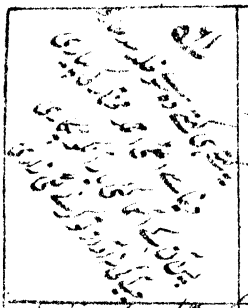

یہ خاک نہ تھی مجھ سے بیٹے کا لہو ہے
اس خاک سے آتی مجھے پیمبر کی بو ہے

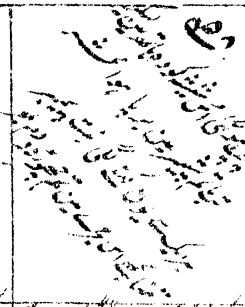

شاہ زمن فاطمہ سب بیٹھے تھے وہاں سے
کہتا تھا منا جان یہ خلاق جہاں سے

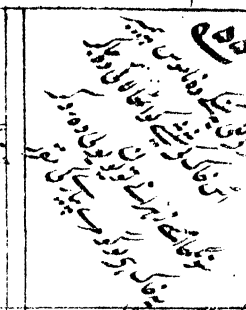

کہتی تھی کہ بی بی کی جوانی کا الم ہے
اس احمد مرسل کی نشانی کا الم ہے

اس خاک میں پیارا مرا اکبر دفن ہے بھیا
یہ خاک ہے اسکی کہ جو عترت میں مرا تھا

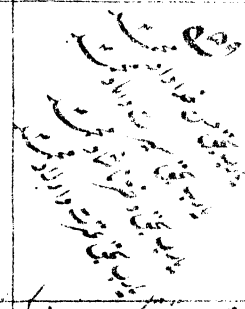

فرمایا حسن نے کہ تجھی میں ہے مرا جی
ہے خلد میں وہ جنکو محبت ہے علی کی

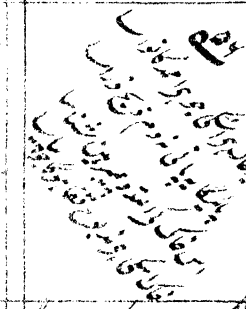

کہہ فخر نہ بھولا تھا غم احمد مختار
جو تازہ ہوا پھر الم احمد مختار

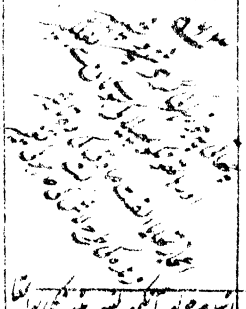

تربت کی ہوا اس میں شفا کی ہے طبیعت
اس خاک سے مرا لاڈلے کی خاک شفا ہے

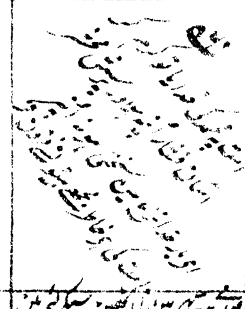

فرزند حسین لوگو یہ قربان گئے ہیں
صدقے ہے میں ان چین سے کیسے گئے ہیں

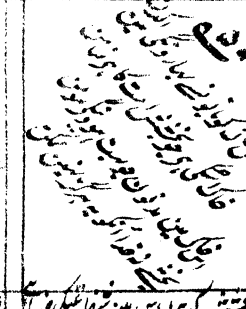

اسدم جو ہوا آنکھوں سے غشی کی تھا غلبہ
بیٹا شہ ازہرا بھی پڑا کانپ رہا تھا

۶۴
الم سے پیشتر تھین شدت غم سے
زہرا کا الم کم تھا نہ احمد کے الم سے

۶۵
گھٹکا کیا تم سب کا اب آرام سے سوؤ
کس پانو کو پھیلا کے مہ شام سے سوؤ

۶۶
اکبر جو ہو تو یہ ہو ترسم کہا نکا
آفت رہ پر بند ہو فریاد و فغان کا

۶۷
ملاں اسی رنج و محن میں رہی ہی ہی
بی بی نے اذیت یہ اذیت سہی ہی ہی

۶۸
کچھ مارا انھین احمد مختار کے غم نے
اور کچھ انھین مارا ستم اہل ستم نے

۶۹
طیار جنازہ جو ہوا نبت سنے کا
مین کیا کہون جو حال تھا اسوقت علی کا

۷۰
جس طور سے تھی حضرت زہرا کی وصیت
دلگیر نہایت ہے مجھے جوشش رقت
مدفون کیا انکو علی نے اسی صورت
کر عرض یہ خاتون قیامت سے کہ حضرت

بے لطف ہو جینا مرا عسرت کے قلق سے
از بہر نبی کیجے سفارش مری حق سے

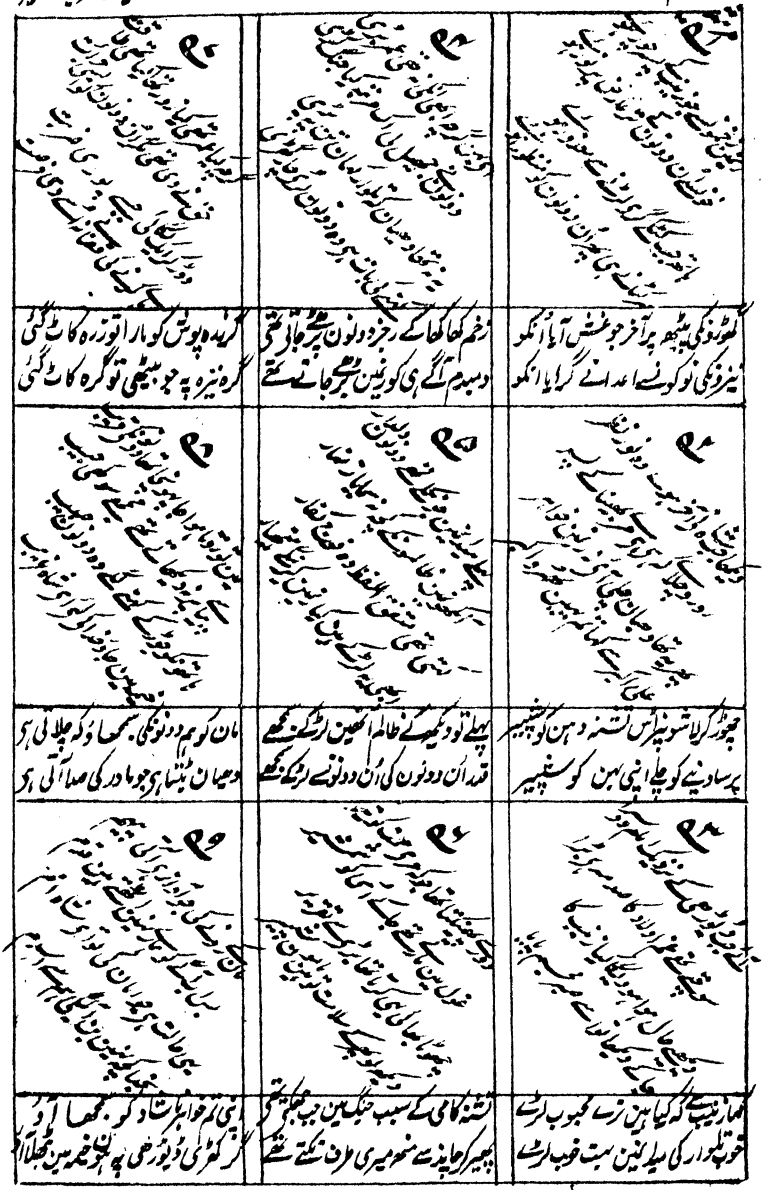

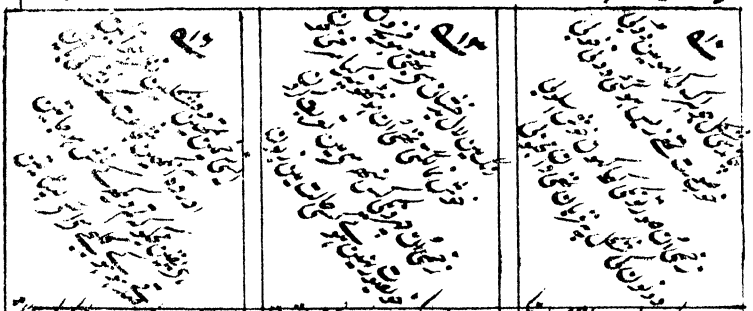

۱۰

چہرے ازیں لہ خوشی سلوپ تو اُن پار و تکے
منہ پہ کیا زخم بھلے لگتے تھے تلوار دنکے

۱۱

خون بھر کے منہ کبھی اُدپر کو جو اُلٹہ جاتی تھے
چرخ پر ماہ شفق دیکھہ کے شرماتے تھے

۱۲

یون تو ور دو کے خدا جانے کیا کرتین تم
دیتر تک پر نہ کلیجے سے جدا کرتین تم

۱۳

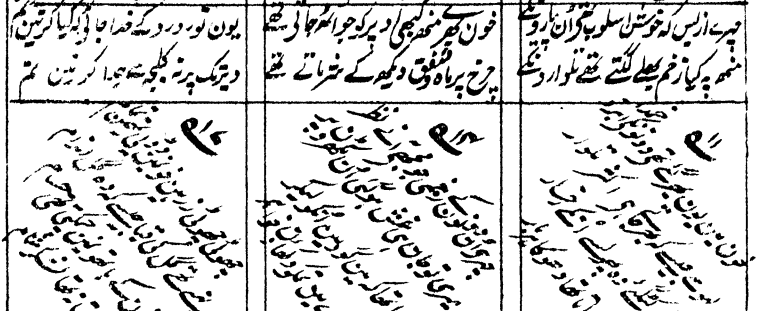

۱۴

تجھے عاشق نے جو چہرہ نہ نکالے گیسو
لال رخسار و نہ لہراتے تے کالے گیسو

۱۵

زخم سر زخم بدن زخم دہن دیکھو تم
آخری حسن بھی بیٹو نکا بہن دیکھو تم

۱۶

مار پیدل کو سوار و نکی طرف جاتی تھے
دونون ہر بار ہزار و نکی طرف جاتی تھی

۱۷

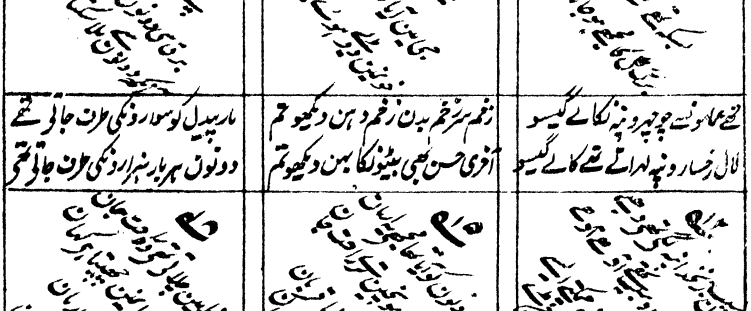

۱۸

خون بین تر وہ تینین آہ نظر آتے ہین
شفق سرخ بین دو ماہ نظر آتے ہین

۱۹

زخمی رخسار و نکی زینب بھی بلائین لی
اپنے اُن پیار و نکی زینب بھی بلائین لی

۲۰

ابھی سرتن سے ہمارے نہ اتاری جادین
ستمگر کو مارین ہم الحکم ہی ماری جادین

۴۵

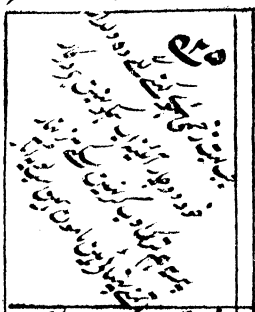

تمہارا گر ہاتھوں سے اُن دونوں کے مارا جانا
یا سر ہاتھوں سے پھر کے اُتارا جانا

۴۶

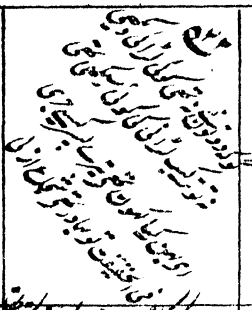

سارا لشکر کھڑا اُن دونوں کا منہ تکتا تھا
جنگ دیدہ اُنھیں کوئی نہ کہہ سکتا تھا

۴۷

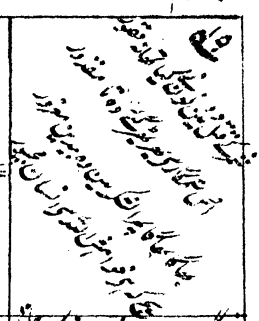

زخم جو تیغ و تبر کے ہیں یہ سارے تن میں
چھپی گریباں زرہوں کی ہیں ہمارے تن میں

۴۸

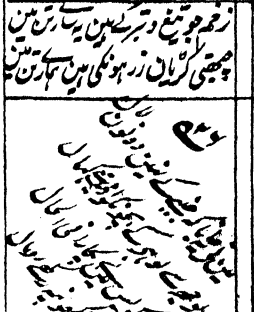

ظلم بھی ہونے ہیں یہ ہاتھ سے اُس کے کیا کیا
کان مجروح کریگا وہ مری پیاری کے

۴۹

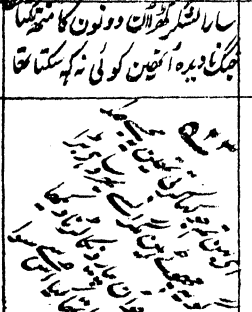

باری باری جو سبھی کو مہیں دھمکاتا تھا
کہنا اُسوقت تمھارا مجھے یاد آتا تھا

۵۰

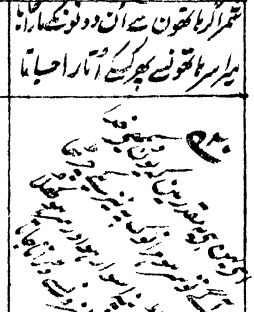

ایک کو مجھ جگر افگار نے گود میں لیا
ایک کو میرے علمدار نے گود میں لیا

۵۱

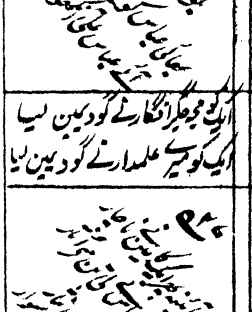

نہ بہت دیکھتے تھے فوج نہ کم دیکھتے تھے
دار پر چڑھتے تھے تو تیغوں کا دم دیکھتے تھے

۵۲

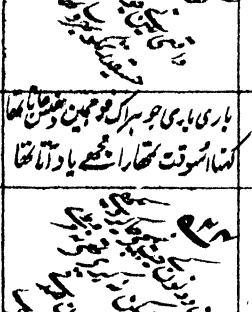

ویسی ہی تیزی تھی اور تھا چم و خم ویسا ہی
اتنے سر کاٹے پہ تھا تیغ کا دم ویسا ہی

۵۳

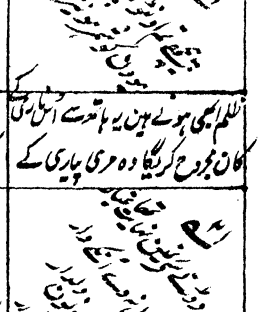

پھر جو لڑنے لگے دونوں تو وہی صورت تھی
وہی طاقت وہی ہمت تھی وہی جرأت تھی

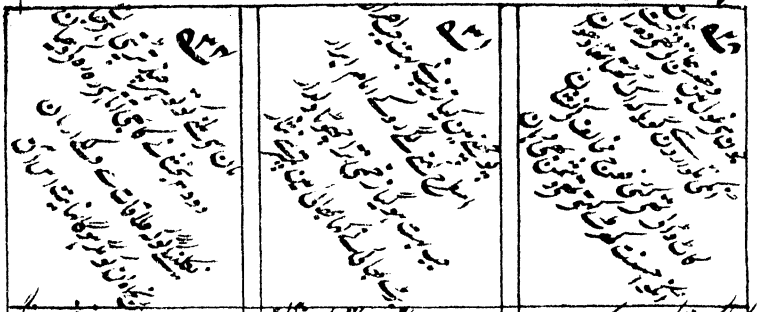

کوئی کہتا تھا کہ دو روز کے پیاسوا ہی واہ
کوئی کہتا تھا کہ جیدکے نواسوا ہی واہ

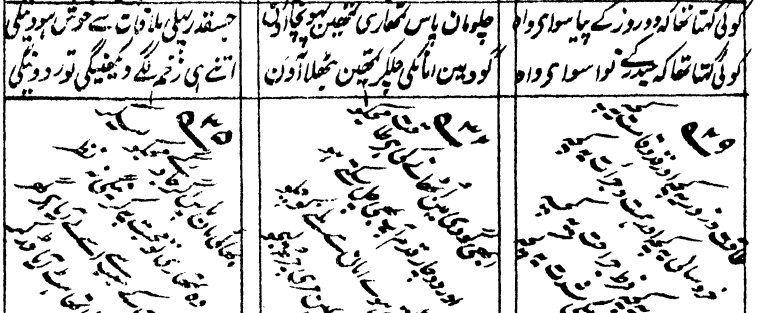

چلو مان پاس تمھاری تمھین بھو پچاؤنگی
گود مین اماں کی جلد تمھین مچلا آؤن

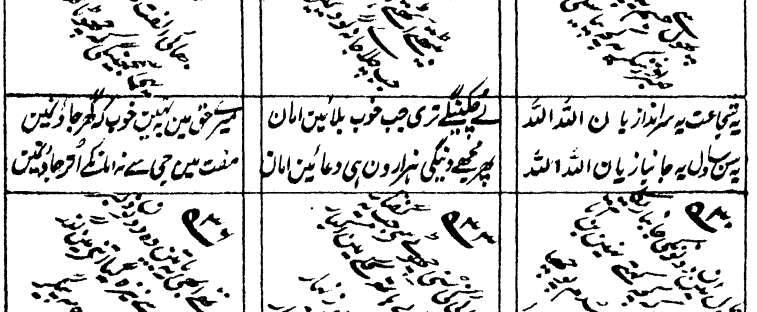

جسقدر پہلی ملاقات سے خوش ہوؤنگی
اتنے ہی زخم لگے دیکھینگی تو روؤنگی

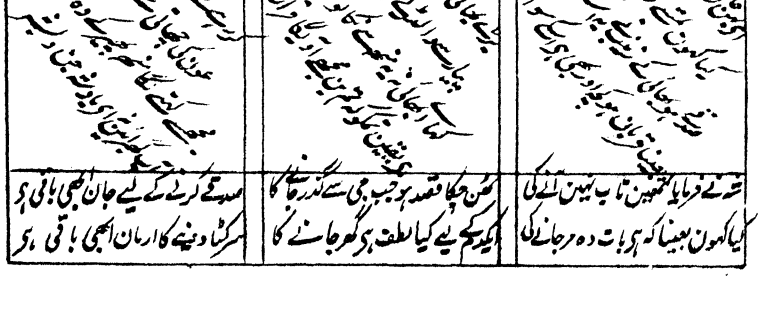

یہ شجاعت یہ سرانداز یان اللہ اللہ
یہ سن سال یہ جانبازیان اللہ اللہ

لے چلینگے تری جب خوب بلائین اماں
پھر مجھے دینگی ہزارون ہی دعائین اماں

میرے خوں مین یہ تمین خوب کر گھر جاؤ تمین
منت مین جی سے نہ مانکے اتر جاؤ تمین

شہ نے فرمایا تمھین تاب یہین آنے کی
کیا کہون بھینا کہ ہی بات وہ مر جانے کی

من چکا قصد ہو جب جی سے گذر جانے کا
ایکدم کے لیے کیا لطف ہی گھر جانے کا

صدمے کرنے کے لیے جان ابھی باقی ہی
سر کٹانے کا ارمان ابھی باقی ہی

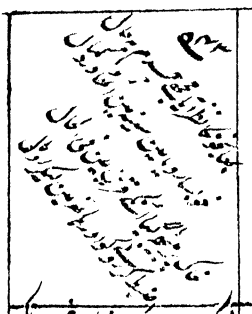

۳۴

تھا پرادر لعینوں کو للکارتا جا بجا
چھوٹے بھائی کو تھا آواز دیتا جا بجا

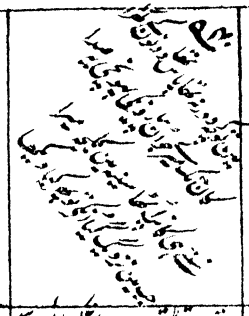

وہ تو دم توڑتا ہے صبر و شکیبائی سے
چھوٹا لپٹا ہوا روتا ہی پڑے بھائی سے

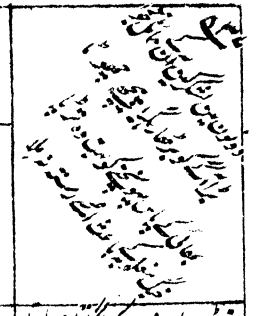

۳۶

خاک سے صاف کہا پانڈے کے رخسار و لب کو
پونچھا چیر خونی سے بہتے ابروئے خمدار و لب کو

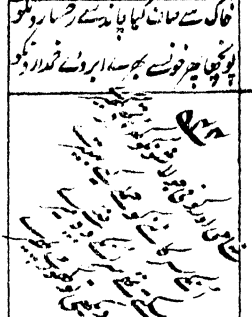

۳۷

پیش کتنے ہی گھوڑے کو دپٹ کر ہو پیچا
پھیر کر فوج کو بھائی کے برابر ہو پیچا

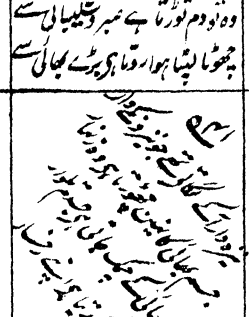

۳۸

وار پر وار ہر اک دشمن دیں چھوڑتا ہے
جسم بھائی کا وہ ہاتھوں سے نہیں چھوڑتا ہے

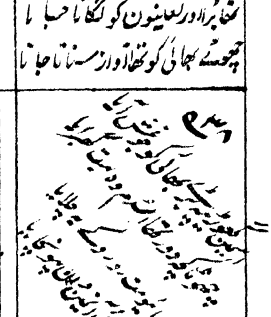

۳۹

گتھ گئے بیر نے پر فوج ستمگر کے ساتھ
ظالمو بھا بھونکے سر بیر دلاور کے ساتھ

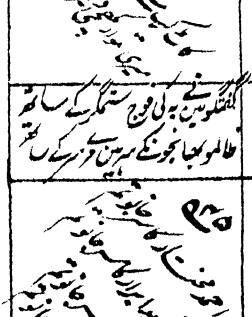

۴۰

اڑ دم گھوڑے سے اور مگیو مارو بھائی
کام آخر ہوا مانکو پکارو بھائی

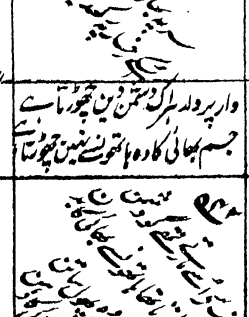

۴۱

بھرے آئے ہوا پھر تو وہ گلفام اخیر
چھوٹے بھائی کا بھی بس ہو گیا واں کام اخیر

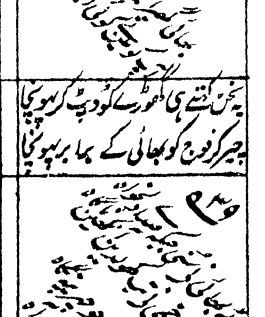

۴۲

خولے بھا بھونکے خون میں تر اشنا ہے
انکے سر پینے مرے کا ہوئے مشکل ہے

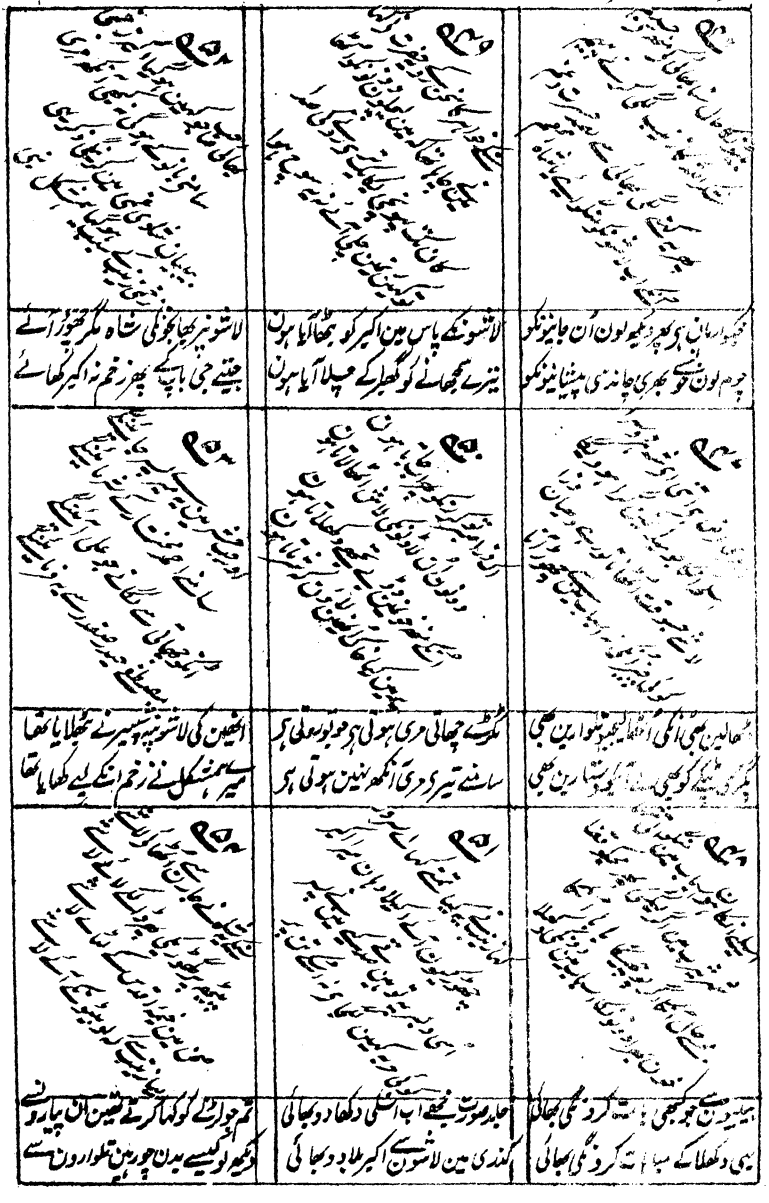

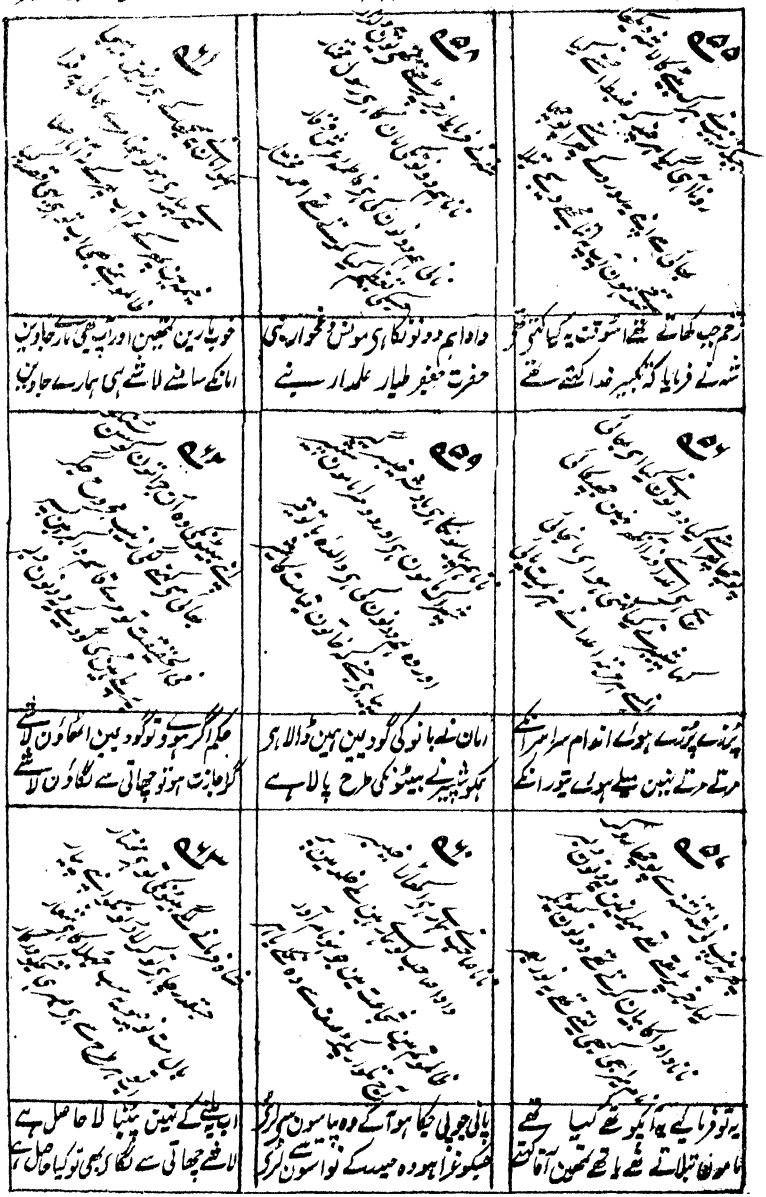

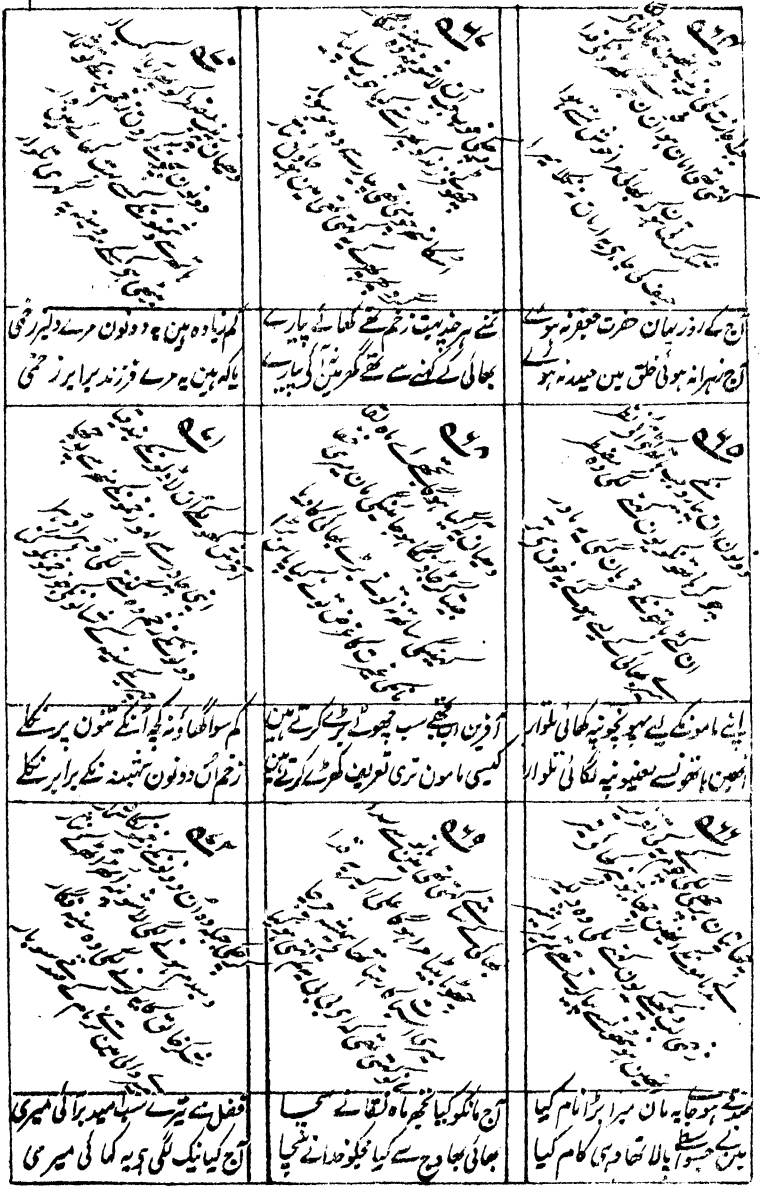

۶۴

آج کے روز یہاں حضرت جعفر نہ ہوئے
آج ہمزاد نہ ہوئی خلق میں حیدر نہ ہوئے

۶۵

اپنے ماموں کے لیے سینہ پہ کھائی تلوار
انھیں ہاتھوں سے بھتیجے پہ لگائی تلوار

۶۶

صدقے ہو جا یہ ماں میرا بڑا نام کیا
میں بے جسولے بالا تھا تو نے کام کیا

۶۷

تھے یہ خیمہ میں زخم کھائے ہوئے پیارے
بھائی کے کہنے سے گھر میں آئے ہوئے پیارے

۶۸

آفرین اب بھتیجے سب چھوٹے بڑے کرتے ہیں
کیسی ماموں تری تعریف کھڑے کرتے ہیں

۶۹

آج مانگو کیا تجھ ماہ لقا نے سچا
بھائی بھاوج سے کیا خلق خدا نے سچا

۷۰

کم زیادہ ہیں یہ دونوں مرے دلبر رحمی
یا کہ ہیں یہ مرے فرزند برابر رحمی

۷۱

کم سوا گھاؤ نہ کچھ آنکے ستون پر نکلے
زخم اُن دونوں کے تہبند کے برابر نکلے

۷۲

فضل ہے تیرے سب امید برآئی میری
آج کیا نیک لگی ہے یہ کمائی میری

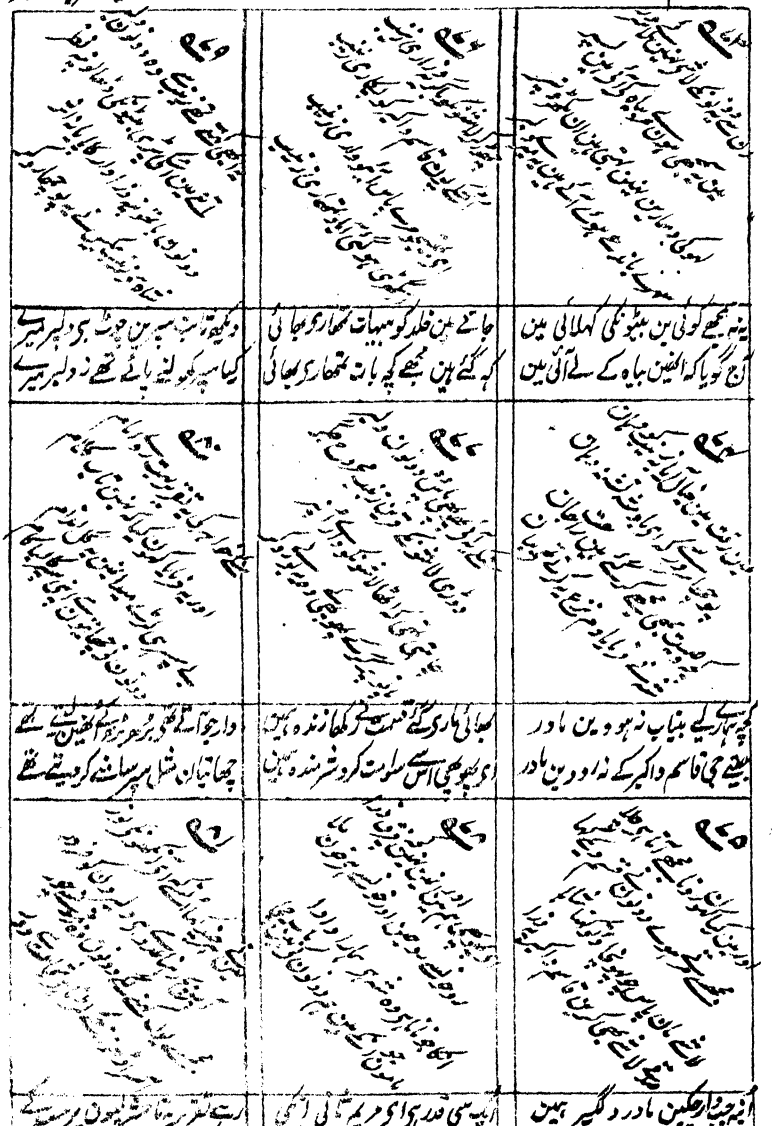

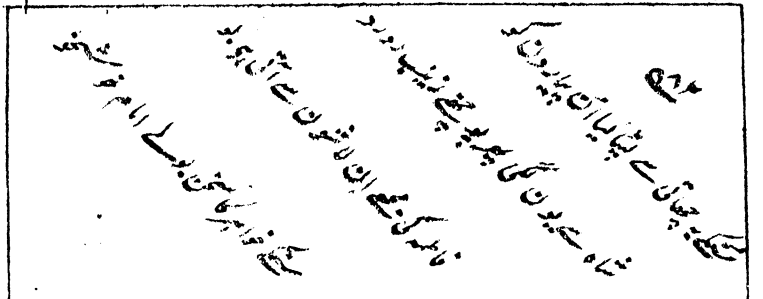

جب شہادت تری فرزندون نے پائی تھی | فاطمہ چھاتی لگانے کو انھین آئی تھی

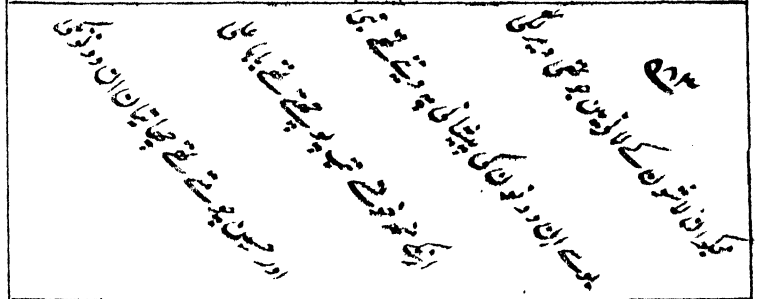

فاطمہ چھاتی سے ان دونون کو لپٹاتی تھی | مسئل بیٹھتی تھی روتی تھی چلاتی تھی

پھر تو دلگیر وہ سر در نے اٹھائے لاشے | جا کے میدان شہادت مین لٹائے لاشے

۴۱

کہنے ہیں اماں جانے کی بابا کو دعا فرمائے
ہوں رضینا بقضا خیر سے لیجائے

۴۲

اسکو سن بابو نے دل سوختہ کیا کر آہ
بولی وہ مسند اکبر یہ پکا کر تی آہ

۴۳

ہو نہایت جو وہ مفتون لقا ہے اکبر
پوچھا ہوگا کئی بار اسنے کہ آئے اکبر

۴۴

نہ تو کچھ ہوش بدن کا ہے نہ چادر کی خبر
نہ سکینہ کی خبر کچھ ہے نہ اصغر کی خبر

۴۵

قحط سے پانی کے یا دودھ ترا سوکھ گیا
رکھ دے تو اودھر اصغر کا لہو سوکھ گیا

۴۶

ہو یقین خوب قرار تین وہ دلبر ہوگا
تیرا فرزند ظفریاب مقرر ہوگا

۴۷

ہون رضینا بقضا خیر سے لیجائے
جو کہ دکھلائے خدا خیر اسے لیجائے

۴۸

تھوکر لگا تھا کہا تو مری آنکھوں پر
ارے لو گوا سے بٹھلاؤ مری آنکھوں پر

۴۹

صدمہ ہو یاس کا یا اور کوئی باعث ہو
رد کے پیمبر نے فرمایا یہی باعث ہے

۴۱

گو کہ تیروں سے کلیجہ ہی مرا چھن آیا
پر کوئی کار زیان تو نہین بن آیا

۴۲

جان و مال اور سر و تن بہر خدا کھوتے ہین
دیکھو بابا کبھی ہم صبر نہین ہوتے ہین

۴۳

اختیاری رہی خالق مین کری صبر و رضا

۴۱

شہ کے آگے مین شجاعت کرون مثل دلیران
وری کے آگے ہو حور شہید کاندکو رکہان

۴۲

ذکر جرات کا ہی کیا شاہ جری کی آئی
کوہ ہی کاہ حسین ابن علی کے آئی

۴۳

زندگانی مین لب تشنہ سکینہ نہ رکھا
میرے عاشق کے تئین سوز نہی حرا سے

۴۱

پانی پیاسونکو بھی جیمین مین پہونچانہ سکے
کاہکو مین عمر ستمگر کا سر لانہ سکا

۴۲

وہان آئیگا جری خوب مراد لیرہے
فتح مین امان کے بھی یہ فکر نہین تیرہے

۴۳

۲۹

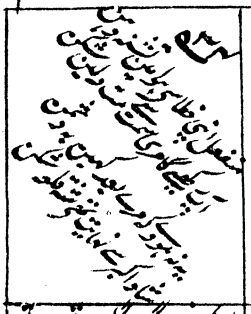

فخر کونین وہ ہی آپ ہین جسکے فرزند
کیون نہو عقل یہ آخر کو ہین کسکے فرزند

۳۰

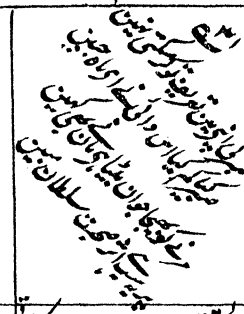

حی الحقیقت ہی یہ سب سرور دین کا صدقہ
صبر یہ پیر اتھارا ہی اُنھین کا صدقہ

۳۱

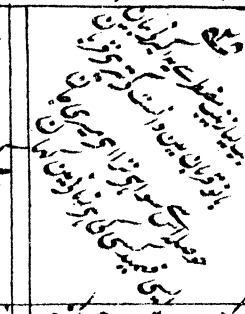

راہی بھی نوع دگر ہو گئی مرتے مرتے
خفگی مان سے مگر ہو گئی مرتے مرتے

۳۲

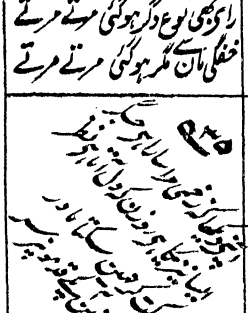

نام ذی احمد مختار کی ہے جانی کا
اور فرزند ہے تو مانو ہی کسرائی کا

۳۳

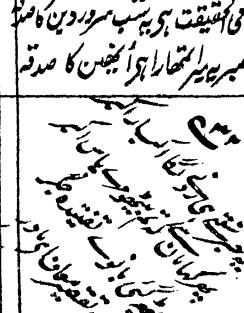

حق بجانب ہی جو تم اے مری مادر پوچھو
بیٹا لڑکے کے پھرے حال نہ کیونکر پوچھو

۳۴

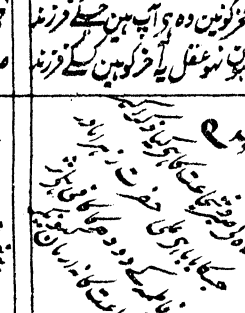

اور جو کچھ بات نہ اے مریم ثانی سمجھو
خفگی سمجھو یہ یہ جوانی سمجھو

۳۵

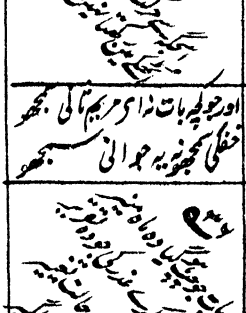

لاکھ منکر ہی مرے جان کلیجا میرا
کھا مانو سے کہ اب کوچ پسر کرتا ہے

۳۶

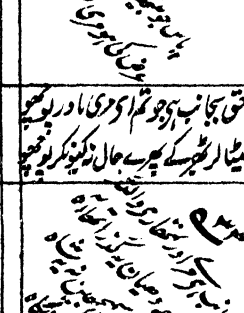

حق بجانب ہی جو تم اے مری مادر پوچھو
بیٹا لڑکے کے پھرے حال نہ کیونکر پوچھو

۳۷

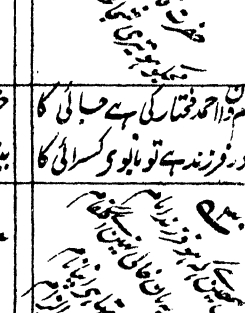

نذر جو کرنا ہو کر لو یہ سفر کرتا ہے

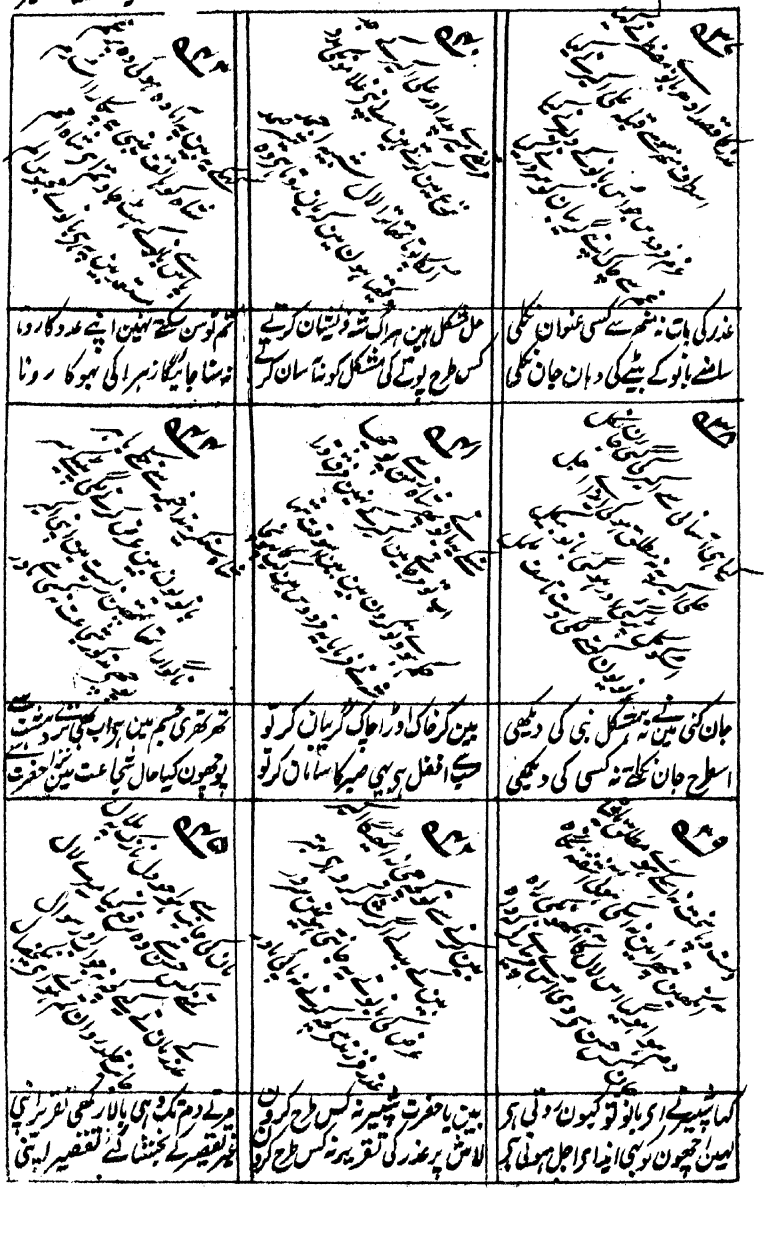

۳۶
عذر کی بات نہ منھ سے کسی عنوان نکلی
سامنے بانو کے بیٹے کی دہان جان نکلی

۳۷
حل مشکل ہیں ہر اک شہ دنیا میں کرتے
کس طرح پوتے کی مشکل کو نہ آسان کرتے

۳۸
تم تو سن سکتے نہیں اپنے عدو کا رونا
نہ سنا جائیگا زہرا کی بہو کا رونا

۳۹
جان کنی میں نے بہشکل نبی کی دیکھی
اسطرح جان نکلتے نہ کسی کی دیکھی

۴۰
بین کر خاک اڑا چاک گریباں کر لو
حسب افضل ہے یہی صبر کا ساماں کر لو

۴۱
تھر تھری جسم میں ہر اب بھی ہے دشمن کے
پوچھوں کیا حال شجاعت میں ترا حضرت

۴۲
کیا پٹیرے اے مابو تو کبوں رو لی ہے
لیں اچھوں کو بھی ایذا مرا جل ہوتی ہے

۴۳
بین یا حضرت شبیر نہ کس طرح کروں
لاش پر عذر کی تقریر نہ کس طرح کروں

۴۴
مرتے دم تک وہی بالا رکھی تقریر اپنی
خیر تقصیر کے بخشانے تقصیر اپنی

۴۴

دا کیا نیت خالص تھی تمہاری اکبر
ہو گیا صدقے سے قربان خلف اکبر
اسکے مرتبے کی نہ کیونکر ہو ادا ذکر جلیل
زبان مذکور خجالت کا ہے لاسے لب پر
ہو گیا منہ سے تو الحمد کا اظہار دلیل
ہو گیا منہ سے تو بے شکل دہانہ ہی مشکل ہے

۴۵

رخصتی ہونے کو ہے لیلم ہو بیٹے
بیٹے کے دادی کے ہوا رخصت کیا دادا
فرمان ہی کے موافق کیا جو امر کیا
پھیرو ان نے دیوانان کو راہ راہ لعت
نے شرفنہ ہو ان ہی کے ہوں ہی ہو ان کی اکبر
خلعتیں سب کے بموجب ہو عطا کر دن کی اکبر

۴۶

ہو گئی بیٹی فتح یاب اور شاد و زین
دیکھ کر یہ ہوئے رخصت حضرت سلطان دین
فیصلہ اس نزاع کا کر کے سب مرد و زن
بیٹی کی نیک اب بیٹیوں کو ہوئی بخشیں
رب کریم اب اکبر کے ہو فضل یار یار
کہہ دعا بانو نے اب ناز و نیاز کر کے

۴۷

بانو نے اس طرح سے بیٹے کو رخصت کیا
آدھ کرم کا وہ بھی بیٹے پہ خالق کی رہے
بیٹے کو ان کی کیا مومن نے فوز کی ایسی
نا گوار اتنے سے مالک کو ہو کر دنیا تیرا
بخشے راضی ہو کے ہر بات قادر علام تر
حق تعالیٰ نے کیا اس کو بہت بہتر تر

۴۸

لشکر ہو کر اکبر کو اقبال سے چلا شاہ
ہو کے بادل کا عجب انداز سے پھیلی فوج
دشت کا کیا کہیں دشت میں بادل تباہ
آئے بیٹے علی اکبر شہ والا جاہ
آگے دلیر جوان ہو کے بھی بیٹے کے ساتھ
دیکھ کر ہو گیا جوان علی لعنت حق

چھوٹا بھائی بھی نہیں ہوتا ہے دلبند سے کم
کہ نہیں عشق و محبت میں فرزند سے کم

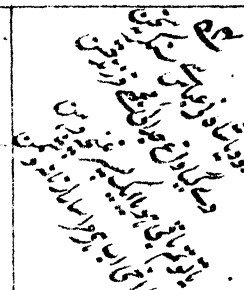

کون غم میں مرے بے تاب جبیب تا پھاڑیگا
ایسا کوئی نہیں بھائی جو مجھ کو گاڑیگا

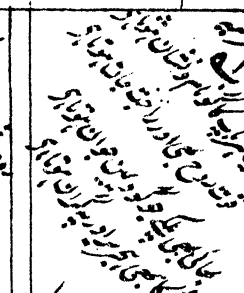

وقت ہی کچھ پڑا کچھ مرے کام آ فضہ
میرزدہ والی کو مرے پاس بلا لا فضہ

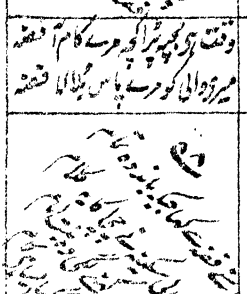

شاہ سے اذن دعا جبکہ طلب کرتے تھے
زجر اشہ سے الفت کے سبب کرتے تھے

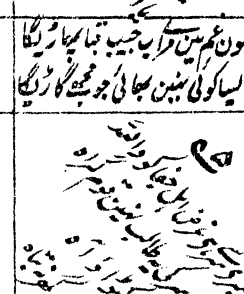

اُس حنیفہ کو نہ اب اور اذیت پہونچے
چار بیٹوں میں بھلا اک تو سلامت پہنچے

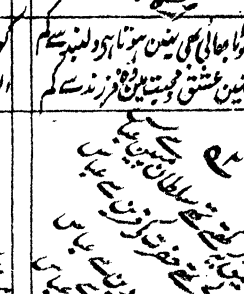

تجھمیں معلوم ہی ہے بھائی کی تشنہ لبی
رہنے چھوڑ کے پیسر کو تنہا عباس

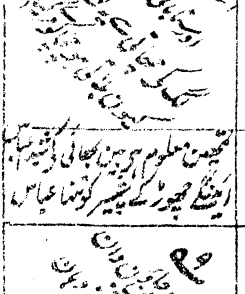

حضرت جعفر طیار نظر آتے ہیں
جلد آ جلد یہ ہر مرتبہ فرماتے ہیں

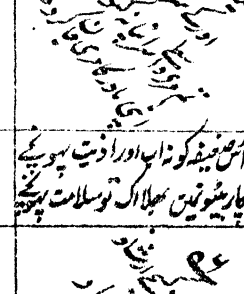

گر بچا منع سے غیرت سے پہ مر جاؤنگا
ورنہ دھر آن بخشنگی جیتا میں گر جاؤنگا

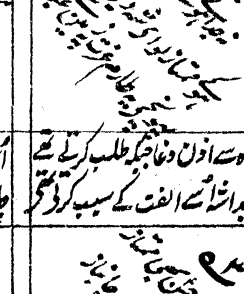

پاس باپ کے اگر آن نہ رہنا بھائی
رن کو گر جائیں تو دامن سے لپٹنا بھائی

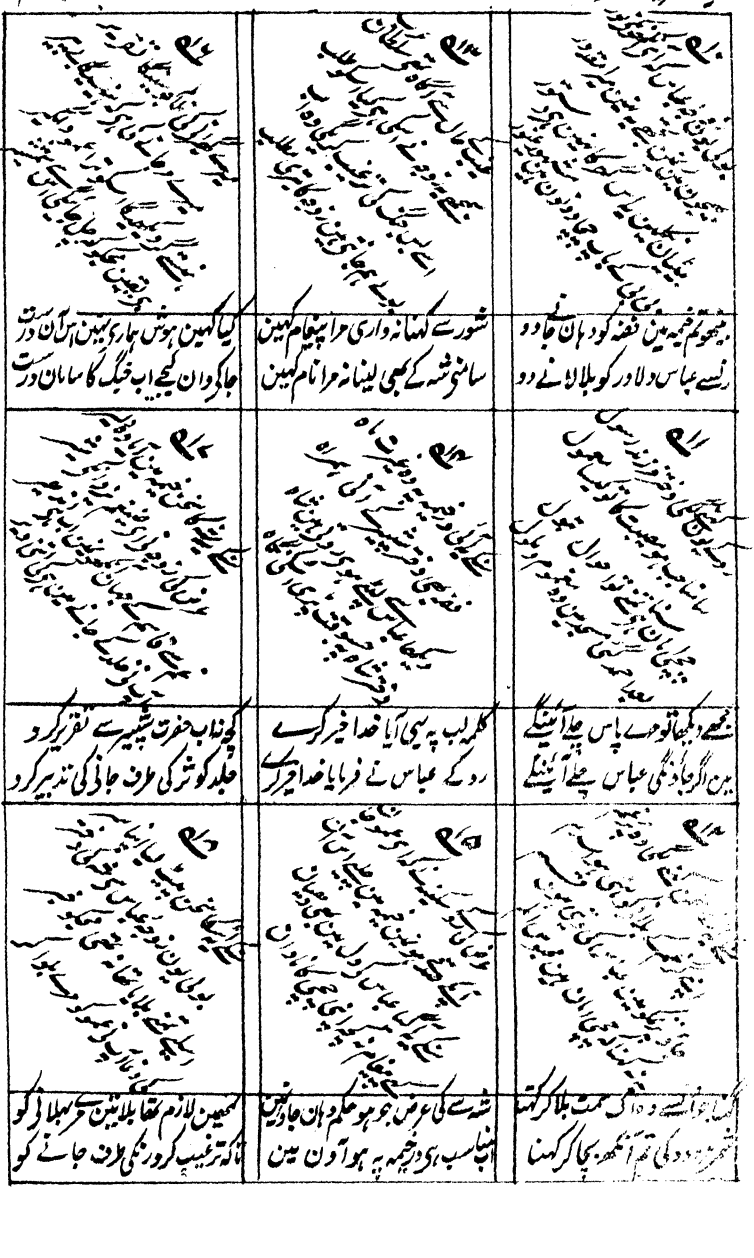

۳۴

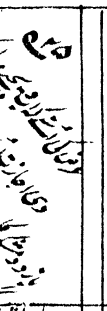

ہوا سرور نہایت تری تقریر سے مین
پہونچا کوثر کے کنارے تری تدبیر سے مین

۳۵

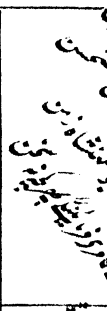

ساحل علقمہ منظور مصنف نے کیا
غرم کو ثر کا علمدار و لاور نے کیا

۳۶

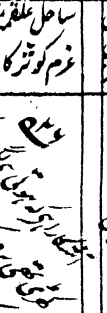

مین نے مارے امام دوسرا کو کھویا
ہی غضب بیوہ و دانستہ چچا کو کھویا

۳۷

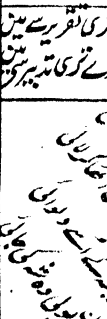

ظاہر مارے شاہ شہدا قتل ہوا
شور ہی رنین سکینہ کا چچا قتل ہوا

۳۸

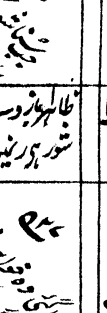

عشق صادق کا نباہ آپ نے کیا خوب کیا
آپ ذوجہ سے لیکن ہین محجوب کیا

۳۹

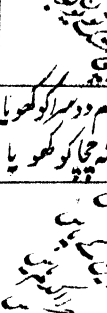

نعرہ کرتے ہین تو ہر تیر و ہل جاتا ہی
ضبط کرتے ہین تو تن بید سا تھراتا ہی

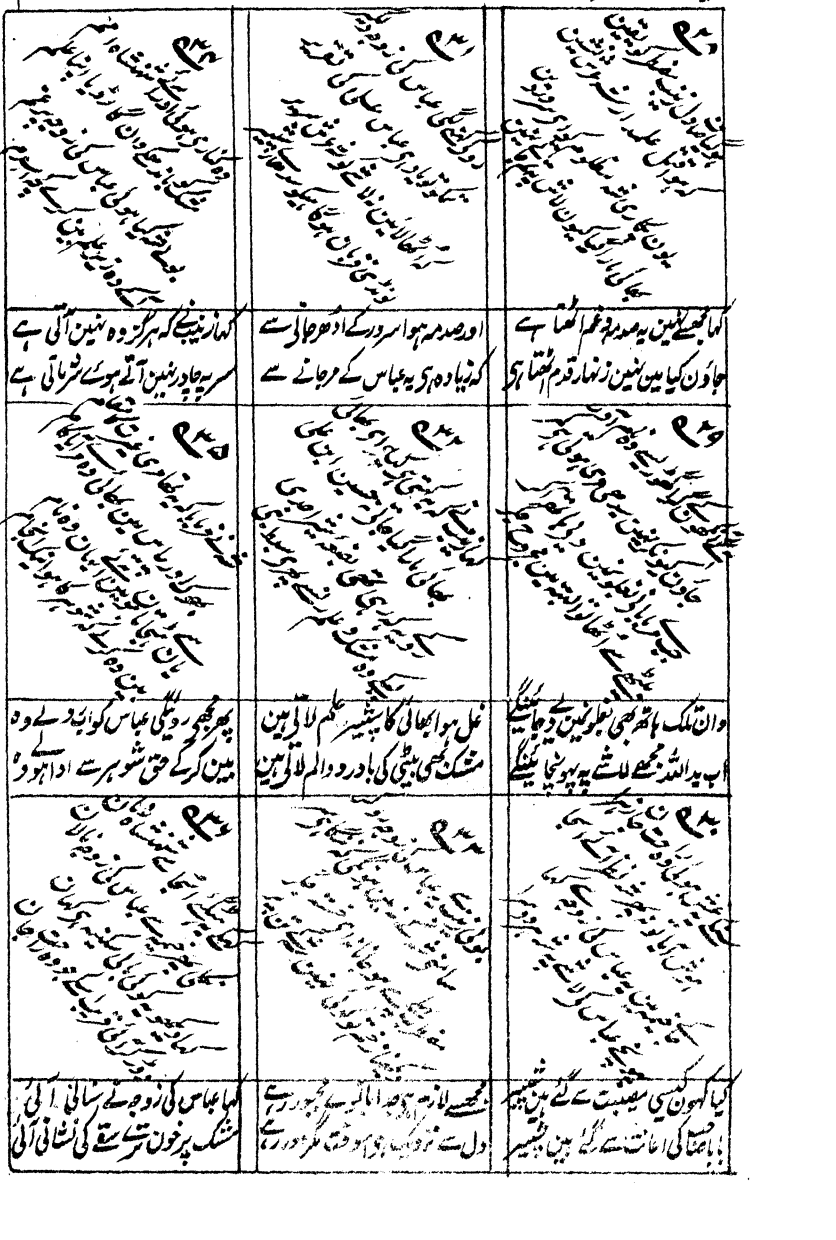

کہا مجھسے نہیں یہ صدمۂ غم اٹھتا ہے
جاؤں کیا میں نہیں زنہار قدم اٹھتا ہے

اور صدمہ ہوا سرور کے ادھر جانے سے
کہ زیادہ ہے یہ عباس کے مرجانے سے

کہا زینب نے کہ ہرگز وہ نہیں آتی ہے
سر پہ چادر نہیں آتے ہوئے شرماتی ہے

وان تلک ہاتھ بھی بھلو نہیں دے جاتے گے
اب یداللہ مجھے لاشے پہ پہونچا تینگے

عمل ہوا بھائی کا پیشیر علم لاتی ہیں
مشک بھی بیٹی کی بادر و دالم لاتی ہیں

پھر بھجی روتی عباس کو بابر دے وہ
میں کرکے حق شوہر سے ادا ہو دے

کیا کہوں کیسی مصیبت سے گئے ہیں شبیر
یا بھتیجے کی اعانت سے گئے ہیں شبیر

مجھسے لازم ہے صفا لانے کو مجبور رہے
دل سے نزدیک ہو اور وقت مگر دور رہے

کہا عباس کی زوجہ نے نشانی آئی
مشک پر خون ترشحے کی نشانی آئی

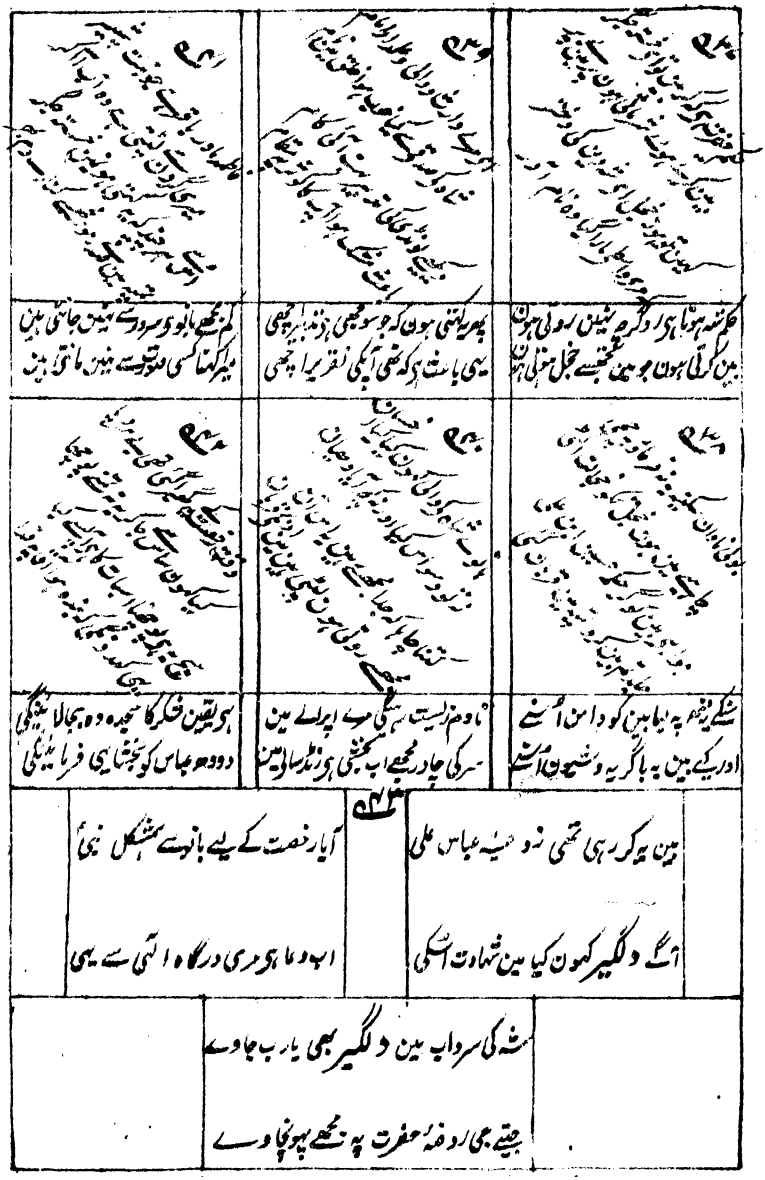

۴۳
مین یہ کر رہی تھی نذر عباس علی
آیا رخصت کے لیے بانو سے ہنسکر نبیؑ
آگے دلگیر کہون کیا مین شہادت اسکی
اب دعا ہی مری درگاہ الٰہی سے یہی

منہ کی سرداب مین دلگیر بھی یارب جاوے
جیتے جی روضۂ حضرت پہ مجھے پہونچاوے

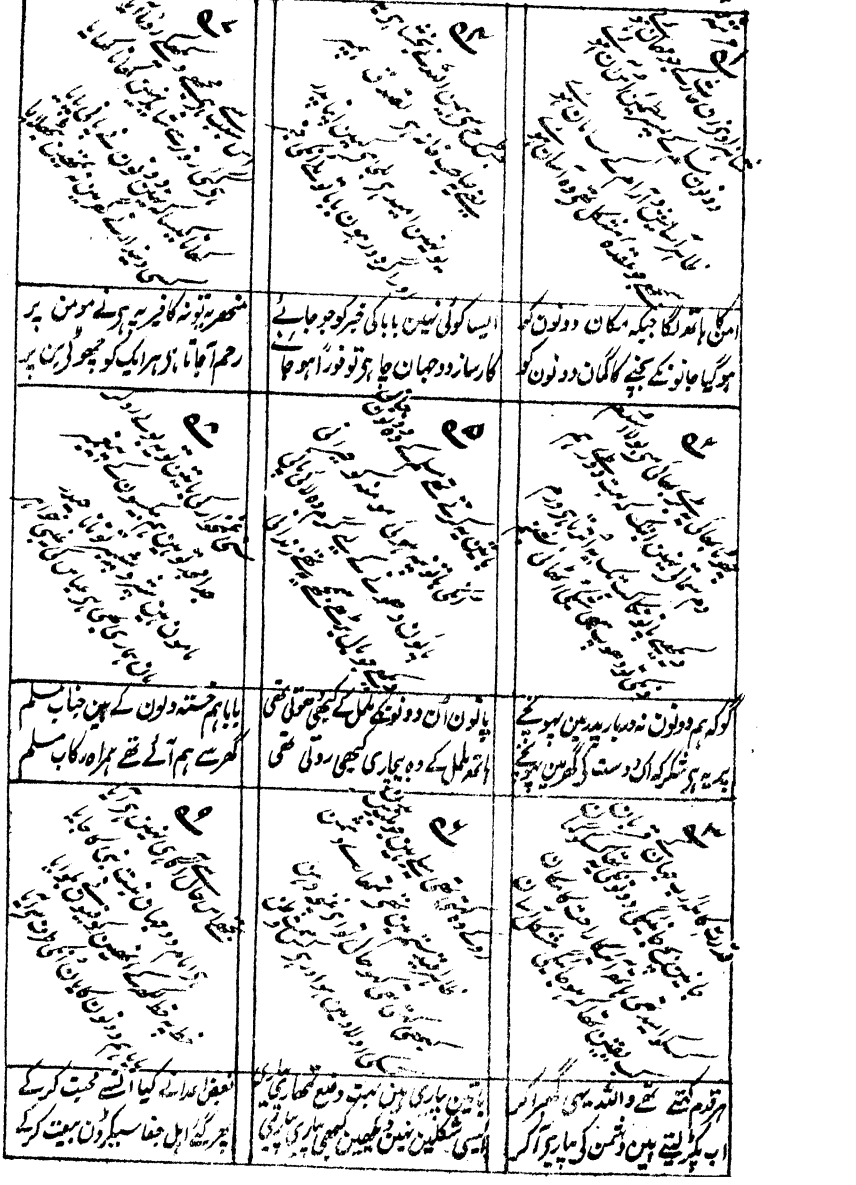

۱۰

پھر بے دینوں نے چھڑوایا پدر سے ہمکو
پھر کبھی لے گئے دیندار کے گھر سے ہمکو

کبھی چار دن طرف اُن لاڈلوں کی پھرتی تھی
کبھی پروانہ صفت پانو پہ وہ گرتی تھی

ہے یقین ہمکو کبھی مژدہ نہ ملجائین
اب جو بھاگے ہوئے مسلم کے پسر ملجائین

۱۱

طالع نیک ہماری ہمین لائے تجھ تک
جانین پہنچی تھین ہماری جو ہم آئے تجھ تک

سیر سارا بس اُن بچونکو کبار کیا
حال مسلم کا معلوم نہ اظہار کیا

خوان ان دونون کا اس گھر مین بچھا ہووے
قتل انھین وہ کرے ایسا نہ مطب ہووے

۱۲

تو کھانے کی نہ پانی کی ہے پروا ہمکو
ایک دیدار پدر کی ہے تمنا ہمکو

جبر سے شہزادی کے کیا پھول سے کملائین
شیر سو جانون کی ڈاکی مرے گھر آئے ہین

ایک حجرے مین دونون کو پھر پہنچا دیوے
جان مین زندگی پہ زنہار نہ انکو دیوے

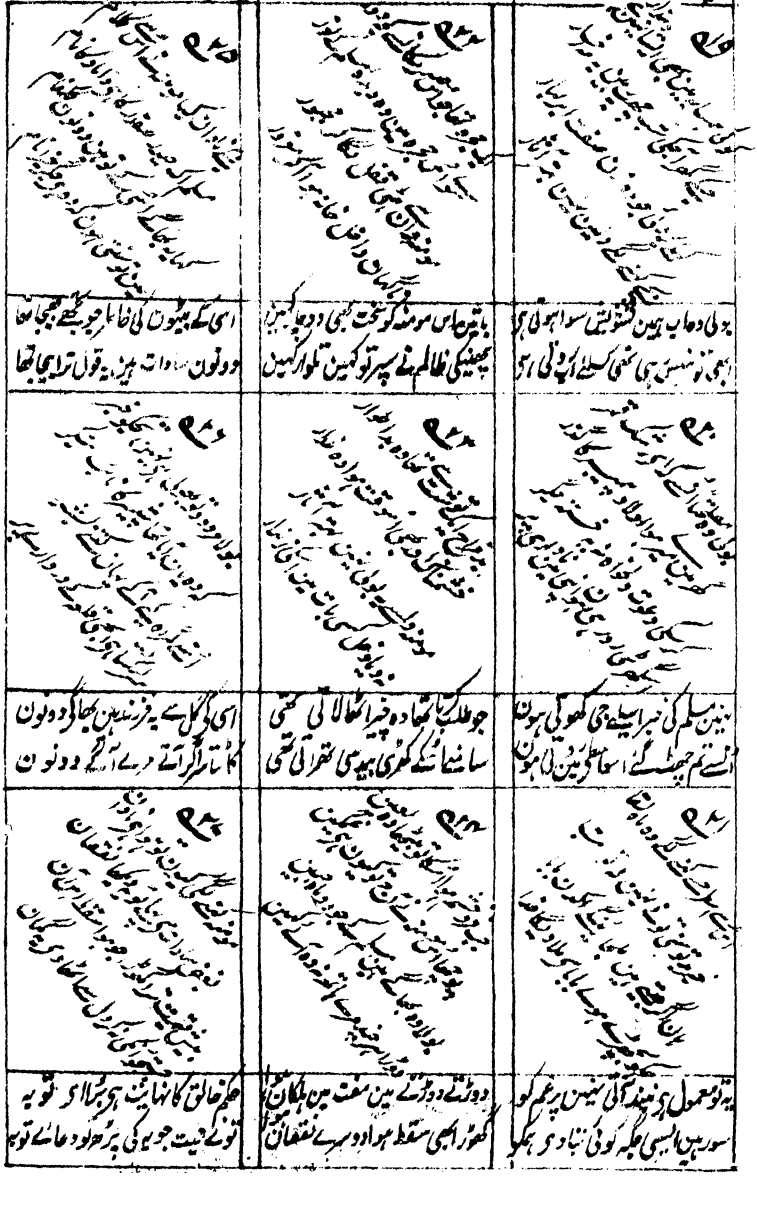

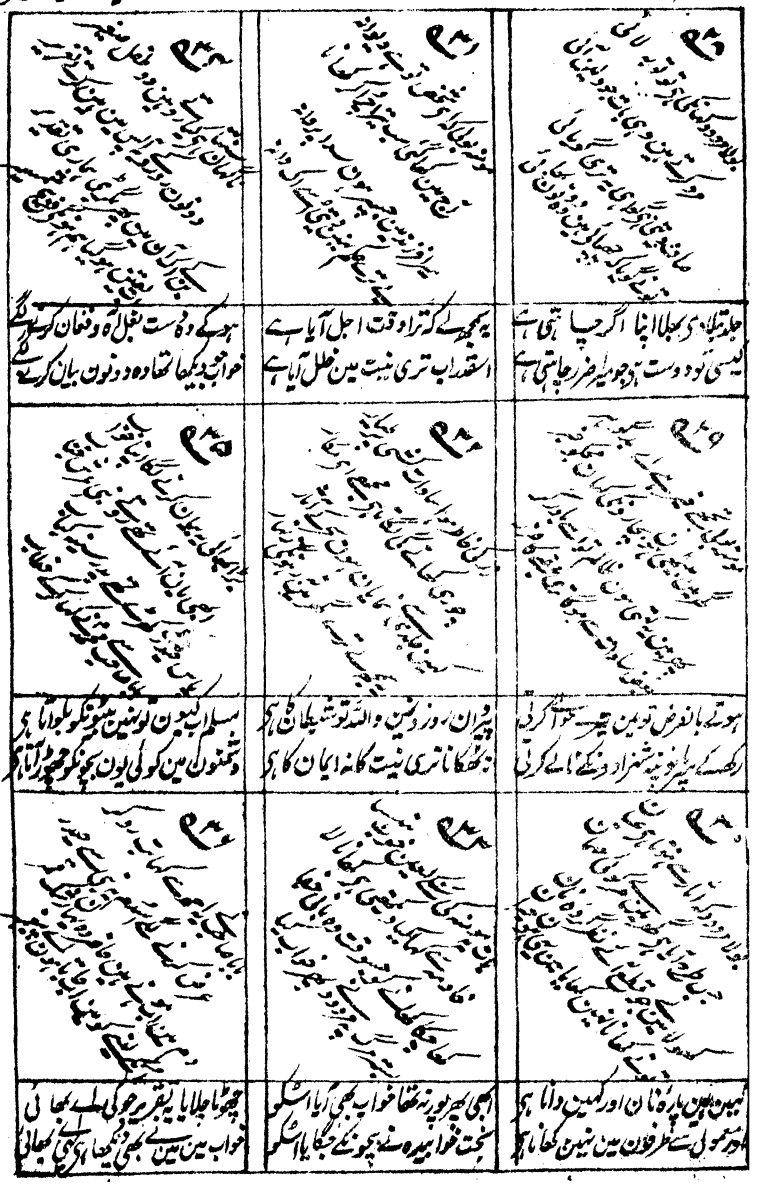

۴۳۶

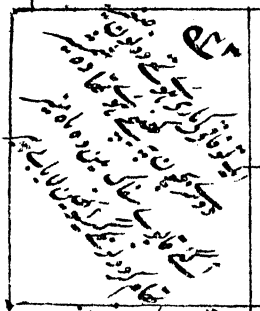

تو ذبح کیلئے نہ اسم مجھے فرستد کیا
مین نے گھر مین ہی رہتے دشمنو کو نیست کیا

۴۳۷

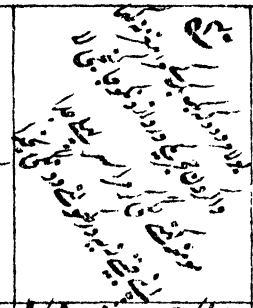

پہلے اسکا تو نہ سر تن سے جدا مین نے کاٹا
قفل کر منہ سے کیا بعین سنے کاٹا

۴۳۸

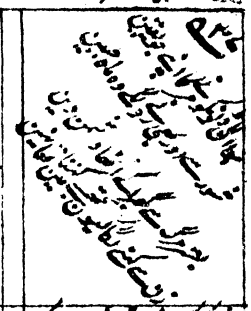

حال تھا مومنہ کا غیر دیکھ کے
زہد بھی کی طرح پی گئی اس ظلم سے

۴۳۹

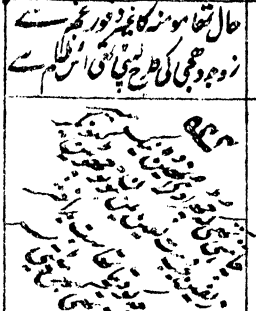

یون مین کب خیال مین سر اک کے پھیرتے
پر مین انپو کی حمایت کو مقرر آتے

۴۴۰

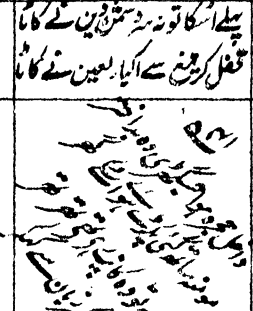

چھوٹے سے بولا بڑا بچے تو زنہار نہین
پیر ارمان مین رہیا تلوار نہین

۴۴۱

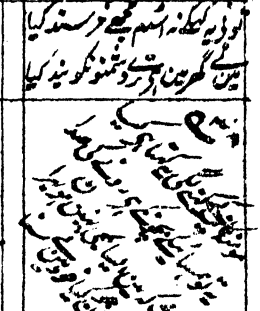

جھڑکا رلفو کو بعین دیکے گرا دیا تھا
مومنہ اسے لپٹی تو جھڑا دیا تھا

۴۴۲

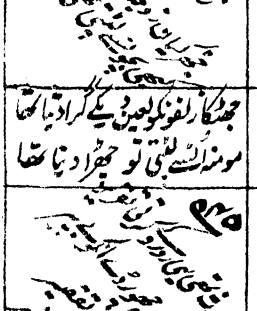

اسکے سر پر برد احمد کے مارے گا تو
جانکر آل پیغمبر انھین مارے گا تو

۴۴۳

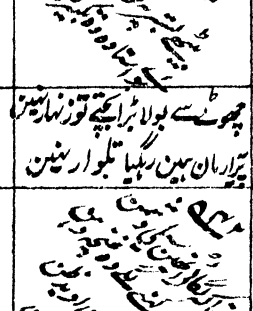

سمجھو یہ سمجھے ہین اب اپنی اجل آئی ہی
مارا مٹا پسے کے لکھو نہی نہین آئی ہی

۴۴۴

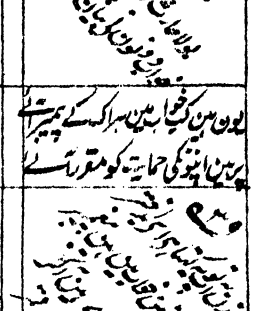

نہ پیمبر سے نہ اللہ سے تو ڈرتا ہے
گھر مین آئے ہوؤن پر کوئی ستم کرتا ہی

۴۴۹

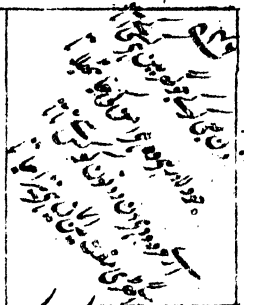

نہیں ارمان کوئی دل میں مگر ہے
کسی ظالم کو نہیں پھوتے پھلتے دیکھا

۴۵۰

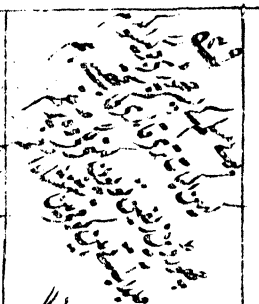

زربت سید ابرار سے دلوائینگے ہم
گھوڑا عباس علمدار سے دلوائینگے ہم

۴۵۱

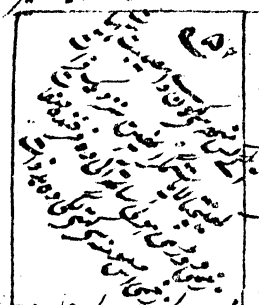

رحمی بھی ہو چکی اور گھر سے نکل آئی ہے
پیدا ان دونوں ہی سے ابتدا ہی ہوئی ہے

۴۵۲

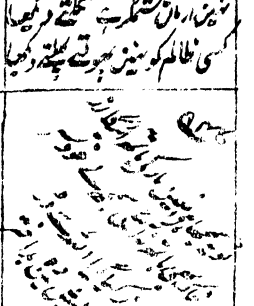

کہتے ہیں جو مسلمان کو کوئی مارا
نیکو دو را یا الخوف ہے مرا گھوڑا

۴۵۳

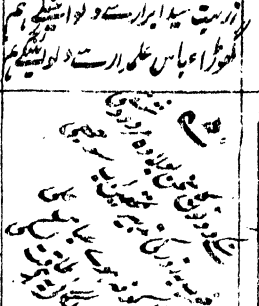

دونوں کی باتوں میں آجاؤں میں نہیں
جا میں تم دونوں کی بچتی کسی عنوان نہیں

۴۵۴

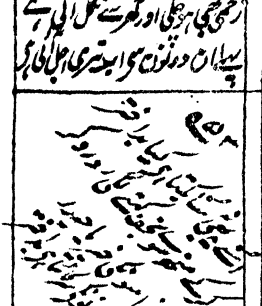

تم بھی آگاہ ہو اور سارا زمانہ یا شاہ
اس سے تم گر نہ کہنا مرا مانا یا شاہ

۴۵۵

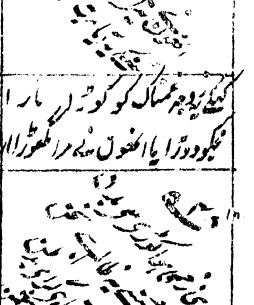

ملک میں میری جو زور اسے ہو جنگی
گھوڑا اس گھوڑے سے بہتر نہیں تجھے داد دونگی

۴۵۶

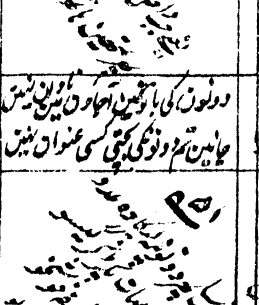

وہ تو زخمی ہوئی یہ لاڈلے تھرا کے گرے
خون جو دیکھا تو اک مرتبہ غش کھا کے گرے

۴۵۷

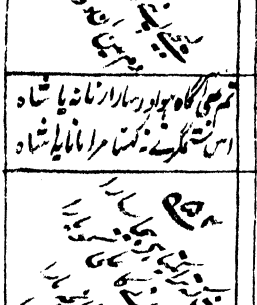

جو کہ خلق سے پھرا کرہ نہیں آئے ہیں
کتنی ناداں ہے مردی بھی نہیں آئی ہیں

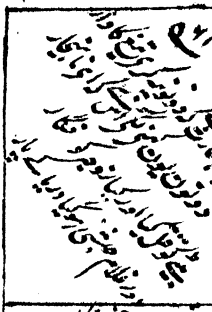

ایک غلام حبشی اسکے وہان ساتھ آیا
کوئی باقی نہ رہا مال جنھو نکا حق ہے

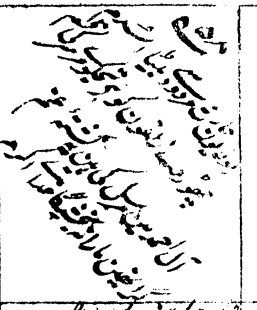

مثل بیٹے کا تحن چلکے وہ انگارہ ہوا
اوس ستمگر طلب زر اب تجھے ناحق ہے

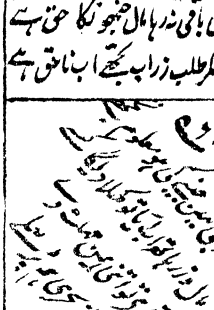

مستصل نہر کے وہ خیمہ ہوئے ہاتھ آیا
مار اک ہاتھ کہ مجروح وہ بیچارہ ہوا

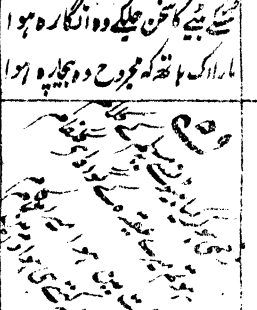

کاٹنے دست تحیر وہ لگا وہ نادانسے
بولا حارث نہ یہ مانونگا بہانا اسدم

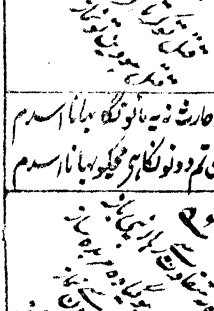

اے امان کہا اور لپٹا وہ نبی آن سے
خون تم دونو نکا ہی مجھکو بہانا اسدم

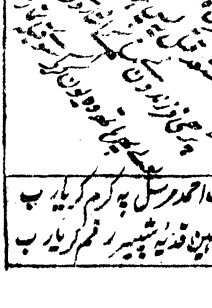

بولی وہ موسنے کہ دشمن دریا در ہین یہ
امت احمد مرسل پہ کرم کر یارب

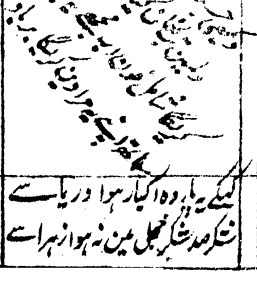

بیٹے سلم کے ہین اور آل ہیمبر کے ہین یہ
اور ہین قدیہ شبیر رقم کر یارب

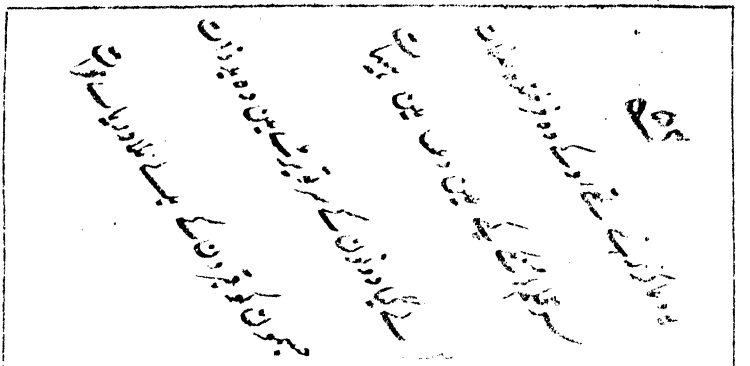

ساتھ مارے گئے اور ساتھ رہے ای دلگیر | ہاتھ پکڑے ہوئے وہ دونوں بہ ای دلگیر

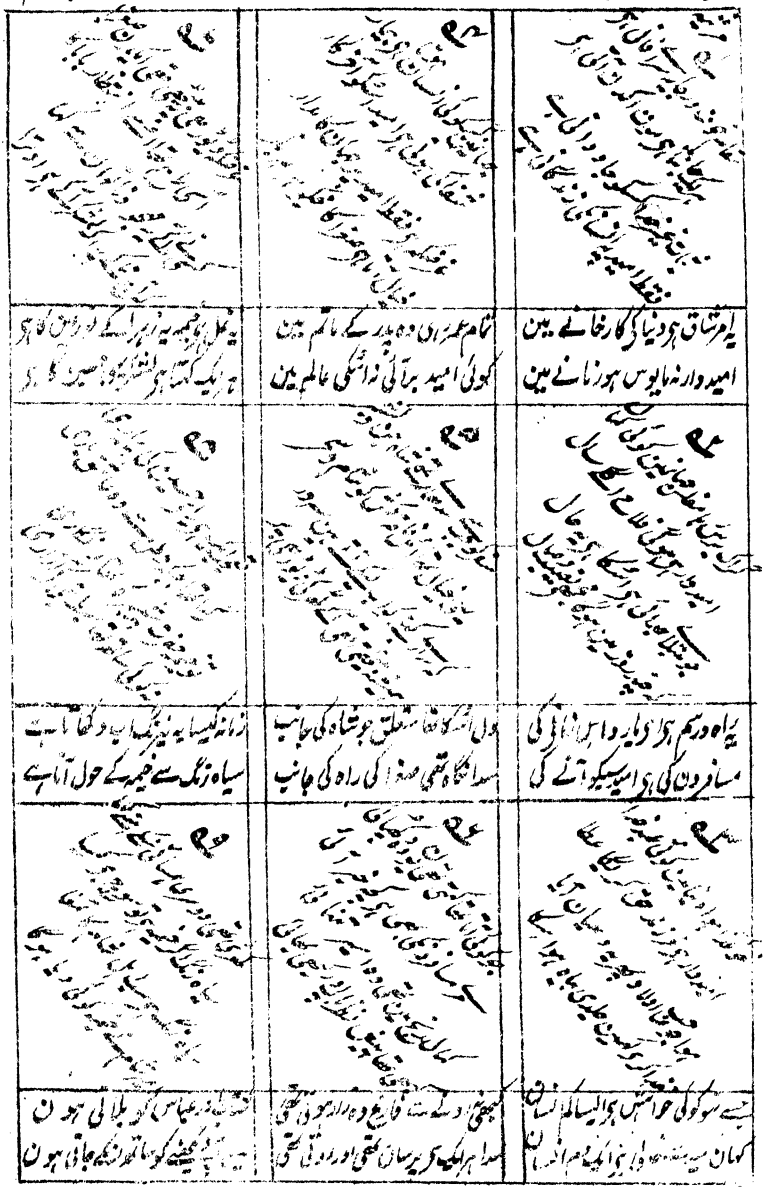

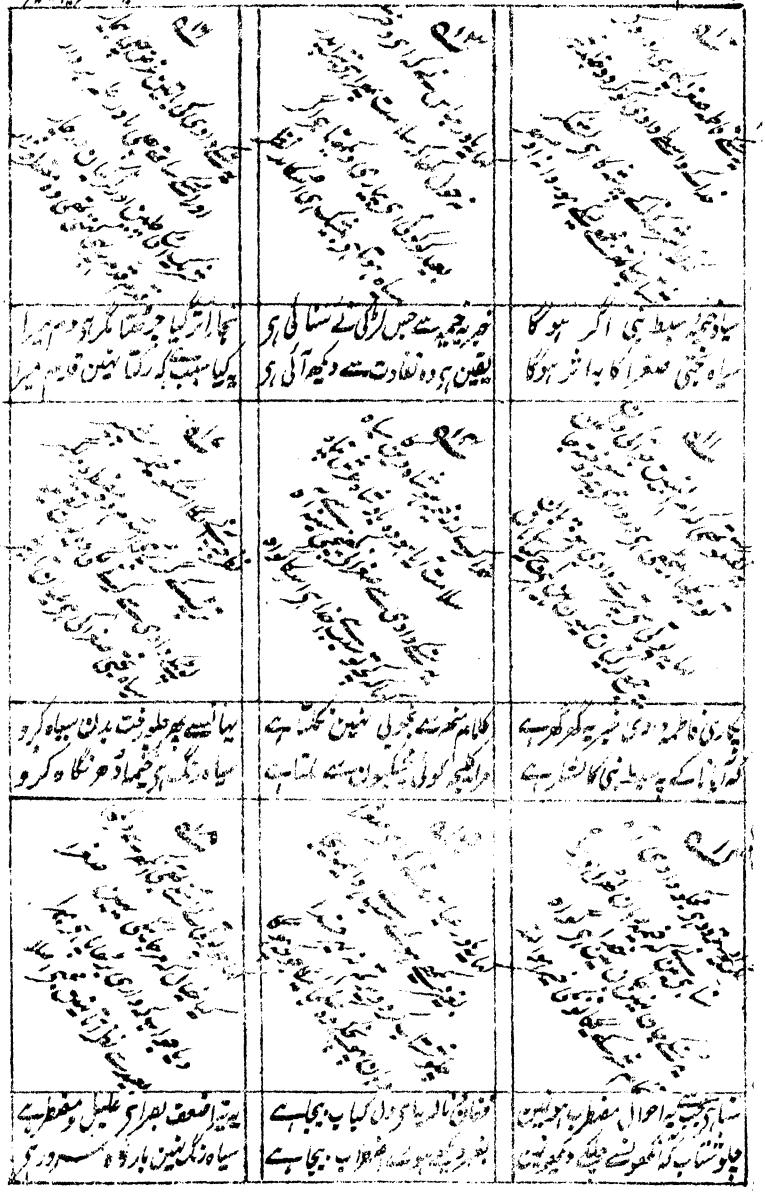

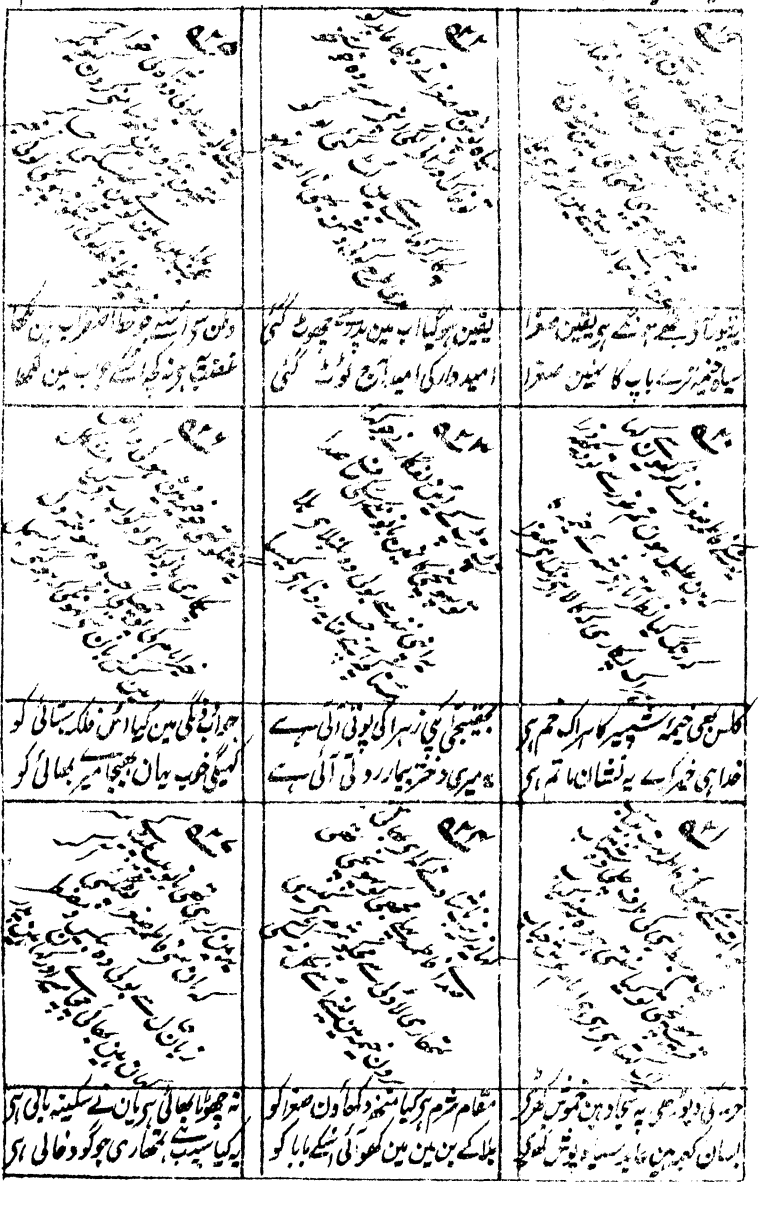

۲۸

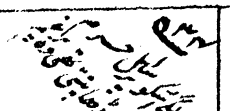

دکھاؤں کس طرح اپنا کلیجہ کیونکر داغ
اس ایک داغ سے اٹھا آئی ہوں بہتر داغ

۲۹

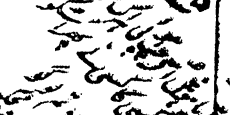

آئے کیا کہوں تجھے کہ بھتیجی چھاتی ہے
وہ بیکسی ترے بابا کی یاد آتی ہے

۳۰

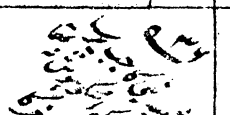

سواری شاہ کی فردوس کو گئی بانو
ہزار حیف کہ تو رانڈ ہو گئی بانو

۳۱

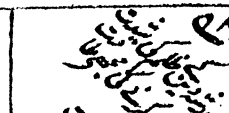

نام عمر غم شہ میں تجھکو رونا تھا
مرے نصیب میں لوگو یتیم ہونا تھا

۳۲

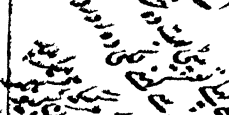

اگر اصغر آتا تو گود میں سکوتی میں
سکینہ آتی تو پر سا پدر کا دیتی میں

۳۳

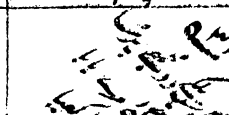

ہر اک شہید کا تم لوگو نام لو ہر بار
ہر اک کے واسطے منھ تھا بنو نہیں کہتی بار

۳۴

پڑی یہ دھوم کہ جی سے گذر گئی صغرا
پدر کے نام کے لیتے ہی مر گئی صغرا

۳۵

تو اکبر اسکو کہو اہ نہ خوش تھا دکھو
زاد و نام لو نا شاد و نامراد کہو

۳۶

گیا فلک پہ جس اسوقت شور زاری کا
بیان ہونے لگا اسکی شیرخواری کا

۳۷

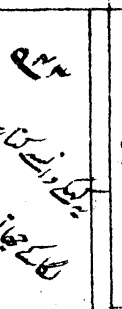

تڑپا پیاسی سکینہ کا یاد آئیگا
وہ ذکر صاحبو مجھسے سنا نہ جائیگا

۳۸

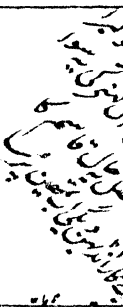

کلام اسطرح کسی ہنر کا تخت الثما ہی
عجیب ذکر ہی جس سے کلیجہ پھٹتا ہے

۳۹

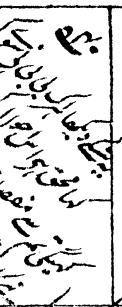

کیا کسی نے نہ مذکور راہ قاسم کا
کہ کس طرح سے ہوا رخصتی بیاہ قاسم کا

۴۰

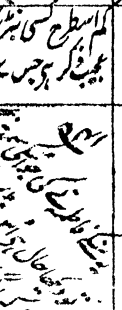

کھڑی ہاں پھولی پڑیا میں مگو دون کیسو بکھیر
بڑ کے سامنے دولھا کا نام لون کیسو بکھیر

۴۱

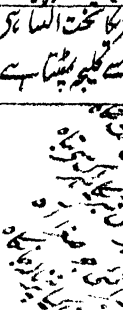

سنبھالا دل کہ غایت مگر سنبھل نہ سکا
کلام منہ سے کسی طور سے نکل نہ سکا

۴۲

نہ فاطمہ کوئی جاکے نوحہ گر ہوگا
گذر کسی کا نہ بچی کی قبر پر ہوگا

۴۳

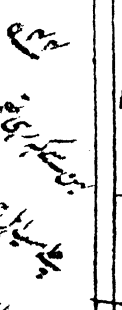

کیا کسی نے نہ مذکور راہ قاسم کا
کہ کس طرح سے ہوا رخصتی بیاہ قاسم کا

۴۴

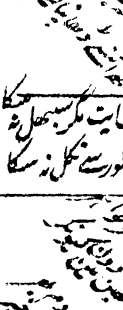

کھڑی ہاں پھولی پڑیا میں مگو دون کیسو بکھیر
بڑ کے سامنے دولھا کا نام لون کیسو بکھیر

۴۵

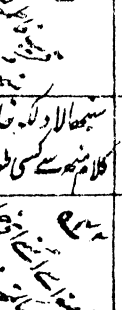

سنبھالا دل کہ غایت مگر سنبھل نہ سکا
کلام منہ سے کسی طور سے نکل نہ سکا

۴۶

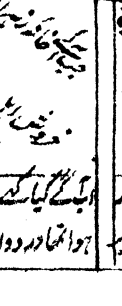

نہ فاطمہ کوئی جاکے نوحہ گر ہوگا
گذر کسی کا نہ بچی کی قبر پر ہوگا

۴۷

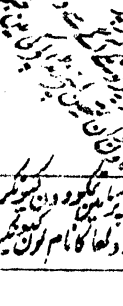

کیا کسی نے نہ مذکور راہ قاسم کا
کہ کس طرح سے ہوا رخصتی بیاہ قاسم کا

۴۸

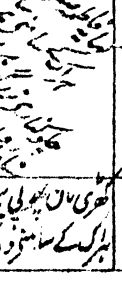

کھڑی ہاں پھولی پڑیا میں مگو دون کیسو بکھیر
بڑ کے سامنے دولھا کا نام لون کیسو بکھیر

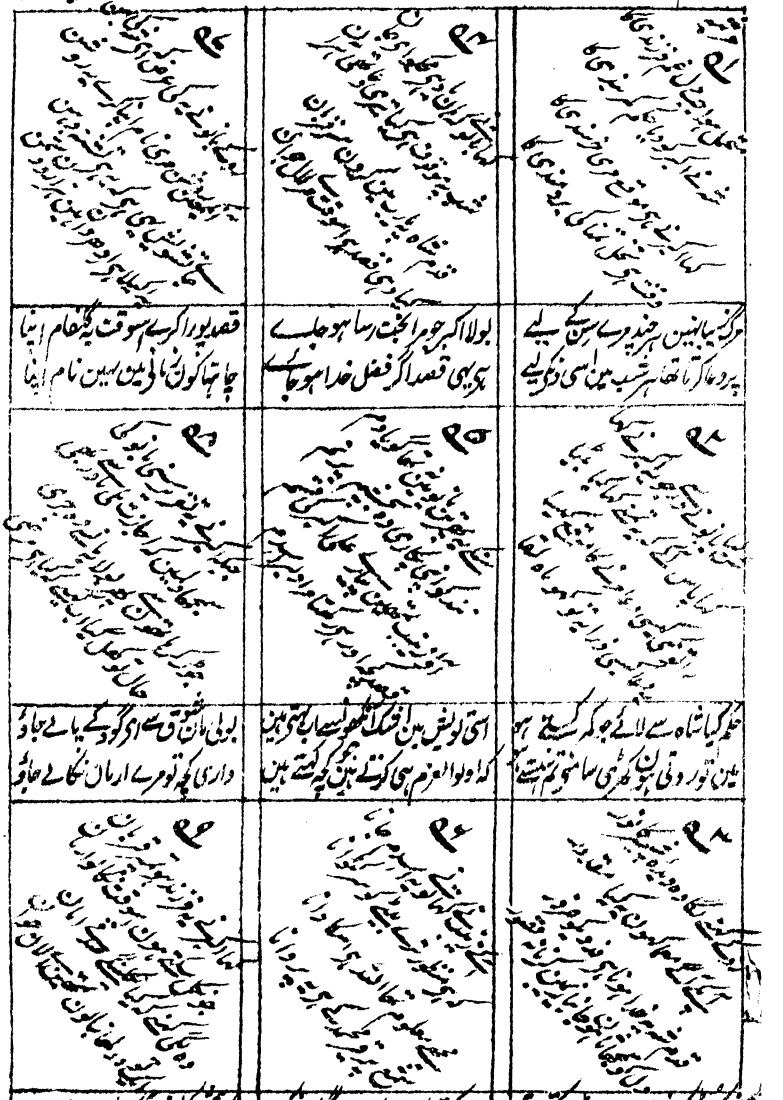

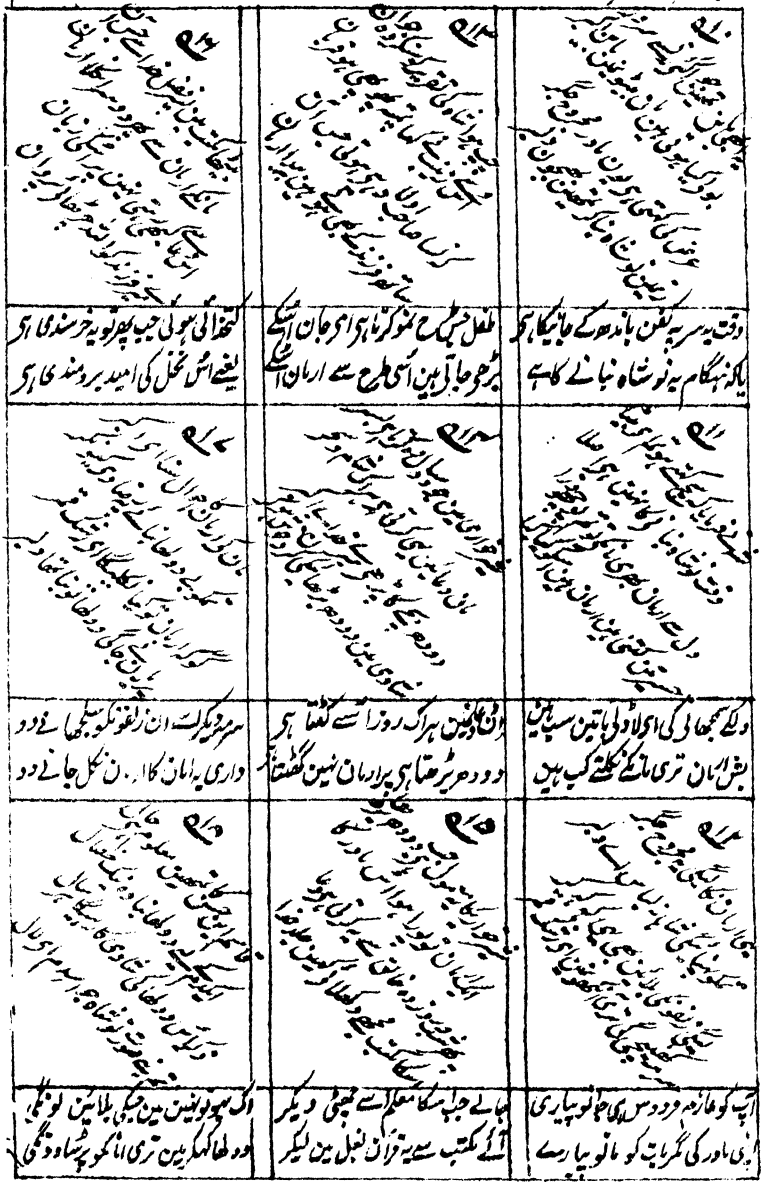

۲۹

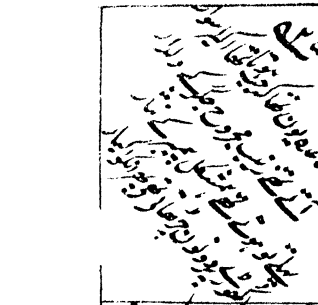

ثنا نہ کرنے کو رضامند ترا جانی ہے
تو کہ اس امر کا انجام پریشانی ہے

۳۰

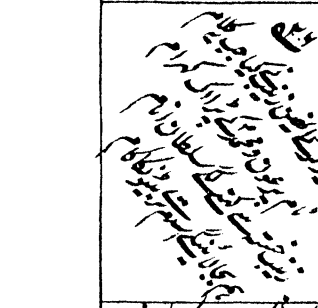

سونگھکر بال کہا بھتی مری مچھاتی ہے
یہ وہی فرقت تری زلفوں سے چلی آتی ہے

۳۱

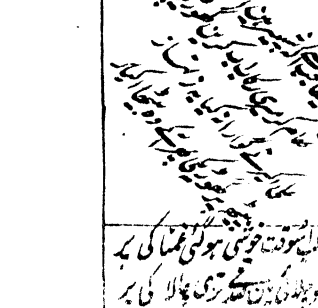

غل مچا کوکہ یہ تیار ہے جانبازی پر
چھاپے صندل کی لگا دو قدم تازی پر

۲۸

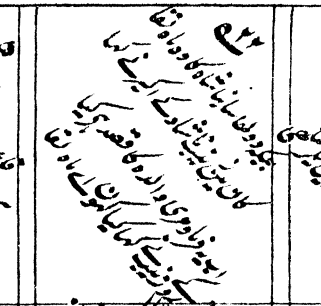

ہاں نہیں منھ سے تو کچھ کہتی وہ مجبور نہیں
اسکا جو قصد ہے اللہ کو منظور نہیں

۳۳

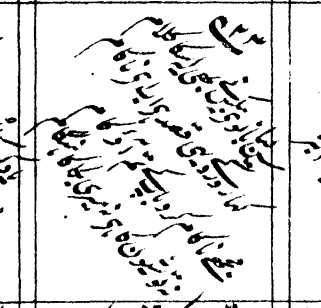

دولھا تو بن چکے اب تیغ و سپر بھی باندھو
مانکے ہاتھوں سے مرے جان کمر بھی باندھو

۳۲

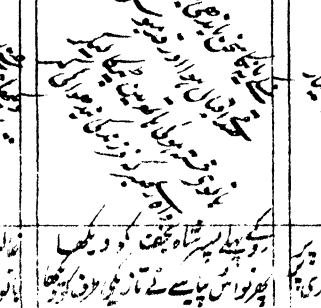

دیکھے پہلے پسر شاہ مخیف کو دیکھا
پھر نواسے پہ سے تازی کی طرف کو دیکھا

۲۷

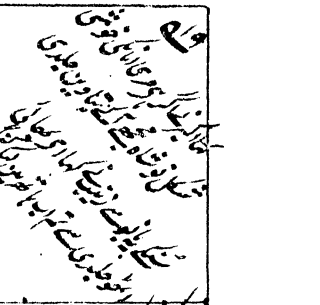

دونوں فرزند ذکو پوچھ رہے تھے زینب
تھکے اسوار کرو بھائی کو واری زینب

۳۴

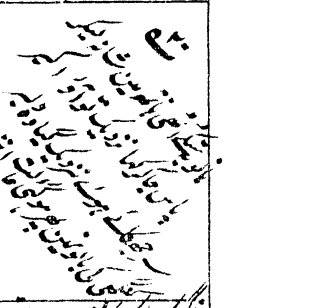

جاؤں صدقے کو جو میں سینہ کباب اے خواہر
تھا یہ اوس گھڑی تم میری رکاب اے خواہر

۳۵

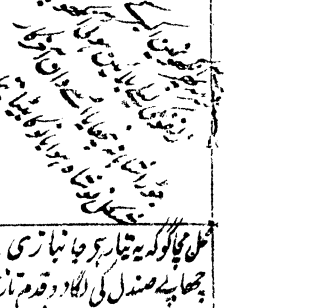

اب تو سوقت خوشی ہو لگی غمکی بر
تو ہو جلدی سے تازی پالا کی بر

۳۹

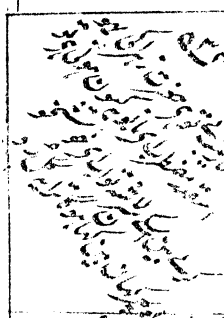

ہوگیا تو مرے سب حق ہی ادا ای پیارے
باپ حق سے نہ ادا تیرے ہوا ای پیارے

۴۰

پہلے ہی ہی ہی اکبر تو کہار رو رو کر
بانو کی طرف سے زینب بھی گری غش ہو کر

۴۱

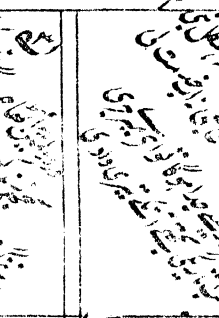

تھا کو رہا ہے پیچھے تا بقیامت بانو
کوئی دم ہین کی فرصت ہے غنیمت بانو

۴۲

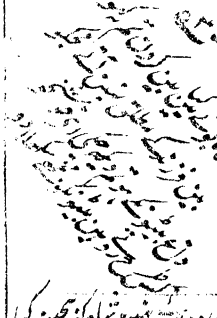

منھ کو آتا ہے جگر نخت جگر جاتا ہے
شہ مظلوم کا اب نور بصر جاتا ہے

۴۳

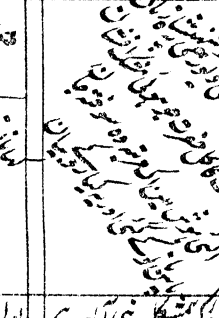

ہو تسلین آو کہ ہمشکل نبی آیا ہے
جسکو تو شاہ نہ بابا تھا وہی آیا ہے

۴۴

بولی وہ بیبی نہین شاہ کو بچین کیا
تمنے دیکھا کہ نہ بیٹے کے لیے بین کیا

۴۵

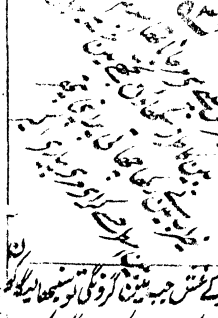

مارا اکبر کو یہ مل دشت مین ناگاہ اٹھا
درد بانو کے کلیجہ مین نہان آہ اٹھا

۴۶

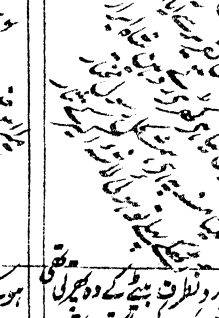

کبھی تو چار و نطرف بیٹے کے وہ پھیرتی تھی
پیٹ کر شہ اکبر پہ کبھی گرتی تھی

۴۷

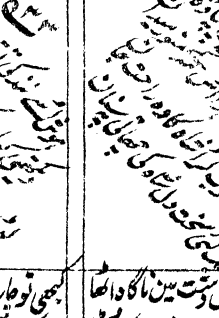

ہو کے غش جبہ مین گر ونگی تو سنبھالیگا کون
ہائے پیارے مرے ارمان نکالے گا کون

۳۸

پہلے تو نیا سب دل خستہ کو دیتا آیا
پھر کہیے میں کیا ماجرا کیا میرا آیا
جب کہ اس لاڈلے کا جا سے اٹھایا
دن ڈھلا جلوہ مجھے اس ماہ نے دکھلایا ہے
بیٹھا دھیان میں کیا اور ہوا کیا ہے

۳۹

بیٹھا تو شاہ کیا ہے سر و علم
کیا کہوں اس کے تئیں ہے یہ ستم
ڈر ہے پھر اس کے جو میرا نہ کرے خون ہیں
یہ بیان ہوتا ہے اس ماہ کے نظارہ سے
ہم بھی اب ہو گئے ہیں اجل اس کی پیارے

۴۰

بیاہ کی صبح ہوا قتل ہمارا یعنی
اس کی ہلدی ہے جو ہاتھوں میں ہے مہندی یعنی
جوگی تقریب ہے یہ میری بھی دلہن بننے کی
جاوے نسبت سے نہ وہ میرے کہیں بھاگ نہ جائے
دولہا لے گیا ہے میرا بیاہ نہ جائے

۴۱

بیاہ کی صبح ہوا قتل ہمارا یعنی
اس کی ہلدی ہے جو ہاتھوں میں ہے مہندی یعنی
جوگی تقریب ہے یہ میری بھی دلہن بننے کی
جاوے نسبت سے نہ وہ میرے کہیں بھاگ نہ جائے
دولہا لے گیا ہے میرا بیاہ نہ جائے

۴۲

کبھی کہا نہ یہ تجھ بن ملول کا حال
کبھی کہا نہ یہ تجھ بن ملول کا حال
کبھی کہا نہ یہ تجھ بن ملول کا حال

گذرے ہمارا نہ بلوا سے عام میں ہووے
کہ شبکو داخلہ ہم سب کا شام میں ہووے

جانتے ہین کہین سب کہ لشکر آتا ہے
علی کی بیٹیونکو قید کرکے لاتا ہی

ملا تھا زور علی جانب خدا سے اُسے
شہید کرلیا اُس تشنہ نے دغا سے اُسے

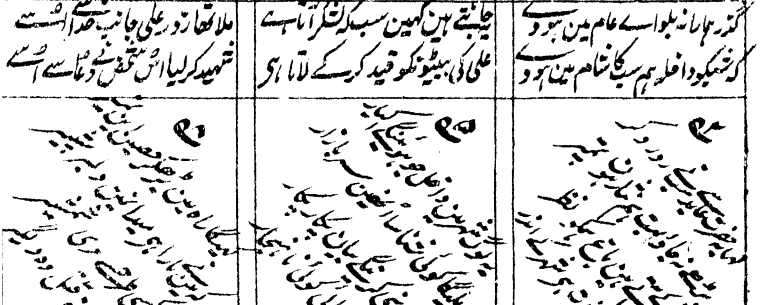

اُنام مرگئے ہمکو قضا نہین آئی
تمھاری کانونمین نل کی صدا نہین آتی

کہ شہ کے بھانجونکے ہنے سر اُتارے ہین
نواسے حیدر صفدر کے ہمنے مارے ہین

سُنا تھا جسکو کہ اُس تشنہ کام کو مارا
تو مین نے جانا کہ شاہ اُنام کو مارا

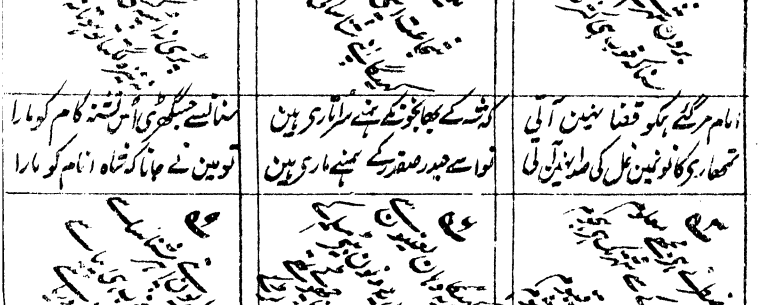

جو درد دلمین ہی سو دردجانتے ہین کب
مین اُنسے لاکھ کہون مجکو مانتے ہین کب

کہ ایک قطرہ بھی دونون کو پانی ملجاتا
زمین کانپتی دہشت سے چرخ ہلجاتا

کہ شہ کے ہاتھ پہ اصغر کو تیر مارا تھا
نہر مین خونکی ڈوبا وہ ماہ پارا تھا

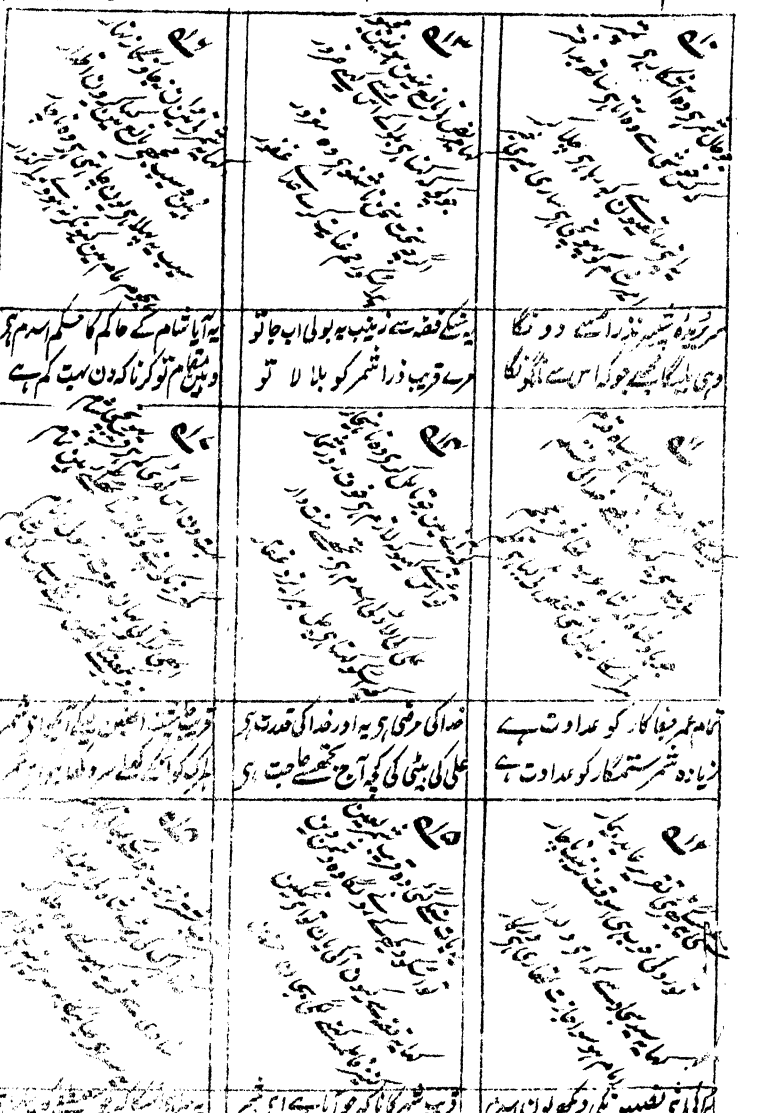

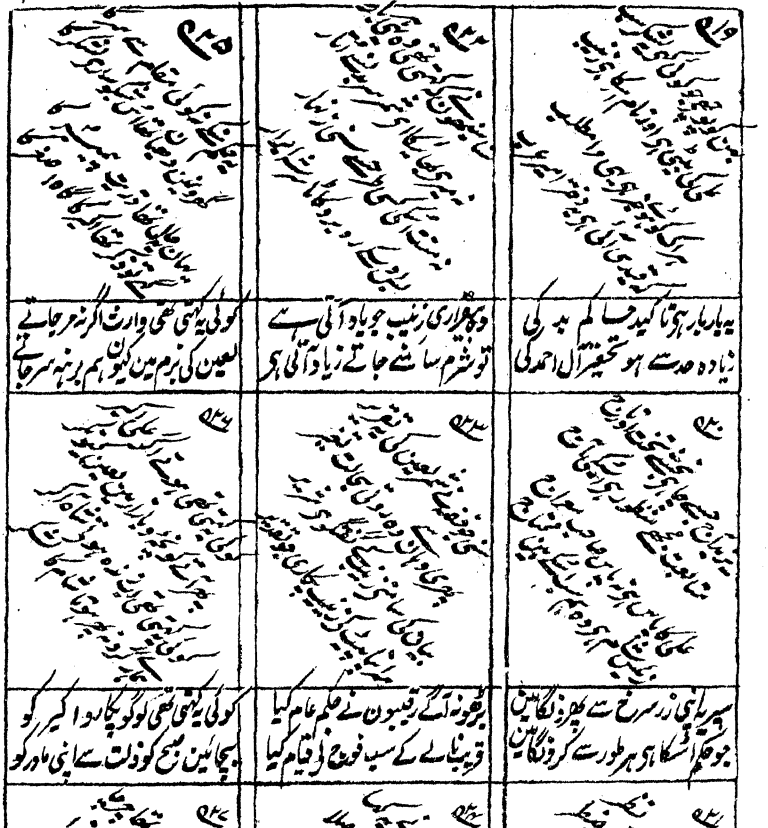

یہ بار بار ہے تاکید حاکم بد کی
زیادہ حد سے ہو تحقیر آل احمد کی

وہ پیاری زینب جو یاد آتی ہے
تو شرم سامنے جاتے زیاد آتی ہے

کوئی یہ کہتی تھی وارث اگر نہ مر جاتے
لعین کی بزم میں کیوں ہم برہنہ سر جاتے

سپہ رانی زر سرخ سے پھر زنگاہیں
جو حکم اسکا ہو ہر طور سے کروزنگاہیں

بڑھو نہ آگے رقیبوں نے حکم عام کیا
قریب لے کے سب فوج کو قیام کیا

کوئی یہ کہتی تھی کو گو پکارو اکبر کو
بچائیں صبح کو ذلت سے اپنی مادر کو

اذیت آج کی شب اور بھی اٹھانا تم
قریب شہر ہے لیکن نہ گھر میں جانا تم

کوئی یہ کہتا تھا اک بھائی ہے ستمگر گھر میں
میں یاد کرتا تھا سو بار اسکو دن بھر میں

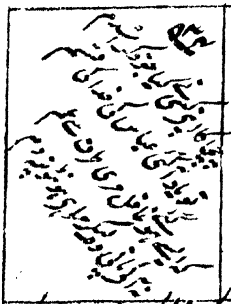

کوئی کہتا تھا عاشق ہے اک بہن میری
ہمیشہ یاد میں ہوگی وہ خستہ تن میری

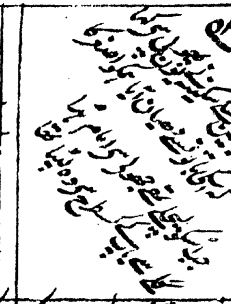

عجب نصیب تھی اس بھائی ماہ سیما کے
لگا وہ ہو دیگا اب بھی گلے سے بابا کے

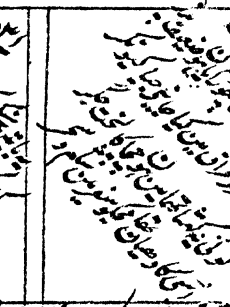

کسی نے ذکر کیا اپنے جو برادر کا
تو دھیان آگیا مصورت پیمبر کا

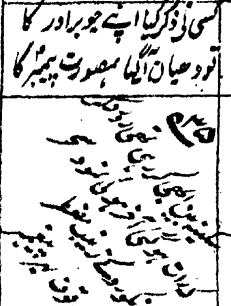

کوئی یہ بولا میں اسدم جو تلملاتا ہوں
ضعیفہ اماں کو میں گھر میں چھوڑ آتا ہوں

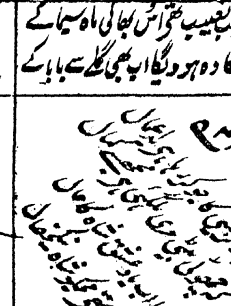

مرا بھی انس تھا سب سے نیاہ حضرت کو
اسی طرح سے مری ہوگی یاد حضرت کو

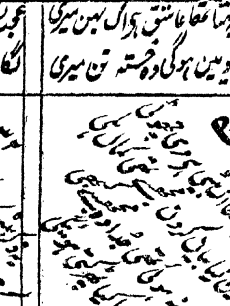

قریب چاشت بسنا ہی چاہتے زندانکو
نماز پڑھ کے مری ساتھ ملک نے ڈھانکو

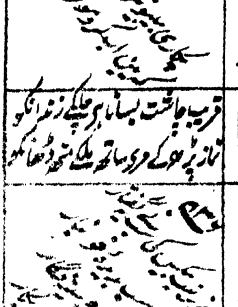

یہ میری گود سے ہرگز جدا وہ ہوتا تھا
میں اسکی یاد میں ہر دم سفر میں روتا تھا

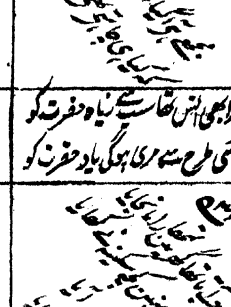

کہہ رکون کہ بیٹی ہو کیوں اداس تمری
پدر کو بھول گئی کیا یہ بھوک پیاس تری

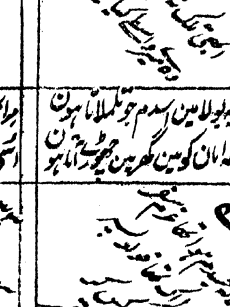

کہا یہ زینب بیکس نے او بھائی جان
ہیں اسیر کی عزت بچاؤ بھائی جان

۳۴۱

کیا یہ تم نے نقشہ کھینچا ہے دو رویہ فوج کا
کیا لشکر ہے کہ سر شکستہ دیکھو سوار
بر بہم سر و نیزہ سے ہے سر بلند
اب کہاں کیا کیا کروں احوال زیر و بم بیان
ہر ایک کے بیچ میں دلیر ہے یعنی علم ہے
فضائے پاک جیسے کارساز عالم ہے

۳۴۲

کیا یہ تم نے نقشہ کھینچا ہے دو رویہ فوج کا
کیا لشکر ہے کہ سر شکستہ دیکھو سوار
بر بہم سر و نیزہ سے ہے سر بلند
اب کہاں کیا کیا کروں احوال زیر و بم بیان
ہر ایک کے بیچ میں دلیر ہے یعنی علم ہے
فضائے پاک جیسے کارساز عالم ہے

۳۴۳

کیا یہ تم نے نقشہ کھینچا ہے دو رویہ فوج کا
کیا لشکر ہے کہ سر شکستہ دیکھو سوار
بر بہم سر و نیزہ سے ہے سر بلند
اب کہاں کیا کیا کروں احوال زیر و بم بیان
ہر ایک کے بیچ میں دلیر ہے یعنی علم ہے
فضائے پاک جیسے کارساز عالم ہے

۳۴۴

کیا یہ تم نے نقشہ کھینچا ہے دو رویہ فوج کا
کیا لشکر ہے کہ سر شکستہ دیکھو سوار
بر بہم سر و نیزہ سے ہے سر بلند
اب کہاں کیا کیا کروں احوال زیر و بم بیان
ہر ایک کے بیچ میں دلیر ہے یعنی علم ہے
فضائے پاک جیسے کارساز عالم ہے

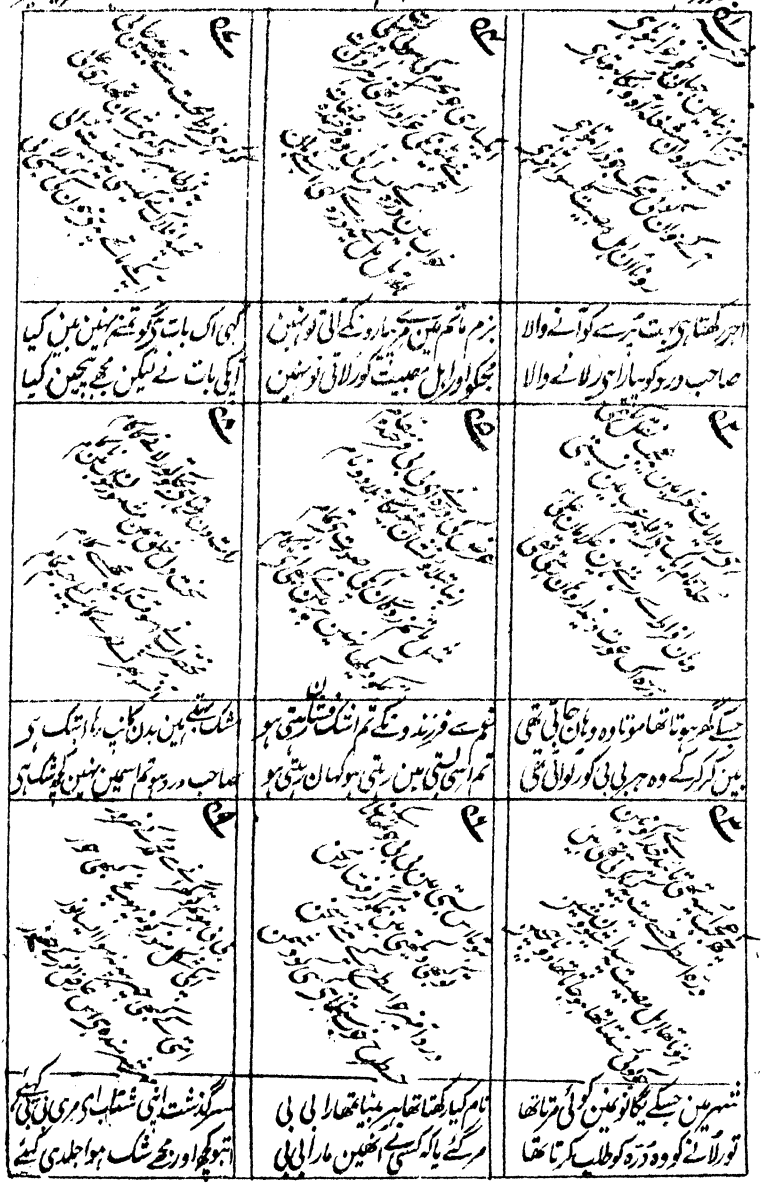

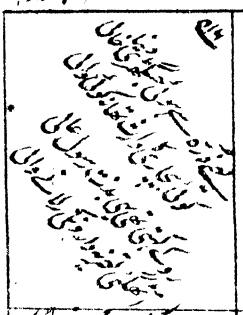

کربلا نام ہے جسکا وہ مرا مسکن ہے
میری اک بیٹی گیارہ برس وہاں بیمار ہے

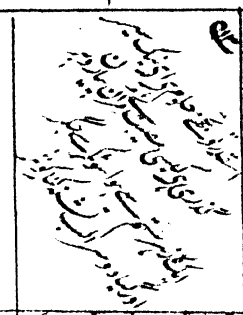

واقف اس امر سے یہ اہل جفا سارے ہیں
قابل گریہ اگر ہیں تو مرے پیارے ہیں

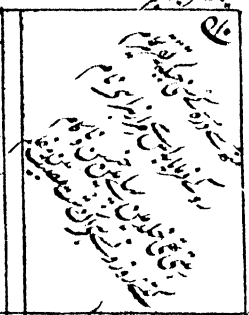

ابھی اولاد کے غم ہی سے نہ چھٹے حیران اسکا
حشر تک فاطمہ بھولے گی نہ احسان اسکا

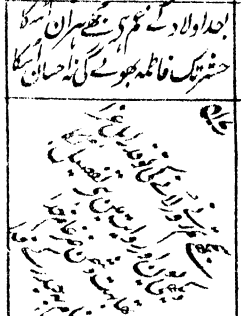

ہی تو سب پیاروں کو نہیں جاتی تو
انکو پہچانتی ہی مجکو ہی پہچانتی تو

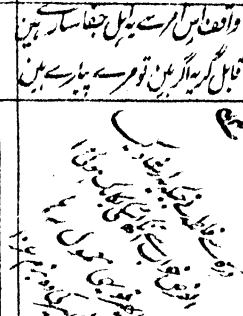

اہل ماتم کے رلانے کو وہاں جاتی تھی
بین کر کر کے عزادارون کو رلواتی تھی

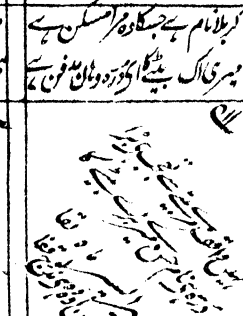

شکل فرعون تھا شوہر جو نظر آتی تھی
اُسکے ساتھ اسیکی طرح بسر کرتی تھی

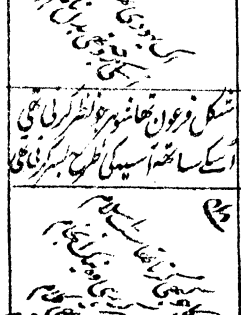

میرے پیارونکی عزا میں تو نہیں آتی ہی
مجکو ہر اہل عزا کو نہیں رلواتی ہی

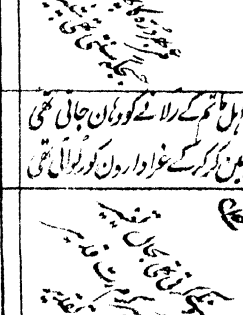

شاد تھی اس سے جو گردون ستمگر نہ ہرا
ورنہ جب مرگی سر تو اسے آئی نہ ہرا

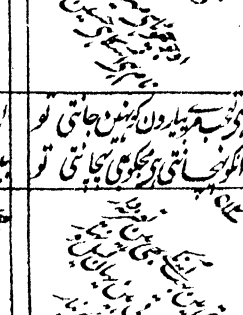

کبھی تھی جان بچی ظلم ستم سے اسکے
مری تقدیر مجھے لائی ہی گھر میں کسکے

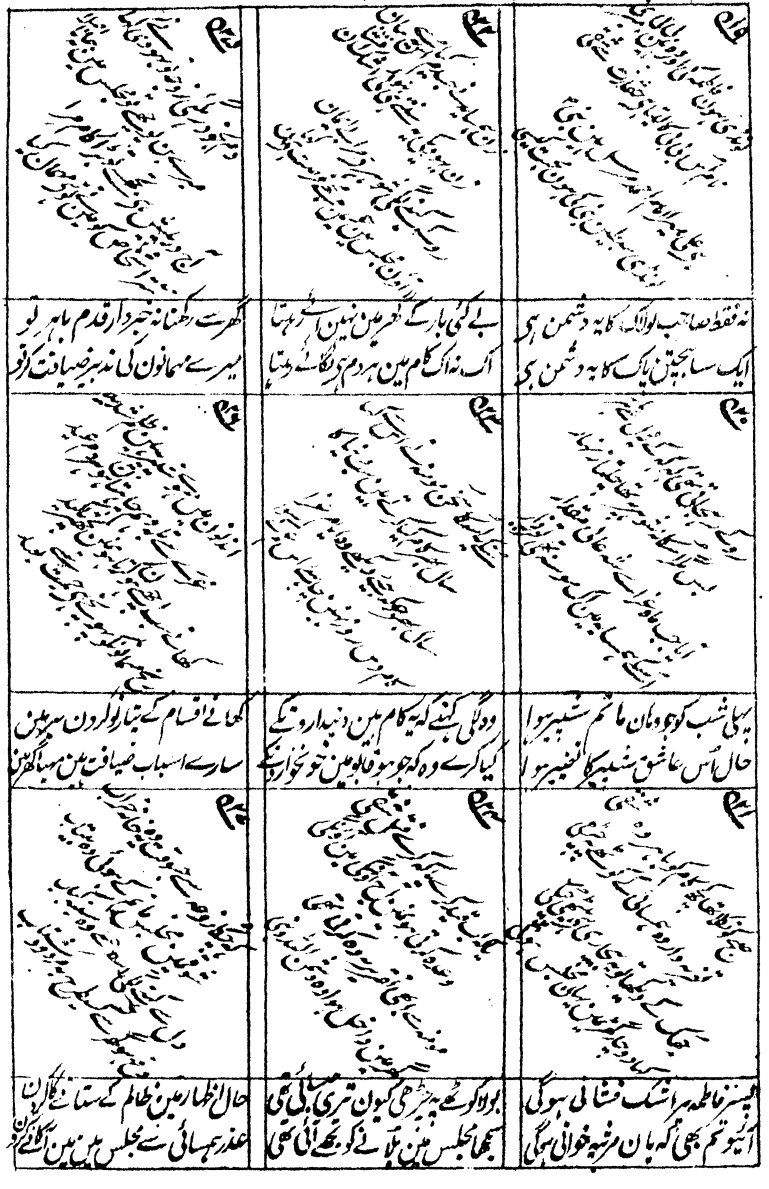

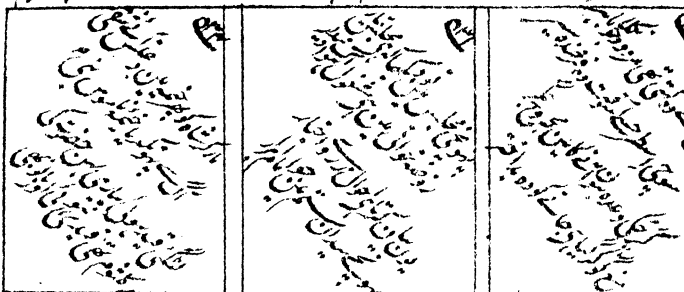

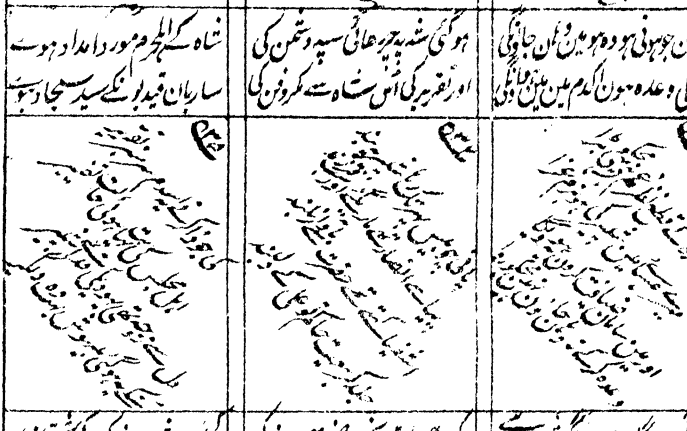

خوف دلمیں تھا بڑا کابلی و تھر تھر تی
پالوں پڑتا تھا کہیں دھرتا ہی جا پڑتی

شکل شوہر کی نظر آئی نہ مہالوں کی
بوسے خوش پہلی تھی ہر چار فرکھ کھا ڈالی

صاحب خانہ فدا اسپیو پر ہونے لگی
رسنے دیکھا جو انھیں آپ بھی وہ رونے لگی

دل سے کہنے لگی بھیرہ نہیں دانائی ہی
وانسے ظالم جو بگڑا یا قورمہ لائی ہی

ایک بی بی ہی کہ سجدہ کرا سکی خم ہی
طبع خان کریمی تنور میں وہ سہوم ہی

کام کسیطرح سے کرتی نہ میں اس ان ترا
کی مجلس میں ترا تجھیر ہوا احسان ترا

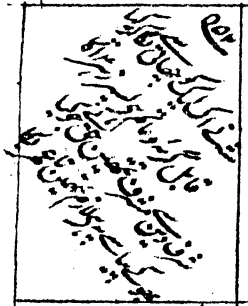

یہ سیہ پوش ضعیفہ جو بہت مضطر ہے
نام ہے اسکا خدیجہ یہ مری مادر ہے

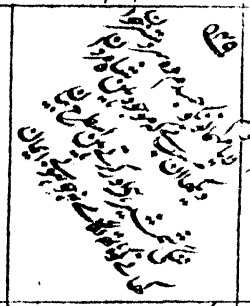

یہ وہ کہنا ہے مرا جسمیں ہدایت کا ہے
کہ پکایا ہوا خاتون قیامت کا ہے

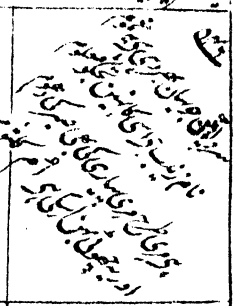

حال شبیر پہ جو دوست بہت روتا ہے
اس سے خرسند رسولؐ دوسرا ہوتا ہے

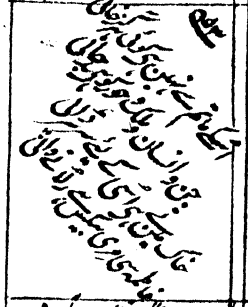

تو نے ماتم مرے بیٹے کا جو اس آن کیا
بخدا فاطمہ پر تو نے یہ احسان کیا

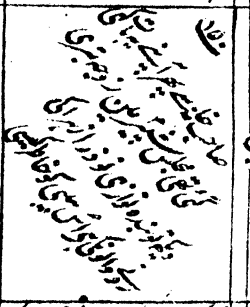

اُسکے بیمار پہ تیری دو پہر تک خو نباری کی
کھانے کی فاطمہ نے آنکے تیاری کی

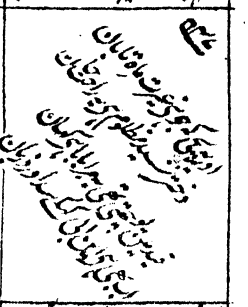

کل وہ بچیگا نہیں حکم اسکا جیسے آج نہیں
کسی کے رونے کا پہلا رام امحاج نہیں

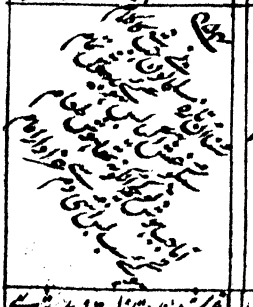

اُسکے دلخواہ ہوا کام تو خرسند ہوا
اپنی زوجہ سے نہایت وہ رضامند ہوا

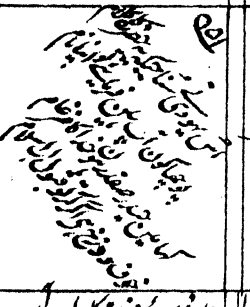

جلوہ فرمودۂ حضرت کا یہ اس آن ہوا
مع ہفتاد نفر پھر وہ مسلمان ہوا

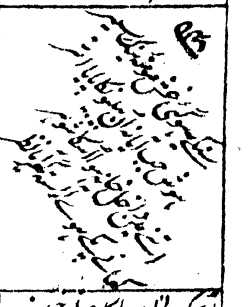

غم شبیر میں تا زیست وہ بیہوش رہے
تا دہم ماہ محرم کی سیہ پوش رہے

۵۵

نذر دیتی تھی وہ مرجانی کا ہر سال
دن تھی تھی تا کہ تو نیر رکھے ہو سے ہر دم سوال
کیا ہی مقبول خدا تھی وہ دن نیک خصال
جسکی تاریخ سے بہتر ہو مجنوں کا مآل

یا خدا تجھسے ہے ہر دم یہ سوال دلگیر
صدقہ فاطمہ بہتر ہوا مآل دلگیر

۴۵

جز اِس کے کوئی کام نہیں خیر نسا کو
مرقد میں بھی آرام نہیں خیر نسا کو

۴۶

بانو نے یہ حالت بھی نہ دیکھی کہ اُٹھے
کچھ کام کو جب اُٹھتی روا گرتی تھی سر سے

۴۷

ماجائیگا جو دم تو دم بازپسیں ہے
بے بھائی کی کہیں ہو چکی یہ مجکو یقیں ہے

۴۸

پروا کسکے رونے کی معصوم کو کب ہے
تم لوگو نہ سے پیر فاطمہ الطاف طلب ہے

۴۹

امت پہ محمدؐ کی ہیں آزار سو یارب
اِس رات کا دنیا میں نہ مہمان ہو کوئی اب

۵۰

مشغول تھے حضرت تو نماز اور دعا میں
اماں مری مشغول ہیں فریاد و بکا میں

۵۱

جیتے رہے اِسمال کرو شکر خدا کا
سب ماں نظر آیا تمھیں نشہ کی عزا کا

۵۲

کسمپرسی دعا شاہ کی پر درد و اثر ہے
ہیہات ہیں حضرت کی شہادت کی خبر ہے

۵۳

وقت آپکے سر ہے کوئی بھائی نہ پاس ہے
فریاد مری اماں کی بے وجہ نہیں ہے

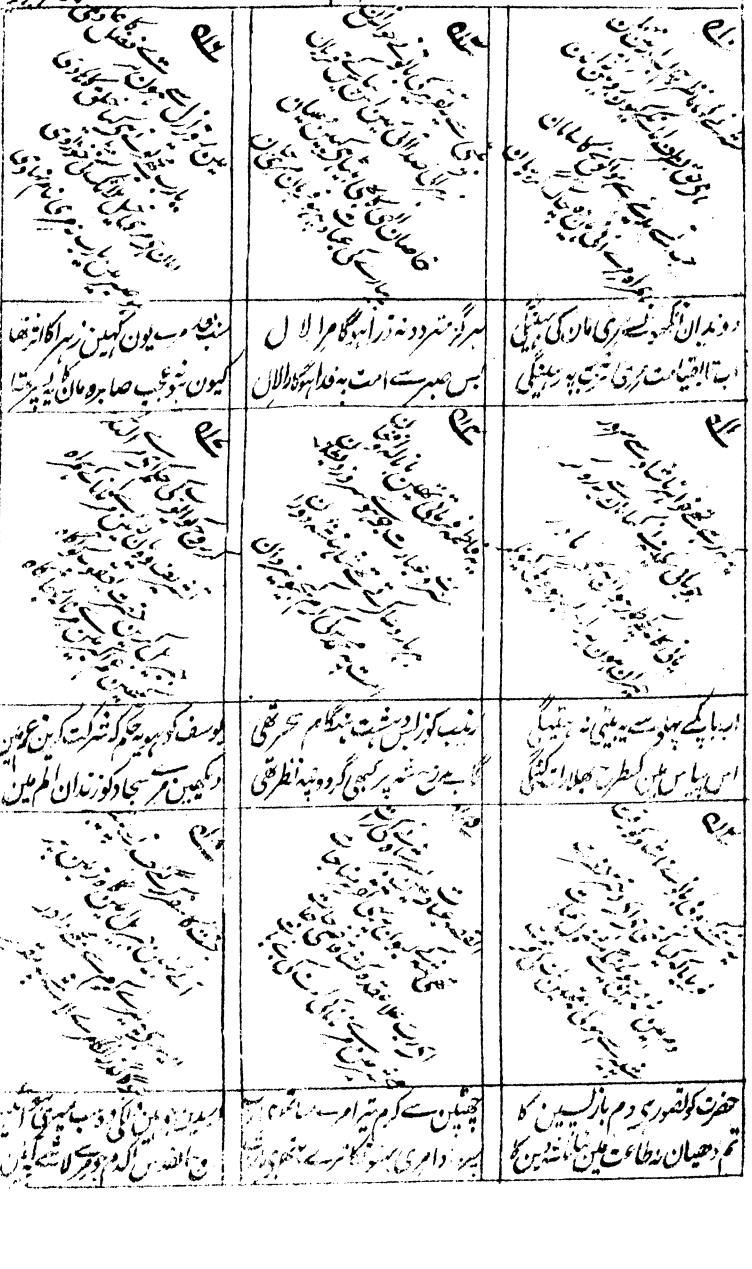

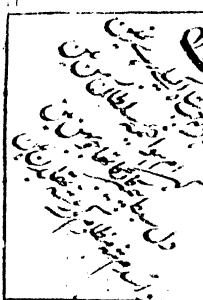

اللہ مددگار رہو ز ہرا کے پسر کا
اک بولا لعین آج گریبان سحر کا

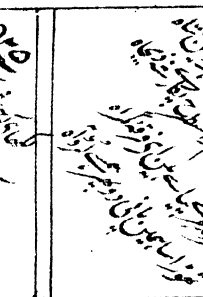

دعویٰ ہی جو ایماں کا تو بیا سے کو نہ مارو
تم اپنے پیمبر کے نواسے کو نہ مارو

بے طور بپا آج گریبان سحر کا
دہشت سے تن سبط نبی کانپتا ہی

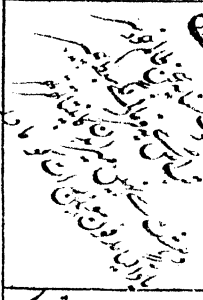

نزدیک شہادت ہی شہ تشنہ دہن کی
اک فضہ یہ ماجرے سے رخصت ہی بہن کی

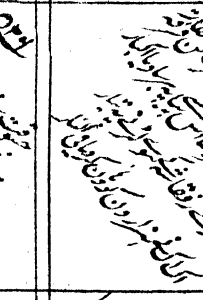

آخر نہ پایا ور سلطان زمان ایک
شہور شل سچ ہی کہ ہیں لاکھ کہان ایک

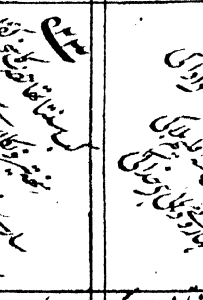

تن کانپتا ہی سوچ یہ رلوانی ہی مجکو
زینب کی اسیری سے حیا آتی ہی مجکو

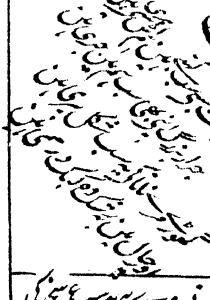

سر پیٹتی تھی کوئی کوئی خاک بسر تھی
زنہار کسی کو نہ تن و سر کی خبر تھی

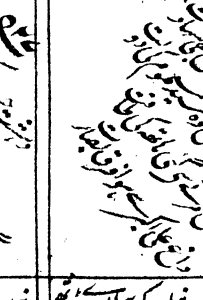

سب پیش نظر شاہ کے یہ جان سے تھے
منہا شہ دین سامنے لاکھوں کے کھڑے تھے

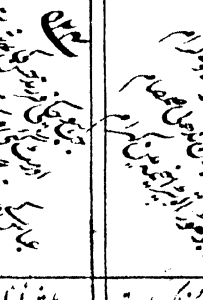

شانے نہ مرے ہی یہ پسر عم سخی کی
قبضے میں مرے تیغ ہی یہ دست علی کی

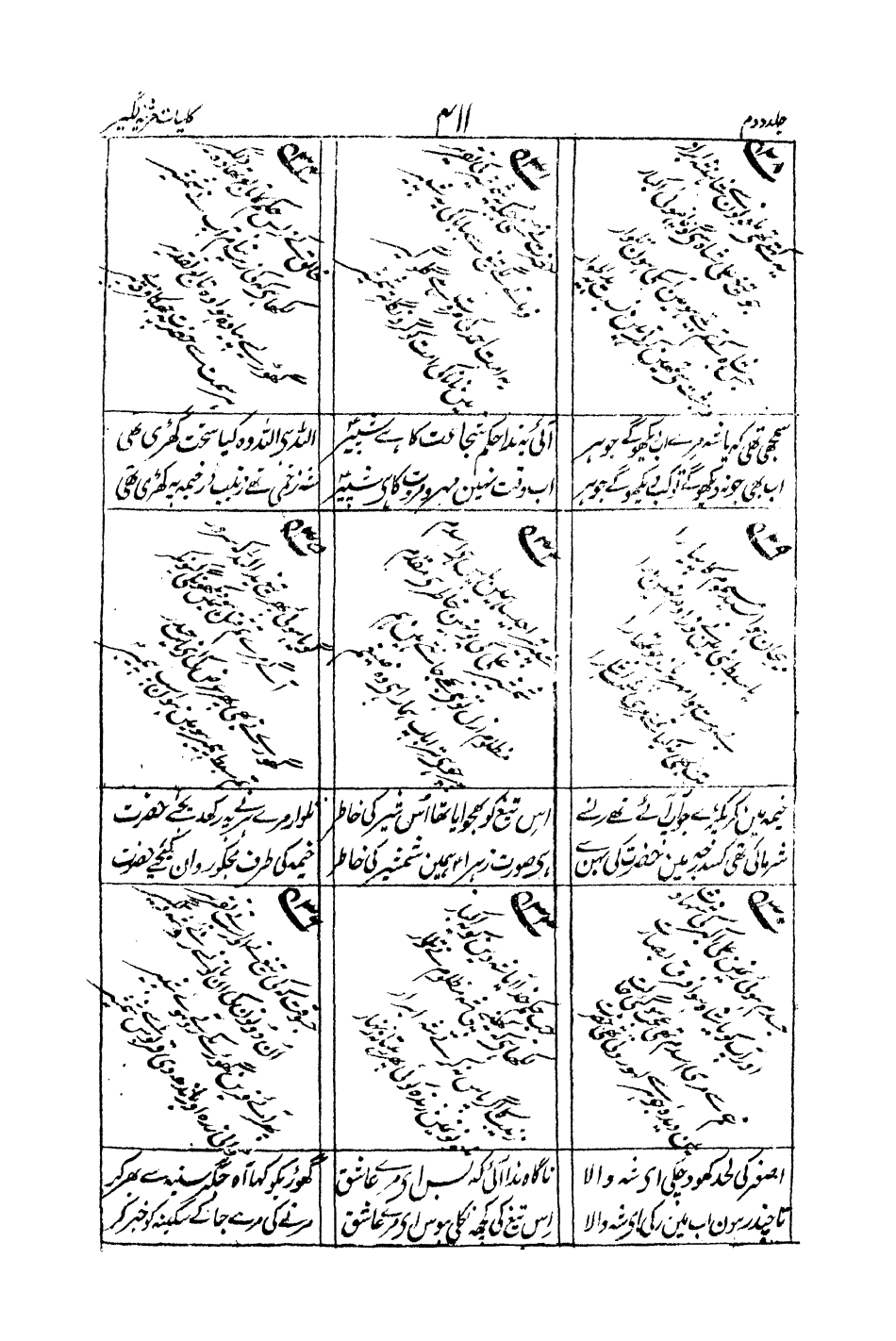

سمجھی تھی کہ ہاشم مرے اب بیکھو گے جوہر
اب بھی جو نہ دیکھو گے تو کب دیکھو گے جوہر

آئی یہ ندا حکم تجاذت کا ہے شبیر
اب وقت نہیں مہر و مروت کا ہے شبیر

اللہ رے اللہ وہ کیا سخت گھڑی تھی
شہ زخمی تھے زینب در خیمہ پہ کھڑی تھی

خیمہ میں کہ کہتے جو آئے تھے رسن سے
شرمائی تھی کس قدر خجل حضرت کی بہن سے

اس تیغ کو بھجوایا تھا اس شیر کی خاطر
یہ صورت زہرا ہیں شمشیر کی خاطر

تلوار مرے سر پہ رکھ دیجئے حضرت
خیمہ کی طرف بھکو روان کیجئے حضرت

اصغر کی لحد کھود چلی ای شہ والا
تا چند رہوں اب میں رکی ای شہ والا

ناگاہ ندا آئی کہ بس ای در عاشق
اس تیغ کی کچھ نکلی ہوس ای در عاشق

گھوڑے کو کہا آہ جگر سینہ سے بھر کر
مرنے کی مرے جائے سکینہ کو خبر کر

۳۴۰

سبطِ جلا نجیبِ شہِ ہشت و چہار یار
جل جائے تن جہاں میری آگ میں کروں اقرار
دلگیر دعا کرتا ہے تو خالقِ غفار
ہوں دستِ نگر میں کسی بیکس کا نہ ناچار
نازیست والا مجھ کو ہے شادم سے
یارب بری حاجت ہو دو ابر کے کم سے

۳۴۱

[illegible] کہیں مانی ہری نیشت ناکام
[illegible] ثاقب لکھا تخت ثمر یدا انجام
وہ دیکھی پر اسے بیان اپنا کیا کام
مذبوح تڑپا ہوگیا وہ عاشقِ علام
یہ تیر چڑھایا جو سرِ شاہِ زمن کو
غش آگیا دو اپنے حضرت کی بہن کو

۳۴۲

اللہ کا کیا خوف ذرا دل میں نہ لایا
سیہ روز فیروز اور بیکس دنا چار
تجرّع اعدا حق سے ظالم نے مارا
جرأت کے واب کوئی وارث نہیں زہار
ہر چند کہ گھر گھر ہے تیغ زنوں کا
پر اک مرا وارث ہوئی پانچ تنوں میں

۳۴۳

گھوڑا جو تپ لایا سیاہ شہ کا پیارا
دوڑ کے وہ بھاگا بھی پایا نہ سوار
غش ہو گیا شہ جب وہ ہوا بے چین
اور شمر خوشی سے کہا حق ہے فتح
دے کیا غضب سے کیا کرتا ہے ظالم
کیوں پیاسے کا کام کرتا ہے ظالم

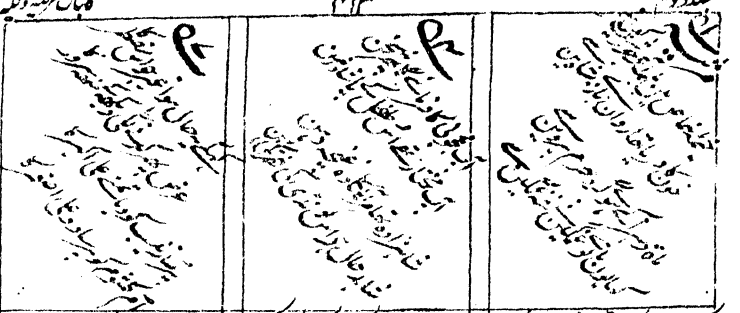

کیا سبب اسکا کہ ہو ہم خون زمانے بھر سے
رنج سے لاشہ علی اصغر کے یہ کہنا نکلا

شاہ نے دادہ ہو مرا کہ آپکے دلبر کو کہا
بولا اکبر کو کہا اور نہ اصغر کو کہا

سب دیا ہے لیا اب اسکو خدا نے والی
ہوا آخر شتر ہو کب دودھ پلانے والی

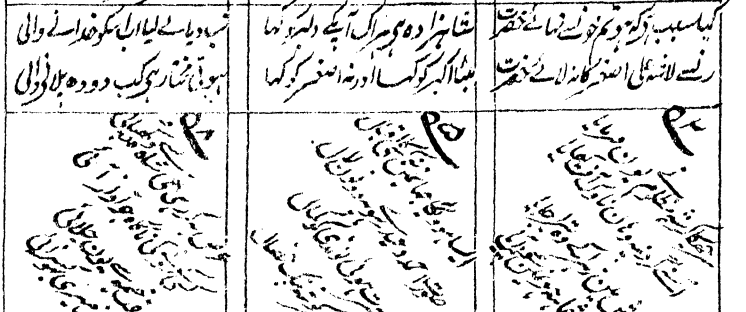

اب کسی طرح کی تکلیف نہیں ہے اسکو
لیگی فاطمہ محسن کے قرین ہے اسکو

آرزو خادمہ کی ای مرے آقا یہ ہے
اسکی لونڈی مجھے فرمائے زیبا یہ ہے

اسکی کایا ہو گی اک نفرہ پہ بھالی ہے مجھے
کر کے تعمیر نئی کیا دیالانی ہے مجھے

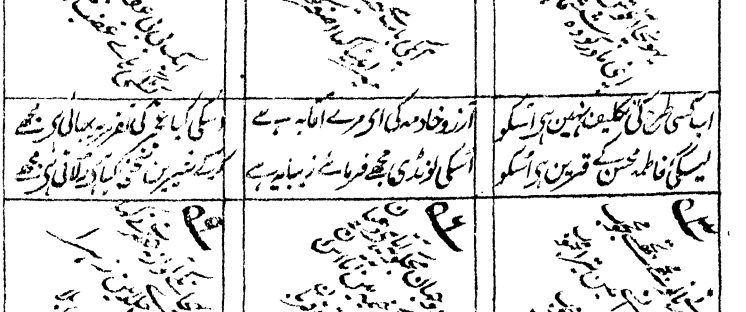

آپ نہ کو نہ فرمائے گا پھر اسکا
کون میں ای شہ دین نہا علی اصغر

ہو تو تحقیق ہے سب آپ جو فرمائے ہیں
اسی حسرت سے مرے آقا جاتے ہیں

ہو نہ کی بو سے تجھے پیر مرے آتی ہے
آپکے آنے کے فرمان یہ بسر آتی ہے

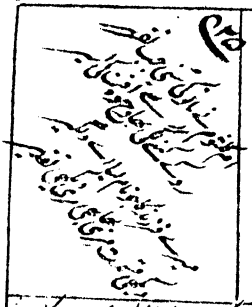

بالوے خستہ گری فریب سے سر کھولے
غیب سے آئی ندا جھوٹے پسر کو رولے

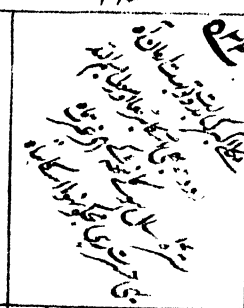

ائے اصغر نہ ترا دودھ بھی شربت پایا
نہ ہوئی سالگرہ اور نہ نو برس پایا

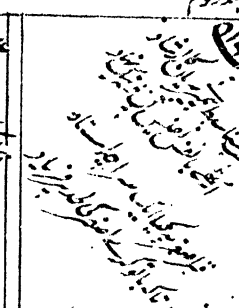

کم سنا ہو بگا رغمی کو کی اس سن کا ہوا
میری تقدیر سے اصغر برس کا ہوا

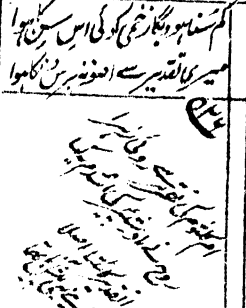

پرسا زہرا نے دیا اور مجھے جنت ہی دی
علی اصغر نے دیا داغ بھی غربت ہی دی

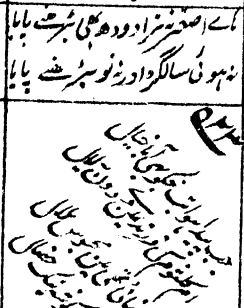

اور شوکش و تردد میں گرفتار ہوئی
علی اصغر مری تجھ بن وہ بیکار ہوئی

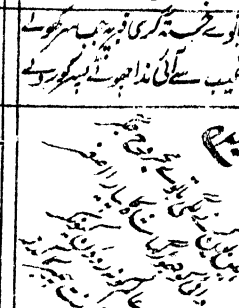

کیوں نہ مقبول ستاب علی اصغر ہوتا
جو خدا کی تھا مشیت میں نہ کیونکر ہوتا

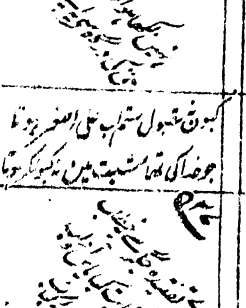

حال گہ غیر ہر افرط تشویش سے ہوا
سینہ پر حضرت زہرا کے تصدق سے ہوا

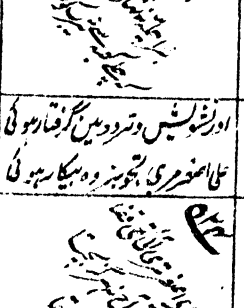

کس قدر سوچتی ہوں اسکی میں کرتی ہوں
منہ سے بیٹا نہ نکل جائے یہی ڈرتی ہوں

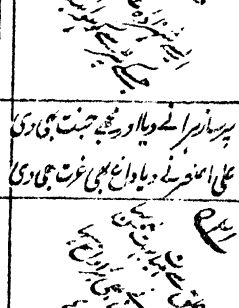

روتی اس لاڈلے کو سینہ کا مارا کہکر
اپنا بیٹا لیے کہکر مرا پیارا کہکر

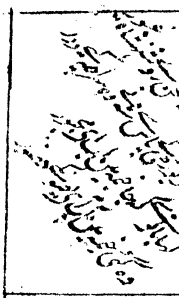

تو جشن اسکو اور اب لخت جگر کہتی ہوں
حکم سے خدا کے پسر کہتی ہوں

غش پہ غش اکبر والا کو عرش مقام آتا ہے
اپکے پاس کوئی دم میں غلام آتا ہے

غل ہوا فوج ستمگار میں شبیر آئے
خنجر و تیر لیے سامنے بے پیر آئے

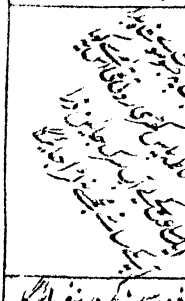

اتنے دن پالن الگا ظاہر مری نعمت میں
بخشے قابل تھے انھیں کی گئے وہ خلعت میں

رہنے اب کبھی فاطمہ اس جنگل میں
کبھی کوفے میں کبھی شام بنی مقتل میں

جا کے فردوس میں کہنا دبیر فرمایا
پھر مرا نوحہ پسر کرنے کو جا بھی

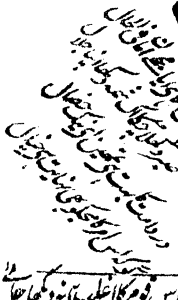

ہی مشہور جہاں تشنہ دہانی اسکی
نیند کھو دیگی ہزاروں کی کہانی اسکی

بہ دم جنگ ہوا جو خیمہ میں جا کر بیٹھے
سمجھ معلوم ہوا جان چھپا کر بیٹھے

قتل اس قوم کا اغلب آیا دکھایا جائے
درد پہلے ہی خیمے میں نہیں آجائے

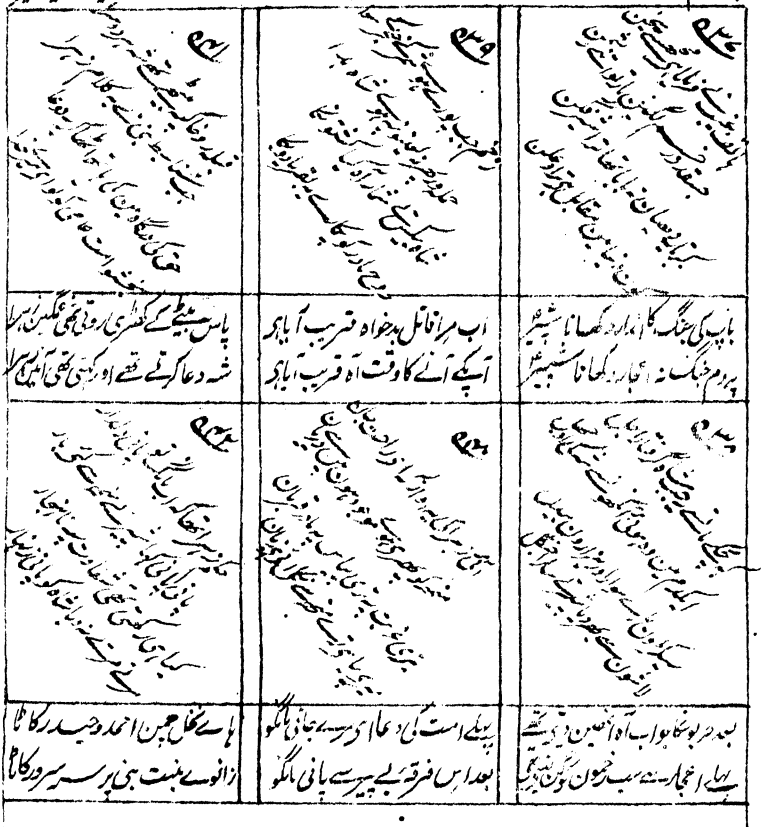

۴۲

باپ کی جنگ کا ارادہ دکھانا شیر
پر دم جنگ نہ اجارہ دکھانا شیر

۴۳

اب مرا قاتل بدخواہ قریب آیا ہے
آپکے آنے کا وقت آہ قریب آیا ہے

۴۴

پاس بیٹے کے کھڑی روتی تھی مگس رسا
شہ دعا کرتے تھے او رکہتی تھی آمین سرا

۴۵

بعد حرب کا جواب آہ انصیں دیتے تھے
ہے اجارہ سے سب خون کو پیتے تھے

۴۶

پہلے امت کی دعا مانگی ہے جانی مانگو
بعد اس فرقہ بے پیر سے پانی مانگو

۴۷

ہائے نخل چمن احمد و حیدر کا نام
زانوے بنت نبی پر سر سرور کا نام

۴۸

ہین کیا بنت نبی کہ کون ای دلگیر
اب یہ خالق سے دعا مانگ کہ ای می تدبیر

۴۹

جسطرح بیٹے کو روتی وہ حزین و دلگیر
جلد کردے کوئی سامان عزاے شبیر

زیست بھر تعزیہ دار شہ مظلوم رہون
اس سعادت سے نہ امسال ہین محروم رہون

۱

ہمدرد نہ تھا اور نہ کوئی غم کا مداوا
باغ فدک میں بسط نبی کے خیام میں

۲

طاقت نہیں ہے تب سے مجھے ایک گام کی
کیونکر میں پیشوائی کو جاؤں امام کی

۳

فاقے کیے ہیں تب کبھی ایذا اٹھائی ہے
صغرا تری تو جان خدا نے بچائی ہے

۴

آزار موت ہوگیا آزار فاطمہ
نانی سے کچھ نہ ہوسکا تیمار فاطمہ

۵

سب کچھ کیا مریض کو جو جو ضرور تھا
ہوتی قضا تو آپ کا پھر کیا قصور تھا

۶

راحت میں دان رہے ہیں کہ صدائے اٹھائیں
کیا جانیے میر پر کیونکر اسے ہیں

۷

تشویش میں ابھی تو دل ناصبور ہے
سب خیریت سے آگے ہمیں تب ضرور ہے

۸

پھر کھیلوانگے طور سکینہ کے ساتھ ہم
اک اک عزیز سے ملو بھیلا کے ہاتھ ہم

۹

جسدم حسین جگر گاہ سے لگا منگے
فوراً مفارقت کے الم بھول جائینگے

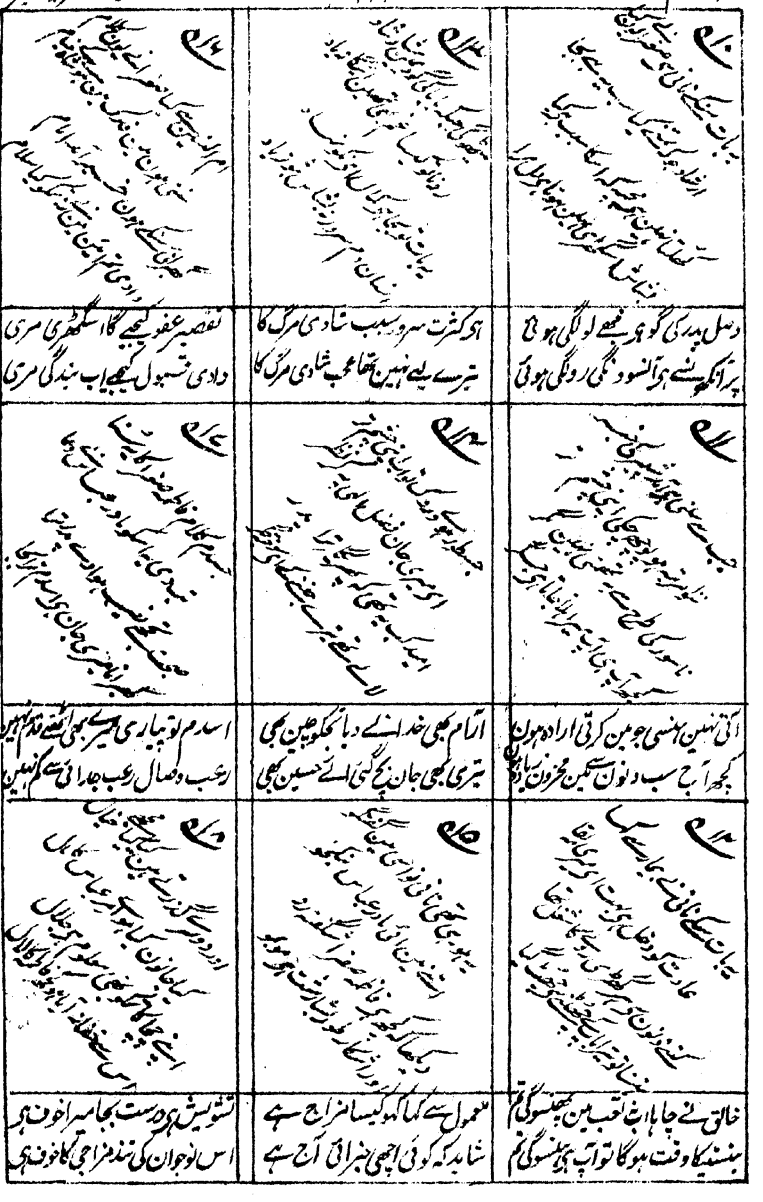

۱۰
دسمل پدر کی گود ہے مجھے لو لگی ہوئی
پر آنکھ سے ہے آنسو دمگی رو لگی ہوئی

۱۱
ہے کثرت سرور سبب شادی مرگ کا
تیرے لیے نہیں تھا عجب شادی مرگ کا

۱۲
تقصیر عفو کیجیے گا اسکھڑی مری
دادی قبول کیجیے اب بندگی مری

۱۳
آتی نہیں ہنسی جو مین کرتی ارادہ ہون
کچھ آج سب دنون سے غمگین مخزون زیادہ ہون

۱۴
آرام بھی خدا نے دیا بھکو چین بھی
تیری بھی جان بچ گئی اے حسین بھی

۱۵
اسدم تو بیداری ہیرے بھی اٹھے قدم نہین
رعب وصال رعب جدائی سے کم نہین

۱۶
خالق نے چاہا باب تعب مین پھنسوگی تم
ہنسنیکا وقت ہوگا تو آپ ہی ہنسوگی تم

۱۷
معمول ہے کہا کہو کیسا مزاج ہے
شاید کہ کوئی اچھی خبر آج ہے

۱۸
تشویش ہے درست بجا میرا خوف ہے
اس نوجوان کی تند مزاجی کا خوف ہے

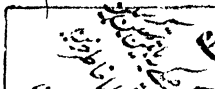

تو سامنے ہین شاہ کے ہرگز نجاؤ گی
عباس کو مین پاؤنگی اسکے گراؤنگی

یہ حال دیکھکر مرا دل ہول کھاتا ہی
جو آتا ہی اور مصرعے وہ رونا ہی آتا ہی

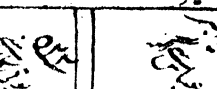

رستے مین تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر آئی ہین
عباس کے مزاج سے ڈر کر پھر آئی ہین

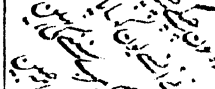

کچھ دھیان اپنے دل پہ نہ گھبرا کے لائیے
بابا کو میرے حیلہ کہین جا کے لائیے

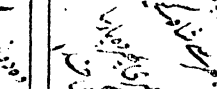

معلوم ہم کو خواب کا بھی میرے حال ہی
اور خاک بھی ہو شیشے مین ہو وہ بھی لال

شبیہ بھی نہ لیکے کہ بیٹا تو دور تھا
پھر اتنی دور آنا تمھین کیسا ضرور تھا

لیکن ہی اسے خوشی ہی بہت اسگھری ہوئی
آواز مجکو آتی ہی ہی ہی حسینؑ کی

دشوار زندگی ہی بس اس بیقرار کی
لوٹے نہ اس بغیر کسی امیدوار کی

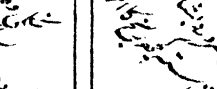

کوی غور سے سنو تو ہمہ اشور و شین کی
آواز مجکو آتی ہی ہی حسینؑ کی

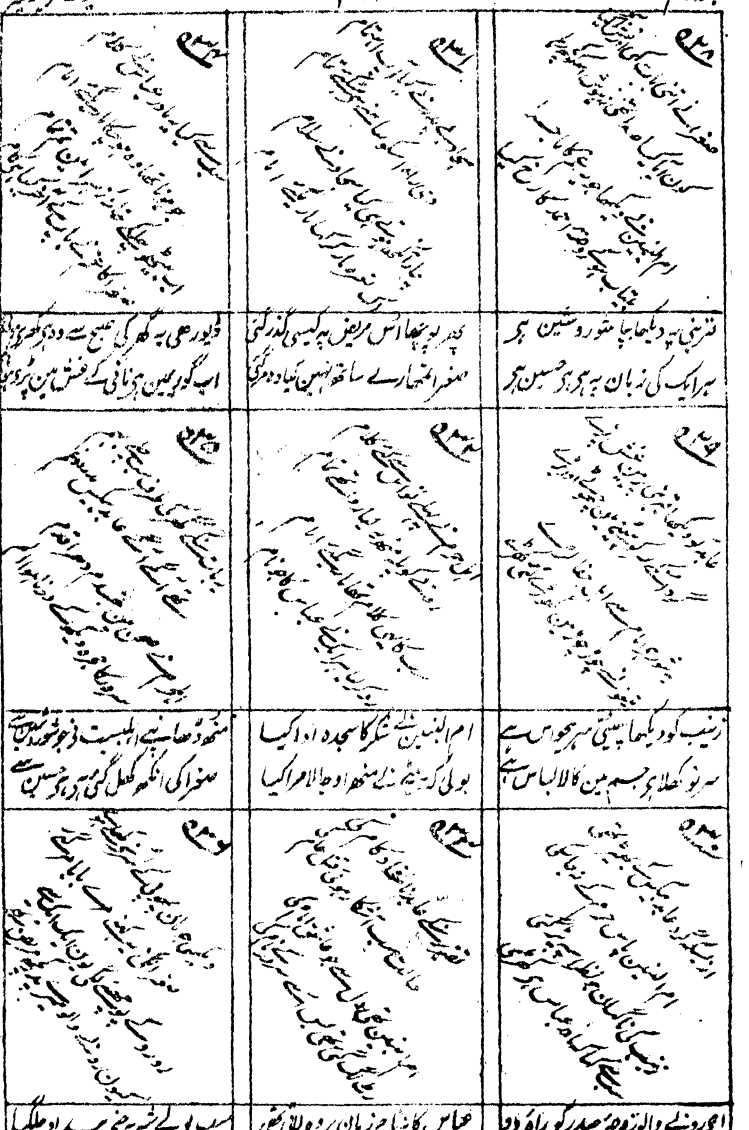

۳۲۸
قدرتی پہ دیکھا چاہا منور و متین ہے
ہر ایک کی زبان پہ ہے ہر ایک حسین ہے

۳۲۹
پھر یہ پوچھا اس مریض سے کیسی گذر گئی
مضمر انتہارے ساتھ نہیں کیا دغا گئی

۳۳۰
دلبر رہی یہ گھر کی جمع سے وہ ہو گئی
اب گور پر ہمیں ہو فنا کے فرش بچھ گئی

۳۳۱
زینب کو دیکھا پیٹتی سر ہے حواس سے
سر نو کھلا ہے جسم میں کالا لباس ہے

۳۳۲
ام البنین نے شکر کا سجدہ ادا کیا
بولی کہ بیٹے نے منھ اوجالا مرا کیا

۳۳۳
منھ دھانپے ہے الجھ کے وہ جو شور میں ہے
صغرا کی انکھ کھل گئی یہ ہر حسین سے

۳۳۴
اجرو نے والو زود پدر کو راہ دو
عباس نامدار کی مادر کو راہ دو

۳۳۵
عباس کا نام زبان پر وہ لائی تھی
ہی ہی حسین کہتی تھی اور خاک اڑاتی تھی

۳۳۶
سب بولے شہ پہ جبر ہے اور چلگیا
فرما عطش میں تن سے دم انکا نکلگیا

سلام

بانو نے جو سنا کہ ہے لشکر میں شور آب
بیتاب ہو کے دوڑی طرف خیمہ گاہ کی
جھولے کی طرح بیٹھ گئی بیچ راہ میں
اس کو یہ ایک دم نہ پڑی تاب آہ کی
بیٹی کی بھی نہ بیٹی کی بہن کی نہ بہن کی
اک دھن تھی بس حسین کی اک چاہ چاہ کی

سلام

بیٹھا تھا شاہ دیں سر بالیں کو تھامے غم
اصغر کی بے قراری سے بے چین تھا حرم
ناگاہ آئی فوج کی آواز کان میں
بانو نے آ کے عرض کی بھائی کے روبرو
اک فوج آتی ہے علم و کوس و طبل و بوق
لشکر کشی کا ہے یہ ارادہ کدھر کا ہم

سلام

بیٹھے تھے شاہ دیں سر بالیں کو تھامے غم
اصغر کی بے قراری سے بے چین تھا حرم
ناگاہ آئی فوج کی آواز کان میں
بانو نے آ کے عرض کی بھائی کے روبرو
اک فوج آتی ہے علم و کوس و طبل و بوق
لشکر کشی کا ہے یہ ارادہ کدھر کا ہم

سلام

بیٹھے تھے شاہ دیں سر بالیں کو تھامے غم
اصغر کی بے قراری سے بے چین تھا حرم
ناگاہ آئی فوج کی آواز کان میں
بانو نے آ کے عرض کی بھائی کے روبرو
اک فوج آتی ہے علم و کوس و طبل و بوق
لشکر کشی کا ہے یہ ارادہ کدھر کا ہم

سلام

بیٹھے تھے شاہ دیں سر بالیں کو تھامے غم
اصغر کی بے قراری سے بے چین تھا حرم
ناگاہ آئی فوج کی آواز کان میں
بانو نے آ کے عرض کی بھائی کے روبرو
اک فوج آتی ہے علم و کوس و طبل و بوق
لشکر کشی کا ہے یہ ارادہ کدھر کا ہم

سلام

بیٹھے تھے شاہ دیں سر بالیں کو تھامے غم
اصغر کی بے قراری سے بے چین تھا حرم
ناگاہ آئی فوج کی آواز کان میں
بانو نے آ کے عرض کی بھائی کے روبرو
اک فوج آتی ہے علم و کوس و طبل و بوق
لشکر کشی کا ہے یہ ارادہ کدھر کا ہم

سلام

بیٹھے تھے شاہ دیں سر بالیں کو تھامے غم
اصغر کی بے قراری سے بے چین تھا حرم
ناگاہ آئی فوج کی آواز کان میں
بانو نے آ کے عرض کی بھائی کے روبرو
اک فوج آتی ہے علم و کوس و طبل و بوق
لشکر کشی کا ہے یہ ارادہ کدھر کا ہم

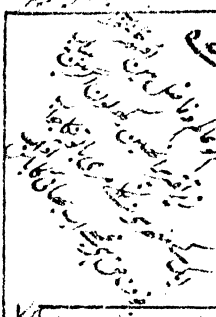

بون وہ ظرعام تھا شاہے ہو تمنیہ تخ
جیسے سید انین جیسرا ہوا پوشیر کا

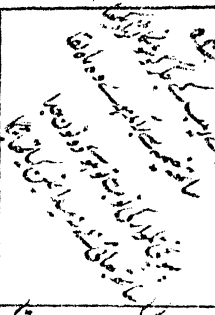

ایک پردو کے کبھی دار پرے ہون تو کبھ
اسطرف سے کبھی دو ملکے لڑے ہون تو کبھ

ابتدات ہی جی قول مرے بھائی کا
لطف مرجانا بہت رکھتا ہو تنہائی کا

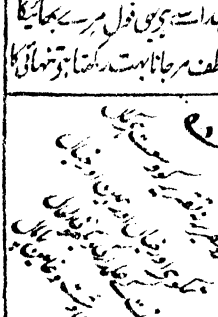

اسراد ہوتے ملکے ہم لوگ نہین لڑائی مین
جوہار مین وہ دو ملکے کہین لڑتے ہین

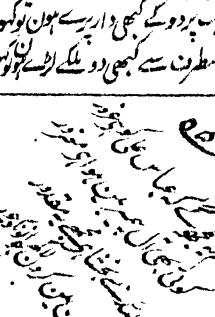

مار کر تہ کو نہ خرسند ہو پھر حاکم شام
روسیہ شام کے مانند ہو پھر حاکم شام

دیر تک مین نہین لڑنے کا یہ عزم ہے
کہ شہادت مین مرے بھائی کی عرصہ کم ہے

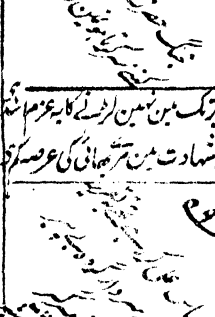

بادست طور لڑائی کے تھے لیکن
دیکھو دو ملکے ادھر کے کبھی کم سن

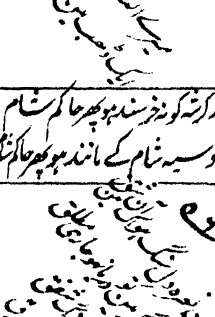

گو کہ رکھتا ترنامہ کشائی ہون مین
کیا کرون سید مظلوم کا بھائی ہون مین

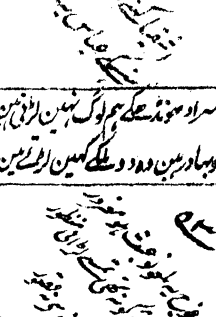

ہوا سیراب جو یہ شیر تو پچتاؤ گے
جنگ مین ہوگی اگر دیر تو پچتاؤ گے

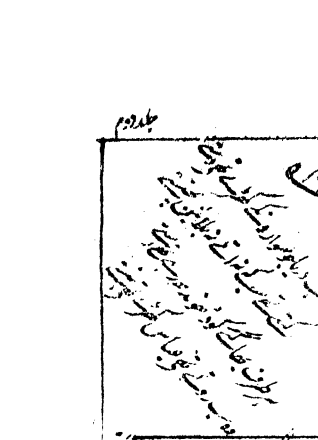

علم شہ کے سبب قرب خدا پاؤ گا
آبرو پانی کے لانے سے سوا پاؤ گا

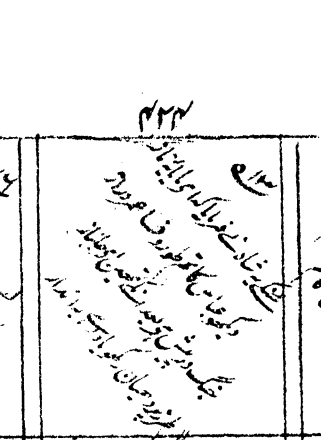

ویسے ہی حملے ہین گویا کہ وہی لڑنے ہین
نہین عباس یہ لڑتے ہین علی لڑتے ہین

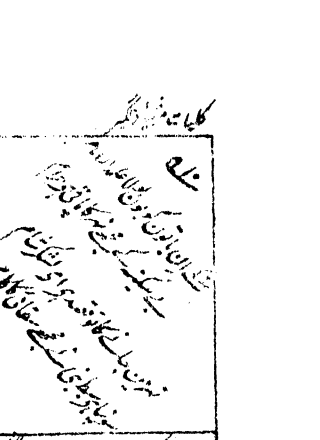

فرمزی رنگ ادھر پہ وان زردی تھی
یان قد بوس شجاعت وہان نامردی تھی

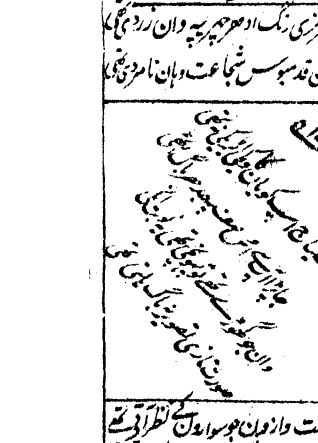

وار خالی کوئی رہنا نہ جانے پائے
تہہ پر زندہ علمدار نہ جانے پائے

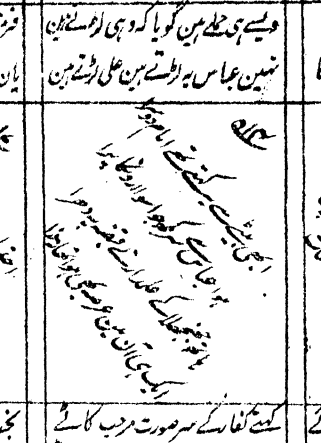

کٹتے کفار کے سر صورت مرغ کاٹے
کاٹے تیغ سے بہت اور راکب و مرکب کاٹے

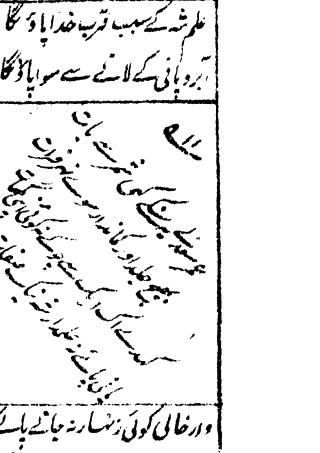

بخت واژون ہوا دون کے نظر آتے تھے
سیکڑون گھوڑے بس اکبار اکب جاتے تھے

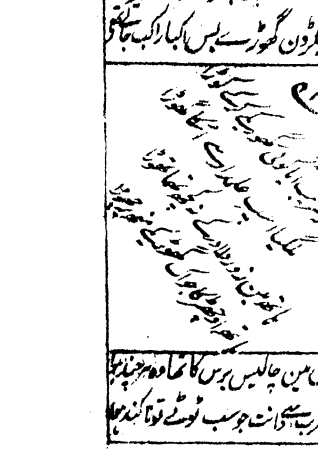

دیکھا فدوی نے نہین سیر جدا کا ایسا
حکم ہو دیکھون جو پھر موکہ نہین جانا کا ایسا

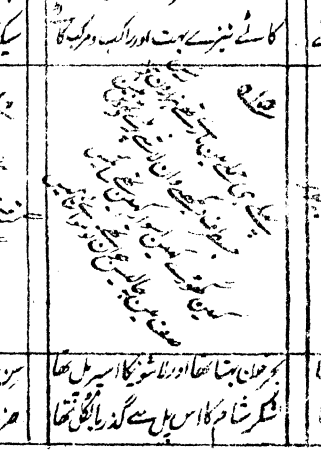

کر جو ان بنتا تھا اور ناشونیکا اسپر پل تھا
لشکر شام کا اس پل سے گذرنا کل تھا

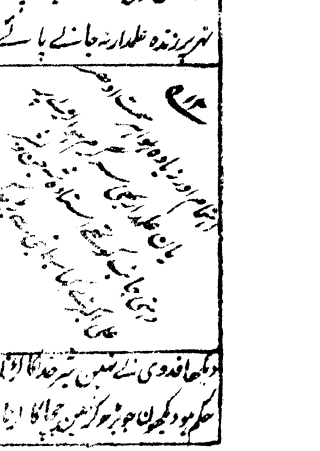

سن مین چالیس برس کا تھا وہ رشید جوان
ضرب سے دانت جو سب ٹوٹے تو ناکند ہوا

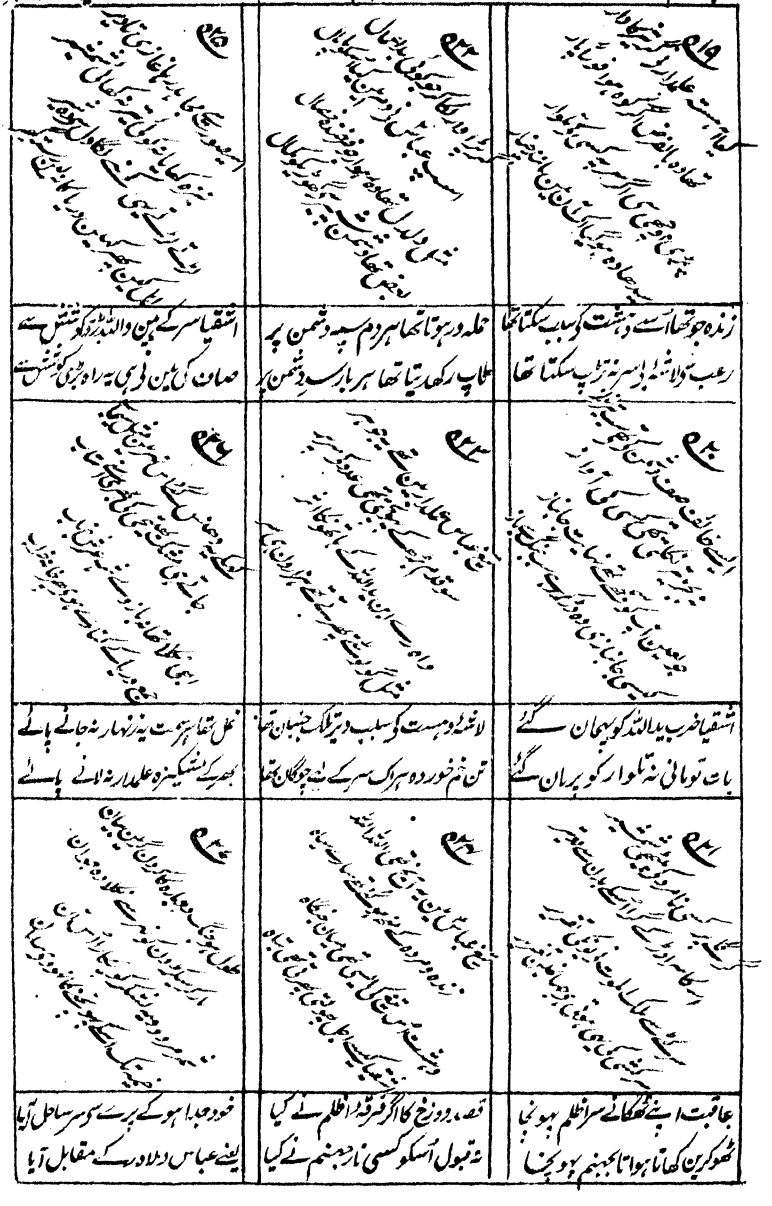

۱۹
عاقبت اپنے ٹھکانے سر اظلم پہونچا
ٹھوکریں کھاتا ہوا تا جہنم پہونچا

۲۰
اشقیا ضرب یداللہ کو پہمان سمجھے
بات تو مانی نہ تلوار کو پرّان سمجھے

۲۱
عاقبت اپنے ٹھکانے سر اظلم پہونچا
ٹھوکریں کھاتا ہوا تا جہنم پہونچا

۲۲
قصد دوزخ کا اگر فرقۂ اظلم نے کیا
نہ قبول اسکو کسی نار جہنم نے کیا

۲۳
لاشۂ دہشت کو سب دیر تلک حیران تھا
تن تمام خورد و ہر اک سر کے بنے چوگان تھا

۲۴
اشقیا ضرب یداللہ کو پہمان سمجھے
بات تو مانی نہ تلوار کو پرّان سمجھے

۲۵
اشقیا سر کے پہن واللہ بڑے کو شش سے
دھان کی پہن لی ہی یہ راہ بڑی کو شش سے

۲۶
خلد در ہوتا تھا ہر دم سپہ دشمن پر
ملاپ رکھدیتا تھا ہر بار سپہ دشمن پر

۲۷
لاشۂ دہشت کو سب دیر تلک حیران تھا
تن تمام خورد و ہر اک سر کے بنے چوگان تھا

۲۸
فتح عباس علمدار پہ بیحد خوش تھے
سر کے بل دوڑے ہوئے فتح کی مژدہ لائے

۲۹
اشقیا ضرب یداللہ کو پہمان سمجھے
بات تو مانی نہ تلوار کو پرّان سمجھے

۳۰
اشقیا ضرب یداللہ کو پہمان سمجھے
بات تو مانی نہ تلوار کو پرّان سمجھے

۳۱
عاقبت اپنے ٹھکانے سر اظلم پہونچا
ٹھوکریں کھاتا ہوا تا جہنم پہونچا

۳۲
قصد دوزخ کا اگر فرقۂ اظلم نے کیا
نہ قبول اسکو کسی نار جہنم نے کیا

۳۳
لاشۂ دہشت کو سب دیر تلک حیران تھا
تن تمام خورد و ہر اک سر کے بنے چوگان تھا

۳۴
فتح عباس علمدار پہ بیحد خوش تھے
سر کے بل دوڑے ہوئے فتح کی مژدہ لائے

۳۵
اشقیا ضرب یداللہ کو پہمان سمجھے
بات تو مانی نہ تلوار کو پرّان سمجھے

۳۶
اشقیا ضرب یداللہ کو پہمان سمجھے
بات تو مانی نہ تلوار کو پرّان سمجھے

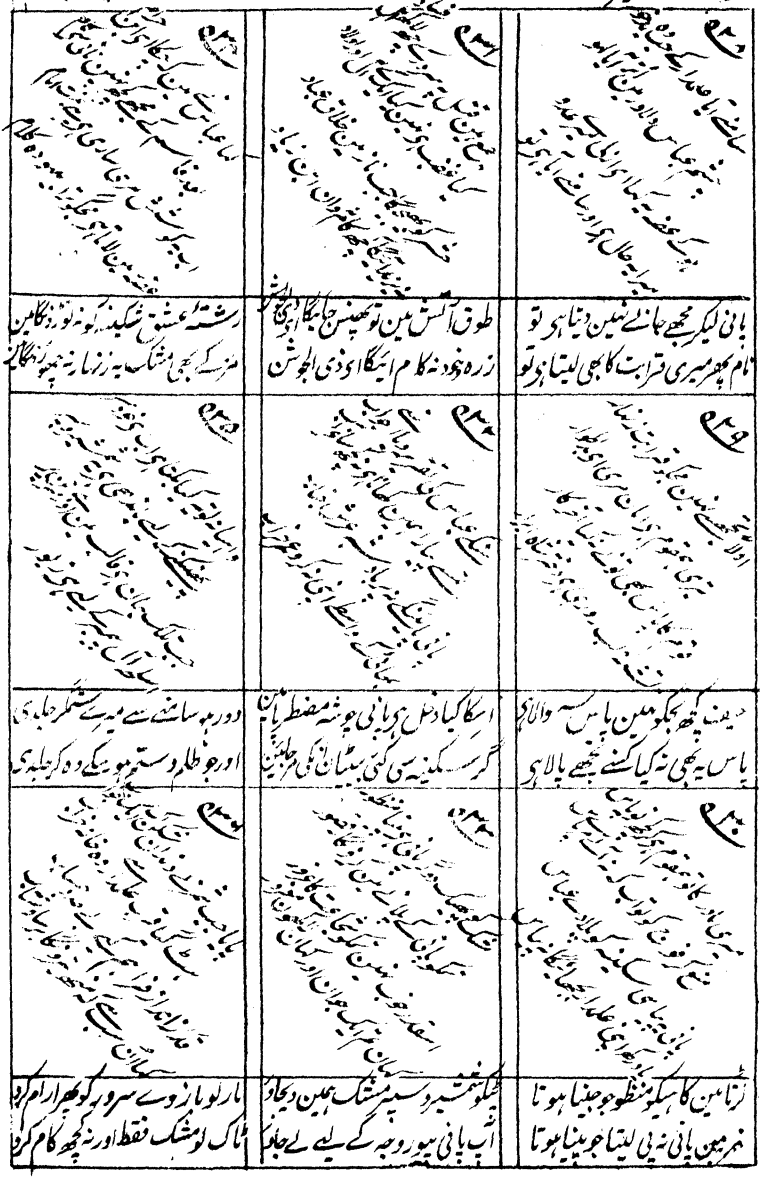

۳۰
تڑپتا مین کاہیکو منظور جینا ہوتا
ہر مین پانی نہ پی لیتا جو جینا ہوتا

۳۱
طوق آلش مین تو پھنس جاتا گلا اے ذی الجوشن
زرہ خود نہ کام آتا اے ذی الجوشن

۳۲
اسکا کیا دخل ہے پانی چوشہ مضطر پانین
گر سکندر سی کئی بیٹیان تو کی مر جاتین

۳۳
دور ہو سامنے سے میرے ستمگر جا دی
اور جو ظلم و ستم ہو سکے وہ کر جا دی

۳۴
مار لو مارو دے سر و بر کو پھر ارام کرو
خاک لو مشک فقط اور نہ کچھ کام کرو

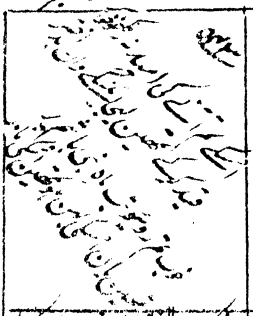

مر عباس اس طرح سے ہاتھ بھگا
بہگیا پانی تو نہ میں نہ دیا بھگا

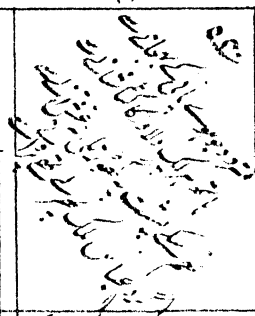

جان زہرا کی کہتا ہوا گھر میں آیا
غم عباس سے غم میری کمر میں آیا

مشک جب تو نہ سکا دو فغاں ہی کرتا
میں علم لاتا ہوں تو میاں ہی کرتا

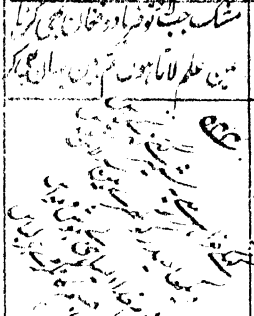

جھک گیا سارا کلیجہ پہ نہ مطلق غم تھا
مشک کا دعویٰ بہت بیخ بدن کم تھا

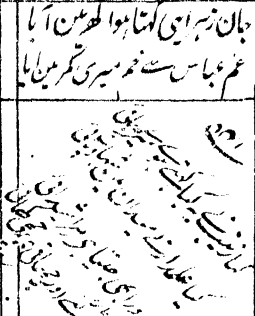

زخمی عباس تو اتنا نہ بھدا بھائی مشک
آتا تھا میں مقرر دو اگر آتی مشک

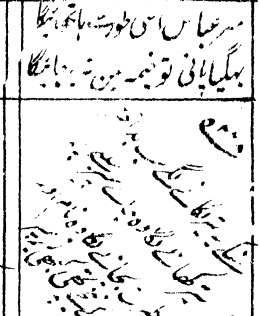

لاش عباس کی جا طرف چھوڑی تو
کبھی بینائی سے اچھی ہو کبھی گرائی ہو

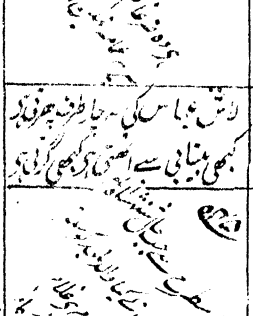

دیکھ کر اس کو ہوا حال متغیر سب کا
بہگیا خون جگر سے جگر سب کا

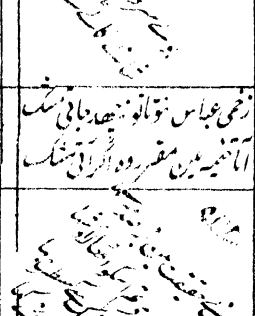

اللہ الحمد نہ ہم سر کے لب دریا سے
آرزو ہے نہ ہمیں سر کے لب دریا سے

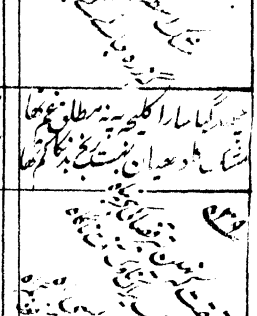

حشر کو سامنے جب آپ کے میں آؤنگا
کسقدر یاد عباس سنے شرماؤنگا

۴۴۶

شرم آتی ہے مجھ سے بھاؤن بھلا کیا تمکو
دیگی مان مری عباس کا پرساتمکو

۴۴۷

جیتے جی زوجہ عباس سے شرمندہ ہے
علم و مشک اُٹھانے کو بھی ہم زندہ ہے

۴۴۸

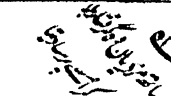

عمر بھر رونا ہے عباس و علی کے غم مین
ہوگی احمد کی زیارت نہ مصیبت دم مین

۴۴۹

ہوئی حاصل مجھے بابا کی زیارت اسدم
مژدہ دو کی دیتے ہین بشارت اسدم

۴۵۰

غم بھی بیٹے کا اس بھائی کے غم مین ہوگا
زائل اب نور بصر بھی کوئی دم مین ہوگا

۴۵۱

یہ ہین ہین کہ لاشہ بھی اُٹھایا نگا کوئی
ہین جی کھولکے رونے بھی نہ پائیگا کوئی

۴۵۲

حوض اضیدب ایسے کہ بیٹے نہ مرے ماتم مین
تم جلو بھائی کہ بھائی بھی آتا دم مین

۴۵۳

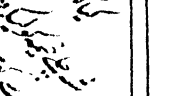

اتنی گستاخ یہ لونڈی نہین ہوسکتی ہر
آپکے آگے نہین والی کو روسکتی ہے

۴۵۴

خواب راحت مین خلل آئے نہ یہ ڈرتی ہون
آکے تم رد کو بھتیجے کو خبر کرتی ہون

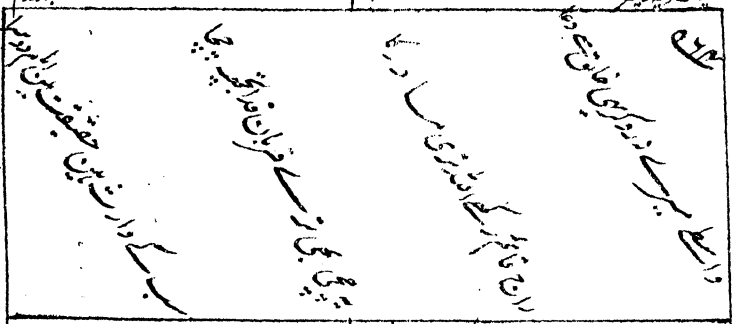

واسطے میرے تو دعا کرنی خلق سے دعا

راج قائم رکھے اللہ تری سرکار کے

پیچھے بھی ترے قربان ہو اقبال پیچھے

سب سے وارث ہیں حقیقت میں ترے لڑکے

ہو دعا چین نہ بانو کا خدا یا کم ہو | بترے سر سے نہ ترے باپ کا سایا کم ہو

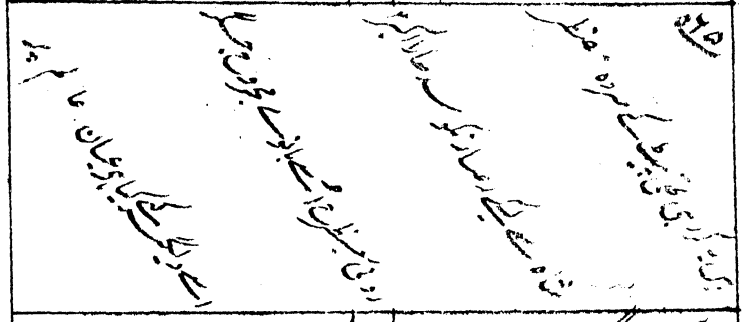

ہو آنکھ سے اوجھل نہ کبھی مسند عالی

روشن ہو ترے بخت سے اقبال جہاں کا

اس دیکھ کے کیا ہو جہاں عالم ثانی

یا الٰہی یہ ہو دلگیر ثنا خوان علی | رکھ لے عزت تو مری بہر عزیزان علی

۱

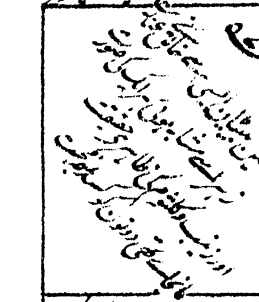

لیکن ہی سند زینب مجروح جگر کو
بھائی کی محبت ہی سوا لال پسر سے

۲

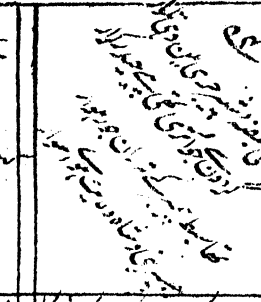

اس شاہ کو وارث کیا ہا ایک ہی کا
عجاز بھی اسکو دیا ہر ایک نبی کا

۳

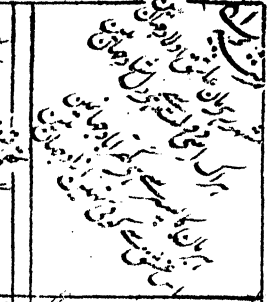

شبیر سے جو زینب مضطر نے کہا تھا
مادر بھی یہی کرتی جو خواہر نے کیا تھا

۴

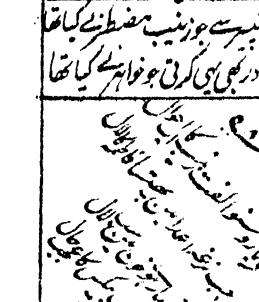

ہمت بھی شجاعت بھی سخاوت بھی ہی
مظلومی و نا چاری و غربت بھی لقا ہی

۵

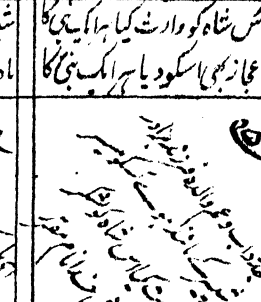

اصحاب ہوئے جتنے حسین ابن علی کے
ویسے نہ حسن کے نہ علی کے نہ نبی کے

۶

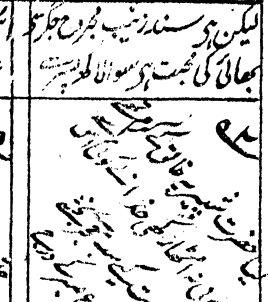

کہ اٹھتی تھی کہ کرتی تھی خیمہ مین ہر آہٹ
گھبرائی ہوئی خیمہ مین پھرتی تھی ہر اک جا

۷

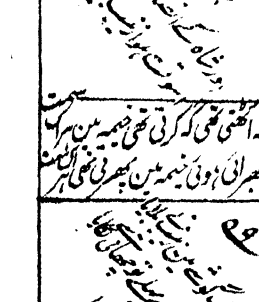

سب عدل و کرم اپنا عنایت کیا اسکو
جو کچھ کہ خدائی مین تھا سب دیدیا اسکو

۸

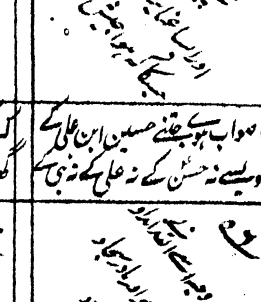

ہمشکل نبی ایک پسر اسکو دیا تھا
ہمصورت حیدر علی اصغر کو کیا تھا

۹

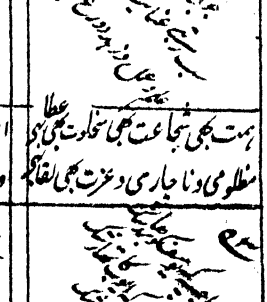

اے نفسہ نکال آج مجھے رنج و محن سے
مین چاہتی کم تجھکو نہین اپنی بہن سے

۱۰

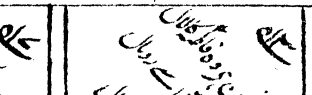

مرجانی کنیز اکی اہی کاش وطن مین
یون دیکھتی تمکو نہ پھپھسے برخ و محن مین

۱۱

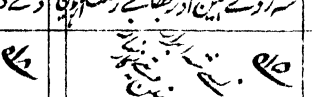

ہین دور کہ نزدیک شہنشاہ زمان ہین
میدان مین ارسدم مرے فرزند کہان ہین

۱۲

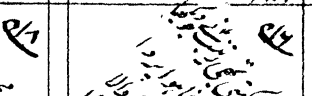

کس حال سے میدان مین پسر کو ترا اہ
اُس میرے خرادیدہ عجب وقت پڑا اہ

۱۳

سر رکھکر رکابون پہ سرے لال کھڑے ہین
شہ روتے ہین اور بھائی رخصت کو کھڑے ہین

۱۴

آرام ترا شاہ کو منظور نظر ہے
شبیر کو زینب تیرے مرجانے کا ڈر ہے

۱۵

شہ دونون کے سر سینہ سے لیٹائے ہوئے ہے
ان دونون کے منہ پھول سے مرجھائے ہوئے ہے

۱۶

سونو تو سنی ابن سنی خاصۂ رب ہو
دے ڈالیے ان دونون کو جو انکی طلب ہو

۱۷

لازم نہین ہو پیش امام اتنے بھی گستاخ
ہوتے نہین آقا سے غلام اتنے بھی گستاخ

۱۸

ہشیار اسی شہ کی محبت سے ہوے ہو
تم اتنے بڑے بھائی کی دولت سے ہوے ہو

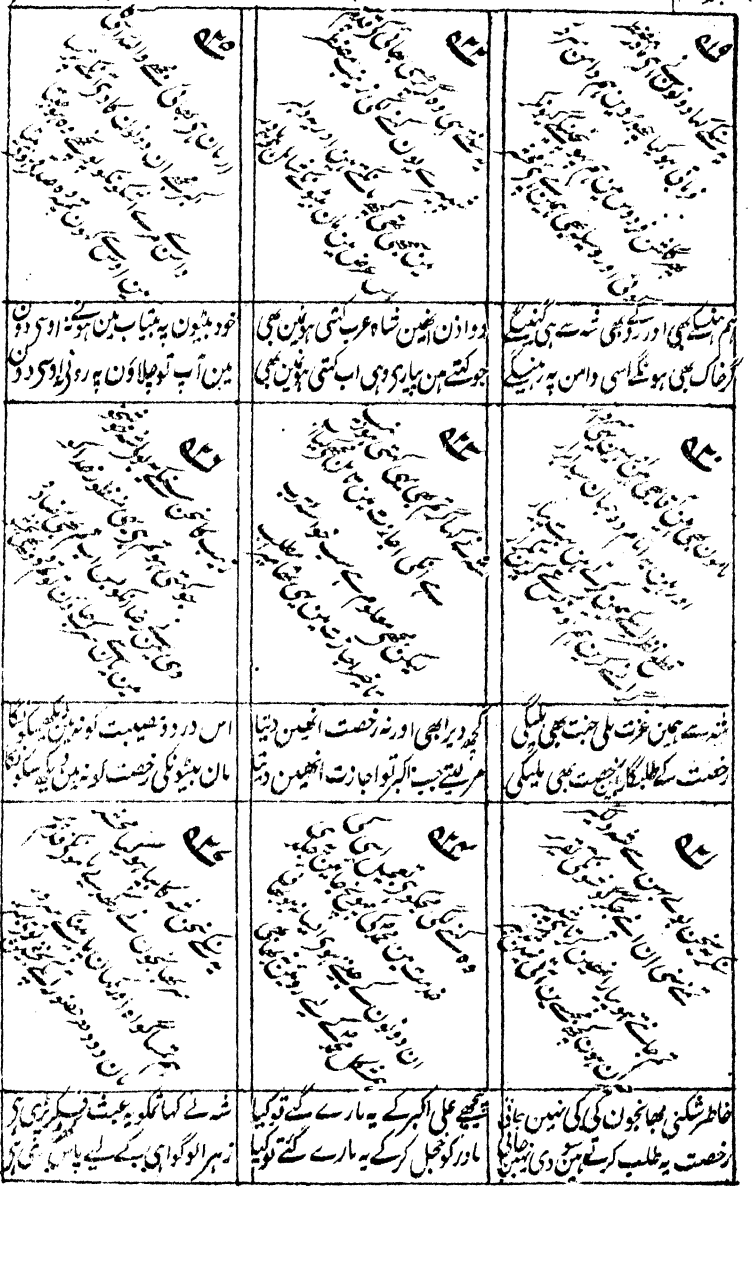

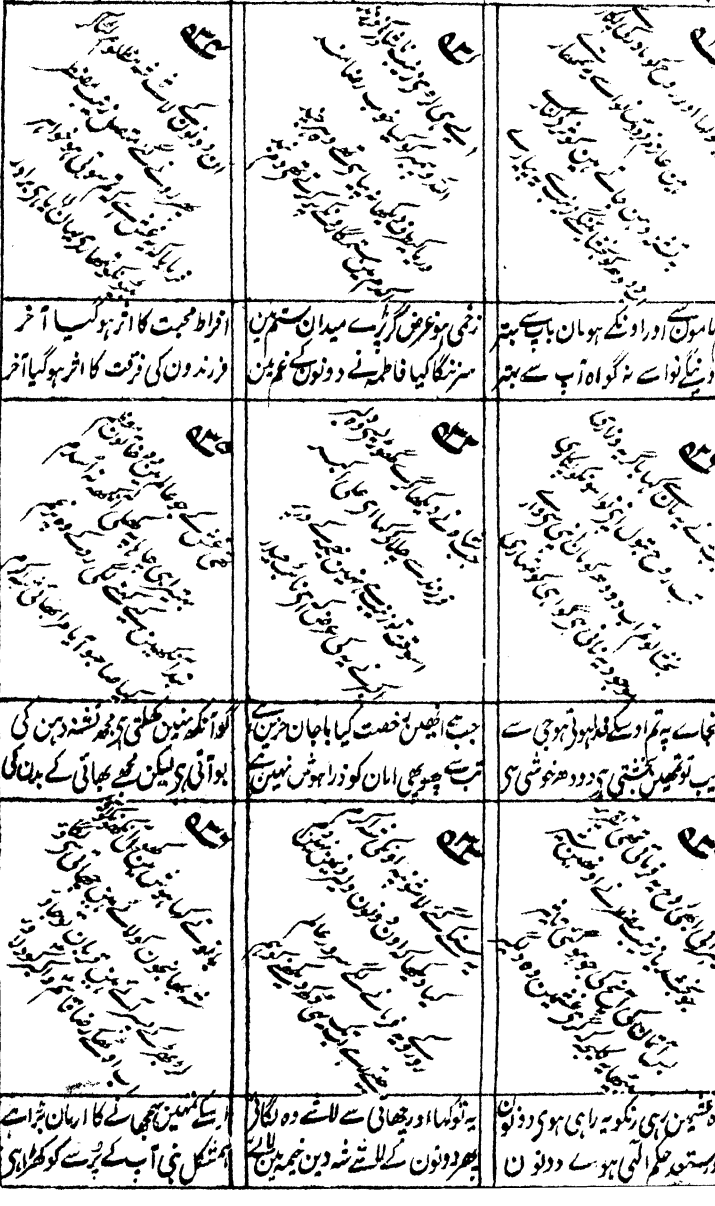

تم ماموں ہے اور اونکے ہو مان باپ سے بہتر
با دینگے نوا سے نہ گواہ آپ سے بہتر

زخمی ہو غرض گر پڑے میدان ستم مین
سر ننگا کیا فاطمہ نے دونوں کے غم مین

افراط محبت کا اثر ہو گیا آخر
فرزندون کی فرقت کا اثر ہو گیا آخر

مانجاے یہ تم اوسکے فدا ہوتی ہو جی سے
زینب تو تمھین بخشتی ہے دودھ خوشی سے

جب بھائی نے رخصت کیا با جان حزین سے
تب چھوٹی امان کو ذرا ہوش نہین سے

گو آنکھ نہین کھلتی ہے مجھ نشہ دہن کی
بو آتی ہے لیکن مجھے بھائی کے بدن کی

وہ غش مین ہی رنکو یہ رہی ہوی دونون
اور مستعد حکم الٰہی ہوے دونون

یہ تو کہا اور بھائی سے لاشے وہ لگائے
پھر دونون کے لاشے شہ دین خیمہ مین لائے

ارسے نہین سمجھانے کا ارمان بڑا ہے
مشکل نبی آپ کے پرسے کو کھڑا ہے

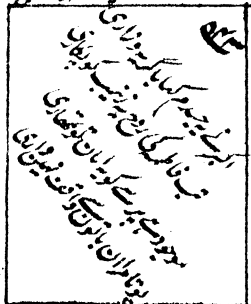

رومال رکھے آنکھوں پہ عباس کھڑے ہیں
ہمشکل نبی بھائیوں کے پاس کھڑے ہیں

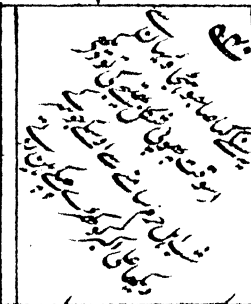

رو رو کے پکاری ادھر آؤ علی اکبر
کیوں کرتے ہو زاری ادھر آؤ علی اکبر

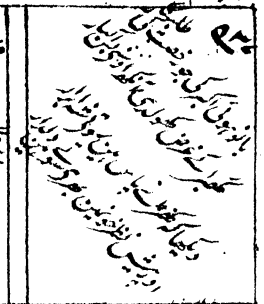

کیا ایسا سن و سال ہے ہمشکل نبی کا
اکبرؑ نے تو مرنا نہیں دیکھا ہے کسی کا

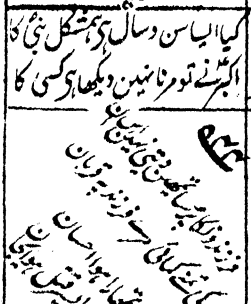

غش آگیا لڑتے ہوئے دلدار نہ دیکھے
ان پیاسوں کے ہاتھوں کے ذرا وار نہ دیکھے

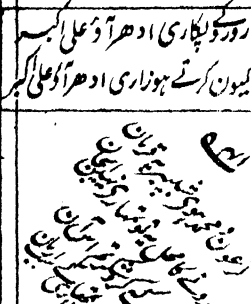

پرسا مجھے تم دو دم امداد ہے واری
میں نے جو کیا عہد تھا وہ یاد ہے واری

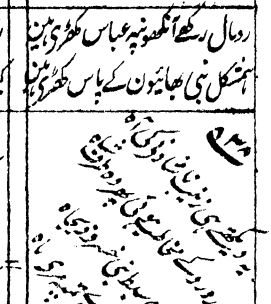

اوسوقت عوض کیجیو مجھ خستہ جگر کا
پرسا مجھے تب دیجیو تم پیرے پسر کا

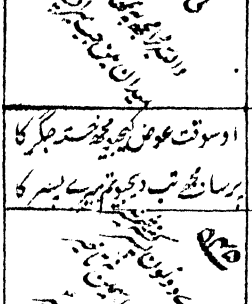

ہمشکل نبی صاحب غیرت تو بڑے ہیں
شرما کے ہوئے باپ کے پیچھے وہ کھڑے ہیں

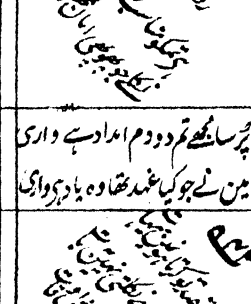

ارمان تھا شریک انکی جو ہم شادیوں کے ہوتے
پرسا تھیں کسطرح سے دین داد کے ہوتے

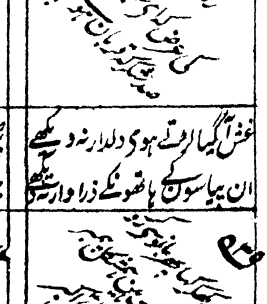

بے روئے ہوئے چین بھی آتا نہیں ہائے
کیا میں کروں بین بھی آتا نہیں ہائے

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴۴۱

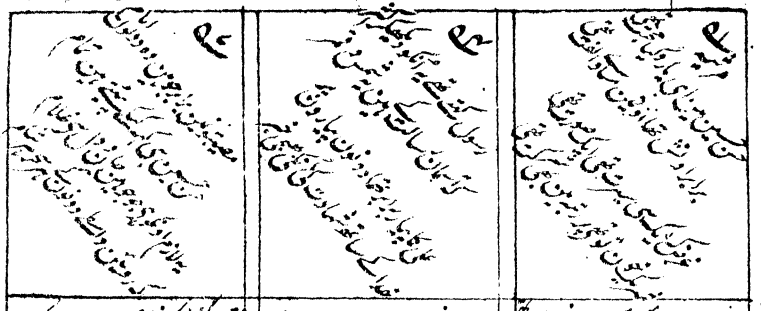

وہ دونون بھائی تھے مطلوب دونو طالب تھے
اور اونسے الفت خیر النسا برابر تھی
تعب کسی ایک شافزون نہ دونکو کم ہے
کچھ اسمین شک نہین اک جان اور دو قالب تھے
نثار ایک طرح تھی خدا برابر تھی
حسن حسین کا واللہ ایک ماتم ہے

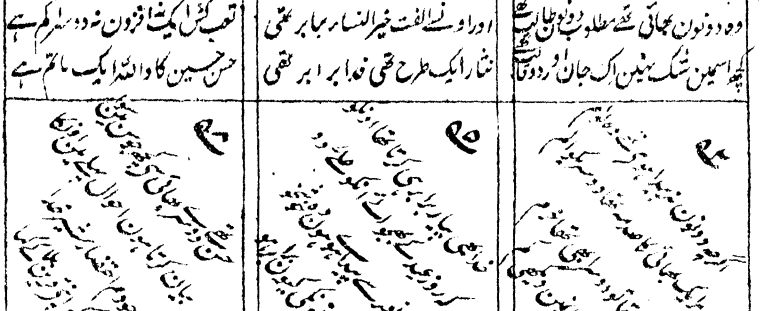

ہزارون خلق مین عینی ہوے ہین گو بھائی
وہ دونون ایک ہوے تھے جو دو تن تھے
تمھارے حال پہ اسوقت سارا رونا ہے
ہر ایک مزاج کے دیکھے نہین مین دو بھائی
کبھی وہ دو نظر آئے نہ چشم احوں مین
جو کچھ کہا ہے نبی نے ضرور ہونا ہے

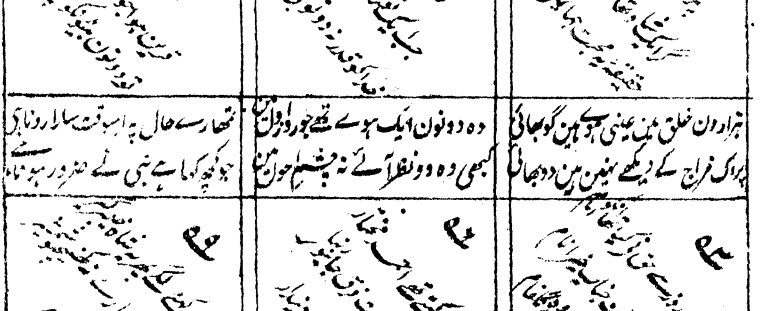

نہ جانتے تھے جدا اور نہ تھے جدا کہتے
کسیطرح نہین انمین جدائی پاؤ گے تم
کوئی انیس نہین ہے کوئی شفیق نہین
سدا رسول تھے روحی فدا کما کہتے
کہ تربتون کی شبیہین ہین بھی دو تابوت
سوا حسینؑ کے پیارے کوئی رفیق نہین

۱۰

خدا کا حکم ہے بیٹا کبھی نہ ڈرنا تم
نہ ذوالفقار کا قبضہ کبھی پکڑنا تم

۱۱

تمہاری جنگ ہے شبیہ پیمبر و طن کی تبک
وہ جنگ تھی وہ لڑائی ہے یہ تین کی جنگ

۱۲

اور ہاتھ خلق سے ایسا ہی شخص لاثانی
ہوگا اور نہ ہوا اوس جناب کا ثانی

۱۳

سے جہاد نہ ہر چند حکم حیدر تھا
یہ کیونکر نہ گھر سے نکلتے کہ ساتھ لشکر تھا

۱۴

نبی کے بعد علی سب جہان سے افضل تھے
امام دوسرا ہیں وہ امام اوّل تھے

۱۵

مجھیں دکھاتا تھا احمد کو منہ قیامت میں
وہ حیدری ہی تھے آکے حسن کی صورت میں

۱۶

خلاف شرع لعینان بدنہاد ہوئے
تمام مستعد فتنہ و فساد ہوئے

۱۷

یہاں بھی لوٹا تھا خیمہ وہاں بھی لوٹا تھا
یہاں بھی چھوٹا تھا گھر یار واں بھی چھوٹا تھا

۱۸

ہے حال ایک سا کفار کی برائیوں کا
مگر فسانہ صدمہ برابر ہے دونو بھائیوں کا

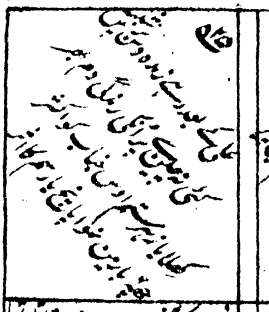

خلاف حکم نہ کچھ موقع نبرد ہوا
دل امام حسن کو فیون سے سرد ہوا

یہ کی جو آپ نے تدبیر نامناسب تھی
معاویہ سے تمھیں صلح کیا مناسب تھی

غرض کہ آخری وہ زہر ہر قاتل تھا
کہ جس نے ٹکڑے کیا اوس امام کامل کا

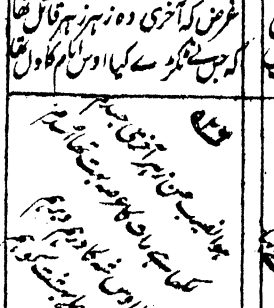

لکھا ہے ذیل میں روضہ جد پر
ادب سے آنکھیں ملیں تربت محمد پر

خطای عمل کا مطلق نہ کر گمان مجھیر
علوم اول و آخر ہیں سب عیان مجھیر

مٹا دو اب مرے بھائی حسین کو لاؤ
مری حیات مرے دل کے چین کو لاؤ

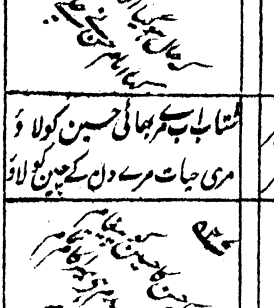

وہ بارگاہ تو دار الشفاء رحمت تھی
ادھر کو خاک لگائی ادھر صحت تھی

علی کے پیار سے سرزد عمل زبون نہو
میں خود شہید ہوں لیکن کسی کا خون نہو

یہ کس نے آپکو سموم اب کیا بھائی
یہ کس نے مجھکو اسیر تعب کیا بھائی

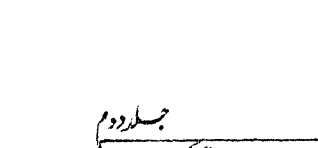

نبی کی آل کا احوال کس نے جانا ہے
سوا خدا کے کہ ہر علم کا وہ دانا ہے

ہمارے پاس تو اے حامل محن جلد آ
بزرگ ہیں ترے مشتاق اے حسن جلد آ

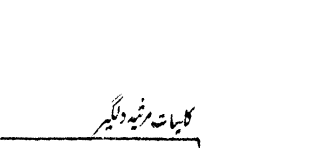

تمہارے منہ سے یہ ہر بار کیا نکلتا ہے
کہا کہ کٹ کے کلیجہ مرا نکلتا ہے

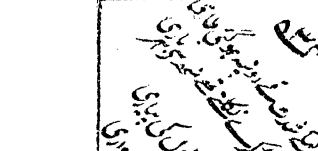

کھلیگا حال مفصل ہمارا کوثر پر
ہمارا چھوڑ دو تم انتقام محشر پر

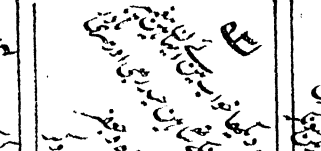

ہر ایک پانی کا قطرہ وہ مثل تیر ہوا
گلے سے نات تلک میرے وہ لکیر ہوا

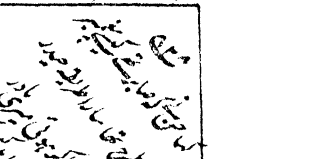

اور اوخاک کہ کار حسن تمام ہوا
علی کا نام زمانہ میں سبز فام ہوا

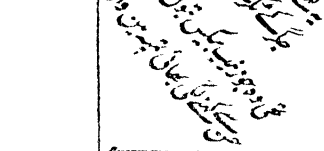

فراغ جبکہ تو کل سے ہو گیا بھائی
تو جا نماز کے اوپر میں سو گیا بھائی

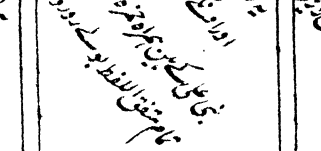

کہا حسن نے کہ بھائی ہے یوں مقدر میں
تمہارے حصے کا پانی ہے تیغ خنجر میں

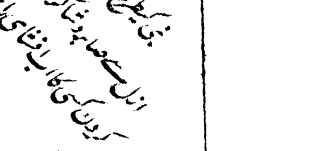

عدو خوں نہ آیا عتاب زہرا کا
قضا نے دیکھ لیا گھر خراب زہرا کا

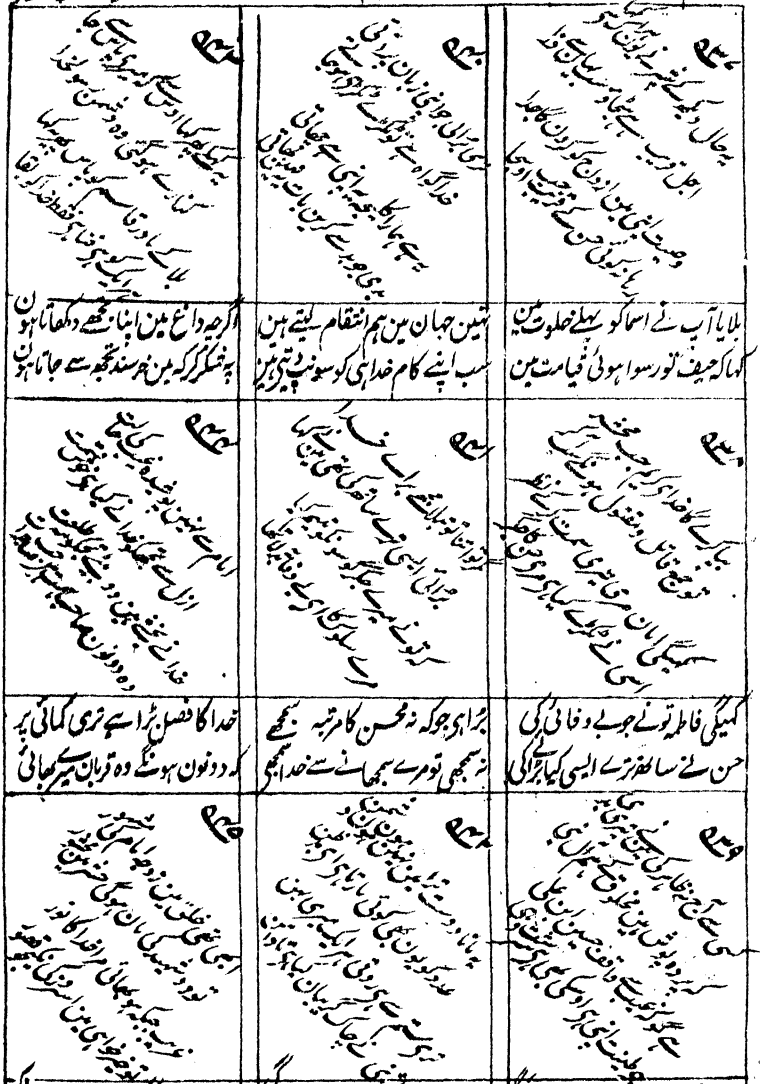

بلایا آپ نے اسما کو پہلے خلوت میں
کہا کہ حیف تو رسوا ہوئی قیامت میں

نہیں جہان میں ہم انتقام لیتے ہیں
سب اپنے کام خدا ہی کو سونپ دیتے ہیں

اگرچہ داغ میں اپنا تجھے دکھاتا ہوں
پہ شکر کر کہ میں خرسند تجھ سے جاتا ہوں

کہیگی فاطمہ تو نے جو بے وفائی کی
حسن نے ساتھ ترے ایسی کیا برائی کی

برا ہی جو کہ نہ محسن کا مرتبہ سمجھے
نہ سمجھی تو مرے سمجھانے سے خدا سمجھے

خدا کا فضل بڑا ہے تری کمائی پر
کہ دونوں ہونگے وہ قربان میرے بھائی

حسین نجمہ سے بھی افزوں ستم اوٹھائیگا
کبھی شکایت دشمن نہ لب پہ لائیگا

مراد تیری نہ حاصل کسی طرح ہوگی
جہان میں نہ تجھے شادی و فرح ہوگی

رضا دے جسکو گھڑی بہر جان نثار مجھے
تو کیجو جنگ کی ترغیب دونوں کو یارو

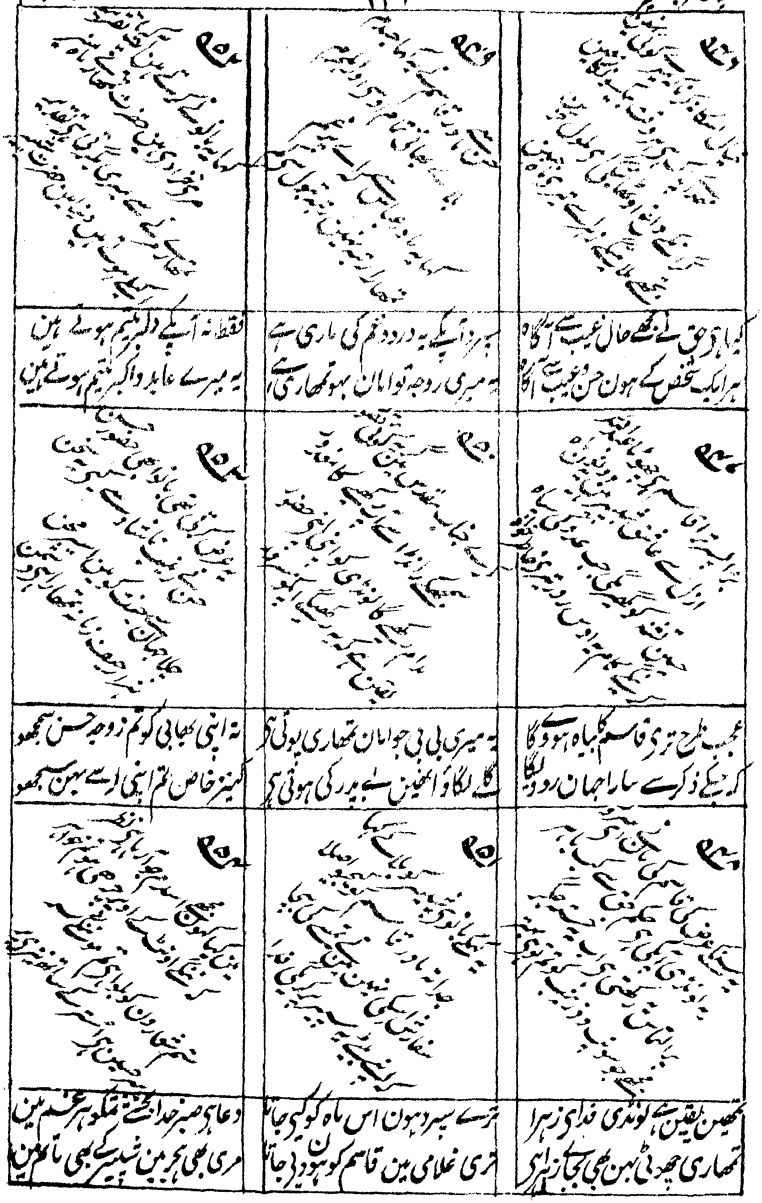

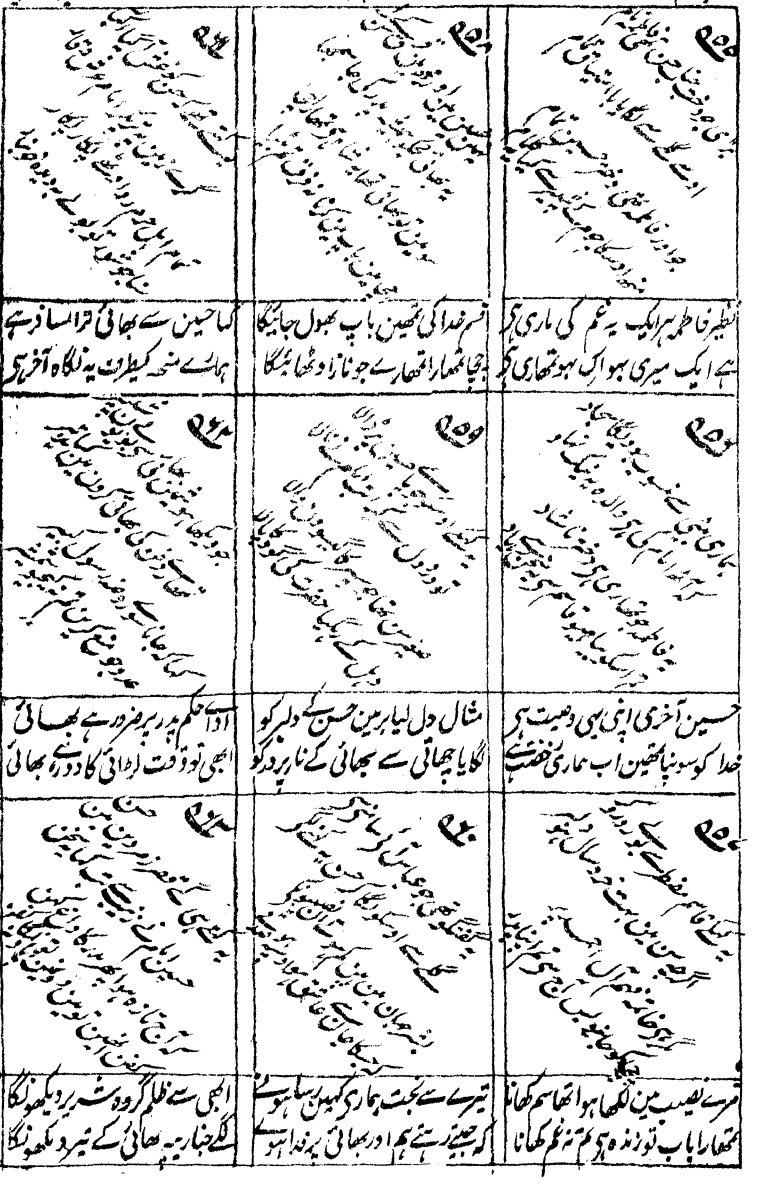

۵۶۴

سروش غیب کی حضرت نے جب سنی یہ ندا
اوٹھا وہان سے جنازہ جناب پیمبر کا
بقیع مین اونھین دادی کے پاس دفن کیا
جناب حق سے ہے دلگیر کی صدا یہ دعا
اسی قبر پہ آقا کی جسکو جاون مین
حسن کی خاک لحد آنکھون مین لگاوے مومن

۵۶۵

جنازہ قبر محمد پہ لائے جب شبیر
تو اہل ظلم نے تابوت پر لگائے تیر
حسین امام نے کفار سے یہ کی تقریر
کہا بھائی نے مجھے بچھونچھو شمشیر
نبی کی آل پہ بیشک یہ ظلم تازہ ہے
حسن کا جو ہوا تیر کمن جنازہ ہے

۵۶۶

پکارا یا ابتر غیبی حسین کو اک بار
کہ تم ازل سے ہو مظلوم اے بلند وقار
کرو نہ فرقہ ظالم سے تم ذرا تکرار
جگہ جو وقف کو دیتے ہین دین کفار
یہ فاطمہ کا بگڑتا ہے ابن حیدر ہے
حسن کا دل مین رسول انام کا گھر ہے

۵۶۷

یہ کہکے بھائی کو نہلایا آپ حضرت نے
کفن پنھایا شہ صابر مصیبت نے
سر اپنے ھاتھ کیا دہار کے اہل عصمت نے
کہا یہ پیٹ کے سر کو تمام خلقت نے
حسن کو آج غم و درج سے فراغ ہوا
دل بتول حزین پہ یہ پہلا داغ ہوا

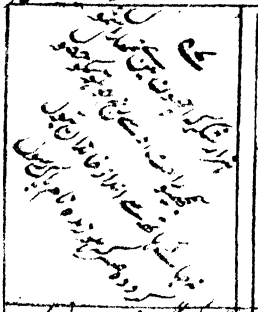

لیکاری زینب مضطر یہ کون بستی ہے
کہ منھ پہ بھائی کے یاں بیکسی برستی ہے

عجب طرح کرم رب خاص و عام ہوا
جہان مین مور و جبرئیل یہ مقام ہوا

گلہ نہ کیجیو گو رنج ہو زمانے کا
تعب کشی تو ہے نمونہ اس گھرانے کا

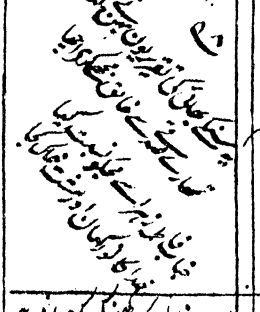

یہان کی قدر سے واقف تھے پیشتر ہوتی
نہین سے گذرے تھے خلدین او تا کر ہوتی

ہر ایک بات سے صبر و قرار جاتا ہے
مجھے ہر اک کلمہ آپ کا رولاتا ہے

یہان فاطمہ دکھ کھینچے کسکی چھاتی ہے
جو جسکی بات ہے وہ اسکے ساتھ جاتی ہے

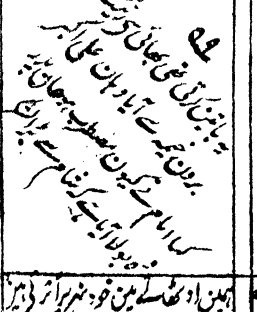

خدا کا تجھپہ ہے فضل اور کرم ہوگا
کہ نام صابرون مین تیرا یہان رقم ہوگا

خطاب حق کی عنایت پہ کیا کم ہے
کہ اس جہان مین اچھوتے نواسے عم کے ہے

یہان اوٹھانے مین خود بہر اثر دیتے
یہان اوترے ہے تکرار سے کرتے ہے

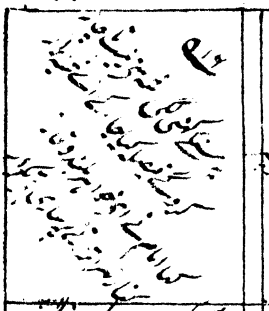

یہ گفتگو ہے کہ اترا دنہر کے اوپر
وہ قبضہ کرتے ہیں زہرا کے مہر کے اوپر

زیادہ تنگ کیا جب کہ فوج نے سر سے
ہیں آیا حضرت سپہر کو خبر کرنے

یہاں سے اور طرف لیکے جائینگے خیمہ
خوشی گراو کی یہی ہے اوٹھائینگے خیمہ

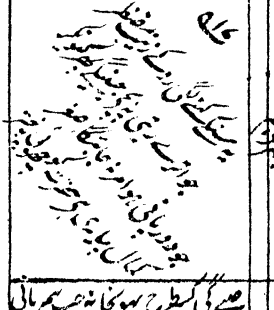

کھلا ہے حال سب اوسکے مزاج کا اکبر
بچا کو چھوڑ کے آئے یہ کیا کیا اکبر

کنار نہر لعینوں کا کیا اجارا ہے
جو مہر فاطمہ ہیں سے وہ ہمارا ہے

چلیے گی کسطرح پھونچا نہ جب ہم پانی
ابھی سے مانگتے ہیں بچے دمبدم پانی

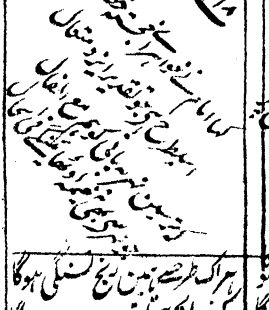

کمال یاس نہ تسنہ کا کیا اسدم
کہ ہاتھ قبضہ پہ رکھکر اوٹھا لیا اسدم

نہ میرے حکم سے باہر وہ مہ لقا ہوگا
جو میں گیا تو ابھی دم میں فیصلا ہوگا

ہر اک طرح سے ہیں رنج تسلی ہوگا
جو کچھ خدا کی ہے تقدیر میں وہی ہوگا

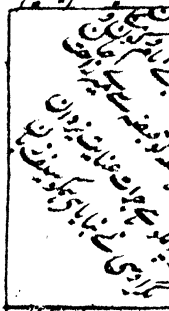

ہمیں اور طرح نام اپنا کرنا ہے
جو کچھ کہ حکم خدا سے تمام کرنا ہے

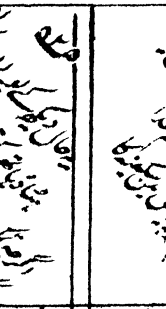

خدا بنائے گا ہر طرح سے کام مرا
رہے گا لوٹی نہ اندوہ ناتمام مرا

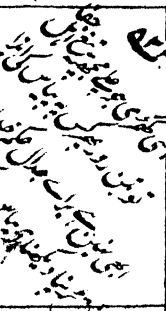

ہمیں ضرور ہے سن لیں جو ہم کلام انکا
ورنہ ہوتا ہے اک بھا کام ان کا

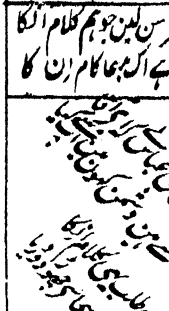

لڑو لعینوں سے یا آشتی کرو بھائی
جو کچھ کہ حکم خدا ہے وہی کرو بھائی

سپر تو اوسکے پس پشت ہے علم آگے
یہ کہتا ہے نہ بڑھانا کوئی قدم آگے

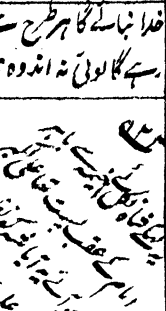

ذرا بھی پاس نہیں یہ تمہارا کرتے ہیں
یہ مہر فاطمہ پر کیوں اجارہ کرتے ہیں

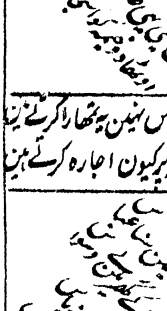

کرنا تمامی ابھی کچھ ہمارے سن کی ہے
گلا کٹانے میں تاخیر کتنے دن کی ہے

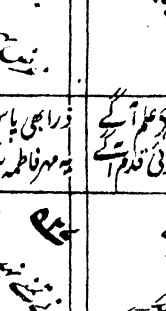

حرم کے خیمہ سے سن دوری رہوار سدم
جو تمکو کہنا ہے وہ دور سے کہو اسدم

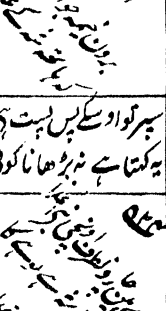

نہ کانپو عصر سے ولکو ذرا سنبھالو تم
جو بھائی بیمار ہے قبضہ سے ہاتھ اوٹھا لو تم

کہا یہ چپکے سے بیبا تمہارا رونا ہے
کہ اہلبیت کا شقہ ابھی تو ہونا ہے

عوض فدا کی ہے منظور تم کو عباس
یہاں سے لیچلو خیمہ اوکھاڑ کر عباس

سحر کے ہوتے ہی رنین لڑائی ہونے لگی
سیاہ سبط نبی کی صفائی ہونے لگی

فقط یہ پاس امام زمن کیا ان نے
کہ ہاتھ قبضہ پہ رکھکر اوٹھا لیا ان نے

قریب خیمہ شہ پانی بھر کے لاتے تھے
دکھا کے بچوں کو پھر خاک بھاتے تھے

غرض کہ گھوڑا علمدار نے اوٹھایا تھا
وہ بعد فرق کے دو بار پانی لایا تھا

کہا امام نے کیا گفتگو یہ کرتا ہے
نہ یک رہ زیادہ کہ پانی یہ کون اوترتا ہے

جو حکم حق سے وہ حکم امام عالی ہے
کہ کوئی کام نہیں مصلحت سے خالی ہے

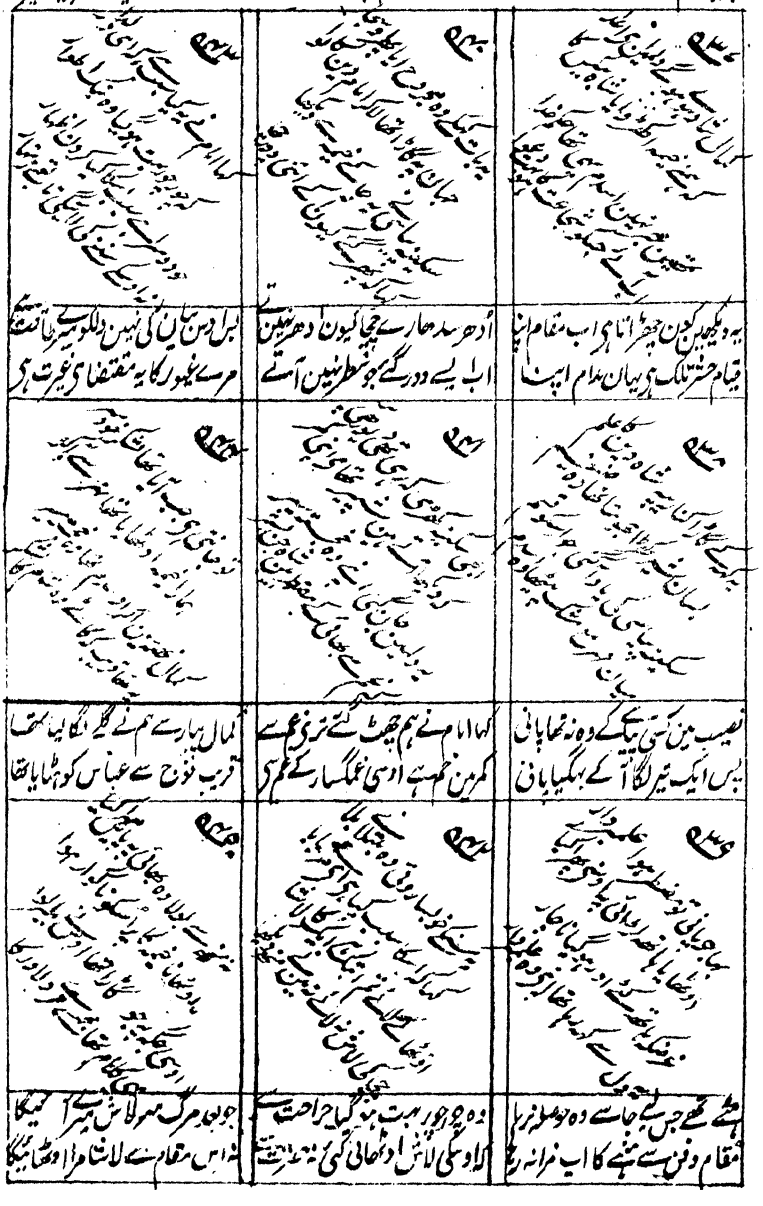

یہ دیکھیں کون چھڑاتا ہی اب مقام اپنا
قیام حشر تلک ہی یہاں مدام اپنا

اُدھر سدھارے چچا کیوں اُدھر نہیں آتے
اب ایسے دور گئے جو نظر نہیں آتے

بدل دیں میاں کی نہیں دل کو میرے طاقت ہے
مرے غیور کا یہ مقتضای غیرت ہے

نصیب میں کسی بیکس کے وہ نہ تھا پانی
بس ایک تیر لگا آ کے بہگیا پانی

کہا امام نے ہم چھٹ گئے تری غم سے
کمر میں خم ہے ادھی غمگسار کے غم سے

کمال پیار سے ہم نے گلے لگایا تھا
قریب فوج سے عباس کو ہٹایا تھا

رہے تھے جس کے لیے جاسے وہ حسین نہ رہا
مقام دفن سے بہتے کا اب مرا نہ رہا

وہ چور چور بہت ہو گیا حراحت سے
کہ اوسکی لاش اوٹھائی گئی نہ عزت سے

جو بعد مرگ مری لاش پر سے آئیگا
نہ اس مقام سے لاشا مرا اوٹھائیگا

ہے کہ ہے ہے ہے

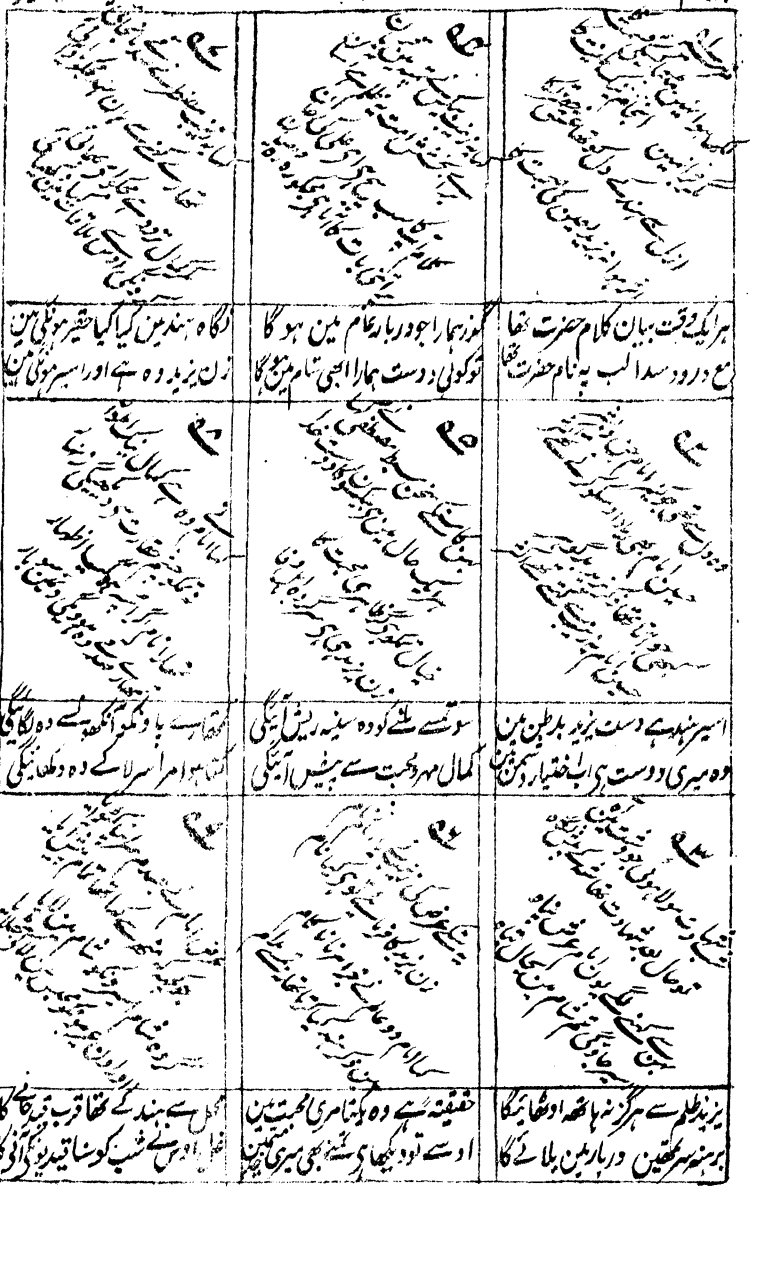

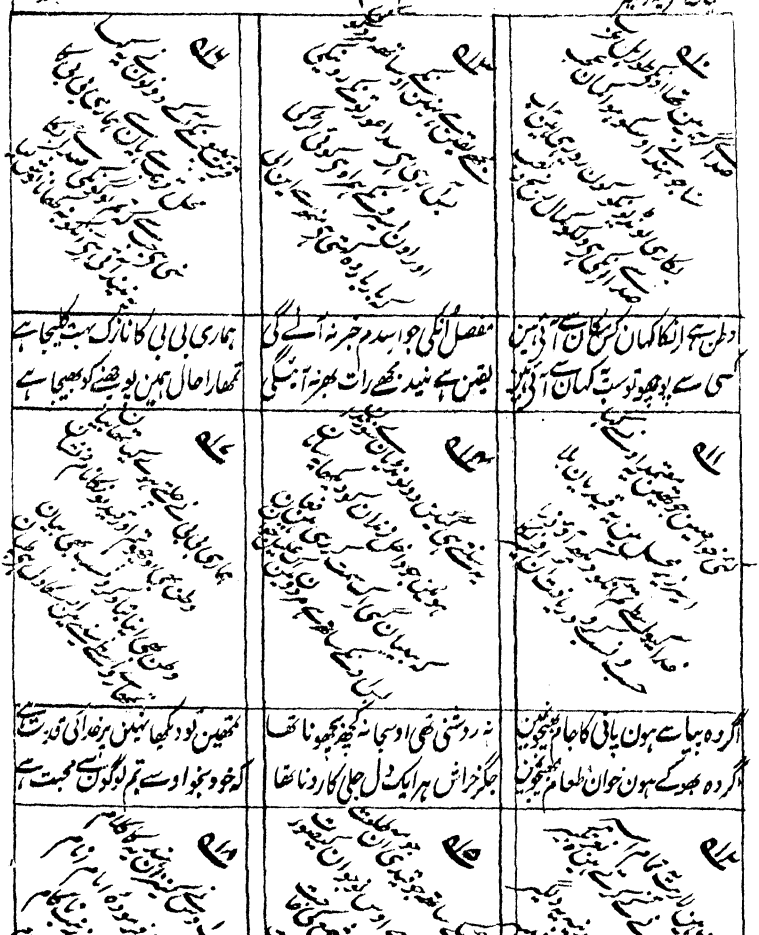

۲۳

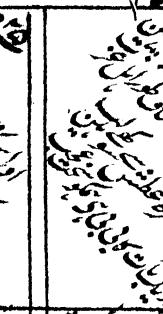

ہر اک کے چشم سے دریا لہو کے بہتے ہین
اسیر روتے ہین ہی ہی امام کہتے ہین

۲۴

طرف سے شاہ کے تشویش ہی مری اسلم
عجب طرح کی تردد مین ہین نہری اسلم

۲۵

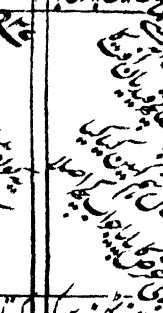

یہ رعب تھا کہ بہت سامنے ٹھہر نہ سکے
ہم اُن اسیرون سے تکرار کوئی کر سکے

۲۶

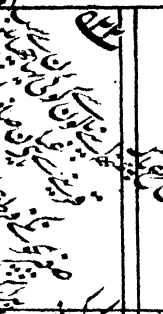

جو ہم چلو گی تو حال اپنا کچھ کہینگے آپ
تمھاری باتون کا بیشک جواب دینگے آپ

۲۷

پکاری ہند تو غافل ہی خستہ حالون سے
مرا یہ حال ہوا قیدیون کے نالون سے

۲۸

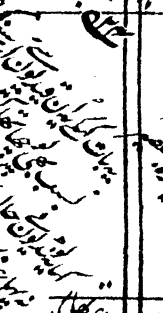

کہے تو لاکھ یہ باور دیدہ ور نہیں رہتے
یہ جو اسیر ہین ہرگز گنہگار نہین

۲۱

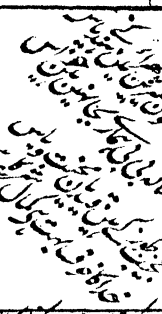

فغان ہی یا کہ وظیفہ خدا کے نام کا ہی
گلہ فلک کا ہی مطلق نہ فوج شام کا ہی

۲۲

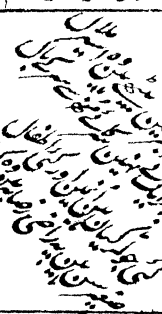

نہ اور خانہ بچھونا نہ آب و دانہ ہی
نہین کوئی حرکت اُنکی جا ہلانہ ہی

۲۳

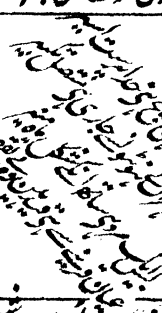

مکان قید زیادہ ہی طور سے روشن
تمام خانۂ زندان ہی نور سے روشن

۲۸

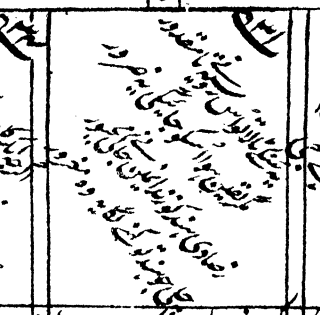

حقیقۃ ترے کرنے کا کچھ محل نہ رہا
مرے عمل مین کسی طور کا خلل نہ رہا

۲۹

کبھی ہنسے نہ اسیرونکے پاس جو جائے
شتاب پھر لوٹے ایسا ہو صبح ہو جائے

۳۰

خدا پرست ہو یہ تو ہوا یقین مجکو
مجھ تمھارے عقیدے سے کچھ نہین مجکو

۲۵

اسیر ہون حرم محترم روا لکھ ہی
خدا کے پیار و نہ ظلم و ستم روا لکھ ہی

۲۶

محل سے اپنے تھی ارسلہ ہیجو اس آئی
غرضکہ روتی ہوئی بیبیونکے پاس آئی

۲۷

حسن حسین سے الفت ہی دوستی رسول
علی جہانمین بلا فصل ہی وصی رسول

۲۰

کہان وہ رہتے ہین آنکا مقام کونسا ہی
مین جاکے پوچھون تو انکا امام کونسا ہی

۲۱

امام کی جو خبر پوچھیے تو کھل جائے
عقائد انکے اگر پوچھیے تو کھل جائے

۲۲

وہ داد رس ہین گرفتار ہو تو یاد کرین
علی کا نام ہر اک ابتدا ہی جاپ مین

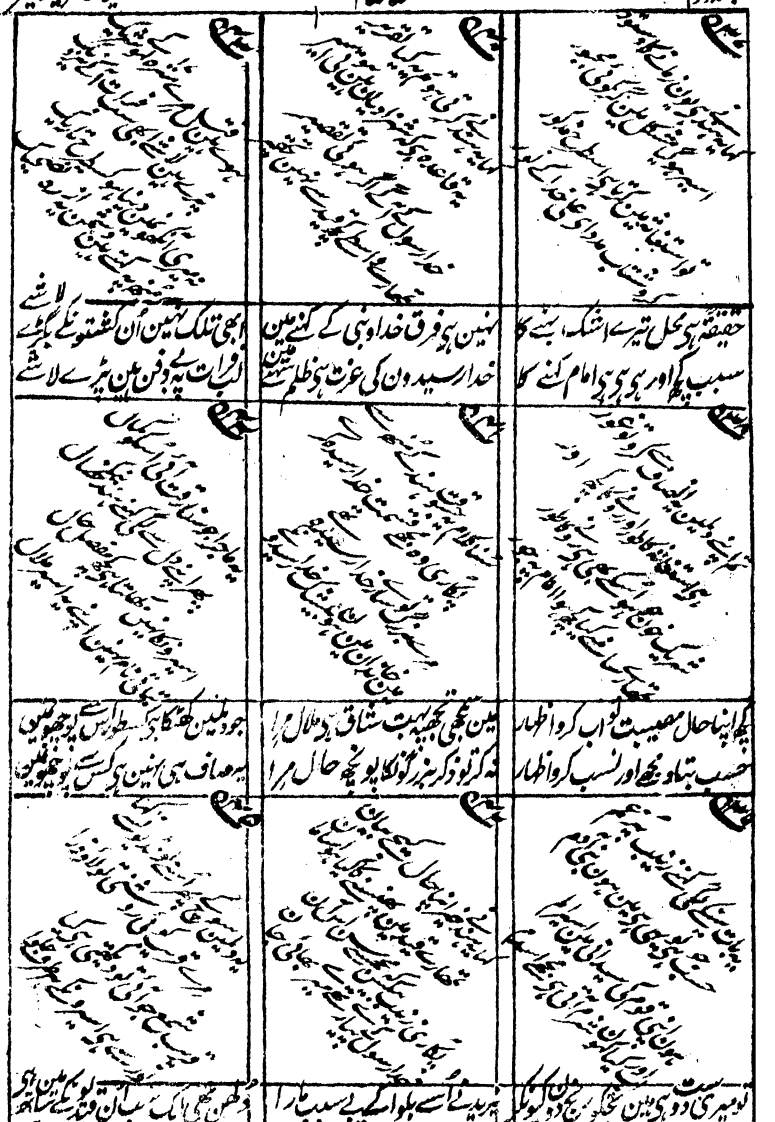

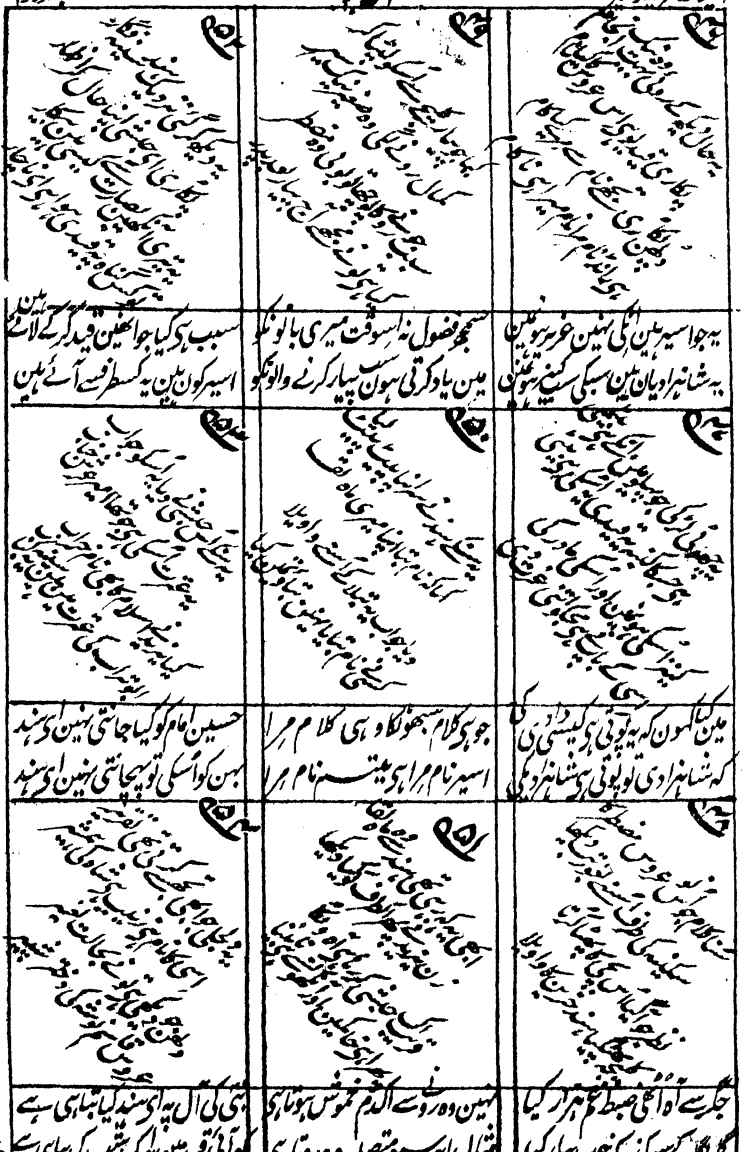

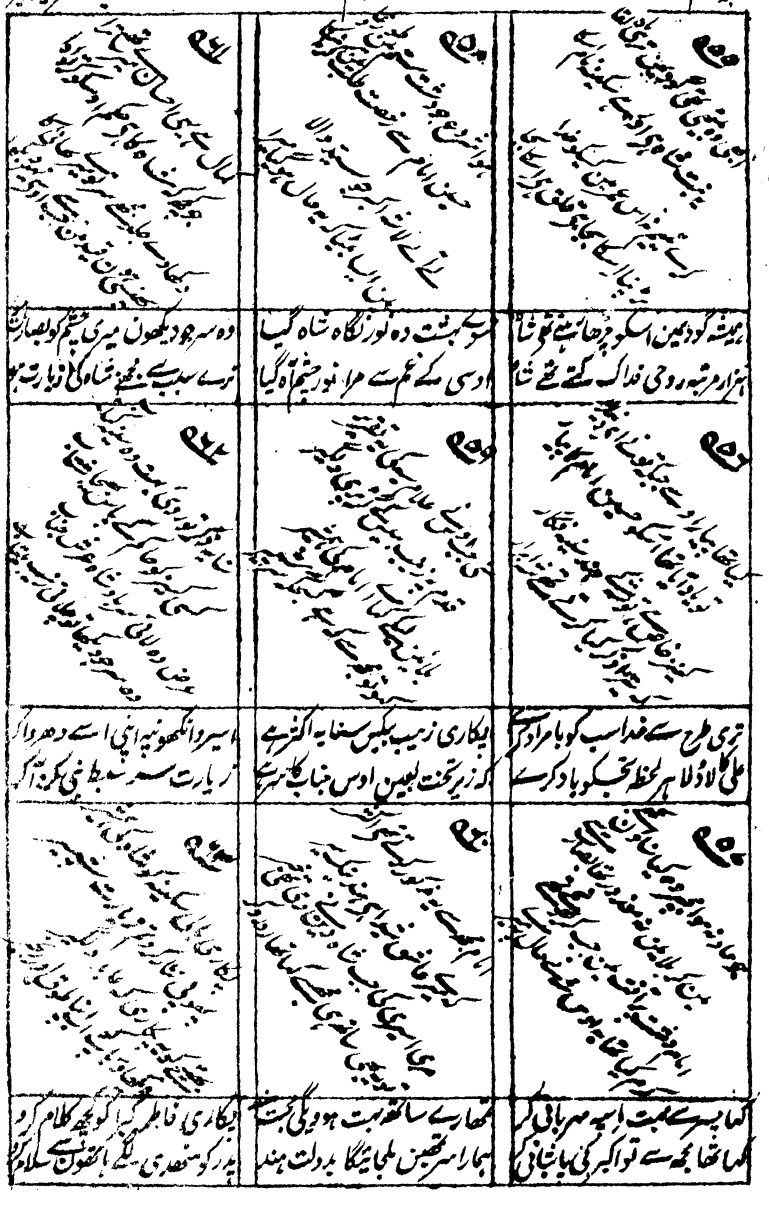

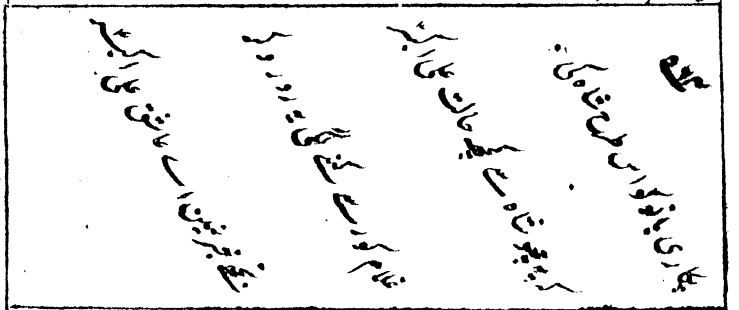

امام آئے ہیں اے خوشخصال جلدی آ | جو پوچھنا ہے کچھ اکبر کا حال جلدی آ

نہیں سلامت اکبر ہیں جن سے دیکھوں | ہوا جو نور بھی آنکھوں میں تو کسے دیکھوں

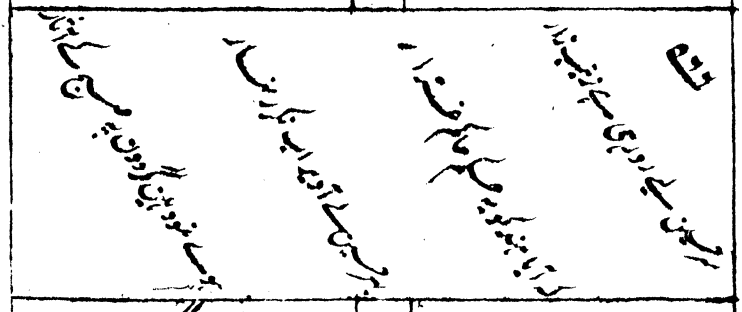

یہ اشکبار ہے خونِ عدو سے ایماں سے | محل میں پہنچی تھی دلگیر ہند زنداں سے

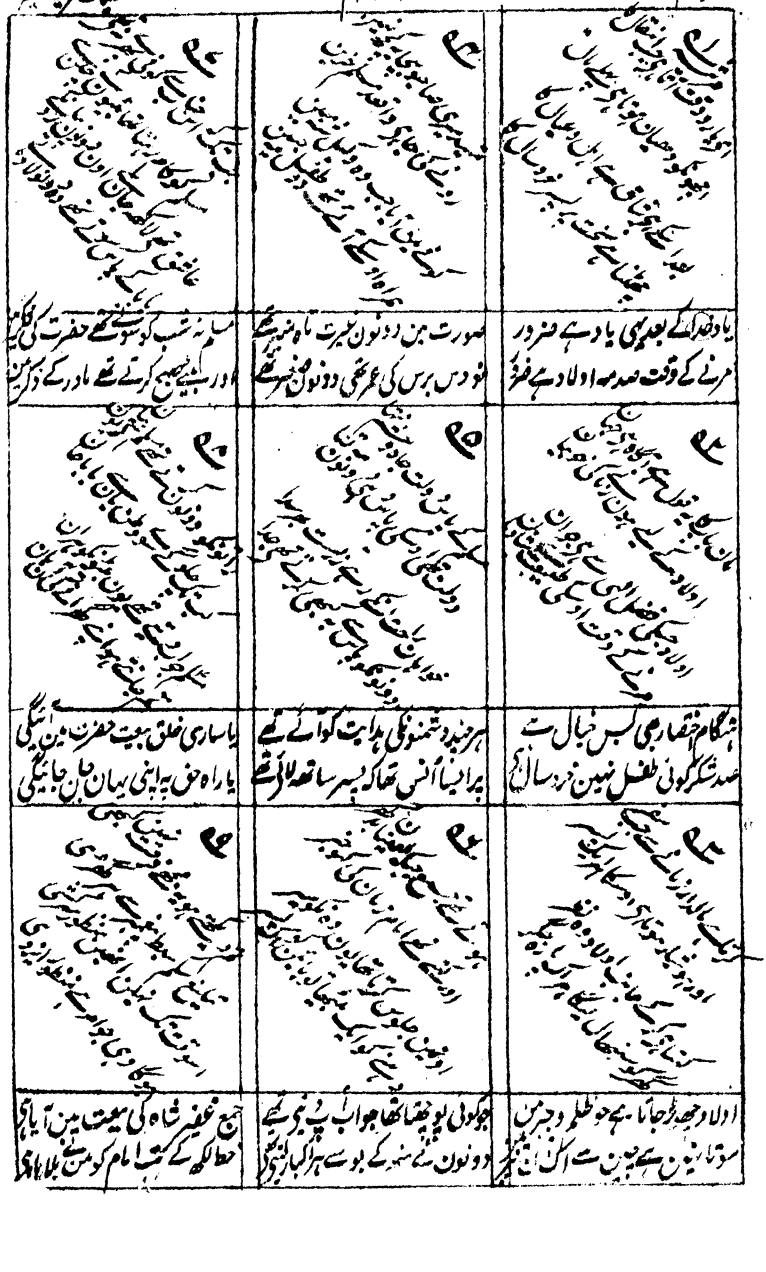

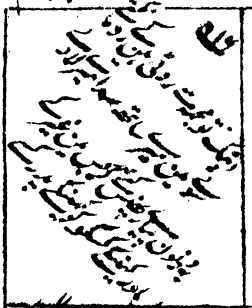

شفقت ہے تمہیں سر در عالم پناہ کو
ہو کا بہت خیال تھا راسی نباہ کو

راحت نہ مرے بھائی کو ذرا ہوگی ایلدم
انسے نہ روح میری جدا ہوگی ایلدم

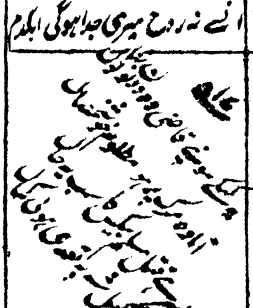

ہر بارہ برس جو بہت خرد سال تھا
تر زندوں کی طرف سے انھیں غم کمال تھا

قاضی کے گھر میں آئے سکے وہ آرام جان
کیونکر نہ ہو تو چشم اہل وفا کی نہان رہے

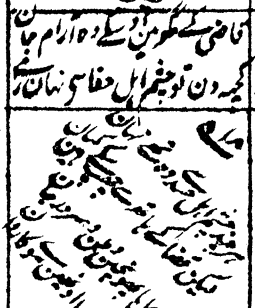

جس وقت میں شہید ہوں حال تباہ سے
پوشیدہ انکو رکھنا عدو کی نگاہ سے

بہو بچے نہ قافلے میں ملا کیطرف چلے
قاضی کے گھر سے دار فنا کی طرف چلے

دو لونڈیوں سات مارو وہ ادھر کر فدا ہوئی
ہنس ہنس کے کہتی تھی مری قسمت رسا ہوئی

پانی ہمیں پلا کر گئی دن کے پیاسے ہیں
پوتے عقیل کے ہیں علی کے نواسے ہیں

بولی ضعیفہ اسکی مدد کیا تیرا حال ہے
آب و طعام کا نہیں مطلق خیال ہے

اسوقت آپ غسل میں تعجیل کیجیے
چوشاک نے جسم کی تبدیل کیجیے

وہ بولی کانپ دھی ہیں تمہارے کلام سے
شوہر کو میرے بغض ہے حیدر کے نام سے

مجکو یقین ہو اصل آباد باغ میں
ہاتھ آئے وہ تو دوڑا یئے چلے سراغ میں

اس تیری بات سے ہیں صدر بڑا ہوا
بے وقوف ابھی ہے بابا کا تماشہ پڑا ہوا

جب دیکھا اس ضعیفہ نے نیند انکو آگئی
تجرے کے در پہ قتل وہ ادھر کر لگائی

حاکم کا حکم تھا ادنہیں جو زندہ لائیگا
گھوڑا بھی پائے گا زر و خلعت بھی پائیگا

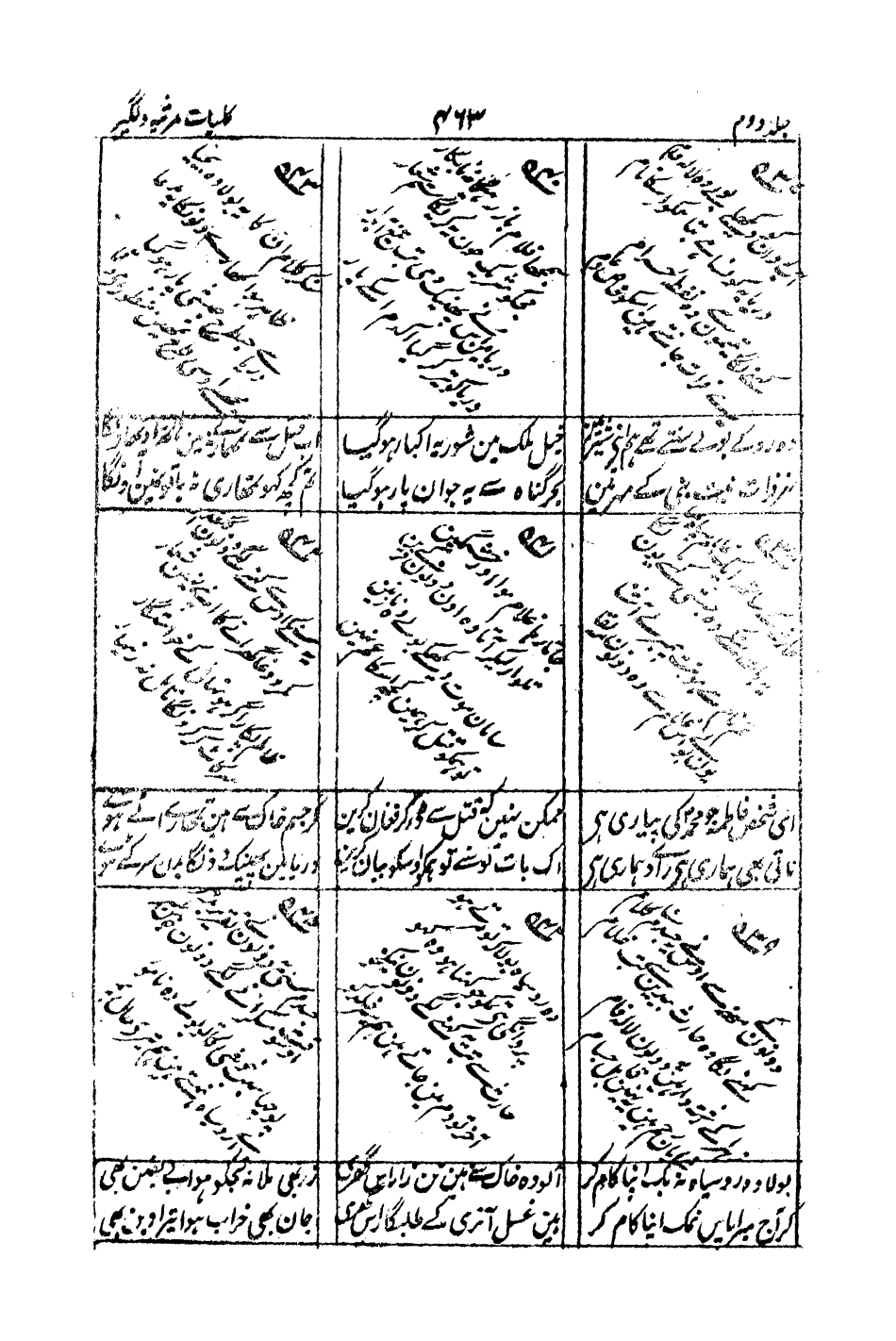

۴۴۹

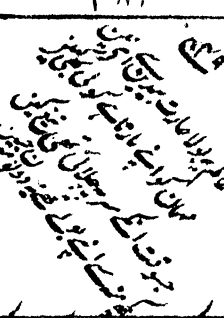

ماتکو ہماری صبر عنایت خدا کرے
وہ دن علی نہ غم میں ہمارے بکا کرے

۴۵۰

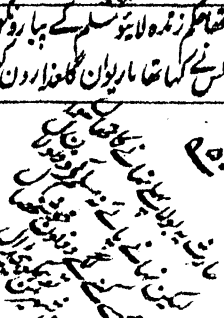

تھا حکم زندہ لائیو مسلم کے بیا رونکو
کس نے کہا تھا ماریو ان گلعذارون کو

۴۵۱

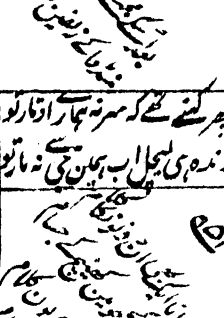

آئی ندا کہ لاؤ ولی یہ مصطفا کی ہے
آواز یہ تو گریہ خیر النسا کی ہے

۴۴۸

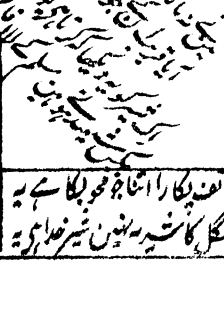

جھولے سر انکو دیکھ کے صدمہ سوا ہوا
گر سی سے ساتھ بار لعین اوٹھ کھڑا ہوا

۴۴۹

بھر کہنے لگے کہ سر نہ ہمارے اوتارو
زندہ ہی لیچلو اب ہمین جی سے نہ مارو

۴۵۰

دیدار ہو نصیب ہمین باپ کا وہان
سنتے ہین سر ہے لٹکا ہوا آپکا وہان

۴۵۱

سب لوگ دھونڈھنے لگے افقین ہر رہگذر مین
حیدر ہین گھر مین آپ نہ یہ ہے گھر مین

۴۵۲

ہاتف پکارا اتنا جو محو بکا ہے یہ
جنگل کا شیر یہ نہین شیر خدا ہے یہ

۴۵۳

دلگیر اوسکو فیر جہنم مین جا ملی
حارث کو اوسنے قتل کی مولا سزا ملی

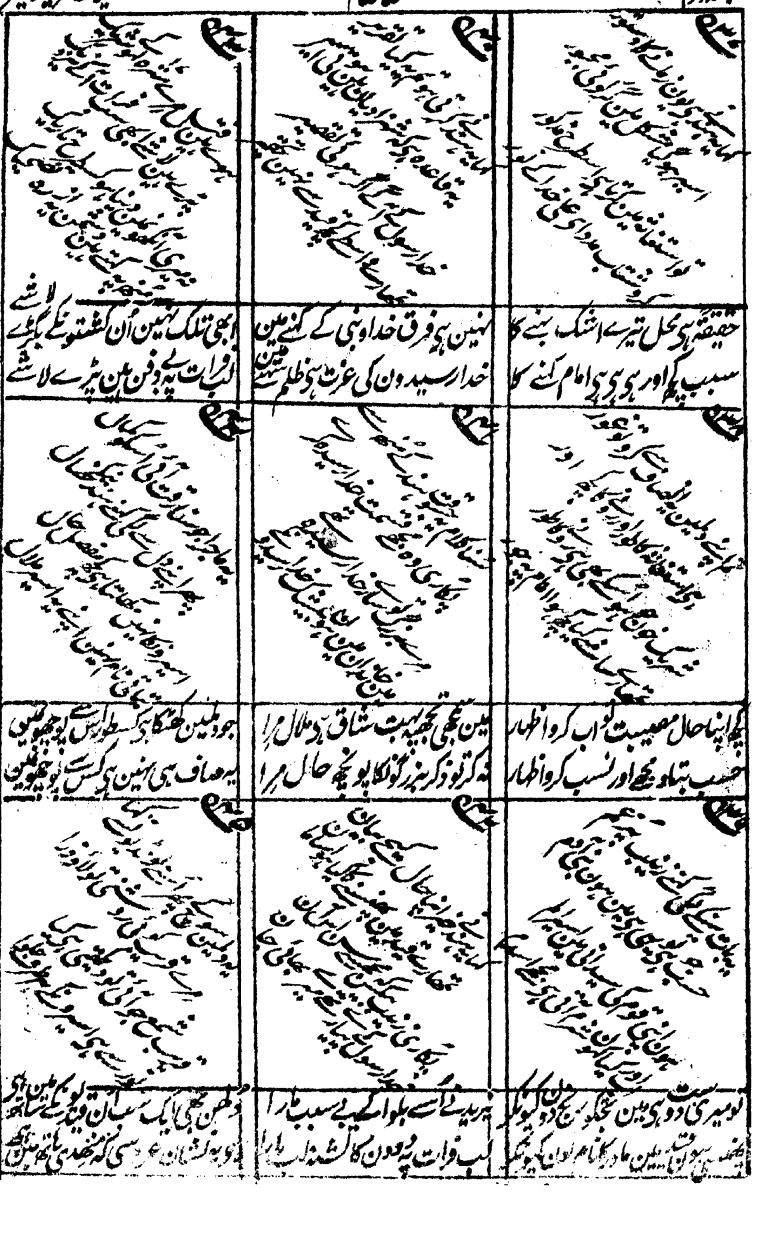

کون ٹھہریگا وہ میدان مین جب آئیگا
کون عباس سے لڑنے کے لیے جائیگا

اور بھی دہشت عباس علمدار ہوئی
پہلے خیمہ کے اودھر دانے یہ تکرار ہوئی

حکم فرماؤ تو اب بات وہ کر جاؤ ذرا
ابھی فرصت ہے ملاقات وہ کر جاؤ ذرا

لشکر شہ مین نہین اور کسی کا ڈر ہے
ہان اگر ڈر ہے تو عباس علمدار کا ڈر ہے

یہ سنا زوجہ عباس تو ہے ساتھ آئی
بولا اب ایک تو تدبیر مرے ہاتھ آئی

مین سعیدہ اور تو شقی سے قرابت کیا ہے
تیری زوجہ کو یہان آنے سے کیا حجت ہے

بہ شہ مین ہون بھی اور آپ بھی ہونگے
ہم اور آپ اسیر ساتھ رسن کے ہونگے

آپ کی زوجہ کو مشتاق ملاقات ہے یہ
مضطر چند دعا یمن دن رات ہے یہ

زن تاجر کو مرے خیمہ سے سب کے آج
اس خیمہ مین نہ سر انہین تو رہے سب کے

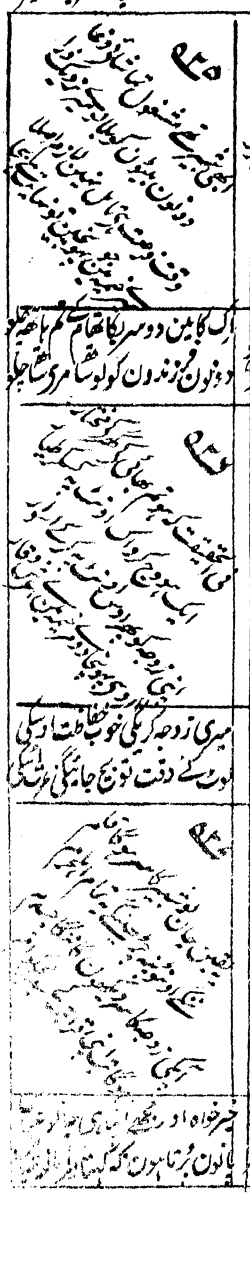

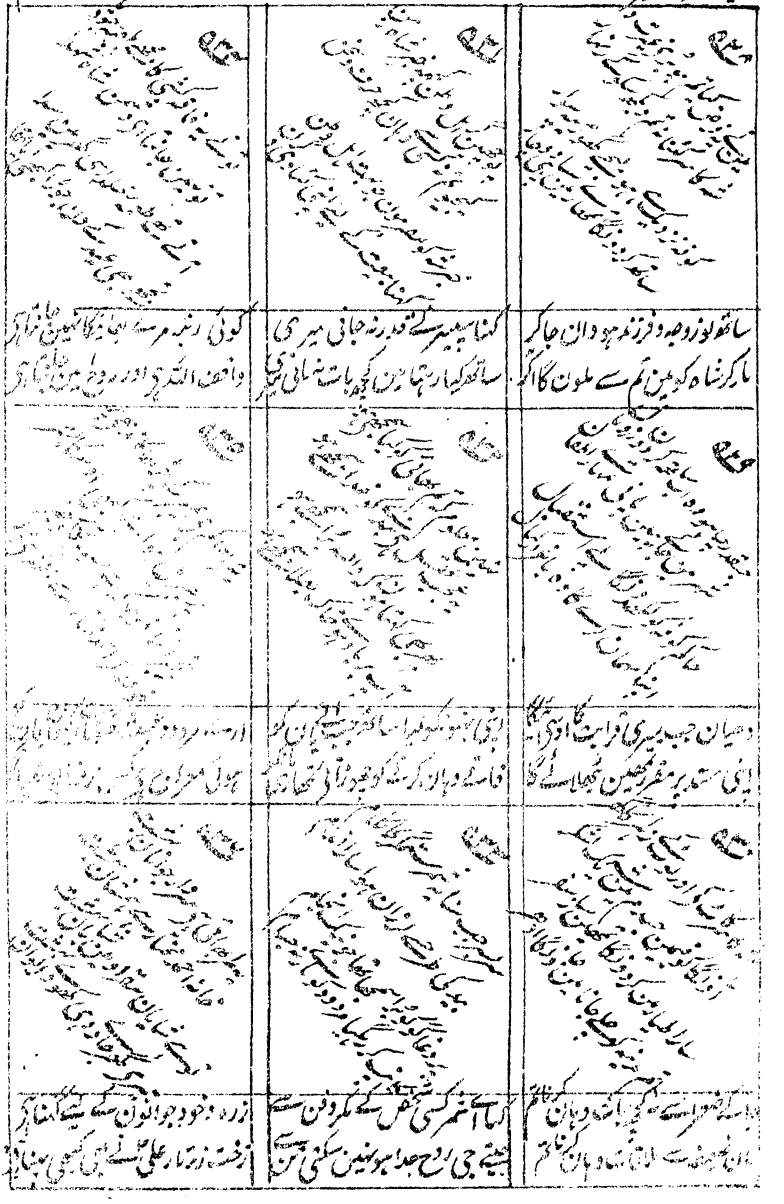

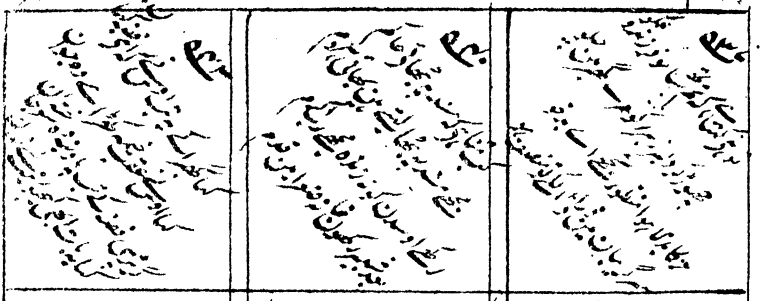

مرتو فردوس میں بے آپ کے جگر بندوں کو
کبھی یہ ننگ گوارا نہ میں ہمات کروں
بولی فضہ کہ ترے اشک عبث کرتی ہیں
کہیں معشوق سے عاشق بھی بھلا بھاتا ہے

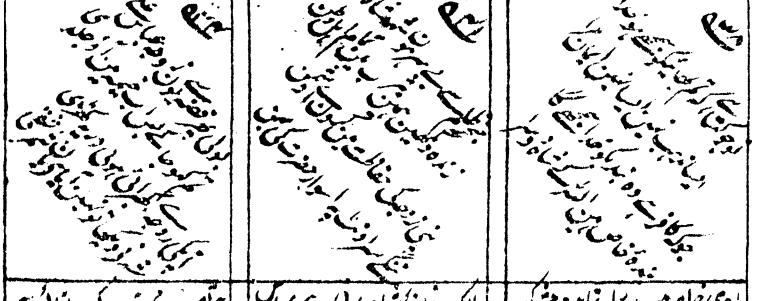

ہادی خلق ہیں او راہ نما ہیں بیشک
مالک خانہ کرشاہ مدنی ہے عباس
ہے تعجب یہ مجھو آپ کی دانائی ہے

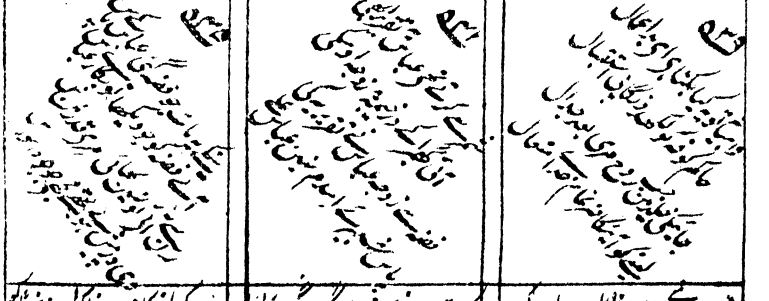

روح موجود ہے یاں فاطمہ صابر کی
کہا قصہ نے کہ سخت اسکی گھڑی ہو
مقدر دکھاؤ نگا میں خاک بسر رنج کو

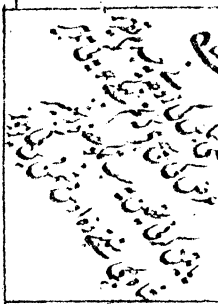

لو چلو جلد کہ روضہ جو نکل آئیگی
یہ خبر زینب ناشاد یہ کھل جائیگی

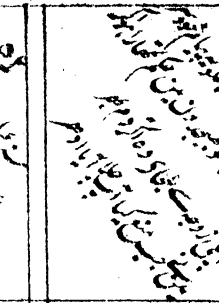

زر کمالیج دیا کیا کیا مجھے بہکا یا کیا
بھائی کو چھوڑ دو ظالم یہی سمجھا یا کیا

کہا عباس نے بھائی مرے سب مانتے ہیں
او سکا کر اور مرا عشق وہ سب جانتے ہیں

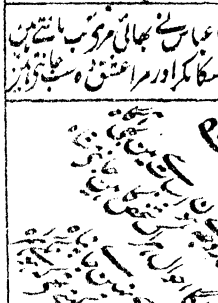

مطلع اس سے ہوئے ہیں تشنہ والا نہیں
باتیں کرتے نہیں شبیر سے دکھاتے نہیں

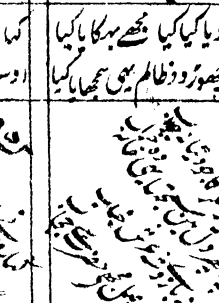

آگہی ہے میرے دل آگاہ کو ہے
کہ یہ سب علم امامت سے فر شاہ کو ہے

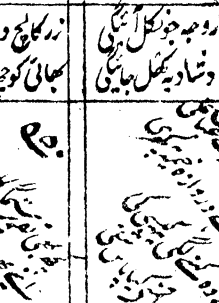

جا کے گوشہ میں زر نقد سے جھولی بھر لی
شمر نے شک عمامہ زنے سازش کر لی

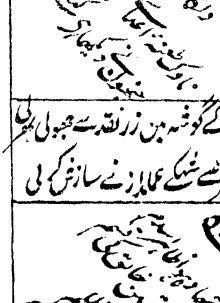

اسی صورت سے غلام شہ ابرار ہو نہیں
بات تو کر تیکا البتہ گنہگار ہو نہیں میں

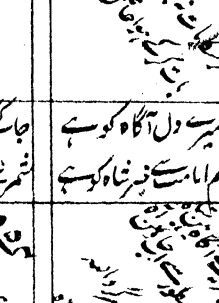

لکھلے گی بات یہ کیونکر سہ دین کے دل کی
مشورہ کرتا تھا عباس مرے قاتل سے

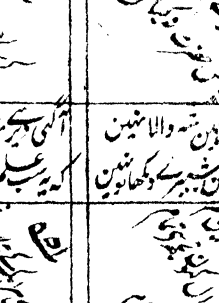

دونوں فرمائینگی تو یہ گو یہ محبت کیسی
ربط کیسا زن و شمن سے قرابت کیسی

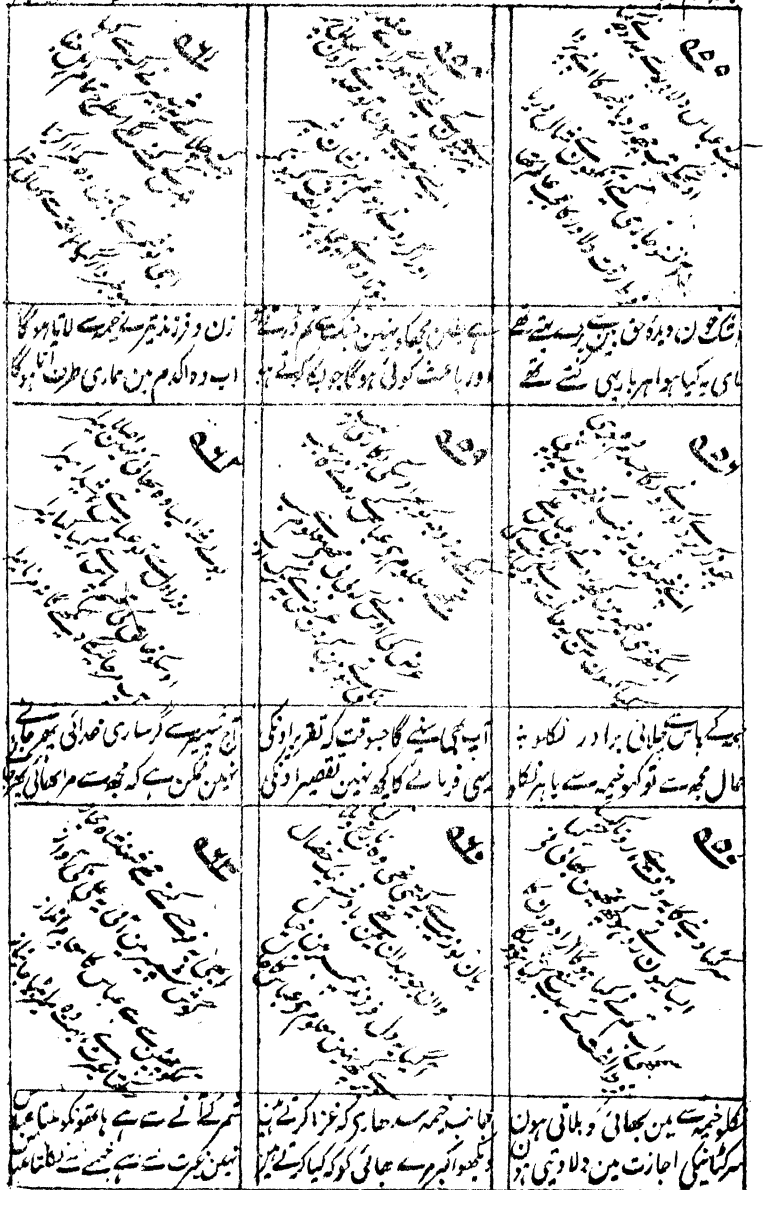

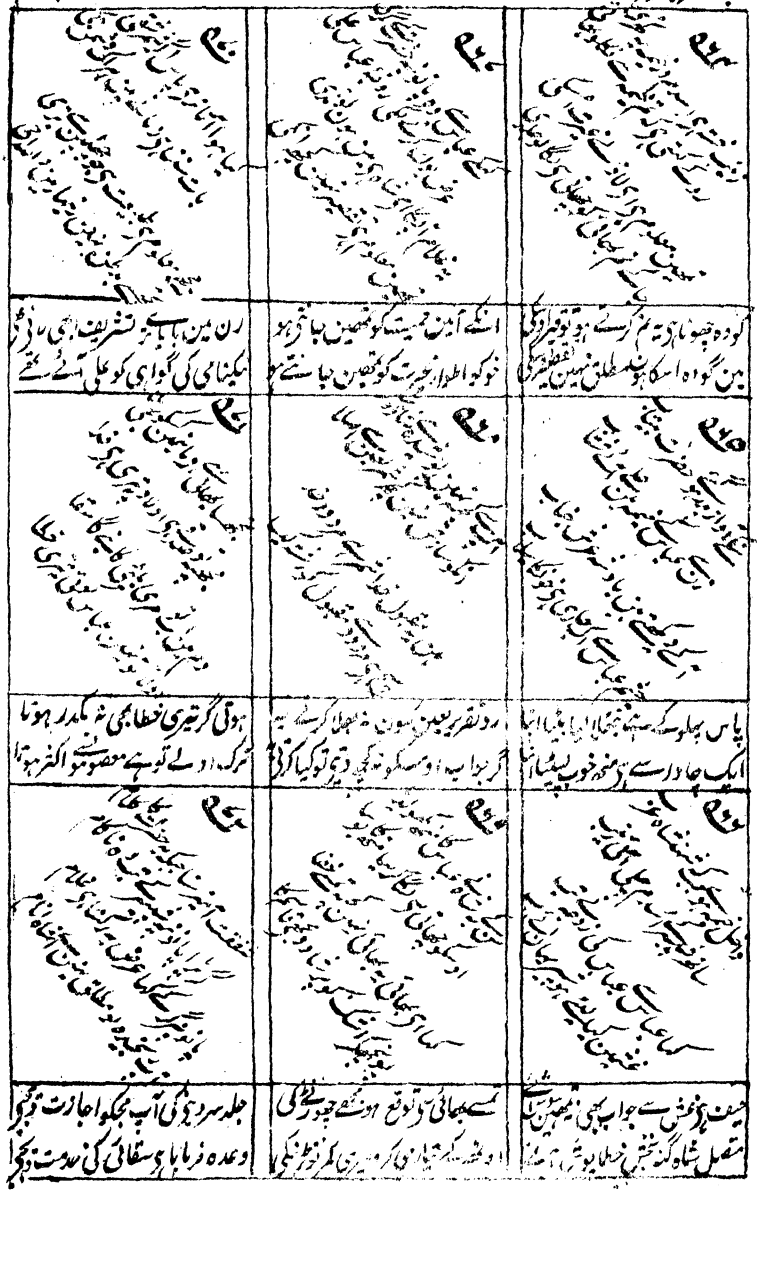

۷۶

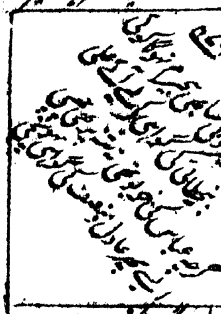

ب شبستری دھود الیگا غرت سہری
سر کٹا دینے مین رہجائیگی غرت میری

۷۷

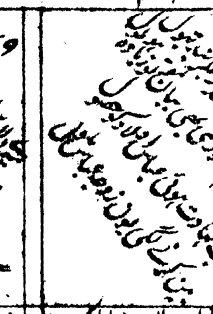

ولی مارا گیا میدان مین لڑکر میرا
بنگیا آج غرض کام بگڑکر میرا

۷۸

نیچے لیے باگری اگر قدم حضرت پر
ہوتے اوس شرم پہ قربان اس غیرت پر

۷۹

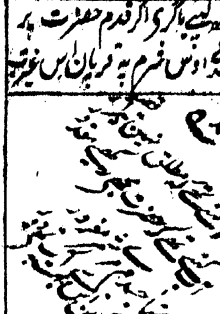

کیدن ستمگار چلی ایک نہ تدبیر تری
مکر ضایع ہوا بیجا گئی تزویر تری

۸۰

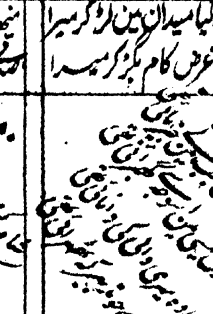

ری غرت مرے عباس کی دانائی
لوگو کس جن سے بخشا یا کنہ بھائی

۸۱

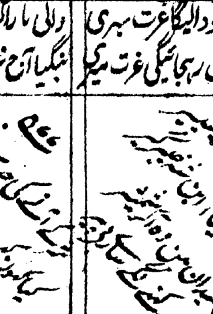

حرف غیبت مین نہ کچھ شر لعین کہتا
جو کہ کہتا تھا تجھے آپ کے آگے کہتا

۸۲

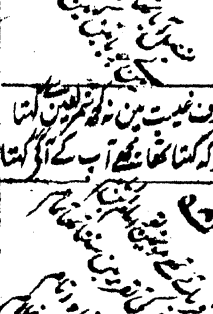

واہیانہ تری تقریر ہے لو دای ہے
حال سے آل نبی سب کے بہن آگاہی ہے

۸۳

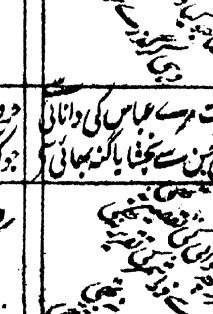

چوب سے جسکی سر دوش پہ مارا بابے
ہم سخن ہوے ستمگار دسن سے بھتیجا بابے

۸۴

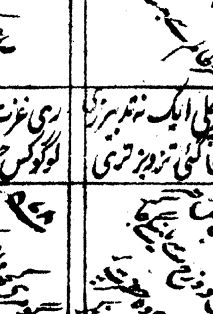

لوگو کیا صاحب غرت تھا وہ میرا والی
آنکھ تب جاری جب شعلے نے بجھائی

مرثیہ

۵۱

بین یہ کرہی تھی زوجہ عباس علی
آیا رخصت کے لیے خیمہ مین ہمشکل نبی
کیا ہی عاشق تھی وہ اولاد و شوہر مفطر کی
مرتے اکبر جو چلا مین وہ سب بھول گئی
آگے دیکھا نہین تاب دل مضطر مین
کیونکون بانو کے مین بین غم اکبر مین

۵۲

توسے جلدا تھا کہ شبیر سون ایسی کہی تن
نہین کارگر اوس پر ہے کروڑ تیغ کہن
تیرے پاس آنے سے نادم وہ ہوا اور ہمی
دونے عاشق ہو کے بھائی کے غمخوار مین
طالب دین کو عرض ہوئی نہین دنیا کی
کہین آقا پھر جاؤ مین بھی غلام آقا سے

۵۳

تم سے جاکے کون کہے گا زینبی بیری
کچھ تو تادم ہوا اور کا ذرہ مردود شقی
دیکھی عباس پہ کچھ شفقت فرزندی
اور عباس دلاور کی شہادت سنی
کب سکتا تھا اہل دغل کو عباس
تھا وہ راست پہ ستم ازل کو عباس

۵۴

بولی تو اکبر کے مقبول ہین لاکھون بندے
خاص بندون مین ہے پیارا کہ ہو بیٹا اس نبی سے
اپنی کیا تو اب بسر کرگئے ہوتے ہوتے
آئے جنت سے علی شاہ سے گئے خسرے
باپ اچھا ہو تو کیون لیتا نہ ہو پھر اچھا
کم کسیکا ہوا یون اہل و آخر اچھا

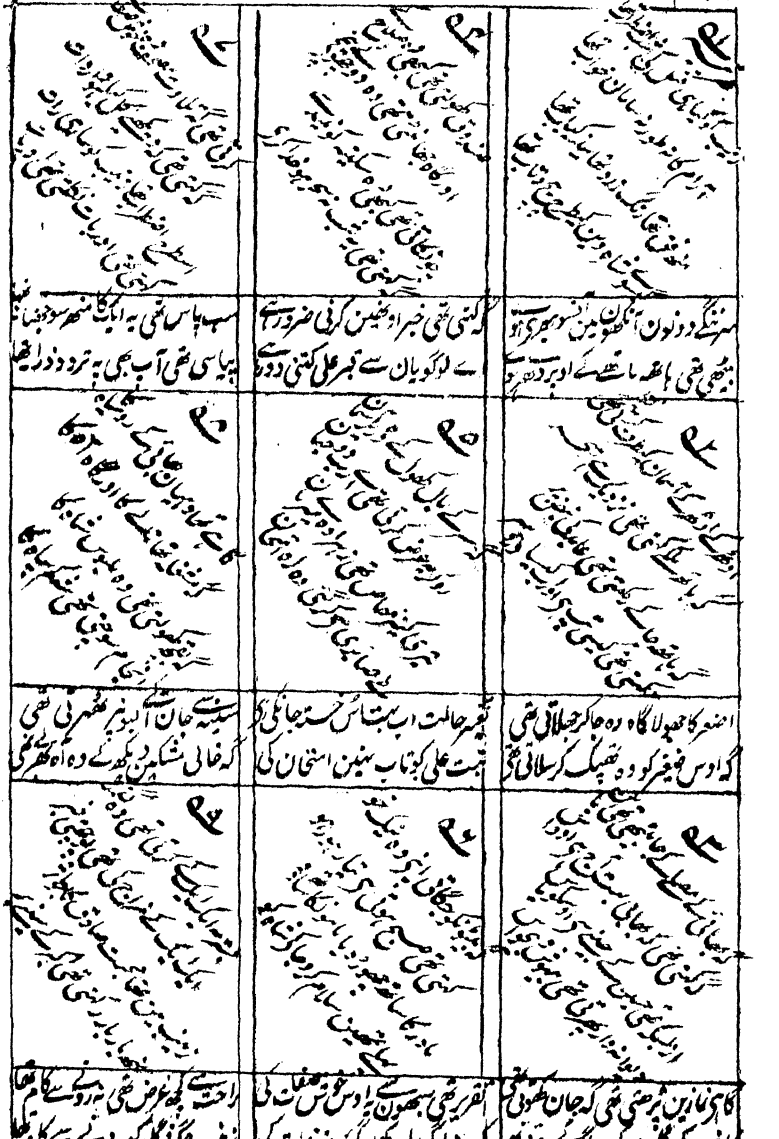

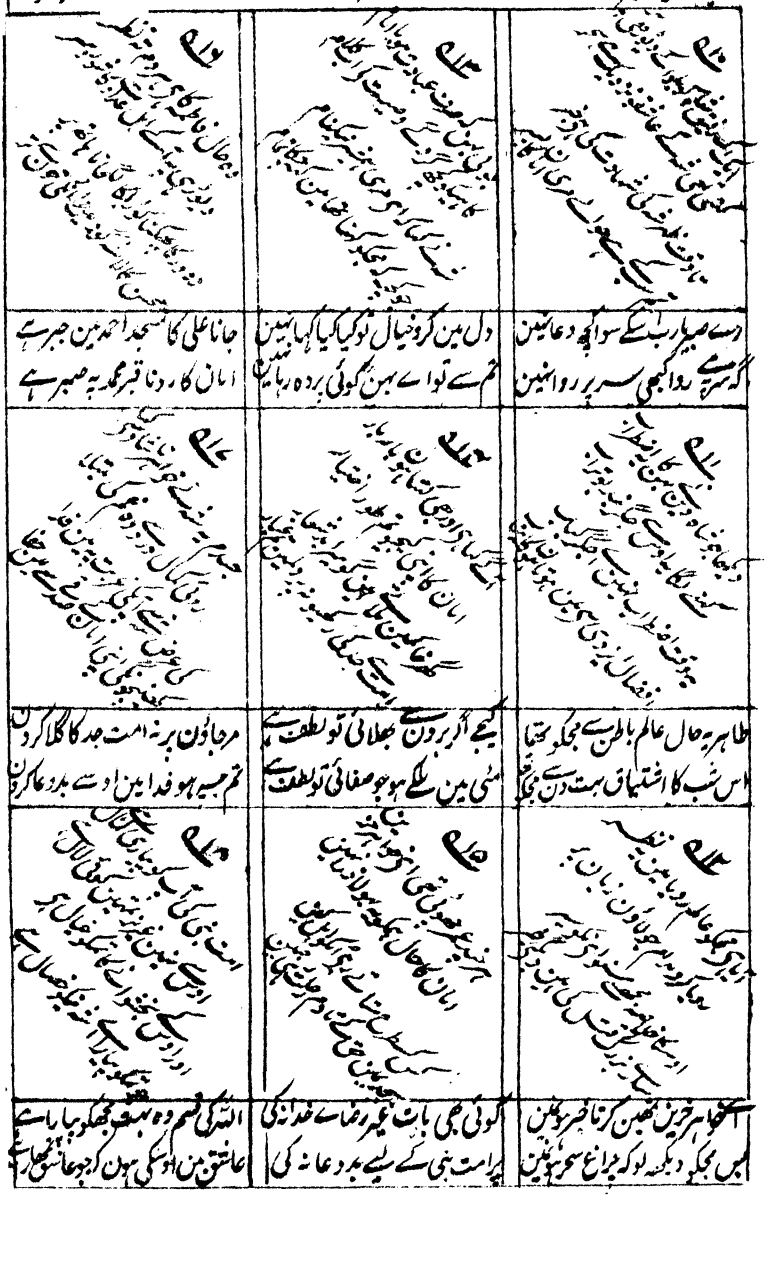

۱۹

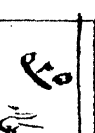

کبار پشت خیمہ پہ مضطر جا گئی
ماجا نے کہتی خیمہ سے باہر چلی گئی

۲۰

اک دم جدا نہیں اکدم جدا نہیں

۲۱

ہم اواز اہیں نہیں

۲۲

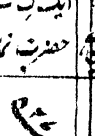

ایک اک کے پاس کہتی یہ وہ پہنچتی تھی
حضرت نماز پڑھتے ہیں لو صبح ہو گئی

۲۳

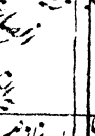

باہر نماز جب کو حضرت ادا کریں
سب آخری نماز جماعت ادا کریں

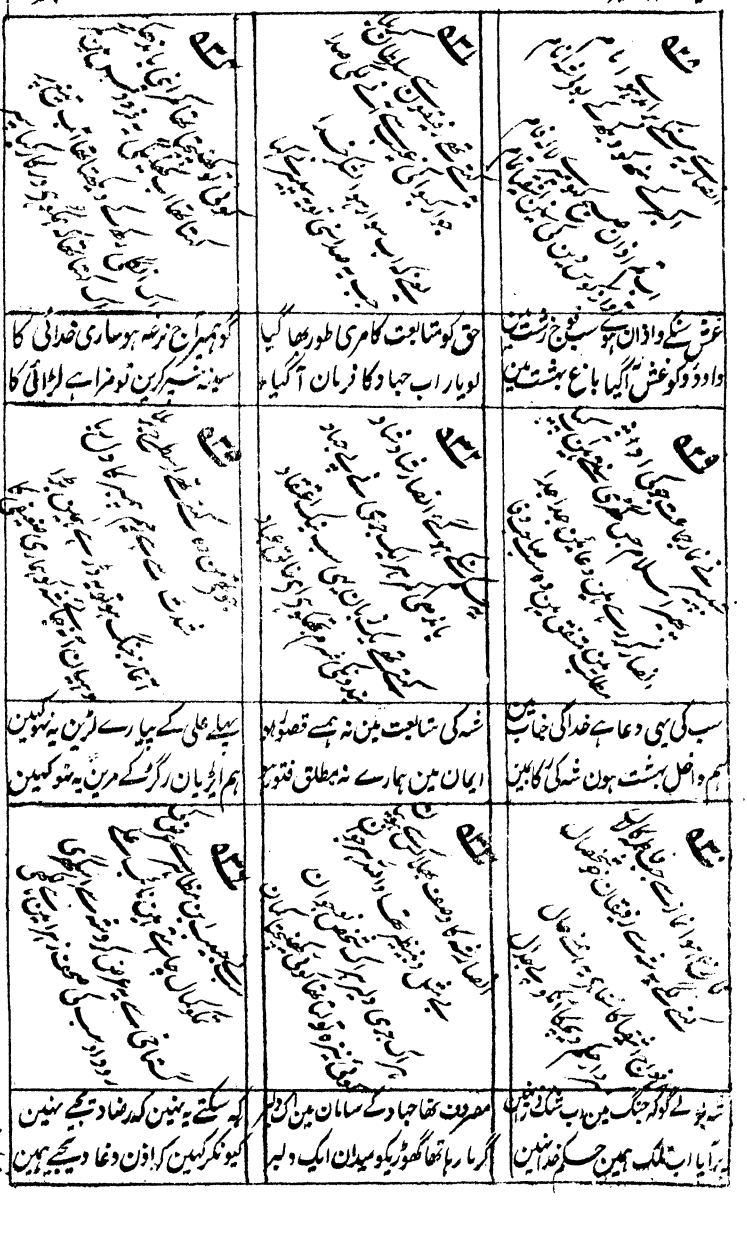

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

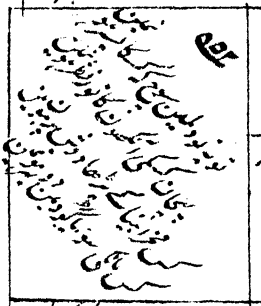

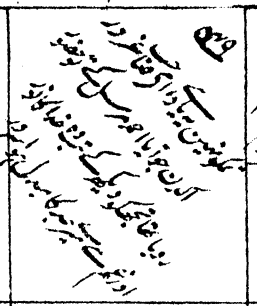

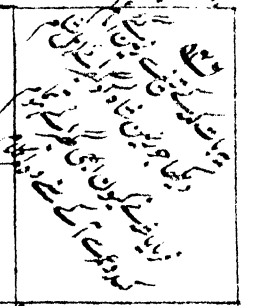

میرا حسب ہی اور نسب جانتے ہیں ہم
ہوئے ہیں گو کہ حق ہو یہ سب جانتے ہیں ہم

یہ قول تھا رسول ثقہ مشرقین کا
اکدن عدو یہ ہووے گا بیر حسین کا

دلمیں سمجھ لو امان مری کسکی جائی ہے
بابا ہے کون میرا مرا کون بھائی ہے

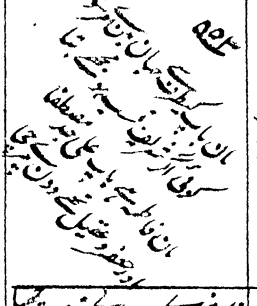

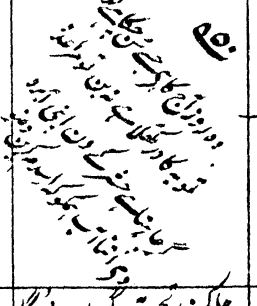

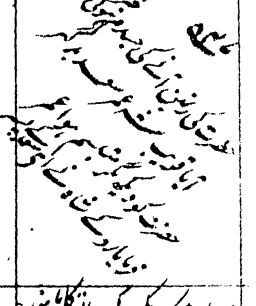

تنہا ہی مجکو دیکھ کے حاتق کا ماریں
جبور و زگر یہ ہے تجھے ادسکی خبر نہیں

جب حاکم جزا تجھے آگے بلائے گا
اعمال ساتھ جائینگے لشکر نہ جائے گا

خورشید بیر صوم میں ہے وقت سب چھپا
میرا حسب چھپا ہے نہ میرا نسب چھپا

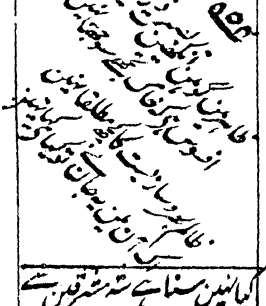

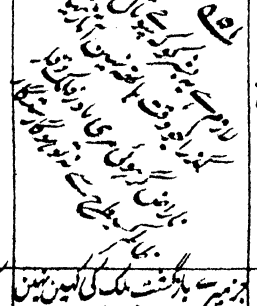

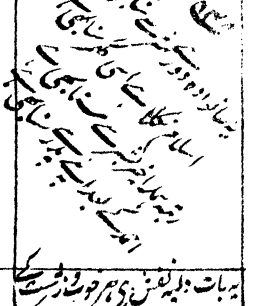

یہ بات دلپہ نقش ہی ہر حرف و حرف کے
سید ہیں پیشوا ہیں ہم اہل بہشت کے

جز میرے بازگشت ملک کی کہیں نہیں
کافر بنا ہے تو تجھے ابتک یقیں نہیں

کیا نہیں سنا ہے ستہ مشرقین سے
مجھ سے ہے احسن الدین ہوں حسین سے

۵۵

مجھے بھی متفق کبھی سارا زمانہ تھا
اور نیچہ بتول انھیں لفو نکاشانہ تھا

۵۶

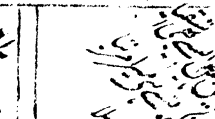

مالک کی بنیا جو انس نا بکار ہے
وہ جانتا نہیں مرا عزو وقار ہے

۵۷

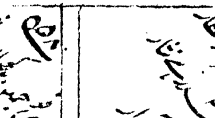

واقف اگر اف سے میری گفتگو نہیں
اللہ کے حضور دو میرا ہوں سو تو نہیں

۵۸

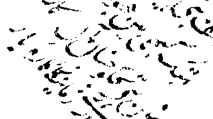

میوہ ہمارے واسطے جنت سے آیا ہی
زانو پہ جبرئیل نے زہکو بٹھایا ہی

۵۹

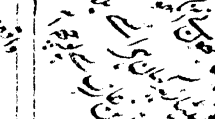

یہ تینوں کیا ہیں پوچھے سے ساری جہان سے
انکار کبھی ہی جھوٹ نبی کی زبان سے

۶۰

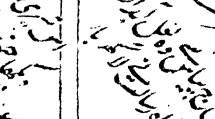

یہ سچ ہی بہت سے سر ہیں علی نے جدا کیے
قصے ہم اسطرح کے ہیں اکثر سنا کیے

۶۱

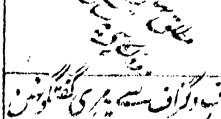

لعنت کریگے سب تجھے مردم عراق کے
بولگے تجھے اسیرت گندم عراق کے

۶۲

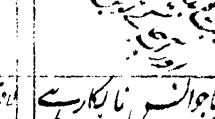

یہ پوچھا لو وصی پیمبر کے کسکا نام
دریافت کر کہ ساقی کوثر ہے کسکا نام

۶۳

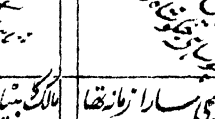

بے بیعت یزید ذرا مانتا نہیں
سب کچھ میں جانتا ہوں یہ کچھ جانتا نہیں

۴۸۶

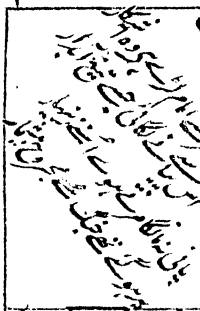

اپنے کا داغ ہوتا ہی سب شستہ دار دیکو
عثمان کے ہی خون کا دعوی ہزار دیکو

۴۸۷

اے لو گواشکار ہی صورت سے بھائی کی
اعدا سے کوئی راہ نہ نکلی صفائی کی

۴۸۸

آخر امام نیشت فرس سے جدا ہوے
بولے کہ شکایت جو پہ صرف اہوے

۴۸۹

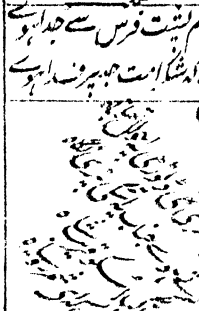

مومن نہ حدیث ہی بھول جا ینگے
دوزخ میں نشہ کے قاتل و مقتول جا ینگے

۴۹۰

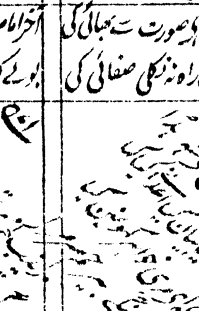

سنہ بیکر ہشت کو اب مول لیتا ہوں
اور ازدن جنگ جا کے فیقو کو دیتا ہوں

۴۹۱

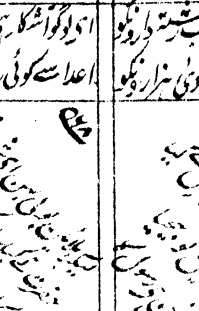

ضعف بصر بھی ہی مجھے درد چکر بھی ہی
کیا قصد ہی ترا مرے قاتل خبر بھی ہی

۴۹۲

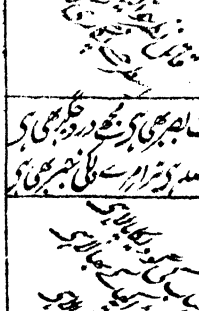

علم و حدیث تم میں اسی کو زیادہ ہی
یہ قول سعد بن ثابت کو یاد ہی

۴۹۳

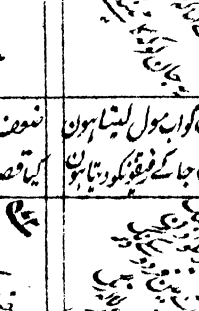

ہیجان تھے پیش تشنہ تمام اور یا ہے
جھنجھلا کے شاہ شام کے لشکر پہ جا پڑے

۴۹۴

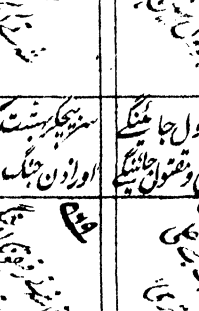

کیونکر کہوں میں تو اسے چاہتا نہیں
پہچان خیر اب بھی اگر جا نتا نہیں

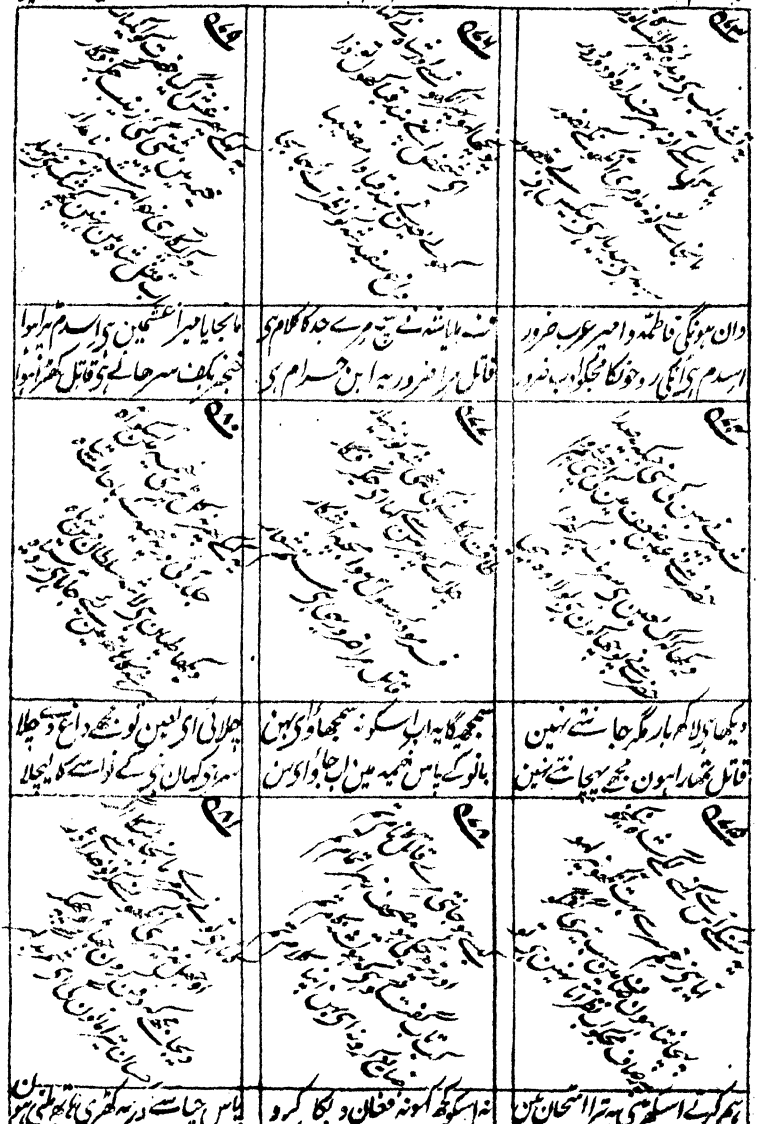

۸۳

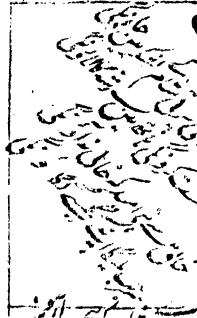

جیتا نہیں وہ دیدۂ احمد کا نور ہے
بس سر کٹے سے بغض تجھے کیا ضرور ہے

۸۴

اب منع تجھکو بابا نہیں کرنے آتے ہیں
تم سب بہ روتی ہو تو مرے جی جلاتے ہیں

۸۵

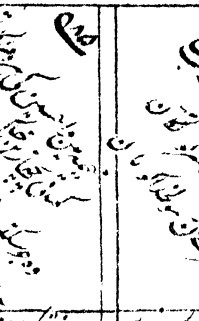

بے پاس جا شاہ کے جھجکیں آپ نہیں
ای امانجان کہ جاتے طلب تم نہیں

۸۶

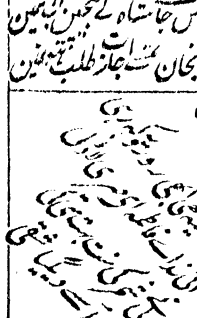

آل نبی سے بغض ہے سب تجھے
سید انیو نہ چہ منا سب تجھے

۸۷

سر تو مرے پدر کا بقیں تجھکو واہ ہے
تیر ہیہ ہے یہ میری طرف کونگاہ ہے

۸۸

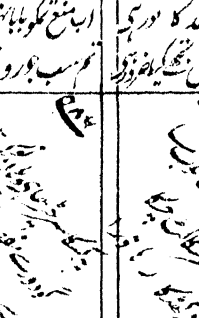

تجھکو یہ ہتر و الگا نکلیو نہ گھر سے تم
مل لینا قید شام ہیں سر سے پدر کے تم

۸۹

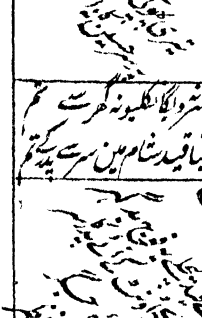

اس سر پہ جبکہ اہل حرم کی نظر گئی
پروا رہی نہ سر پہ قیامت گذر گئی

۹۰

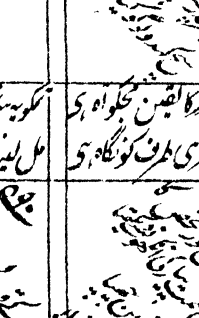

گر سر پدر کا ہے تو مجھے دیکھ آنے دو
قصہ کو ساتھ کر کے مجھے پاس جانے دو

۹۱

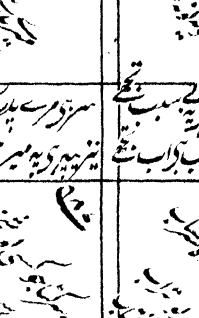

تھوڑے دنوں فراق کی ایذا نصیب ہے
قسمت میں وصل تیرے پدر کا قریب ہے

۱۹

ہنگام صبح سب کو سوے شام لے چلے | دلگیر اہلبیت نبی سر کھلے چلے

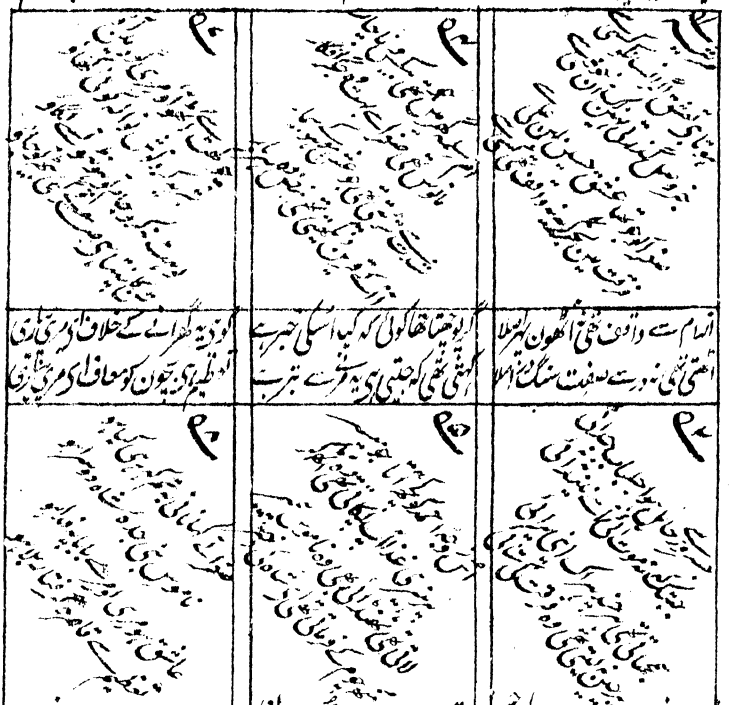

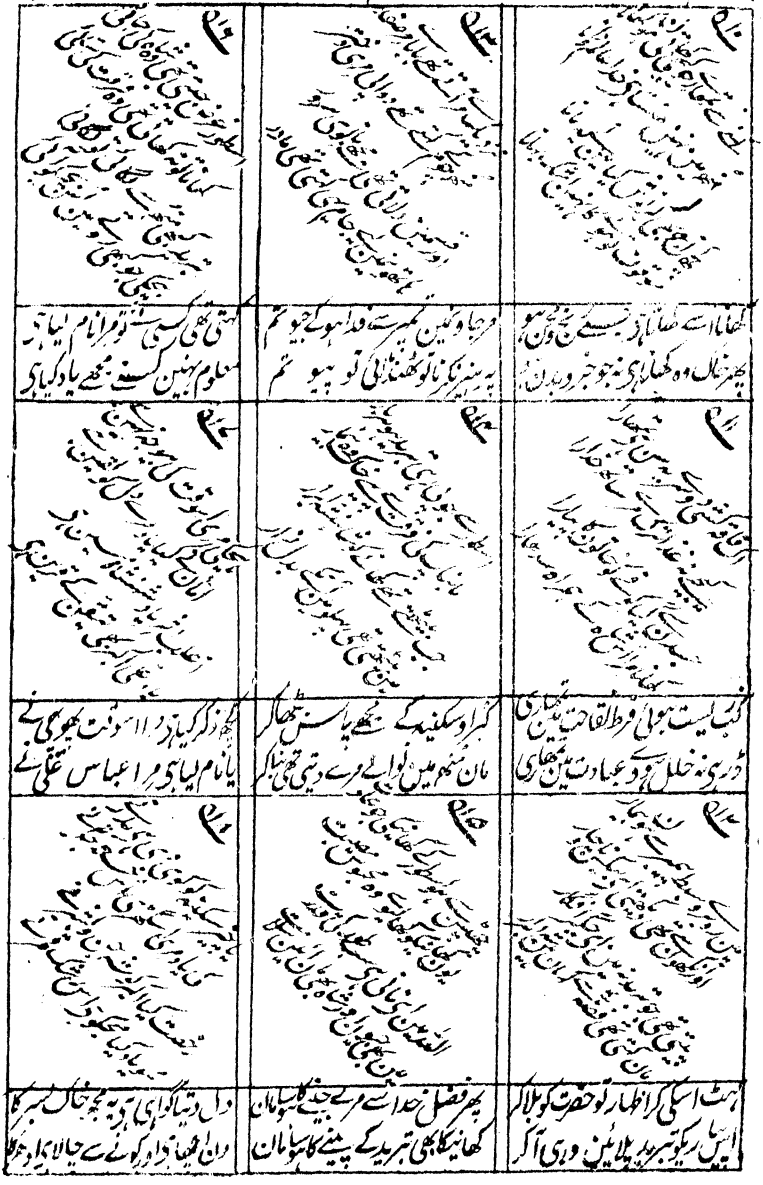

۲۱

بیمار کو اک دم کسی صورت نہ کل آئی
بس فرض سحر پڑھتے ہی بانہ نکل آئی

۲۲

انجام مرے رونے کا کیا ہوتا ہے دادی
بیمار محبت کی دوا رونا ہے دادی

۲۳

کیسی ہے نقاہت تری آواز سے ظاہر
بیشک ہے شرافت ترے انداز سے ظاہر

۲۴

فرمایا کہ کیوں حال ترا غیر ہے صغرا
پردیسیو نکی تیرے تو سب خیر ہے صغرا

۲۵

ہر چند کہ وہ مضطرب الحال سدا تھی
اس روز مگر فاطمہ بے چین سوا تھی

۲۶

آ کر ان تو موقوف بہ فریاد و فغاں کر
اس گھر میں تو کسطرح تحمل پہ زباں کر

۲۷

آسائش و راحت سے نہیں آرام نہیں ہے
رونے کے سوا اور مجھے کام نہیں ہے

۲۸

بے ساختہ اشک اسسے وہاں کو دپڑا وہ
بیمار کے نزدیک ہوا کے کھڑا وہ

۲۹

اس گھر کا جو مالک ہے شہنشاہ زماں ہے
لوگو یہ بتاؤ تو مکین یاں کا کہاں ہے

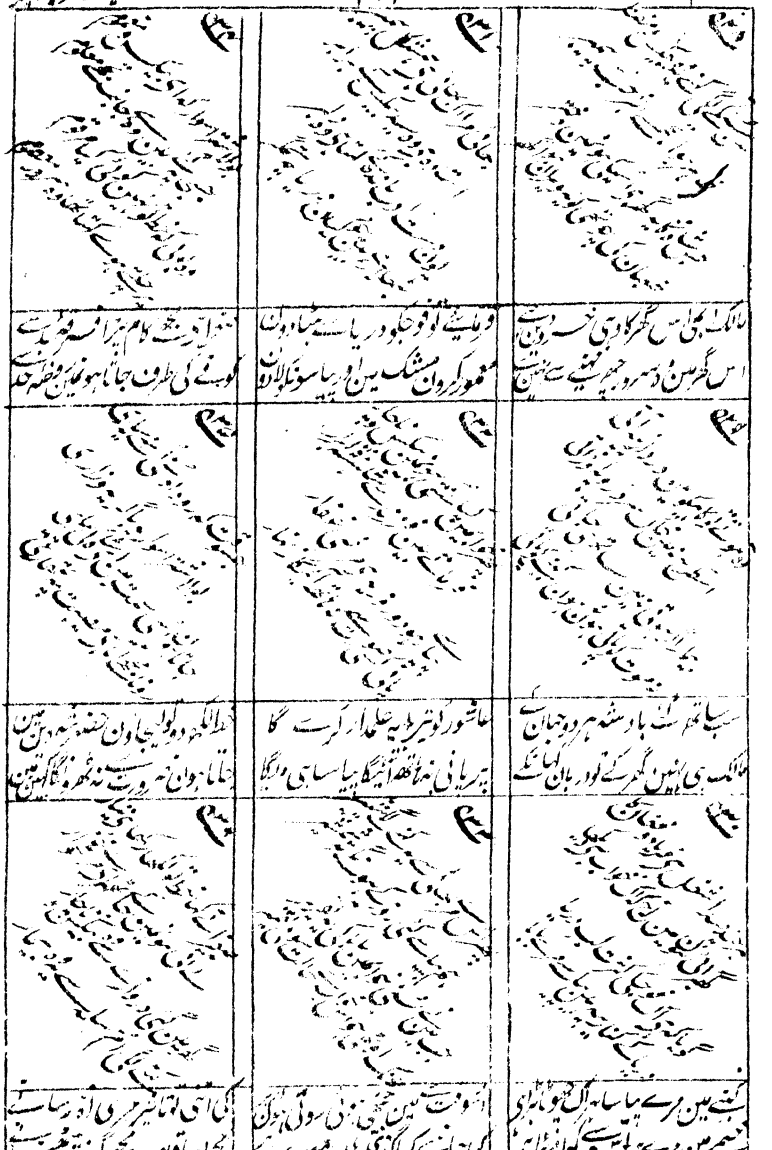

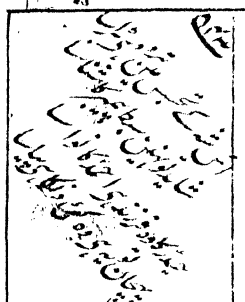

تربت کو تمھاری تو مین پہچانتے شبیر
مین نانی خدیجہ کی جگہ جانتے شبیر

چلتے ہوے شبیر نے اکبات کی ہی
عاشور کے دن کم مین مجھے خوف یہی ہی

پہچانا تھا اُس شہ نے مہر اک چھوٹا سا ہی
سے دیکھ وہ ایک ریگ کے تپتے پہ طرا ہی

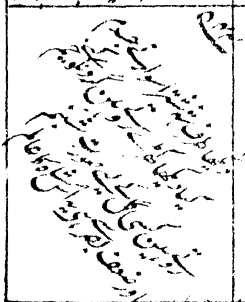

مین بی بی ہی لکھ دیتی جو کچھ لو نے لکھا ہی
خط تیرا جدا ہی نہ مرا نامہ جدا ہی

ہر چند ابھی خون تسلم سے شہ کے نہا تھا
پر شاہ کے القاسے کوئی نہ رہا تھا

گر سیم فلک ہی کبھی سونے زمین ہی
لکھتے مین کہین پانو نون ٹوٹ جاتا ہی

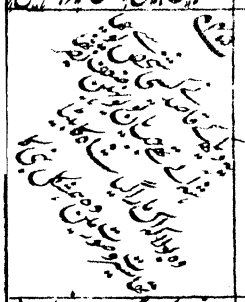

تبلا دو وہ شی جسکا کہ کچھ مول نہین ہی
وہ ساغر کوثر ہی وہ فردوس برین ہی

لو ہی متلاشی جو حسین ابن علی کا
شاہد مدعا کا ارادہ ہی کسی کا

حسو فت سے مارا گیا وہ نور نظر ہے
یہ ضعف بصر شہ کو نہین درد جگر ہے

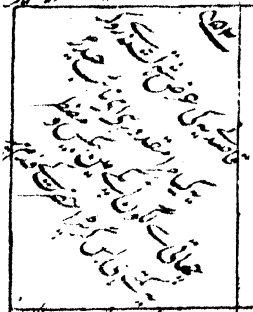

جو خواب میں دیکھا تھا ہوا حکم خدا سے
شبیر لب نہر جا استادہ ہیں پیاسے

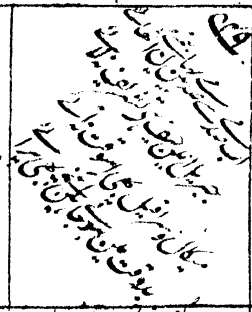

لاحول ولا اُنسے شکایت نہیں اسدم
خالق سے ملی اُنکو اجازت نہیں اسدم

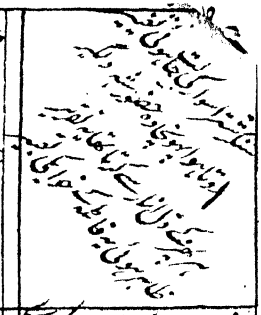

حضرت نے گلے سے اُسے سو بار لگایا
اور اُنکھوں سے اپنی خط بیمار لگایا یا

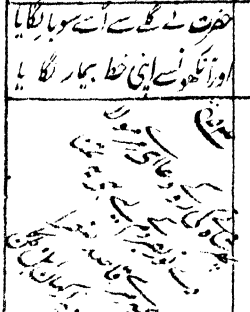

طاقت کی جو رخصت ہو مری جان حزیں سے
بولے وطن اسدم مجھے آتی ہے کہیں سے

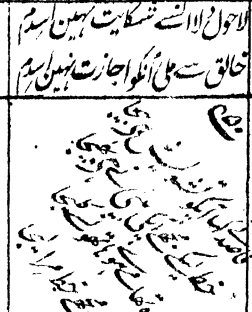

یہ اُنکا احوال شہ جن و بشر ہے
خط کون پڑھیگا نہیں آنکھوں میں بصر ہے

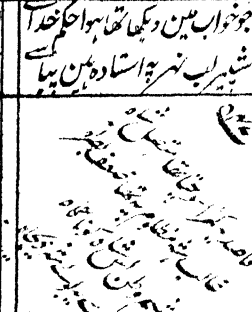

شکل اسکی بس اب آنکھوں سے کیا دیکھوں
گویا اسے دیکھا خط ہمارا جو دیکھوں

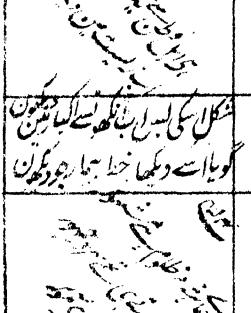

ہو کوئی وطن اسمیں کوئی ایسا ہمیں شک ہے
ہر اہل وطن سے یہ کوئی پوچھا کہ ملک ہے

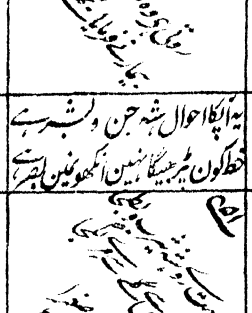

ارمان نکلیگا تو مرے جی کا
مس تو نے کیا ہوگا مزار نبوی کا

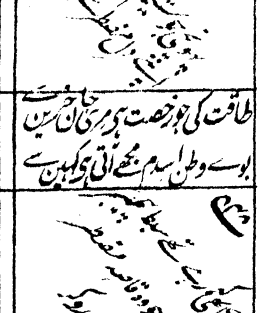

روشن ہوئی جب آنکھ تو نہیں نور نظر کی
خط میں کا کھولا رخ قاصد پہ نظر کی

یوں لگے کہنے کہاں پاسے ہے جن و بشر
یا شاہ مجھے پیغلو اب خیمۂ دریہ

یہاں کوئی نہ تھا اب ترے بھائی کی مدد کو
آیا ہو یہ یارب ترے بھائی کی مدد کو

شہ نے کہا مولس تو تنہائی ہی میرا
فاصد یہ مری بیٹی کا ہی بھائی ہی میرا

اس گھر سے مین تربت مین بھی ہوگا نہ گوارا
خیراب سو ہے خیمہ ترے کہنے سے چلونگا

تاصد سے جو پیغام زبانی بھی کہا ہے
اک ایک کو وہ دریہ کھڑا پوچھ رہا ہے

فاصد نے کہا فاطمۂ محبوس الم ہے
جیتی تو ہی بیمار مگر ہونٹو پہ دم ہے

آخر ہوا جاتا ہون اسی حسرت و غم
پیغام یہ مفرا کے کہون اہل حرم سے

رہ رہ کے خیال آتا تھا اس خیمہ دہن کا
خط پڑھنا نہ آتا تھا پر پڑھتی تھی بہن کا

نہ عیش کا سامان ہے نہ شادی کا اثر ہی
جس گھر کی طرف دیکھئے لوٹا ہوا گھر ہی

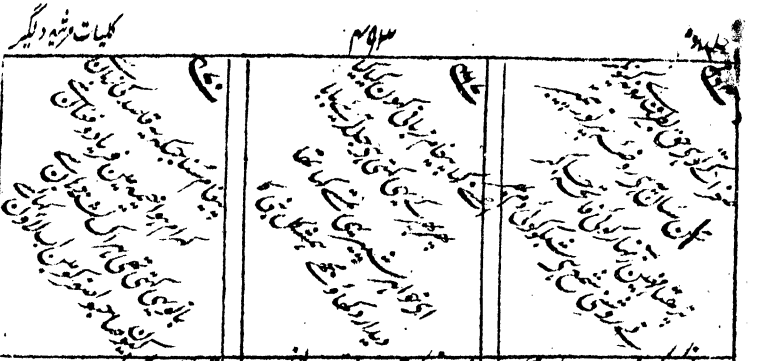

زینب نے کہا کوچ ہوا سبط نبی کا
شہ نے کہا تو جائے تو میں جاؤں زمیں میں
تم سنتے ہو گیا کہتا ہے یہ قاصد صغرا

ہے فاتحہ خواں کون رسول عربی کا
بلوایا تھا جسکو وہ گیا خلد بریں میں
منھ چومے بھلا کسکا کہو قاصد صغرا

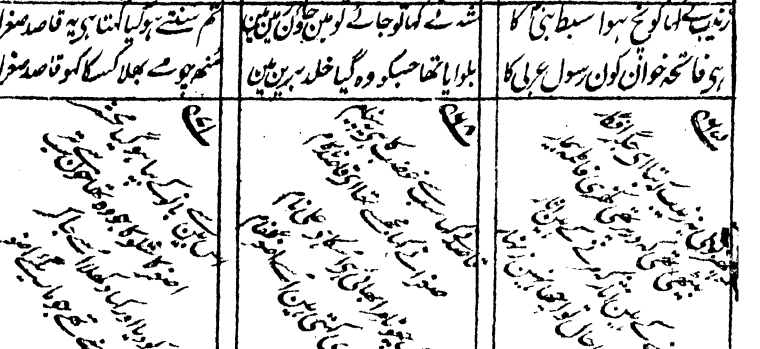

زائل کسی مدت پہ فرقت نہیں ہوتی
کیا جائیے کیونکر وہ مرا ہوویگا بھائی
تھا پک کے دیدار کا مشتاق سوا تو

اسطور کے بیمار کو صحت نہیں ہوتی
اب چھ مہینے کا ہوا ہوویگا بھائی
اصغر کا لہو دیدہ پر نم میں لگا تو

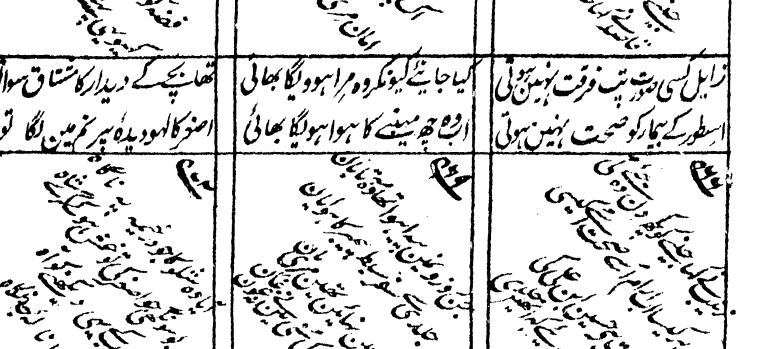

ہمپر فلک ظلم و ستم لوٹ پڑا ہے
کہیو لو دعا اسکو در خیمہ پہ جاکر
جب پوچھیگی بیمار تو کیا مرچ سہونگا

وہ تیغ بکف شہ ستمگار کھڑا ہے
منھ چومیو اسکا تو فضہ سے نکاکر
صغرا سے اس احوال کو میں خاک کہونگا

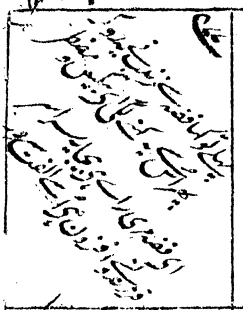

صغرا سے کہنا بھی اشک تا کعبہ بین کے
شہ خلد کو بیاسے گئے چوبیس پھر کے

صغرا کی طرح تپ میں گرفتار تھا وہ بھی
جب میں ادھر آئی تھی تو بیمار تھا وہ بھی

پیغام یہ قاصد سے خبردار نہ کہنا
جو میں نے کہا تجھ سے وہ زنہار نہ کہنا

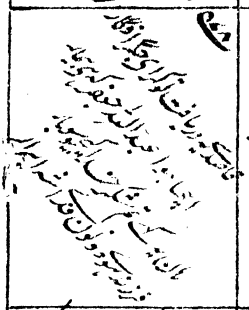

ای فضہ تو بھالی کی مرے آنکھ بچا کر
عبداللہ جعفر کی خبر پوچھ تو جا کر

فرزندوں کے مرنے کی جو مشہور خبر ہو
بیمار ہی اس سے نہ کہیں جی کا ضرر ہو

ہر وقت میں تم اپنے نہ دلدار کو رونا
گر رونا تو شاہنشہ ابرار کو رونا

۴۷۹

پیغام سنا زینب مضطر کا یہ جس دم
مقتل سے روانہ ہوا کرتا ہے امام

خوب آنکھوں سے خوں بہا ہوا قاصد پر نم
مذبوح قضا ہو گئے شاہنشہ اکرم

دلگیر دعا کر یہی درگاہ احد میں
یارب نہ رکھ اب بندے کو عسرت کی ولا میں

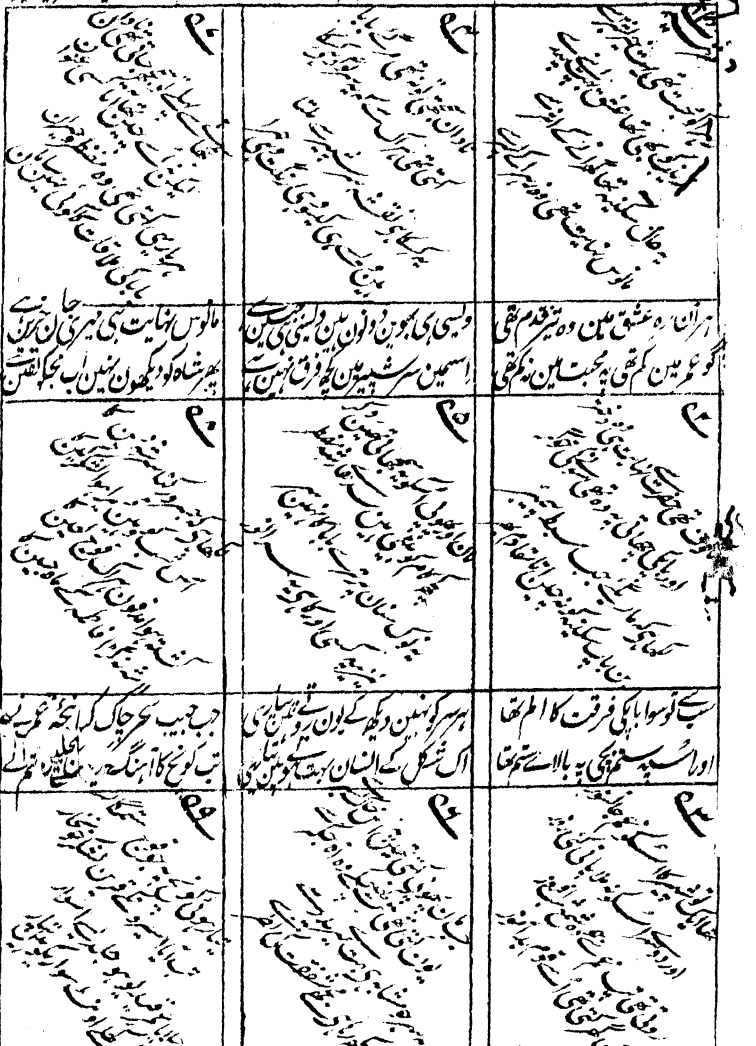

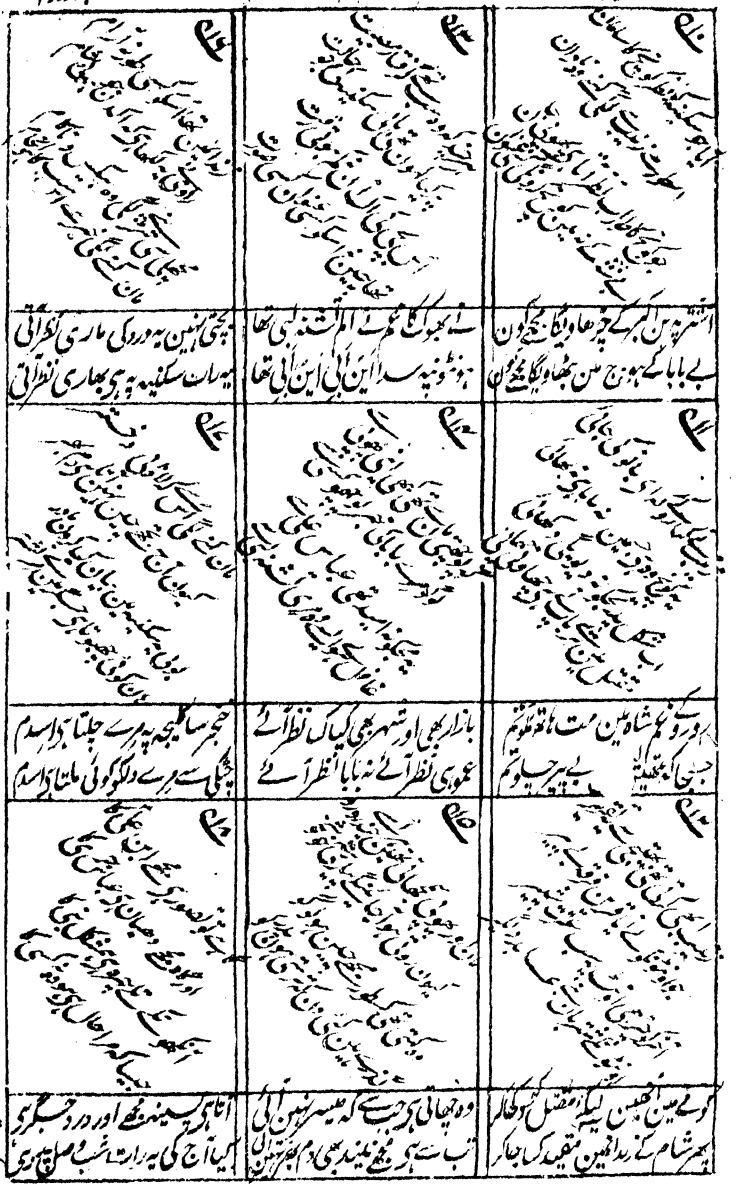

۱۹

کیا زہر کل تمہری ہوگئی بیماری کی ذیمن
اللہ بڑے رنج سے چھوٹے ہے سن مین

۲۰

وہ بولی اوزم یہ جو شہ تشنہ لبان ہی
یہ شمر ستمگر کے طمانچو کا نشان ہی

۲۱

تیماری کرد وصل شہنشاہ زمن کی
مین کرتی ہون تیرے لیے تدبیر کفن کی

۲۲

فردوس مین آنے کی تمہرے دھوم پڑی ہی
داوی تمہری اسدم درخت پہ کھڑی ہی

۲۳

مین وصل کا وعدہ تو مجھے دیگئے بابا
کیا ہوگئے تشریف کدھر لیگئے بابا

۲۴

تیماری کرد وصل شہنشاہ زمن کی
مین کرتی ہون تیرے لیے تدبیر کفن کی

۲۵

بابا کا کفن ہوگئی پوشاک بدن کی
مین بھی تو ہون بیٹی اسی ہیگور وکفن کی

۲۶

سر شہ کا ستمگار نے زندانیمن بھیجا
کھانے کی طرح رہ کے اسے خوانمین بھیجا

۲۷

کیا اسمین ہرکھا جو مجھے جوش ہو ہم
واللہ کہ آتی ہے مجھے لاش کفن کی بو ہے

۳۰

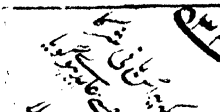

بانو نے یہ دیکھا حرکت کچھ نہیں تمکین
ہی جب سکینہ کے سر کے دھین مین

۳۱

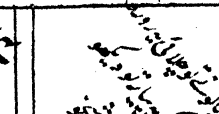

جب دیکھا بانو نے چلا کے
ای لو کوئی آ کے
بیٹی کی جان

۳۲

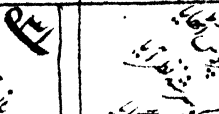

بانو کی پاس اب مین نظر ہے
جو دیکھتی تھی نزدیک مین یہ وہی سر ہے

۲۹

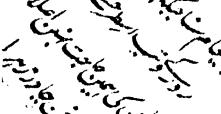

ہر اک سے کہا اور سنا بخشاتی ہون مین
لو صاحبو ہمراہ بدر جاتی ہون اب مین

۳۰

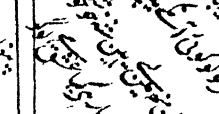

ہم جیتے رہے کھینچے کو درد جگر کے
ای عاشق باگین تم پاس کے

۳۱

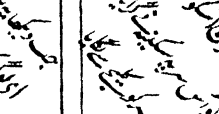

والی مین مرد اغ مجھے دینے کو آئے
اس لاڈلی بیٹی کے مین بان لینے کو آئے

۲۸

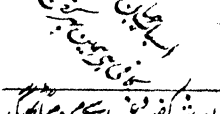

جنت سے شہ جن و بشر آپ مین آئے
میتے کے جنازہ پہ پدر آپ مین آئے

۲۹

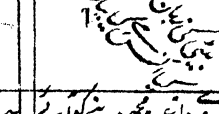

لو صاحبو ہمراہ بدر جاتی ہون اب مین
ہر اک سے کہا اور سنا بخشاتی ہون مین

۳۰

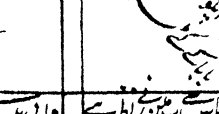

بانو نے یہ دیکھا حرکت کچھ نہیں تمکین
ہی جب سکینہ کے سر کے دھین مین

۲۷

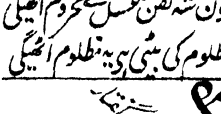

بولی کہ بوی پاس اب مین نظر ہے
جو دیکھتی تھی نزدیک مین یہ وہی سر ہے

۲۸

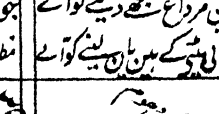

جنت سے شہ جن و بشر آپ مین آئے
میتے کے جنازہ پہ پدر آپ مین آئے

۲۹

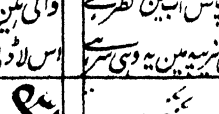

ہم جیتے رہے کھینچے کو درد جگر کے
ای عاشق باگین تم پاس کے

۲۶

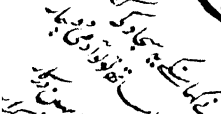

ہر اک سے کہا اور سنا بخشاتی ہون مین
لو صاحبو ہمراہ بدر جاتی ہون اب مین

۲۷

بولی کہ بوی پاس اب مین نظر ہے
جو دیکھتی تھی نزدیک مین یہ وہی سر ہے

۲۸

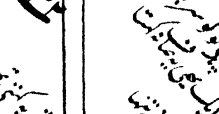

والی مین مرد اغ مجھے دینے کو آئے
اس لاڈلی بیٹی کے مین بان لینے کو آئے

۲۵

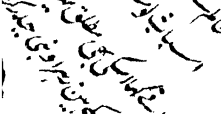

جنت سے شہ جن و بشر آپ مین آئے
میتے کے جنازہ پہ پدر آپ مین آئے

۲۶

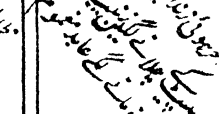

ہم جیتے رہے کھینچے کو درد جگر کے
ای عاشق باگین تم پاس کے

۲۷

بولی کہ بوی پاس اب مین نظر ہے
جو دیکھتی تھی نزدیک مین یہ وہی سر ہے

۲۴

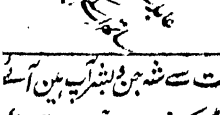

بجون شہ کفن و غسل سے محروم ایگی
مظلوم کی بیٹی ہی یہ مظلوم ایگی

۲۵

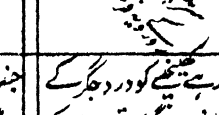

ہم جیتے رہے کھینچے کو درد جگر کے
ای عاشق باگین تم پاس کے

۲۶

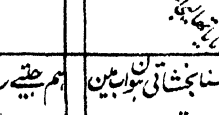

ہر اک سے کہا اور سنا بخشاتی ہون مین
لو صاحبو ہمراہ بدر جاتی ہون اب مین

۲۳

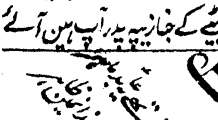

ہمراہ حسن جعفر طیار بھی آئے
احمد بھی ہین اور حیدر کرار بھی آئے

۲۴

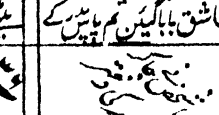

بجون شہ کفن و غسل سے محروم ایگی
مظلوم کی بیٹی ہی یہ مظلوم ایگی

۲۵

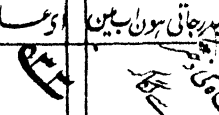

جنت سے شہ جن و بشر آپ مین آئے
میتے کے جنازہ پہ پدر آپ مین آئے

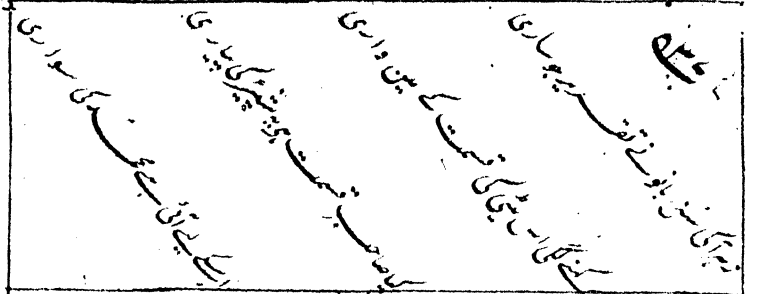

سن تین برس کا تھا پہ قسمت تو بڑی تھی | اسکے لیے زہرا در زندان پہ کھڑی تھی

ہو اسپہ کرم بادشہ عرش نشین کا | سایہ رہے ذاکر پہ ہمیشہ شہ دیں کا

خاتمۃ الطبع

للہ الحمد والمنہ کہ کلام متانت انتظام مصائب تحریر بے مثل و نظیر ہمعصر جناب میر خلیق و میر ضمیر شاعر نامی و گرامی جناب منشی دلگیر کہ حادی فن نظم و نثر تھے جلد دوم کلیات مرثیۂ دلگیر بھی تمام ہوئی چونکہ یہ مجموعہ نادرات روزگار سے ہے اور کمال جستجو سے بحکم جناب معلی القاب جناب منشی نولکشور صاحب آنجہانی اس کمیاب بلکنایاب کو دستیاب کیا

اور مدار کل خوانندگان مرثیہ و شایقان گریہ باحوال آل عبا علیہم السلام کا اسی پر ہے علی الخصوص نوحہ خوانی
خوانندگان کا بلکہ موجد طرز سوزخوانی میر علیصاحب و سلطان علیخانصاحب اور اکثر اہل
کمال کی سوزخوانی و خواندگی انھین مرثیون پر تھی درہے بہزار دقت محنت و بکمال صحت
ایک ایک جلد علٰحدہ علٰحدہ کرکے طبع ہوئی علاوہ اس جلد دوم کے حصۂ اول و حصۂ جلد سوم
نہایت جلد منتظم طبع شدہ مطبع مین موجود ہین المختصر یہ جلد دوم کلیات مرثیۂ دلگیر اس سے
پہلے چندبار مطبع منشی نولکشور موسوم بادہ اجازت واقع لکھنؤ مین طبع ہوئی اور اب حسب اصرار
شائقین باہتمام مطبع منشی نولکشور واقع کانپور مین بسرپرستی عالیجناب معلے القاب
منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ مالک مطبع بصد حسن و خوبی ہزاران خوش
تصحیح تمام و تنقیح مالاکلام بماہ مئی سنہ ۹۰ عیسوی بارہاول مطبع ہوئی ۔

تاریخ طبع از مولوی محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی مصحح مطبع ہذا

یہ دہ مرثیے ہین اچھے جنمین ہین	کل اوصاف مشتبہ کے شیر کے
ملی فاطمہ اور حسین و حسن	ہین مصداق مضمون تطہیر کے
مضامین ایسے آئے ہین قرآن ہین	یہ ہین سب بہادری شان و نوید کے
مصنف بھی ان مرثیون کے دہ ہین	ہوئے شاہ اقلیم تحریر کے
خلیق و حسن کے یہ ہمعصر تھے	ضمیر اور محمد تقی میر کے
ہوئی فکر تاریخ جب جیب چکے	آئے دلوے دلمین تحریر کے

سنہ ۱۳	حامد شاہ آبادی مہتمم طبع
چھپے مرثیے سیدہ دلگیر کے	ہجری

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب دستیاب
نہ ہو گی تھی جو مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ جرمانہ لیا جائے گا۔